بحمد اللہ

کہ کتاب در تردید مطاعن و اثبات

محاسن امام ابو حنیفہ

(المسمّٰی)

ذوالفقار آبدار

۱۳۲۶

(از تالیف)

مولوی سید مقصود علی پسر حکیم مولوی سید یعقوب علی صاحب

متوطن شہر میرٹھ دام فیضہم

در مطبع شمس الانوار میرٹھ

قیمت

فی مجلد ۱۲ر

مَنْ یُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیْراً یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ

بحمد اللہ

غنچہ براہین ۱۳۲۶ ـ فیضان امام اعظم ابو حنیفہ ۱۳۲۶

مشتمل بر

مضامین نفیس عقاید ۱۳۲۶ و احکام موافق سالکان طریقہ حقیقی ۱۳۲۶ پردہ دعوات

رسالہ تحقیق و تقلید کا مناظرہ مولفہ مولوی حمید اللہ

صاحب ساکن قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ موسومہ

ذوالفقار آبدار ۱۳۲۶

از تالیف

مولوی سید محمد مقصود علی صاحب

یکی از تلامذہ جامع معقول و منقول حاوی

فروع و اصول مولنا حاجی احمد علی صاحب مدرس مدرسہ

اسلامیہ شہر میرٹھ دام فیضہ

در مطبع نامی پریس میرٹھ حلیۂ الطباع پوشید

حسب فرمایش مولوی محبوب علی نامی پریس میرٹھ مین منشی وزیر علی کے اہتمام سے ابراہیم خان پریس مین چھاپا گیا

یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا فتاح

الحمد للہ الذی جعل اختلاف اصحاب النبی لنا رحمۃً واسعۃً والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھدانا الی العمل عزیمۃً ورخصۃً وعلی
آلہ الکرام وھم کسفینۃ نوح فلاحًا ونجاۃً واصحابہ العظام وھم کالنجوم ارشادًا وھدایۃً
وعلی ائمۃ الھدی الذین جعلوا لاسفارہ سراجًا وھاجًا ولادرار فوائدہ قاموسًا مواجًا

امابعد راقم الحروف سید محمد مقصود علی بن سید محمد یعقوب علی بن سید عبد الحمید بن
سید اصحاب الدین بن سید کبیر الدین بن سید جلال الدین بن سید راجو شہید بن سید جلال
ثالث بن سید رکن الدین بن سید حامد کبیر بن سید ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین
مخدوم جہانیان جہان گشت بن سید احمد کبیر بن سید جلال الدین اعظم بن سید علی موید
بن سید جعفر بن سید احمد بن سید محمد بن سید عبد اللہ بن سید علی اشقر بن
سید جعفر بن سید علی نقی بن سید علی تقی بن سید علی رضا بن سید موسی کاظم
بن سید جعفر صادق بن سید محمد باقر بن سید علی زین العابدین بن سید شہید کربلا
امام حسین بن سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا بنت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیا
بخدمت ناظرین اوراق ہذا عرض کرتا ہے کہ آج کل مواد فطرت انسانی باد تند

تعصب وعناد اور بخارات جہل وفساد سے اسقدر گندہ ہوئے ہین کہ بہتون کے حواس بجا
نرہے - ہرزہ درائی بیہودہ گوئی لعن وطعن پر زبان کہل گئی اشراق نور ایمانی وانشراح ایقان
قلبی کا نشان نرہا اون ہرزہ بانات کو فارق بین الحق والباطل سمجہے نہ لیاقت علمی کہ حق وباطل
مین تمیز کرین نہ صحبت صلحا جو ادب ولحاظ کے خوگر ہون پس بمصداق فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا
اور بمفحوائے بے ادب محروم گشت از فضل رب - خود بہی گمراہ اور دوسرون کو بہی بدراہ بناتے ہین
سوائے ظاہرپرستی سخن سازی فتنہ پردازی کے کچہہ نرہا ہفوات مین تفاوت از کجا است تا بکجا
چنانچہ اندنون ایک رسالہ موسومہ تحقیق وتقلید کا مناظرہ بدعوی تحقیق وعمل بالحدیث مولوی
حمید اللہ صاحب ساکن قصبہ سراوہ ضلع میرٹہہ نے ترتیب دیکر شائع کیا جسکے ہر مضمون سے اغوائے
عوام واشتعال خواص ظاہر ہے محقق صاحب کی یہ غرض ہے کہ مذہب حنفی کا ابطال اسطرح کرین کہ
اوسکی سرگروہ اور مقتدائے امت حضرت امام الائمہ پیشوائے اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ تابعی
رحمۃ اللہ علیہ اور اونکی اساتذہ اور تلامذہ پر جرح وطعن کرکے یہ ثابت کرین کہ یہ حضرات علم دین
یعنی قرآن وحدیث مین بی مایہ ہین اور عند المحدثین مجروح اور ناقابل مرتبہ اعتبار مین ساقط اور
مذہب اہل سنت سے خارج ہین لہذا ساختہ پرداختہ انکا جو مذہب ہے اور وہ حنفیت کی نام سے
مشہور ہے غیر معتبر اور بے بنیاد اور باطل ہے نعوذ باللہ من ھذا الکلام جب سے یہ فرقہ
محدثہ ہندوستان مین نکلا ہے طرح طرح کی موشگافیان ہوتی رہین مگر بحمد اللہ اوسکا جواب پاتے
رہے اب تہوڑے عرصہ سے خاموش تہی جس سے یہ خیال ہوتا تہا کہ شاید کچہہ اصلاح کی طرف توجہ
ہین - اس رسالہ کو دیکہکر معلوم ہوا کہ مواد فاسد جمع کرتے تہے اس لیئے سکوت تہا اب کچہہ جمع
کرلیا اسلئے اوبال اوٹہا - مباحثہ پر تیار ہوئے رسالہ نویسی شروع کی چنانچہ صفحہ ۵ مین
تحریر فرمایا قولہ جتنا ہمنے یہان لکھا ہے سب تھیرو ہے بلکہ غالباً ایک تہائی ہے

طوالت کے خیال سے دو تہائی چھوڑ دیا گیا ہے اور بہت کتابین ملتی نہین ورنہ اس سے چوگنا
حال کھلتا انتہی اس سے یہ معلوم ہوا کہ شب روز طعن و طعن بزرگان دین کے فکر مین لگے ہوئے
ہین۔ قفال مروزی۔ کی تصنیفات اور علامہ ابن جوزی کی تحریرات جو طعن و جرح مین ہین
غالباً اوسکی متلاشی ہین کہ یہ کتابین ملین اور دل کھول کر زبان درازی کرین۔ اللہم احفظنا۔
جسکے دیکھنے سے سخت افسوس بامہ محقق صاحب کے دعوے پر بڑا تعجب ہوا کیونکہ مولفین کتب
تفاسیر و شارحین احادیث وہی لوگ ہین جو کسی نہ کسی امام معین کے مقلد تھے اور انکی
کتابون کو دیکھکر راستہ اتباع اور طریقہ اسلام سیکھا اب اونپر اعتراض اور باہمی اقوال رطب
یابس لیکر بنیاد فساد قائم کرین اور مابین اہل سنت والجماعت تفرقہ ڈالین۔ عوام اس رمز
کو کیا سمجھین کہ یہ بات کہان پہونچتی ہے اور نتیجہ اسکا کیا ہے اسلیے ما فی الضمیر اس فرقہ کو ظاہر
کرنا ضرور ہوا اور وہ یہ ہے کہ حضرت امام اعظمؒ و دیگر علماء حنفیہؒ پر طعن اور جرح کرکے کم علم اور
بے فہم لوگون کی دلون مین شکوک پیدا کرین تا آیندہ کو نفرت و بیزاری دین و مذہب اور
بزرگان دین سے پیدا ہو۔ اسواسطے امور مفصلہ ذیل پر بغرض اغواے عوام و مغالطہ خواص
بحث کی جسکو ناظرین ملاحظہ کرکے غرض محقق اور ما فی الضمیر کا اندازہ کر سکتے ہین وہ یہ ہین۔
اول امام ابو حنیفہؒ اور اونکے شاگرد علم حدیث و تفسیر علم صرف و نحو ادب وغیرہ کچھ نجانتے تھے۔
اور اسپر بحث کی اور اپنی عندیہ مین ثابت کیا۔ دوم امام ابو حنیفہؒ نے دین مین خطائین اور
غلطیان کین اسوجہ سے محدثون نے انکو ساقط الاعتبار کیا اور کوئی حدیث اور کوئی قول انسے نہین لیا
سوم امام ابو حنیفہؒ بد حافظہ تھی اکثر بے علم لوگ سو پچاس شعر یاد کر لیتے ہین امام صاحب کا حافظہ
اور یاد اتنی بھی نہ تھی کل ڈیڑھ سو حدیثین یاد تھین تھین آدھی موضوع اور غلط تھین چہارم امام بخاری
اور امام مسلم و دیگر محدثین نے باوجود مجروح راویون کی اپنی اعتبار مین تعدیل کرکے روایت لی مگر امام ابو حنیفہ

کسی نے اعتبار نکیا بلکہ صاف کہدیا کہ دین کی بات انسے لینی نہین چاہیئے پنجم علمای اہل سنت والجماعت
نے امام ابوحنیفہ کو بدعقیدہ بتایا اور مذہب اہل سنت سے اونکو اور اونکی اوستادون اور شاگردونکو
خارج کیا اور صاف کہا کہ یہ لوگ مرجیہ مذہب ہین اسلئے انکی مسائل اور اقوال سب باطل ہین ششم
حنفی مذہب کے عالم امام ابوحنیفہ کو بڑا عالم فاضل بتاتے ہین اور جہوٹی تعریفین کر کے اپنا تقدس بڑہاتے
ہین حالانکہ کوئی سچی تعریف علم وفضل کی دنیا مین موجود نہین دس بیس آیتونکی تفسیر اور سو حدیث کی روایت
ہی انسے منقول نہین ہفتم حنفی مذہب مین جہوٹی مسئلون اور موضوع حدیثون پر عمل درآمد ہی اور اس مذہب
کے عالمون نے دل سے گہڑ کر کتابین بنائین اور بے ثبوت باتون کو لکہا اسواسطے اس مذہب کے کتابونکا کچہ اعتبار
ہرگز کرنا نہین چاہیئے ہشتم حنفی مذہب کو زبردستی نبرد حکومت بادشاہون اور قاضیون نے جاری کیا اور
حکم خدا و رسول کو لحاظ نکیا جس چیز کو چاہا حلال بنایا اور جسکو چاہا حرام کیا مسلمان اپنی کمزوری سے مجبور تہے
بخوف تازیانہ اس مذہب کو اختیار کیا اب مسلمانون پر اون حکومتونکا دباؤ نہین رہا اسلئے مسلمانونکو
چاہیئے کہ اس مذہب کا اعتبار نکرین باطل کو چہوڑ کر حق یعنی غیر مقلدی کی طرف متوجہ ہون تا سنت والجماعت
ہوجاوین مرجیہ مذہب جو در اصل حنفی مذہب ہے اس سے توبہ کرین نہم حنفی مذہب کے عالم ہمیشہ سے
نفس پرور اور حق پوش علمای اہل حدیث کے دشمن اور برا کہنے والے ہوے اور سب سے زیادہ اس تعصب
اور حق پوشی مین انکا نمبر بڑہ رہا. دہم حنفی مذہب مین آجتک نہ کوئی ولی ہوا اور نہ قیامت تک
ہوا اور جو لوگ اس مذہب مین مدعی ولایت ہوی یا لوگون نے اونہین ولی بتایا وہ سب
جہوٹے ہین پس مولوی حمید الله صاحب محقق کا ان دس باتون پر ثبوت دیکر رسالہ لکہنا اور اوسکے
اشاعت کرنا بجز اسکی کیا ہے کہ اس مذہب کی تحقیر واہانت اور پیشوایان مذہب کے تجہیل وتضلیل تامات
کر کے عوام کو مغالطہ مین ڈالین اور خواص کو پریشان کرین تا رفتہ رفتہ تنفر مذہبی پیدا ہو۔ بہرصورت
ایسے بیہودہ اور لایعنی تحریرات اور مذہب حقہ طریق حنفیہ کے اجتہادات اور امت مرحومہ کے اجماع

پر اعتراضات سننے کی برداشت ہنوسکی اور حسبتہ للہ بغرض افادہ عوام وبصیرت وانشراح خواص یہ
اوراق لکہے تا اون مغالطات کی جو مؤلف تحقیق نے بندش باندہی ہے اور بزرگان دین وپیشوایان
شرع متین کی برا کہنے مین دستاویز بنایا ہے اور عوام کو نفرت دلانے کے لئے قبالہ تحریر کیاہے موشگافی
اور حقیقت حال سے آگاہی ہو اور یہ بہی اچہی طرح واضح ہو جاوی کہ جن عبارتون سے محقق صاحب
نے ان بزرگون کی تحقیر کی ہی اوسکی اصلیت کیا ہے اور اس فرقہ محدثہ کی رفتار مین بادیہ پیمائی
راہ ضلالت وعناد کس حد تک ہے کہ جہوٹ کی بندش پر کیسے کیسے طومار بندی کی جاتی ہے
جسکا نمونہ اس رسالہ تحقیق مین کیفیت مباحثہ ہے جسمین سراسر ابلہ فریبی ہے۔ بہتان
اور طغیان سے مملو ہے اسلئے فضول سمجہکر اوسکی اقوال سے مینے بحث نکی جس مقام سے مطلب
شروع کیا ہے اوس مطلب کی حقیقت کو ظاہر کیا اور چونکہ ناظرین کو پوری واقفیت ہونا
بہی ضرور چاہئے اسلئے جواب خطبہ کتاب مین اصلی تصویر مباحثہ کی لکہی تا اوس سے بہی آگاہی ہو
قولہ بعد حمد وصلوٰۃ کی واضح ہو کہ اس قریب زمانہ مین جو مناظرہ مسئلہ قرات خلف الامام کی بابت
ما بین مولوی احمد علی صاحب اور اس عاجز کے ہوا تہا ا **اقول** اس طومار افترا سے مولوی حمید اللہ
صاحب نے اپنی تعلی ظاہر کی اور عوام کو دہوکا دیا جسکا خلاصہ یہ ہے جو نوجوان مولوی ثناء اللہ
صاحب سے ملک پنجاب مین فاتحہ خلف الامام تعلیم پاکر آئے تہے وہ قریب مدرسہ اسلامیہ رہتے تہے
مولوی احمد علی صاحب کی خدمت مین کئی بار آئی گئی اور طلبا مدرسہ سے مسائل غیر مقلدی کو اچہی طرح
تحقیق کرتے جب وہ سمجہہ گئے اور مولوی حمید اللہ صاحب سے اوسکا اظہار ہوا مولوی صاحب کو یہ رنج ہوا
کہ بنا بنایا ایک معتقد ہمارا ٹوٹ گیا اسلئے یہ حاشیہ چڑہایا کہ جنے تمکو یہ سمجہایا ہے فاتحہ خلف الامام
پڑہنا نہین چاہیئے وہ ہمارے سامنے کبہی ہم اوسکو سمجہین۔ وہ نوجوان مدرسہ مین آئے اور طلبا
مدرسہ کو مولوی صاحب کی پاس لیجانا چاہا مگر طلبا نے جانے سے انکار کیا اور کہا کہ جبتک دستی خط مولوی

حمید اللہ صاحب کا نہو ہم نہیں جائینگے۔ کئی روز بعد وہ نوجوان ایک خط لکھوا کر دستخطی مولوی صاحب کا لائی جسکا
مضمون یہ تہا کہ جس صاحب کو دوستانہ گفتگو کرنا منظور ہو میری طرف سے اجازت ہے خدانخواستہ کوئی جہگڑا نہو گا۔
اسکے بعد مولوی عماد الدین صاحب سنبہلی و مولوی اعظم الدین صاحب رامپوری شاگردان مولوی احمد علیصاحب
جو مستعد اور فارغ التحصیل طلبار مدرسہ اسلامیہ ہین اون نوجوان کے ساتہ گئے مولوی حمید اللہ صاحب نے
سوائے تنازع لفظی کوئی قابل اور معتد بہ گفتگو نکی وہ دونو صاحب چلے آئے جب مثل مباحثہ قصبہ گلاوٹہی
مولویصاحب کی ہوا خیزی ہونے لگی اوسوقت جوش مردانگی مولویصاحب کو ہوا اور مولوی احمد علیصاحب کو
خط لکہا جسکا یہ مضمون ہے کہ ہمارے مابین مسئلہ قرات خلف الامام مین گفتگو ہو رہی ہے اور فیصلہ کیواسطے
مین آپ کو منظور کرتا ہون مولوی احمد علی صاحب نے لکہدیا مجہے بہی منظور ہے اسکے بعد دوسرا خط آیا کہ مین آپ سے
گفتگو کرونگا مولوی احمد علی صاحب کو اس چالاکی پر تعجب ہوا مگر بعض حضرات کے کہنے سے مولوی صاحب نے اسکی
بہی اجازت دی مسجد نو محلہ مین مولوی حمید اللہ صاحب تشریف لائی اور طالب ہوے کہ مجہی عدم قراءت فاتحہ خلف
الامام کے صحیح حدیث دیجیے مین ضرور اوسکو مانونگا مولوی احمد علیصاحب نے چند احادیث جو اس مسئلہ مین منقح ہو چکی
ہین پیش کین اور سلسلہ سند روات کو سمجہایا چونکہ مولوی حمید اللہ صاحب راستہ مفر کا تلاش کرتے تہے ایک حدیث
کی سلسلہ سند مین امام ابو حنیفہ کو ضعیف اور سیئی الحفظ کہدیا اصلی مطلب سے عدول کر کے امام صاحب کی تضعیف اور توثیق
مین بات کرنے لگی اور یہ دعوی کیا کہ مین بیس شہادتین اسماء الرجال سے امام صاحب کی تضعیف اور نقص حافظہ پر پیش کرونگا
چنانچہ اس مضمون پر ایک تحریر ہوئی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ معتبر اسماء الرجال سے بیس شہادتین امام صاحب کی سوء الحفظ یا ناقص الحفظ کی
صریح لفظون سے دونگا استنباطی طور اور کتب اور دوسری معتبر نہوگا اصلی کتاب عربی کا حوالہ ہوگا۔ بعد چند ایام کے جامع مسجد میرٹہ مین اپنا
ثبوت لیکر مولوی حمید اللہ صاحب تشریف لای۔ عبارت حاشیہ میزان الاعتدال اور تمہید شرح موطا کی پیش کی جب ان دو عبارتون
پر نظر ہوئی عبارت حاشیہ میزان کا الحاقی ہونا تسلیم کیا اسوجہہ سے یہ معتبر نہ رہی مولوی احمد علیصاحب بیس شہادتون کے طالب ہی حافظ ابن عبد البر
کے قول عند اہل الحدیث پر مولوی حمید اللہ صاحب اڑ گئے کہ اسمین محدثین مراد ہین مولوی احمد علیصاحب نے فرمایا کہ ہمین بیس شہادتین نام بنام

بتا کر دو کہ وہ کون اہل حدیث ہین مولوی حمید اللہ صاحب نہ بتا سکے اور سخن پروری کرتے رہے جس سے اہل جلسہ کو ثابت ہو گیا
کہ مولوی حمید اللہ صاحب ہاری اور اپنے اقرار نامہ کے موافق ثبوت نہ دیسکے جلسہ برخاست ہوا تہوڑی عرصہ کے بعد یہ سارا شائع کیا
قولہ اوسکی نسبت بعض لوگونکا تو یہ خیال تہا کہ اسکو لکھکر شایع کیا جاوی **اقول** تا رفع جہالت کا عمدہ ذریعہ ہو جائے **قولہ**
اور بعض کا یہ خیال تہا کہ جب یہ مناظرہ ہزارون آدمیونکے مجمع مین ہوا ہے تو یہی اشاعت کافی ہے لکھنے اور شائع کرنیکی
چندان ضرورت نہین **اقول** کیونکہ اگر صحیح حال لکہا جاوی تو تتمہ بہی باقی نہین لاجواب ہونیکی تشہیر بخوبی ہو گئی اور اگر بندش
جہوٹ کی باندہی جاوی تو ویسا ہی ہے اسلئے سکوت بہتر ہے مگر مولویصاحب نے اسپر عمل نکیا۔ **قولہ** اور مختصراً اسکی کیفیت
دو اشتہارون مین شایع بہی ہو چکی ہی مگر ایک تو اس خیال سے کہ دور دراز کی بعض صاحبون نے اسکی کیفیت مفصل دریافت کرنے
مین خطوط بہیجے دوسرے اسوجہ سے کہ ایک نئی مولویصاحب یعنی سید **مقصود علی** صاحب نے ایک رسالہ اس مناظرہ کی
متعلق شائع کیا اور بفحوای برعکس نہند نام زنگی کافور اوسکا نام **نور الایقان فی مذہب النعمان** رکہا باوجودیکہ وہ
رسالہ بہتان اور طغیان سے بہرا ہوا ہے لہذا مناسب ہوا کہ کسیقدر تفصیل کے ساتہ اس مناظرہ کی کیفیت لکہی جاوے
اقول الحق یعلو ولا یعلی مولوی احمد علی صاحب نے ایک ہی اشتہار شائع کیا اور نہ دور دراز سے استفسار حال کا کوئی خط آیا
مولوی حمید اللہ صاحب کی شہرت عالمگیر بہی ایسی ہو گئی کہ دور دراز تک آوازہ پہونچ گیا یہ ایک فریبی اور جہوٹی بندش ہے
چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد۔ اور مولوی حمید اللہ صاحب کا پرانا عالم ہونا اظہر من الشمس ہے منشی محمد
خلیل صاحب نے تہوڑا عرصہ ہوا وفات پائی ہے سب جانتے ہین جیسے وہ فاضل اجل تہے پدر نتواند پسر تمام کند
مولوی عبد الغفور صاحب دہلوی جنسے کچہ منتشر پتشر صرف و نحو پڑہکر آپ نے مولوی خلیل الرحمن
صاحب سے مشکوۃ شریف کا لفظی ترجمہ پڑہا وہ اس عاجز نے مولوی کے باپ کے ہے شاگرد تہے
لہذا آپکا پرانا ہونا بہی ثابت نہین اور کتاب نور الایقان اسم باسمی بحمد اللہ پکی پکی
دلیلون سے لکہی گئی ہے جسکا ثبوت اس کتاب مین جگہ جگہ موجود ہے۔ ناظرین ملاحظہ کرلینگے

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

قولہ شروع کرنے سے پہلے یہہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ مین مناظرہ
کے جلسہ مین بہی کہہ چکا ہون اور اب بہی کہتا ہون کہ ان نامون اور قولون کی تلاش
کرنے مین یا اونکے چھپوانے مین میری یہہ غرض ہرگز نہین کہ امام صاحب رح کی توہین کرون
کیونکہ ہماری شریعت نے عوام الناس کی توہین و تحقیر کرنے کو جائز نہین رکہا بہلا نیک
لوگون کی توہین کیونکر جائز ہوسکتی ہے اور کیسیکی خوشامد یا دباؤ سے نہین **اقول**
آپ کی تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ حاسدانہ اور مخالفانہ نظر سے کوئی دقیقہ توہین و تحقیر
حضرت امام اعظم رح کا نہین چھوڑا آپ کی یہہ سخن سازی تالیف عوام جو فروشی گندم نمائی ہے
اگر نعوذ باللہ آپ کی شریعت عوام الناس کی توہین و تحقیر کو جائز رکہتی تو معلوم نہین کہ
آپ نیک لوگون کی توہین و تحقیر کہان تک کرتے جو عدم جواز مین اسقدر پر اکتفا کی ۔

اور اگر کیسیکی خوشامد سے نہین ہے تو تعلی اور اظہار ہمہ دانی اور محققی جہلا کے سامنے
جتانا ضرور ہے جنکا حال آئیندہ قولون مین صحیح ہوگا رہی دباؤ کی بات وہ اظہر من الشمس ہے
جیسے آپ جامع مسجد میرٹھ مین علے رؤس الاشہاد ہارے اور بات تک منہ سے نہ نکلی اور
معتقدین غیر مقلدین مین ایسا اضطراب واقع ہوا جسکو تا زیست نہ بہولین گے اور مولوی
محمد بشیر صاحب سہسوانی جنکو اپنی مدد کے واسطے بلایا تہا بہ شماتت پیش آئے اور ہر طرفسے
آوازہ ہذہ ہو مولوی حمید اللہ صاحب ہارے ہارے اوس وقت کوئی بات
بن نہ پڑی تہی بحالت زدہ ہوکر دلگل کے پہنسے ہوئے خاک آلودہ کی طرح پیچ و تاب کہاکر
دوبارہ ڈٹنے کو تیار ہوئے عقلمند تو سمجھ چکے تہے کہ چاند پر خاک نہین پڑتی اپنے منہ پر
چاہے کوئی خاک ڈالے مگر جہلائے مترددین کی رشک شوئی ادعائیین کی دہوکہ دینے
کے واسطے اشتہارات مضمون خلاف واقع چھپوانے اور رسالہ غیر واقعی مضمون کی اشاعت

کرنے پر مجبوری ہوئی اور اِس اغوائے عوام کے بار کو اپنی گردن پر اوٹھانے کو پسند فرمایا اب فرمایئے اس سے زیادہ اور کیا دباؤ ہوگا۔ **قولہ** اپنی ذاتی تحقیقات کے ذریعہ سے میرا یہ عقیدہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ ایک نیک اور بزرگ شخص تھے۔ کیونکہ اُنکے زہد و تقوے کی معتبر شہادتین مستند کتابون مین بکثرت موجود ہین **اقول** سبحان اللہ کیا آپ اور کیا آپ کی ذاتی تحقیقات چھوٹا منہ بڑی بات اس تعلی اور ہمہ دانی اور محققی کا کیا کہنا ۔ ہر کہ گردن بدعوی افرازد ✦ خویشتن را بہ گردن اندارد ۔ اتنا ہم ضرور کہین گے ۔ ماشاء اللہ آپ بہت خوش عقیدہ نکلے جو زہد اور تقوے امام اعظمؒ کے قائل ہوئے ورنہ آپ کی ذات سے یہ امید نہ تھی کیونکہ جن کتابون مین معتبر شہادتین امام صاحب کے زہد و تقوی کی بہ کثرت موجود ہین اُنھین کتابون مین معتبر شہادتین امام ابوحنیفہؒ کے تابعی ہونے اور علم و فضل ۔ جودت طبع ۔ دقت نظر ۔ وسعت معلومات ۔ لغت دانی ۔ مذاہب سلف و خلف کی واقفیت ۔ حافظ الحدیث ۔ والقران ۔ ہونا وغیرہ لوازم اجتہاد بہ کثرت موجود ہین ان معتبر شہادتون سے ایک دو شہادت کو اپنی ذاتی تحقیقات کے ذریعہ سے دیکھ باقی سے آنکھ بند کر لینا ۔ سئی الحافظہ ۔ قلیل الحدیث ۔ بے بضاعتی علم عربی ۔ بدعقیدتی یعنی مرجیہ ہونا وغیرہ وغیرہ ۔ توہین نعوذ باللہ امام صاحبؒ کی کرنا جیسے کہ اساتذہ و تلامذہ کو بھی اس توہین مین شامل کرنا مولوی حمید اللہ صاحب کی خوش عقیدتی کا واضح طور پر اظہار ہے **قولہ** مذہب میرا یہ ہے کہ محض اعتقاد جسکو مولوی لوگ حسن ظن کہتے ہین اسکی بناء پر کسی شخص کو یا کسی کام کو اچھا برا سمجھنا کوئی چیز نہین ۔ **اقول** جب آپ حسن ظن کے قایل نہین اور معنی اعتقاد کے مولوی صاحبون کے کہنے کے موافق حسن ظن آپ نے بتائے اور اِس بنا پر کسی کام یا شخص کو اچھا برا سمجھنا کوئی چیز نہین تو ناحق خامہ فرسائی کی

اور اپنے عقیدہ کا خاکہ اوڑایا اس واسطہ کہ جب اعتقاد کوئی چیز نہین تو آپکی
یہہ سخن سازی کہ میرا عقیدہ یہہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ ایک نیک اور بزرگ شخص تہے
کوئی چیز نہوا۔ آپ کی اصطلاح اور لغت مین معنی اعتقاد کے جسکو آپ اعتقاد
سمجہتے ہین اور اپنا عقیدہ بتاتے ہین معلوم نہین کیا چیز ہے چونکہ اسکی آپ نے
تشریح نہین فرمائی اور صرف مولوی صاحبون کا قول نقل کرکے اگلی عبارت لفظ
استدراک سے دوسری پیرایہ پر تحریر فرمائی جو در اصل ایک قاعدہ آپ کو مقرر کرنا ہی
اسواسطے ہمنے بہی اسکی زیادہ تشریح نہین کی **قولہ** بلکہ دلیل کی طرف ہیان
رکہنا واجب ہے جس چیز کے اچہے یا برے ہونے پر پکی دلیل ہو خواہ نقلی یا عقلی
اوسکو اُس دلیل کیوجہ سے اچہا یا برا کہنا چاہیے اپنا دل چاہے یا نچاہے
اقول یہہ قاعدہ حسن اور قبیح کا جو آپ نے بیان فرمایا اسمین دو امر مبہم رہے
اول وجوب۔ اس سے شرعی مراد ہے یا کچہہ اور۔ دوسرے پکی دلیل خواہ نقلی
یا عقلی اسکے شروط جس سے پکا ہونا دلیل کا معلوم ہو۔ غالبًا وجوب سے مراد وجوب
شرعی ہوگا کیونکہ عالم محقق خلاف شرع کیون بات کریگا۔ اور پکی دلیل کی شروط
وہ ہونگی جو پیران فرقہ مولوی حمید اللہ صاحب نے بیان فرمائی ہین وہ یہہ ہین۔
جو چیز سند صحیح متصل مسلسل مرفوع سے ثابت نہو وہ قابل اعتبار نہین چنانچہ
حضرت میان صاحب مرحوم دہلوی معیار الحق وغیرہ تصانیف مین ارقام فرماتے ہین

قصہ واہیہ بلا سند صحیح کی مقلدین فضیلت امام مین نقل کرتے ہین سراسر بہتان
اور طغیان ہے کیونکہ امام صاحب تک سند صحیح متصل الاسناد اور مسلسل سے
نہین پہونچا ہے کیونکر قابل اطمینان ہو انتہے اور اسی قاعدہ کی تقلید پر آپنے بہی

دیباچہ کتاب مردود مین تحریر فرمایا - اوسکا نام نور الایقان فی مذہب النعمان رکھا باوجودیکہ

وہ رسالہ بہتان اور طغیان سے بہرا ہوا ہے - غرض پکی دلیل وہ ہے جو تین قیدون سے

مقید ہو اوسکا یہ بیان رکھنا واجب ہے دل چاہے پانچا ہے وہ تین قیدین یہہ ہین -

سند صحیح ہو حسن اور ضعیف نہو - متصل الاسناد ہو منقطع اور مرسل نہو اگرچہ صحیح ہو - سند

مسلسل ہو غیر مسلسل نہو یعنی راوی صیغہ ادا وغیرہ حالات مین متفق اللفظ ہون مثلاً حدثنا

سبکا ہو یا اخبرنا انبانا سب سلسلہ مین برابر آوے - پس اس قاعدہ کے موافق امام صاحب کے

فضائل ہی ردی ہونگے بلکہ جملہ محدثین اور فقہا کی حدیثین جو اس قاعدہ پر نہین ہین باطل

ہونگی - کیونکہ اکثر احادیث صحاح مسلسل متصل الاسناد نہین ہین - دوسرے جملہ احادیث

حسن اور غریب جو مقبولہ اہل سنت والجماعت ہین اور اوسکے اپنے اپنے عرق قبول پر سند

لیتے ہین قابل اعتبار نہونگی - تیسرے یہہ کہ کل احادیث مرسلہ واہی اور باطل ہوجاوینگی

حالانکہ جمہور ائمہ کے نزدیک احادیث مرسلہ حجت ہین - چوتھے یہہ کہ ترمذی اکثر روایت

حدیث اقوال صحابہ و تابعین و فقہا بغیر سند مسلسل کے بیان کرتا ہے ہرگز قابل اعتبار

نہین رہینگے - پانچوین امام بخاری ترجمہ باب مین اکثر بلا سند مسلسل متصل الاسناد

کے منقطع اور مرسل نقل کرتے ہین وہ قابل حجت نہونگی - چھٹے علما کی تصانیف کتب تفاسیر

و شروح و اصول مین قول بغیر سند مذکور ہین اور اہل اسلام مین اون کا حوالہ و درس متداول ہے

سب واہی اور بیکار ہونگے - اسی وجہ سے محقق بے بدل نے اپنی ذاتی تحقیقات کی

ذریعہ سے علماء متقدمین محدثین و مفسرین کا تخطیہ ثابت کیا بلکہ نعوذ باللہ مفتری و کذاب

بنایا ایک امام اعظم کی توہین مین سب پر ہاتھ صفا کیا چنانچہ اس قول ذیل مین مشرح اپنے

مدعا کو ظاہر فرمایا ہے وہ یہہ ہے **قولہ** بڑی بڑی مقدس کہلانے والے مولفین کی

کتابون مین یہہ پایا جاتا ہے کہ اپنے پسندیدہ شخص کی تعریفین توخوشی خوشی لکہتے چلے
جاتے ہین اگرچہ اوسکی سند بہی ضعیف ہون اور غور کی نظر سے وہ تعریفین درست بہی
نہون **اقول** مطلب اس عبارت سے مولوی حمید اللہ صاحب کا یہہ ہے کہ بڑے
بڑے مقدس کہلانے والے مولفین قاعدہ مقررہ کی پابندی نہین کرتے سند صحیح متصل
مسلسل مرفوع روایت فضائل مین اور مناقب امام مین بیان نہین کرتے حسن یا غریب یا
منقطع غیر متصل یا مرسل ذکر کرتے ہین چونکہ ان کا مرتبہ ضعیف ہے اسلیے غور کی نظر مین
وہ درست نہین ہو سکتین وہ مقدس کہلانے والے مولفین ایسے غیر محقق اقوال خوشی
خوشی اپنے پسندیدہ شخصون کی تعریفون مین لکہدیتے ہین اور یہہ نہین سمجہتے کہ غور کی نظر مین
وہ درست نہین رہینگی اور اونکے تقدس پر حرف آویگا۔ آگے اس سے اور زیادہ مولوی صاحب
نے تعریض مہذب لفظون مین بیان فرمایا وہو ہذا **قولہ** اور مذمت کی بات کو یا تو
یون لکہدیتے ہین کہ یہہ باتین یا تو متعصبین نے کہین ہین یا یون لکہدیتے ہین کہ اون کا ذکر
کرنا مناسب نہین اور اپنے ناپسندیدہ شخص کی تعریفین چہپاتے ہین اگرچہ صحیح طور پر ثابت
ہون اور مذمتون کو بے تکلف لکہدیتے ہین اگرچہ بے اصل ہون گویا انہون نے سبکو احمق
سمجہکر یون خیال باندہ لیا ہے کہ ہمارے تقدس مین کچہہ فرق نہ آئیگا **اقول** ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✦ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

المرء یقیس علی نفسہ فرقہ غیر مقلدین کو قلبی خصومت اماماں دین و مجتہدان شرع متین سے
ہے اسلیے اونکی تعریفین اگرچہ صحیح طور پر ثابت ہون چہپاتے ہین اور مذمتون کو بے تکلف لکہدیتے
ہین اگرچہ بے اصل ہون گویا انہون نے سبکو احمق سمجہکر یون خیال باندہ لیا ہے کہ ہمارا تقدس
بڑہیگا ہزارون آدمیون کے مواجہہ مین جامع مسجد میرٹہ مین بات کہائی ع چہ دلاور ست دزدے

کہ بکف چراغ دارد۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان مین زبان درازی شروع کی حافظ ابن عبد البر
کے قول لم یسندہ غیر ابی حنیفۃ وھو سیئ الحفظ عند اھل الحدیث کو پیش کرکے
یہ سمجھے کہ مین عقلمند ہون اور باقی سب احمق ہین جب جواب پایا مونہ کی مُنہ پر کہائی پہر باوجود تسلیم
نخبہ قاعدہ جرح اپنی ہٹ دہرمی سے باز نہ آئے خندق مین جاکر چہوٹی بندشین باندہکر ہزارون اشتہار
دیدیئے کتاب بہی لکہدی جسکی عبارت کا سلسلہ قول قول ملاحظہ مین پیش ہے یہہ خیال باندہ لیا کہ جہان
مین ہمارا تقدس بڑہیگا برعکس نہند نام زنگی کافور۔ بزرگان دین کی اہانت اُنپر الزام کذب وافترا
لگانا سہل سمجہ لیا خود جو چاہا لکہا اپنے گریبان مین مُنہ نہ ڈالا اپنے کرتوت کو اُن مقدسین کی طرف منسوب
کرکے اونکے تقدس مین فرق ڈالا اور اپنا تقدس بڑہایا گویا آپ مرتبہ تحقیق کے امام ہین ۵ برین

عقل ودانش بباید گریست ۔ ۲

اب ملاحظہ کیجئے ۔علماء متقدمین نے جو قواعد مقرر فرمائے ہین اونکا کلام اُسی قاعدہ سے
وابستہ ہوتا ہے تعریف اور مذمت مین بہی قواعد ہین۔ اور ایسا دنیا مین بہت کم ہے کہ کسی شخص کو
سب اچہا کہتے ہون دس بیس بُرا کہتے ہین دس بیس اچہا کہتے ہین اسی قاعدہ کا نام جرح وتعدیل ہے
جس شخص کی شہرت عام نہین ہوتی بزید احتیاط اوسکے حق مین جرح کو تعدیل پر مقدم رکہتے ہین یعنی
مرتبہ اعتبار سے گرا دیتے ہین اور جسکی شہرت امامت وعدالت کی ہوتی ہے اُسکے حق مین جرح
معتبر نہین مانتے حافظ ابن عبد البر جنکا قول امام اعظمؒ کی جرح پر مولوی حمید اللہ صاحب نے بڑے دعوے
سے پیش کیا ہے اور اوسکی شرح مین دو صفحہ نامہ سیاہ کیا ہے جسکا بیان آگے آتا ہے۔

جرح وتعدیل کے قاعدہ کو لکہتے ہین۔ ھذا باب غلط فیہ کثیرون وضلت فیہ فرقۃ جاھلۃ
لا تدری ما علیھا فی ذلک ثم قال الدلیل علی انہ لا یقبل فی حق من اتخذہ
جمھور الناس اماما فی الدین قول احد من الطاعنین لان السلف قد سبق

من بعضهم فی بعض کلام کثیر فی حال الغضب ومنہ ما حمل علی الحسد ومنہ ما حمل علی التاویل مما لا یلزم المقول فیہ شئ منہ وذکر من کلام الصحابۃ و التابعین وتابعیھم من النظراء بعضھم فی بعض شیئا کثیرا لم یلتفت الیہ احد من العلماء ولا عولوا علیہم لانہم بشر یغضبون ویرضون والقول فی الرضا غیر القول فی الغضب فمن اراد ان یقبل قول العلماء بعضہم فی بعض وقول من ذکرنا من التابعین وائمۃ المسلمین بعضہم فی بعض فان فعل ذلک فقد ضل ضلالا بعیدا وخسر خسرانا مبینا وان لم یفعل ولن یفعل ان ھداہ اللہ والھمہ رشدہ فلیقف عند ما شرطناہ فانہ الحق الذی لا یصح غیرہ

انشاء اللہ تعالی۔ یعنی یہہ باب جرح وتعدیل ایسا ہے کہ بہت لوگون نے اسمین غلطیان کین ہین اور فرقہ جہلا گمراہ ہوگئے ہین یہہ نہین سمجہا کہ اسمین اونکے واسطے کیا خرابی ہوئی پہر بیان کیا ہے جس شخص کو جمہور امام نے امام فی الدین مانا ہے اوسکے حق مین کسی طاعن کا قول قبول نہین کیا جاویگا کیونکہ متقدمین مین بعضون نے بعضون کے حق مین بہت سی باتین غصہ کی حالت مین ایسی کی ہین جو محمول حسد اور تاویل پر ہین اُن مین سے کسیکا ذکر کرنا مناسب نہین اور ذکر کیا کلام صحابہ وتابعین وتبع تابعین کا جو آپسمین نکتہ چینیان ہوئی ہین اور علمانے اُسپر کچہہ التفات نہین کیا اور نہ اوسکے درپے ہوئے اس واسطے کہ بشریت ہے اور رضامندی کی حالت مین جو بات ہوتی ہے وہ غصہ مین نہین ہوتی پس اگر کوئی یہہ ارادہ کرے کہ باہم قول جو بعض کے بعض کے حق مین ہین لیوے یا باہمی مشاجرات تابعین اور ائمہ مسلمین کی درپے ہو وہ صریح گمراہی ہے اور ٹوٹے مین ہوگا۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور اللہ جسے نیک راہ اور ہدایت الہام فرمائے وہ ہرگز ایسا نہ کریگا اُسے چاہیئے کہ جو ہمنے شرط کی ہے اُسے سمجہے کیونکہ اسکے سوا او۔

حق بات نہین ہے انشاء اللہ تعالی انتہی۔ اس قول حافظ ابن عبد البر سے جسقدر اقوال مولوی
حمید اللہ صاحب نے جرح امام صاحب پر ارقام فرمائے ہین سب رد ہو گئے صاحب ہی کتاب کی تردید
کرنے عقلمند کو یہی ایک عبارت کافی ہے اگر اس قاعدہ پر نظر نہ کیجائے تو وہ کون شخص ہے جسپر
معاصرین نے کوئی الزام نہین لگایا چنانچہ تاج الدین سبکی لکھتے ہین۔ ولو اطلقنا تقدیم
الجرح لما سلم لنا احد من الائمۃ اذ ما من امام الا وقد طعن فیہ طاعنون
وهلك فيه هالكون " یعنی اگر ہم جرح کو مطلق یعنے بلا قید مقدم کرین اور ہر شخص کے واسطے
جرح کو تعدیل پر مقدم کہین تو کوئی بھی ائمہ مین سے سالم نہین بچیگا اسی واسطے کہ کوئی ایسا نہین ہے
کہ طعنہ زنون نے اُسکے حق مین طعنہ نہ کیا ہو اور ہلاک ہونے والے اسمین ہلاک نہوئے ہون
پس انہین قواعد پر نظر کر کے بزرگان دین کے مناقب وفضائل متقدمین ہا لکھتے چلے آئے ہین
مولوی حمید اللہ صاحب کی طرح آنکھون پر پردہ ڈال کر ذاتی تحقیقات کے ذریعے سے مقدس
لوگ بے ادب اور گستاخ نہین بنتے کہ بے اصل مذمتون کو بزرگون کی طرف منسوب کرین

قولہ۔ اب مین اُن علماء محدثین کا ذکر کرتا ہون جنہون نے امام اعظم رح کے حافظہ کو
ناقص کہا ہے میزان الاعتدال صـ ۲۳۵ مین امام ابو حنیفہ رح کے تذکرہ مین لکھا ہے۔
ضعفہ النسائی من جہۃ حفظہ وابن عدی وآخرون یعنی ضعیف کہا ہے
امام کو نسائی نے حافظہ کی وجہ سے اور ابن عدی اور انکے سوا اورون نے الخ

اب دیکھنا چاہیے کہ اسمین دو نام تو بصراحت ہین اور مجمل لفظ آخرون موجود ہے جو حسب عبارت
شرح جامی اور رضی کے صدہا اور ہزارہا شامل ہوتے ہین تو نحو والون کا اتفاق ہے اس
حساب سے کم سے کم بارہ شہادتین ہو گئیں اور ایک امام ذہبی ہوئے کیونکہ انہون نے
اسپر کچھہ کلام نہین کیا جیسا کہ اسی کتاب مین بیسیون اقوال پر کیا ہے پس تیرہ شہادتین ہو گئیں

اقول میزان الاعتدال کی یہ عبارت نہین ہے اور تذکرہ امام ابوحنیفہ کا ذہبی نے
میزان الاعتدال مین نہین کیا بلکہ محشی نے اُسکے حاشیہ پر لکھا ہے اور اوسکی پوری عبارت یہ ہے
ضعفہ النسائی من جهة حفظہ وابن عدی وآخرون وترجمہ الخطیب
فی فصلین واستوفی کلام الفریقین معدلیہ ومضعفیہ
جسکا یہہ **مطلب** ہے کہ نسائی نے امام صاحب کو حافظہ کی جہت سے ضعیف کہا ہے
اور ابن عدی وغیرہ نے اور خطیب نے دو فصلون مین امام صاحب کا حال بیان کیا ہے اور دونو
فریق تعدیل کرنے والے اور ضعیف کہنے والون کا پورا کلام ذکر کیا ہے۔ اور اس ترجمہ کے ذکر
کے بعد یہہ لکھا ہے۔ لما لم تکن ھذہ الترجمة فی نسخة وکانت فی الاخری اف
ردتھا علی الحاشیة۔ **یعنی** یہہ ترجمہ اس نسخہ مین نہین ہے دوسرے نسخہ مین اسکو
پایا اسلیئے اسکو حاشیہ پر لکھدیا۔ اور بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ یہہ قول الحاقی ہے یعنی کسینے
بڑہا دیا ہے جسکی دلیل یہہ ہے کہ عراقی صاحب الفیہ کہتا ہے انہ لم یذکر الذہبی احدا
من المتبوعین یعنی ذہبی نے ائمہ متبوعین مین سے کسیکا ذکر نہین کیا ہے **پس**
حوالہ مولوی حمید اللہ صاحب کا جو بڑے وثوق اور اعتبار سے میزان الاعتدال جلد دوم ص۳۲
کا دیا ہے معتبر نہ رہا اسلیئے قاعدہ نحوی جو شرح جامی اور رضی کا بیان کیا اور اسپر تیرہ ۱۳
شہادتین قایم تہین وہ سب ایجاد بندہ باطل ہوئین **قولہ** اور تمہید شرح موطا
امام مالک جلد ۳ ص۲۷ مین حافظ ابن عبد البر نے باب قرأتہ خلف الامام کے بارہ مین **حدیث**
من کان لہ امام فقرأة الامام لہ قراءة کی نسبت لکھا ہے لم یسندہ غیر ابی حنیفة
وھو سیئ الحفظ عند اھل الحدیث۔ یعنی اس حدیث کو مرفوعا صرف امام ابوحنیفہ نے
روایت کیا ہے اور حال یہہ ہے کہ وہ محدثین کے نزدیک ناقص الحافظہ ہین **اقول**

اس جرح حافظ ابن عبد البر کا جواب کئی طرح پر ہے **اول** یہہ کہ جرح مبہم ہے اس طرح پر لفظ
سیئ الحفظ۔ یا من جہت حفظہ یا من قبل حفظہ مبہم ہے نخبہ کی عبارت ہے ثم سوء الحفظ
ان کان لازما للراوی فہو الشاذ علی رای اوطاریا فالمختلط یعنی سوء حفظ دو طرح پر
ہے ایک یہہ کہ وجود ذات شخص سے ہر حال مین لازم ہو اسکو شاذ کہتے ہین۔ دوسرے طاری
جو بہ سبب کسی وجہ کے ہو جیسے پیری یا ضعف دماغی یا تضییع کتب یا کوئی غم و رنج وغیرہ
پیش آنے سے جسکو مختلط کہتے ہین اب معلوم نہین کہ سیئ الحفظ امام صاحب کا جارح کے
نزدیک لازمی ہے یا طاری جب تک اسکی تفسیر نہو مبہم ہے امام نواوی شرح مسلم مین لکھتے ہین
ولا یقال الجرح مقدم علی التعدیل لان ذلک فیما اذا کان الجرح ثابتا مفسر
السبب والا فلا یقبل الجرح اذا لم یکن کذا۔ یعنے یہہ نہین کہا جاویگا کہ جرح تعدیل پر
مقدم ہے اسواسطے کہ یہہ جب ہے کہ جرح ثابت مفسر السبب ہو اور اگر ایسا نہین ہے تو جرح
قبول نہین کیجاویگی۔ اور ابن دقیق العید مالکی شرح الامام مین لکھتے ہین۔ و مقتضی قواعد
الاصول عند اھلہ انہ لا یقبل الجرح الا مفسرا یعنی اور مقتضی قواعد اہل اصول
یہہ ہے کہ جرح بدون تفسیر کے مقبول نہین

ثانی۔ جرح متقدمین کے حق مین متاخر کے معتبر نہین اور حد فاصل متاخرین و متقدمین کی
بعضون نے شروع تیسری صدی اور بعضون نے شروع چوتھی صدی تک بتائی ہین امام
ذہبی نے میزان الاعتدال مین لکھا ہے۔ من تکلم فیہ من المتاخرین لا اورد منہم
فی ھذا الکتاب الا من قد تبین ضعفہ و اتضح امرہ اذ العمدۃ فی زماننا
لیس علی الرواۃ بل علی المحدثین والمقیدین والذین عرفت عدالتہم و
صدقہم فی ضبط اسماء السامعین ثم من المعلوم انہ لا بد من صون الراوی

فالحد الفاصل بين المتقدم والمتاخر هو راس ثلث مائة جسکا یہ مطلب ہے
کہ متاخرین مین سے جنے کسی پر کلام کیا ہے مین اس کتاب مین اوسکو نہین لاتا ہون
مگر جسکا ضعف اور امر واضح ہوا ہے کیونکہ عمدگی ہمارے زمانہ مین حدیث کی راویون پر نہین
ہے (جو بحث اونکی جرح و تعدیل پر کرین) بلکہ محدثین و مقیدین پر ہے اور اُن لوگون پر
جن کی عدالت اور صدق ضبط اسمار سامعین مین ہو چکا ہے۔ اور حد فاصل مابین متقدمین
و متاخرین شروع تیسری صدی ہے اور امام سخاوی نے فتح المغیث مین قول ابن
مرابط کا ذکر کیا ہے وما بقی للتجریح فائدۃ بل القطعت علی رأس اربع مائۃ
یعنی جرح کرنیکا فائدہ نہین رہا بلکہ یہ سلسلہ منقطع ہو چکا شروع چوتھی صدی تک۔
ثالث علمار اصولیین مین جرح مطلق مین اختلاف ہے یعنی اگر کسی راوی کو ضعیف
کہا اور وجہ ضعف کو بیان نہین کیا تو وہ جرح مطلق ہے اور الفاظ جرح بھی جو مصطلح علمار
محدثین ہین اونمین بھی تفصیل درجات ہین پھر وہ بھی جملہ اصولیون کی متفقہ نہین چنانچہ
سیئ الحفظ اور لیس بالحافظ کو کسینے مرتبہ رابع جرح مین اور کسینے مرتبہ خامس مین رکہا ہے
اور بہتون نے اسکو جرح مطلق مین بھی نہین رکہا باوجودیکہ جرح مطلق بھی قابل قبول نہین
جیسا کہ کمال الدین جعفر بن ثعلب ادفوی شافعی نے استماع مین لکھا ہے۔
ومن ذلك قولهم فلان ضعيف ولا يبينون فهو جرح مطلق وفيه خلاف
وتفصيل ماذكرناه في الاصول والاولى ان لا يقبل من متاخري المحدثين
لانهم يجرحون بما لا يكون جرحا ومن ذلك قولهم فلان سئ الحفظ وليس
بالحافظ لا يكون جرحا بل ينظر الى حال المحدث والحديث ١٢
یعنی جارحین کا قول ہے کہ فلانا ضعیف ہے اور وجہ ضعف کی بیان نہین کرتے تو یہ

جرح مطلق ہے اور اسمین خلاف ہے اور تفصیل اسکی ہمنے اصول مین ذکر کی ہے
اور ادلے یہہ ہے کہ متاخرین محدثین کی جرح قبول نہ کی جائے کیونکہ وہ ایسا جرح کرتے
ہین جو جرح نہین ہے اور اسی جگہہ سے اونکا یہہ قول کہ فلانا سیی الحفظ اور لیس بالحافظ
ہے یہہ جرح نہین ہوتی بلکہ حال محدث اور حدیث کا دیکھا جاتا ہے ۱۲۔

امام شافعی کا قول شکوت الی وکیع سوء حفظی خود اپنی بدحافظہ کی شکایت ہی جو
مشہور علی الالسنہ ہے اگر یہہ قول واقعی شافعی کا ہے تو قابل جرح ہے قطع نظر اس کے
تذکرۃ الحافظ امام ذہبی مین ترجمہ حضرت ابوبکر صدیق مین لکھا ہے قال علی بن عاصم
وهو من اوعية العلم لكنه سيئ الحفظ۔ یعنی علی بن عاصم نے کہا کہ حضرت
ابوبکر صدیق مجمع العلم کان علم ظرف علم تھے لیکن بدحافظہ تھے پس اگر یہہ سیئ الحفظ جرح
امام ابوحنیفہ ہے تو ابابکر صدیقؓ بھی اسی جرح مین شامل ہین وہ بھی سیئ الحفظ تھے۔

رابع جرح و تعدیل کا قاعدہ ممہدہ یہہ ہے کہ جس شخص کی امامت و عدالت کی شہرت
عام ہو اُس کے حق مین جرح کو معتبر نہین رکھتے ہین تاج الدین سبکی طبقات شافعیہ
مین لکھتے ہین ومن قاعدتهم ان الجرح مقدم على التعديل على اطلاقها بل
الصواب ان من ثبتت امامته وعدالته وكثر مادحوه ومزكوه وندر جارحه
وهناك قرينة دالة على سبب جرحه من تعصب مذهبي او غيره لم يلتفت
الى جرحه۔ یعنی اونکا یہہ قاعدہ ہے کہ جرح تعدیل پر مطلقاً مقدم ہے بلکہ ٹھیک یہہ بات ہے
کہ جسکی امامت و عدالت ثابت ہو اور اُسکی تعریف و خوبی بیان کرنے والے زیادہ ہون اور
برا کہنے والے کم اور قرینہ سبب جرح کا تعصب مذہبی وغیرہ کا ظاہر ہو تو اوسکی جرح پر
التفات نہین کرتے ۱۲۔

اور خود حافظ ابن عبد البر جنکا قول ہے ہو سئی الحفظ عند اہل الحدیث ہے کہتے ہین۔
والذین رووا عن ابی حنیفۃ ووثقوہ واثنوا علیہ اکثر من الذین تکلموا فیہ
یعنی جن لوگون نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اور اونکے توثیق کی اور تعریف
کہی ہے وہ زیادہ اُن لوگون سے ہین جنہون نے کلام کیا ہے۔
اور نیز قاعدہ مقررہ جرح وتعدیل کا جو حافظ ابن عبد البر نے لکھا ہے جسکی عبارت پہلے مذکور
ہوئی وہ اس سے بہی زیادہ شرح ہے۔ لہذا قول حافظ ابن عبد البر جو تمہید شرح موطا کی
حوالہ سے مولوی حمید اللہ صاحب نے تحریر فرمایا ہے قابل التفات نہین اور جرح
امام صاحب پر نہین ہو سکتی **قولہ** اب انصاف والے اس عبارت کو اور اُس
اقرار نامہ کے مضمون کو جو میرے اور مولوی احمد علی صاحب کے باہم لکہا گیا تہا اور
دونون کے دستخط اُسپر موجود ہین مقابلہ مین رکہکر دیکہین کہ اقرار نامہ کی شرط کو مینے پورا
کردیا یا نہین اقرار نامہ کی شرط واجب الادا میرے ذمہ یہی تہی کہ بیس آدمی معتبرین محدثین
اہل سنت والجماعت اور کتب معتبرہ یعنی اسمار الرجال اہل سنت والجماعت سے ثابت
ہوجاوے کہ امام ابو حنیفہ کا حافظہ ناقص تہا اور صریح لفظ سوء الحفظ یا ناقص الحفظ ہونا چاہیے
اور رسالہ اردو کا حوالہ نہو بلکہ اصلی کتاب ہو۔

اقول اب انصاف والے اقرار نامہ کا مضمون جو مولوی حمید اللہ صاحب۔ اور
مولوی احمد علی صاحب کے باہم لکہا گیا تہا اور دونون کے دستخط اُسپر موجود ہین مقابلہ
مین رکہکر دیکہین کہ مولوی حمید اللہ صاحب نے اقرار نامہ کی شرط کو پورا نہین کیا
اقرار نامہ کی شرط واجب الادا مولوی صاحب کے ذمہ یہہ تہی کہ بیس۲۰ آدمی محدثین
معتبرین اہل سنت والجماعت سے ثابت ہوجائے کہ امام ابو حنیفہ کا حافظہ ناقص تہا

اور صریح لفظ سوء الحفظ یا ناقص الحفظ ہونا چاہیے اور اردو رسالہ کا حوالہ ہو اور نیز استنباطی طور پر ثبوت منظور ہو گا سو مولوی حمید اللہ صاحب نے اپنی ذاتی تحقیقات کے ذریعہ سے کئی قاعدہ ریاضی کے تصنیف کئے اور دو عبارت ایک الحاقی اور دوسری غیر مثبت ہے جسکا حال مشتے نمونہ از خروارے کچھ مذکور ہو چکا اور آیندہ بھی مذکور ہو گا لکھکر صدہا شہادتین بنائین اور بندشین باندھکر مکھی کو مل ملکر بھینسا بنایا مگر پھر مکھی کی مکھی رہی ایک شہادت بھی اعتبار کی نہ لا سکے جہلائین محقق بننے کے واسطے تحقیق و تقلید کا مناظرہ لکھا اگر یہی تحقیق ہے تو خدا حافظ ہے ؎

گر ہمین مکتب و ہمین ملا — کار طفلان تمام خواہد شد

قولہ سو میزان الاعتدال اور تمہید شرح موطا معتبر کتب اہل سنت والجماعت اور اسماء رجال بھی ہین اور اونکے مؤلف ذہبی اور حافظ ابن عبد البر معتمد علماء اہل حدیث وفقہ اہل سنت والجماعت بھی ہین اونمین صراحتاً لفظ سوء الحفظ بھی موجود ہے اور کہنے والے بیس کی جگہہ ہزارون ہین۔

اقول میزان الاعتدال کے مؤلف شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان شافعی مذہب ہین ذہبی مشہور جنکا انتقال ۷۴۸ھ مین ہوا اور تمہید شرح موطا کے مؤلف شیخ الاسلام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری الاندلسی القرطبی مالکی مذہب ہین جنکا انتقال ۴۶۳ھ مین ہوا سو مولوی حمید اللہ صاحب نے یہ سمجھا کہ مین محقق ہون تحقیق و تقلید کا مناظرہ لکھتا ہون اپنی ذاتی تحقیقات کے ذریعہ سے تمہید اور میزان الاعتدال کے

ؔ عبارت ذہبی کی جو بحوالہ میزان الاعتدال ہر جلسہ مباحثہ مین الحاقی ہونا اسکا مولوی حمید اللہ صاحب تسلیم کر چکے تھے اور دوسری عبارت حافظ ابن عبد البر کی جو جلسہ مین جامع مسجد کے پیش تھی اور جواب پا چکے تھے۔ وہی اس رسالہ مین ثبوت بیش ہے ۱۲ منہ۔

مؤلفون کا پتہ بہی بتاوٴن گویا سب کو احمق اور جاہل سمجھکر یون خیال باندہ لیا کہ اس سے
میر القدس ٹرہیگا اور جہلاء معتقدین سمجھین گے کہ مولوی احمد علی صاحب کو ان کتابون کا
اور مصنفون کا نام معلوم نہین اور لطف یہہ ہے کہ جناب نے نام بہی نہین بتائی لقب
کنیت بتائے اس واسطہ ہمین بہی یہہ خیال ہوا کہ شاید مولوی صاحب کو نام ان کے
معلوم نہین اس واسطے اُن کے نام اور باپ دادا کے مذہب اور تاریخ وفات لکہی تاکہ مولوی
صاحب اِن کے نامون سے بہی واقف ہوجاوین شاید آیندہ ضرورت ذاتی تحقیقات کی
پہر پڑے۔ اور صراحتاً لفظ سوٴالحفظ کا ذکر پہلے جواب مین گذرا اور آیندہ کئی جگہہ اپنے
محل مین مذکور ہوگا اور جواب دیا جاویگا۔ اور کہنے والے بیس[۲] کی جگہہ ہزارون ہین اسکا جواب
ممبری قاعدہ ریاضی مصنوعہ مولوی صاحب مین دیا جاویگا۔ اور نیز اس جملہ کا جواب اس قول
مین بہی مذکور ہے **قولہ** کیونکہ میزان الاعتدال کی عبارت مین تو آخرون کا لفظ تہا جو
قلت کے واسطے بہی آتا ہے یعنی تین[۳] سے لیکر دس[۱۰] تک جیسا کہ فوائد ضیائیہ یعنی شرح
ملا جامی صفحہ ۲۶۷ مطبوعہ بمبئی مین ہے اور کثرت کے واسطے بہی آتا ہے یعنی سیکڑون ہزارون
بلانہایت تک تو اوسمین مخالف کو یون کہنے کی گنجایش نہی کہ ہم اس کو اس موقع پر کثرت
کے واسطے تسلیم نہین کرتے قلت کیواسطے مانتے ہین پس دس[۱۰] کے واسطے مانتے ہین۔

اقول میزان الاعتدال کی وہ عبارت نہین جسمین آخرون کا لفظ تہا کسیکی ٹرہائی
ہوئی عبارت ہے اور مباحثہ کے جلسہ مین مولوی حمید اللہ صاحب تسلیم کرچکے تہے کہ یہہ
عبارت الحاقی ہے اپنی ہٹ دہرمی سے مرغی کی ایک[۱] ٹانگ کہے جاتے ہین چاہئے تہا کہ نہو
اور میزان الاعتدال اونکے موٴلف ذہبی ہین بتائے جاتے ہین۔ سبحان اللہ یہہ کون کہتا ہے
کہ میزان الاعتدال اسماء الرجال موٴلف ذہبی کی نہین یہہ تو ہم بہی جانتے ہین کہ کام ابن عدی کا

خلاصہ میزان الاعتدال ذہبی کی ہے مگر جناب من جسکا حوالہ دیکر آپ عبارت لکھہ رہی ہین
وہ عبارت اوسکی نہین ہے۔ عراقی صاحب الفیہ کا قول ہے کہ ذہبی نے ائمہ متبوعین کا
ذکر میزان الاعتدال مین نہین لکھا اور دونون جلدون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا
اس مین ذکر نہین ہے جس عبارت کا ثبوت مطابق حوالہ کے نہو کوئی کیسے تسلیم کریگا اوسپر
یہہ طرہ کہ فوائد ضیائیہ یعنی شرح ملا جامی مطبوعہ بمبئی کے صـ۲۲۷ کا قاعدہ جمع قلت اور کثرت کا
جماکر سیکڑون اور ہزارون شہادتین بنائے جاتین اور لکہین کہ صراحتًا لفظ ہُوَ الحفظ بہی موجود
ہے اور کہنے والے بیس کی جگہہ ہزارون مین یہی ذاتی تحقیقات کا ذریعہ ہے کہ جو مضحکہ طفلان
کی منگھڑت محققی ہے۔

قولہ - لیکن حافظ ابن عبد البر نے جو لفظ اہل الحدیث لکھا ہے اس مین کچہہ بہی کلام کرنیکی
گنجائش نہین بلانزاع اور بلاخلاف اسکا لفظی ترجمہ یہہ ہے کہ ابو حنیفہ محدثین کے نزدیک
ناقص الحافظہ ہین اگر بعض اہل الحدیث ہوتا تو یہہ ترجمہ ہوتا کہ بعض محدثین نے ناقص الحافظہ
جانا ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا تہا کہ اکثرون نے ناقص الحافظہ جانا ہے اور اس سے یہہ
نتیجہ نکل سکتا تہا کہ تہوڑے سے محدثین نے قوی الحافظہ بہی جانا ہے مگر یہہ دونو لفظ نہین
بلکہ عموم کا لفظ اہل الحدیث ہے جس سے کسیکو مستثنیٰ نہین کرسکتے اور چار ناچار یہہ معنی
کرنے پڑتے ہین کہ سب محدثین نے ناقص الحافظہ جانا ہے

اقول مولوی حمید اللہ صاحب کا یہہ لکہنا کہ اسمین کچہہ بہی کلام کرنیکی گنجائش نہین بلانزاع
اور بلاخلاف اسکا لفظی ترجمہ یہہ ہے الخ غلط ہے ضرور اسمین نزاع اور خلاف ہے۔ وہ یہہ ہے کہ مولوی صاحب
نے لفظ آخرین کی جمع قلت وکثرت پر قاعدہ نحوی بحوالہ شرح ملا جامی۔ اور ایک جگہ شرح ملا اور رضی میں
صفحہ وسطر لکھا مگر بلانزاع اور بلاخلاف حکم دیدیے معنی اہل الحدیث کل محدثین پر بلا استثنا کوئی قاعدہ

تحریر نہین فرمایا بلکہ محققانہ تقریر آنکھہ بند کرکے لکھی کہ بعض اور اکثر کا لفظ نہین لہذا چار ناچار یہہ معنی کرنے پڑتے ہین کہ سب محدثین نے ناقص الحافظہ جانا ہے۔ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ لفظ بعض اور اکثر کا نہو۔ اور کل کا لفظ بہی نہ لگے اور معنی کلیت کے لئے جاوین۔ مہملہ الفاظ ہین تو معنی جزئیت کے ہوتے ہین جو بعض اہل الحدیث ہونگے۔ پہر چار ناچار مولوی احمد علی صاحب یا اونکے شاگردون کو جو مولوی صاحب معنی بتاتے ہین کیون کرنے پڑینگے البتہ جو مولوی صاحب کی طرح علم وفضل مین پورا ہو اور تحقیق کی جان اوس مین پڑے اور بزرگون کی امانت اور علم جرح پر عبور کرے تو چاہیے چار ناچار یہہ معنی کرے۔ حافظ ابن عبد البر جنکے قول کی مولوی صاحب یہہ معنی بتا رہے ہین وہ بہی ان معنون کو تسلیم نہین کرتے وہ کہتے ہین۔ والذین رووا عن ابی حنیفۃ ووثقوہ واثنوا علیہ اکثر من الذین تکلموا فیہ ۱۲ یعنی جن لوگون نے امام ابو حنیفہ کے توثیق کی اور تعریف کہی وہ بہت زیادہ ہین کلام کرنے والے تہوڑے ہین پس حافظ ابن عبد البر نے خود بتادیا کہ اہل الحدیث سے سب محدثین مراد نہین ہین پہر مولوی احمد علی صاحب کو اور شہادت لانے کی کیا ضرورت ہے اگر یہہ قول حافظ ابن عبد البر نہوتا اور مولوی حمید اللہ صاحب کے معنی مخترعہ محققہ ذاتی تسلیم کئے جاتے تو اور دوسری شہادتین پیش کی جاتین فافہم **قولہ** مگر کسی بات کا ثبوت یا سند دینے کا تو مولوی احمد علی صاحب نے سبق ہی نہین پڑہا پہر جب اتنا ثبوت نہین دیسکتے تو اس لفظ کے کہنے مین پہری کیا خطا تہی کہ امام صاحب کے حافظہ کو بہتون نے یا سیکڑون نے برا کہا ہے اگر دس پانچ یا دو تین بہی شہادتین انکا حافظہ اچہا ہونے کی مولوی احمد علی دیتے یا اب دیسکین جب بہی میرا قول سیکڑون کی نسبت کا نوشیکہ ہی رہتا لیکن مولوی احمد علی صاحب کے علم وفضل مین کسیقدر جان پڑ جاتی اور جب یہہ بہی نہین تو تمام علوم مین عبور کرنے سے کیا نفع ہر رسالہ صفحہ ۱۲۔

اقول ۵ گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد ✣ میلش اندر طعنہ پاکان برد

مولوی حمید اللہ صاحب نے ہی ایسا سبق پڑہا ہے کہ جس شخص کی امامت وعدالت ثقاہت وفقاہت پر ایسا اتفاق عام ہو کہ تمام علماء زمانہ محدث تھے یا فقیہہ اعلم الناس افقہ الناس اورع الناس بول اُٹے اور کشف العلم کشفا لم یکشفہ احد ببصر وفہم وفطنۃ وتقی کہنے لگے۔ اوسکی شان مین عیوب غیر واقعی اور نقص بے ثبوت ثابت کرنیکا بیڑا اٹہاوے حدیث دانی کا دعوی کرکے یہہ خیال نہ کرے کہ وہ کونسا محدث ہے جسنے امام ابوحنیفہ کے علم سے فیض نہین اوٹہایا۔ امام المحدثین محمد بن اسمعیل بخاری نے شاگرد امام ابوحنیفہ عبد الرزاق بن ہمام کی جامع کبیر سے جسکو ذہبی میزان الاعتدال مین علم کا خزانہ لکہتے ہین کس قدر فائدہ حاصل کیا جنکے شاگردون کے شاگرد بڑے بڑے ائمہ حدیث ہون جیسے سفیان بن عیینہ یحیی بن معین علی بن مدینی احمد بن حنبل وغیرہ اور دور دور دراز سے قطع مسافت کرکے اون کے حضور مین آوین چنانچہ بعض کا قول ہے کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شخص کے پاس اسقدر دور دراز سے طی مسافت کرکے حدیث سیکہنے واسطے لوگ نہین آئے جو عبد الرزاق بن ہمام کے پاس حاضر ہوئے۔ یزید بن ہارون جو ائمہ حدیث کے اوستاد اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہین اونکا قول ہے کہ مینے بہت لوگون کی صحبت اُٹھائی لیکن ابوحنیفہ سے بڑہکر کسیکو نہین پایا۔ تہذیب الکمال ترجمہ امام ابوحنیفہ جنکی شان مین اجلہ محدثین کا یہہ قول ہو اوسکی توہین کے واسطے بے ثبوت قول ضعیف جدا ذاہب الحدیث مضطرب الحدیث۔ کثیر الغلط سیئی الحفظ۔ وغیرہ الفاظ مہملہ ومخترعہ ثابت کیا جاوے جو مشہور اور مستند اقوال ہون انکو یون کہکر تردید کرین کہ اپنے پسندیدہ شخص کی تعریفین خوش خوشی لکہتے چلے جاتے ہین اگرچہ اوسکی سند بہی ضعیف ہوالخ اور بد اندیشی کی نظر سے کہ سفینہ ندری

کرین کہ ائمہ محدثین مین سے دو ہی کا قول بسند صحیح دکھلا دیجیئے کہ امام صاحب کا حافظہ اچھا
تہا اور جب نہی اب سہی مگر مولوی احمد علی صاحب نے ثبوت یا سند دینے کا سبق ہی نہین
پڑہا سبحان اللہ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ مولوی حمید اللہ صاحب کا
قول جو پہلے گذرا اُنہین پر صادق آتا ہے وہ یہہ ہے اپنے ناپسندیدہ شخص کے تعریفون کو چہپاتے
ہین اگرچہ صحیح طور پر ثابت ہون اور مذمتون کو بے تکلف لکھدیتے ہین اگرچہ بے اصل ہون
گویا اُنھون نے سب کو احمق سمجھکر یہہ خیال باندہ لیا کہ ہمارے تقدس مین کچہہ فرق نہین آئیگا
حالانکہ ہزارون آدمی سمجھ جاتے ہین کہ ایسی تحریر کچہہ وزن نہین رکھتی کیونکہ ایسی باتون سے صرف
نادان مرید و معتقد خوش ہوا کرتے ہین جو محقق ہوا کرتے ہین وہ صرف دلیل کو پسند کرتے ہین
اور دلیل اُسکو کہتے ہین کہ جسکی تردید مخالف و معاند کو مشکل ہو انتھے۔

مولوی صاحب اپنی اس تحریر کے خلاف کیون عمل کر رہے ہین یعنی جس بات پر دوسرے کو
الزام دین وہ خود کرین امام صاحب کی تعریفون کو چہپاوین حالانکہ صحیح طور پر ثابت ہون او
مذمتون کو بے تکلف لکھین اگرچہ بے اصل ہون۔ ابن جوزی کے اقوال کو امام صاحب کی
مذمت مین پیش کرین حالانکہ اوسکے نواسہ نے جو سبط ابن الجوزی کے نام سے مشہور ہے۔ بے
اصل ہونا اون اقوال کا ثابت کردیا اور مراۃ الزمان مین یون لکہا ولیس العجب من الخطیب
فانہ طعن فی جماعۃ من العلماء وانما العجب من الجد کیف سلک اسلوبہ
وجاء بما ھو اعظم یعنی خطیب بغدادی سے یہہ تعجب نہین ہے کہ اوسنے جماعت علماء پر
طعن کیا تعجب زیادہ میرے نانا سے ہے کہ وہ راہ خطیب کی چلا اور اُسنے بڑے بڑی طعنے علماء پر کیے
غرض اس قسم کی تحریر کچہہ وزن نہین رکھتی ہزارون آدمی سمجھ جاتے ہین کیونکہ ایسی باتون سے
صرف نادان مرید معتقد مولوی حمید اللہ صاحب کے خوش ہوئے اور جو محقق ہین وہ دلیل کو پسند

کرتے ہین جسکی تردید مخالف و معاند کو مشکل ہے امام ابو حنیفہ کی شہرت علم و فضل دیانت
و تقوے اور ہمہ دانی کی ایسی نہین جو محتاج بیان ہو وہ کونسا اسلامی حصہ دنیا کا ہے کہ زمانہ
امام مین شاگردی کے تعلق سے آزاد رہا ہو۔ مکہ۔ مدینہ۔ دمشق۔ بصرہ۔ واسط۔ موصل
جزیرہ۔ نصیبین۔ رملہ۔ مصر۔ یمن۔ یمامہ۔ بحرین۔ بغداد۔ اہواز۔ کرمان
اصفہان۔ حلوان۔ استرآباد۔ ہمدان۔ نہاوند۔ ری۔ قومس۔ دامغان
طبرستان۔ جرجان۔ نیشاپور۔ سرخس۔ نسا۔ بخارا۔ سمرقند۔ کس۔ صنعانیان
ترمذ۔ ہرات۔ نہستار۔ الرم۔ خوارزم۔ سیستان۔ مداین۔ مصیصہ۔
حمص۔ وغیرہ اطراف و جوانب مین شہرت عام نہ ہوئی ہو جسکا ذکر عقود الجمان باب پنجم
مین مذکور ہے یحییٰ بن سعید قطان۔ عبد الرزاق بن ہمام وکیع بن جراح عبد اللہ بن مبارک
یحییٰ بن ابی زائدہ۔ وغیرہ جو آج فخر محدثین ہین آپ کے دامن فیض مین تعلیم پاکر ہمفخر امام
ہوئے صاحب ابو حنیفہ کہلائے مختصر تاریخ بغداد۔ تہذیب التہذیب ترجمہ ابو حنیفہ
نکالکر دیکھو پھر اس رتبہ کے لوگ جو مقتدائے علم حدیث ہون جنکی روایت کتب احادیث
بخاری و مسلم وغیرہ مالامال ہین کسی معمولی شخص بد حافظہ۔ کندذہن۔ ذاہب الحدیث مضطرب
الحدیث۔ کثیر الخطا والغلط۔ جاہل جسے عربی تک نہ آوے۔ پچاس حدیث بھی صحیح یاد نہ ہون
اُسکے سامنے سر جھکا سکتے تھے قطع نظر اسکے امام ابو حنیفہ کا مجتہد مطلق ہونا ایسا مسلم ہے
جس سے بارہ سو برس کی مدت مین سوائے نئی روشنی والا فرقہ مولوی حمید اللہ صاحب جسمین
منسلک ہین کوئی منکر نہین پس ایسی بدیہی بات پر مولوی احمد علی صاحب کو کیا ضرورت
تھی کہ وہی کا قول بسند صحیح دکھاتے روز روشن نصف النہار مین اگر کوئی بے بصر آفتاب کی
وجود کا انکار کرے تو بجز اسکے اور کیا کہا جاوے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

جس معاند منکر کو امام کی توثیق وتحفظ پر انکار ہو وہ روایات جرح جیسی چاہے اپنے ثبوت مین تجویز کرے اور جی مین خوش ہو کہ میرا قول سیکڑون کی نسبت کا تو ٹہیک رہا منگہرت محقق کے علم مین جان پڑگئی مگر بفضلہ تعالی معترضین کے الزامات کے دفعیہ متقدمین پہلے ہی کرچکے ہین ام یحسدون الناس علی ما اتٰہم اللہ من فضلہ۔ جس طاعن نے مخالفت کا سر اوٹہایا پست ہوا کتب تواریخ اس مدعا کی شاہد ہین اب اگر کوئی طاعن اون کے پس خوردہ مین کالنہ لیسی سے مبہوت ہو کر اندہا دہند غبار اوڑاوے اس خیال سے کہ نور تابان مین اندہیرا کرون اُسکی خام خیالی ہے واللہ متم نورہ جسے اللہ نے علم نافع دیا ہے اوسنے اوس مین عبور کیا ہے رات دن اُسپر نور برستا ہے اگر آنکہین حقیقت بین ہون دیکہین مولوی احمد علی صاحب پر کیا نور برسا۔ اور علم وفضل مین کیا جان پڑی۔

قول اخیر مینے جو کلمہ کہا تہا کہ سیکڑون محدثین نے امام صاحب کی حافظہ کو ناقص کہا ہے۔ صرف میزان اور تہذیب کی یہہ عبارتین دیکہنے کے بعد کسی شخص سے جو اصول حدیث کی پابندی کریگا نہین ہوسکتا کہ مجکو بری الذمہ نہ کہے بلکہ ضرور یہہ اقرار کرنا پڑیگا کہ جسقدر ذمہ تہا اُس سے بہت زیادہ ثبوت پیش ہوگیا۔

اقول مولوی صاحب کا دعوے کہ سیکڑون محدثین نے امام صاحب کے حافظہ کو ناقص کہا ہے باطل ہے میزان کی عبارت الحاقی اور تہذیب کی عبارت مبہم دیکہنے کے بعد کسی شخص سے جو اصول حدیث کی پابندی کریگا ہرگز نہین ہوسکتا کہ مولوی حمید ایسہ صاحب یہہ کہے کہ اپنا دعوی ثابت کیا اور بری الذمہ ہوگئے بلکہ ضرور یہہ کہےگا کہ بزرگان دین کی اہانت اور مسلمانون کی تخطیہ اور الزام بیجا پر مواخذہ آخرت کا ادنکے ذمہ ہوگیا کسی طرح ادس سے

بری الذمہ نہین ہوسکتے اور جو شخص انکی تحریر پر دہوکا کہاکر ایسے فاسد خیال کریگا اوس کی بداعتقادی کا وبال اور بار گران سر پر قیامت تک رہیگا۔

قولہ مگر ظاہر بینون کی تسلی کے واسطے اور بہی قول پیش کرتا ہون جس سے گنتی کی بہی تصریح ہوجاے۔

اقول الحق یعلو ولا یعلی مولوی حمید اللہ صاحب نے اپنے اظہار ما فی الضمیر سے مطلع فرمایا اقوال گزشتہ مین بجز اس قول کے کوئی بہی سچا نتہا سچ ہے الصدق ینجی والکذب یہلک۔ کیونکہ جسوقت مولوی صاحب جایۂ عام مین ہمارے معتقدان مولوی صاحب بہت رنجیدہ خاطر خجالت زدہ ہوکر ڈگری ہارے ہوے کی طرح افسردہ ہوے اونکے طفل تسلی کیواسطے کتاب لکہی نیم کی چہال گولر پر چہائی جسکا نام تحقیق وتقلید کا مناظرہ ہوا حقیقت مین تو مولوی صاحب کی محققی سمجہ گئے تہے مگر ظاہر بین جہلا کے واسطے اور بہت سے اقوال لکہے چاہئے ٹاٹ نہ لگے مگر بوجہ تو بہاری ہوجاے اور کسی گنتی کی تصریح ہوکر معتقدین کی تسلی ہو اور مولوی صاحب کے تقدس مین کچہ فرق نہ آے کیونکہ ظاہر بین جو درحقیقت نادان ہوتے ہین اونکا بگڑنا باعث تفرقہ ہے گو سمجہدار کے نزدیک کچہ ان باتون کا وزن نہو مگر سادہ لوحون کی تسلی ہے کچہ تو بات ٹہر جائیگی اگرچہ پہاڑ کہود کر موش نکالا مگر کہنے کے واسطے شیر گیری کا دعویٰ صحیح ہوگا۔

قولہ - الفیہ عراقی مطبوعہ فاروقی حاشیہ صفحہ ۱۲۵ پر جرح مفسر کی بحث مین فتح الباقی سے منقول ہے فیکون قادحا کما فسر الذہبی وابن عبد البر وابن عدی والنسائی والدارقطنی فی ابی حنیفۃ انہ ضعیف من قبل حفظہ یعنی جرح مفسر ہوگی تو نقصان پہونچانے والی ہوگی جیسا کہ ذہبی اور ابن عبد البر وابن عدی ونسائی ودارقطنی نے ابوحنیفہ کے بارہ مین جرح مفسر کی ہے یعنے ضعیف کی وجہ کو بیان کردیا ہے کہ حافظہ کی وجہ سے

ضعیف ہین اس قول مین نسائی اور ابن عدی ذہبی تو وہی ہین جو اوپر تیرہ کی تعداد مین
آگئی ابن عبد البر و دارقطنی زیادہ ہوئی تو پندرہ ہو گئے۔

اقول مولوی حمید اللہ صاحب اپنے بری الذمہ ہونیکا ثبوت پہلے دیچکے تھے جسکا ذکر
معہ جواب ہوچکا اب ظاہر بین معتقدین کے طفل تسلی کے واسطے جو وعدہ تہا ذکر فرماتے ہین
قول اول الفیہ عراقی کے حاشیہ پر فتح الباقی سے بحوالہ جرح مفسر ذہبی کے طرف نسبت کرکے
لکھا ہے۔ تحریر فرماتے ہین شمار کی تصریح اور تحقیق کی لیاقت اور تنقید رجال کی معلومات کا
نمونہ دکھاتے ہین جسکا حال سمجھدار معلوم کرچکے ہین کہ لوٹ پھیر کر ہر بات مین درین چہ
شک کا مقولہ صادق آتا ہے۔ کیونکہ دراصل ذہبی نے صحابہ اور ائمہ متبوعین کا ذکر
میزان الاعتدال مین نہین کیا پھر حوالہ جرح مفسر ذہبی کا اگر صاحب فتح الباقی دین
یا مولوی صاحب کسی اور حاشیہ سے ذہبی کے حوالہ سے جرح مفسر نکالین کوئی کسطرح
صحیح سمجھے گا کیا دلیل اسیکا نام ہے دلیل اسکو کہتے ہین کہ جسکی تردید مخالف و
معاند کو مشکل ہو تعریف ہوئی تہی۔ البتہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین امام صاحب کو
منجملہ ائمہ محدثین وائمہ دین لکھا ہے جسکے دیباچہ مین یہہ لکھتے ہین۔ یہہ اُن لوگون کا تذکرہ ہی
جنکے اجتہاد اور توثیق پر احادیث کی تضعیف و تصحیح کیجاتی ہے اگر ذہبی کی مفسر جرح
جو قادح اور نقصان دینے والی ہوتی امام صاحب کا تذکرہ اپنے قاعدہ کے خلاف کیون
کرتا جس سے خوب اچھی طرح صاف طور پر واضح ہوگیا کہ ذہبی نے ہرگز مفسر جرح امام صاحب
کی حق مین نہین کی اور نہ کسیکی جرح کو نقل کیا حوالہ صاحب فتح الباقی کا جو محشی نے
الفیہ عراقی کے صفحہ ۲۵ سے دیا ہے قابل اعتبار نہین قطع نظر اسکے وجہ ضعف حافظہ
کی جہت سے جرح مفسر نہین ہوسکتی اسلیئے کہ سن قبل حفظہ خود مبہم ہے ضعف کا مفسر جب

مبہم رہا ضعف بھی مبہم ہوگیا مفسر کیسے ہو جاویگا اور اس سے پہلے یہہ بھی ذکر ہو چکا ہے کہ
سیئ الحفظ لیس بحافظ من قبل حفظہ محققین کے نزدیک جرح نہین ہوتی پھر مفسر کہان سے
ہوگئی۔ مولوی حمید اللہ صاحب کے ہاتھ ٹھیر لگی جو بے اختیار ہو کر کوک رہے ہین تیرہ کی
جگہہ پندرہ بتا رہے ہین۔ گھر سے مہری خط آیا ہے جسپر اعتبار لایا جاتا ہے گو نفس الامر مین
تحقیق سے خارج اور اعتبار مین باطل ہے۔

قولہ تخریج ہدایہ حافظ ابن حجر مطبوعہ فاروقی حاشیہ صفحہ ۹۳ مین ہے قال صاحب
المنتظم عن عبد اللہ بن علی بن المدینی قال سالت ابی حنیفۃ فضعفہ جدا
او قال خمسین حدیثا اخطاء فیہا۔ یعنی علی بن مدینی کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے اپنے
باپ علی بن مدینی سے ابو حنیفہ کا حال پوچھا تو انھون نے اونکو نہایت ضعیف بتلایا ہے
اور کہا پچاس حدیثون مین بھولے ہین۔

دو یہہ ہوئے ایک علی بن مدینی اور ایک اونکے بیٹے عبد اللہ اور پندرہ پہلے تھے تو
یہہ سترہ ۱۷ ہوگئے۔ اور اُسی حاشیہ مین اُسی کتاب منتظم سے منقول ہے عن ابی حفص عمر بن علی
قال ابو حنیفۃ لیس بحافظ مضطرب الحدیث ذاھب الحدیث۔ یعنی ابو حفص
عمر بن علی نے کہا کہ ابو حنیفہ حافظہ والے نہین ہین اور حدیث مین غلطیان کرنے والے ہین
ان کو حدیث یاد نہین رہتی اب یہہ اٹھارہ ۱۸ ہوگئے اور اُسی حاشیہ مین اُسی کتاب منتظم سے آیا ہے
قال ابو بکر بن داود جمیع ماروی ابو حنیفۃ الحدیث مأتۃ وخمسون اخطاء او
قال غلط فی نصفہا۔ یعنی ابو بکر بن داود نے کہا کہ امام ابو حنیفہ صاحب نے کل ڈیڑھ سو حدیثونکی
روایت کی ہے جن مین سے نصف مین بھول یا غلطی ہوئی ہے اب اونیس ۱۹ ہوئے اور حافظ
ابن حجر موٴلف تخریج الہدایہ اور ابن جوزی موٴلف کتاب المنتظم اور قاضی ابو یحیی ذکریا بن محمد

مولف فتح الباقی نے چونکہ ان روایتون کو اپنی کتابون مین درج کرکے اُن کی تردید نہیں
کی جیسا کہ بیسیون روایتون مین کی ہے اور اکثر ہر ایک مولف کرتا ہے لہذا یہ تینون بھی
اسکے قائل ہوئے اور اس قاعدہ کی تائید فتح الباقی کے قول سے موجود ہے۔

اقول طفل تسلی کا یہ دوسرا قول مولوی حمید اللہ صاحب نے ارقام فرمایا۔ مگر دلیل اسکو
کہتے ہین کہ جسکی تردید مخالف و معاند کو مشکل ہو یاد نہ رہا اور کیون یاد رہتا تقدس مین فرق آتا اور
معتقدین ظاہر بین کی تسلی کیسے ہوتی۔ علامہ ابن جوزی کی جرحین احادیث پر جن قواعد
سے ہین وہ مولوی صاحب بھی نہین مانتے بہت سی صحیح حدیثون کو موضوع بتادیا ہے
اوسکو تسلیم نہین کرتے بہت راویون پر جرحین کی ہین اونکو اعتبار نہین کرتے بہت
جگہہ اُن پر اسبات کا عیب بھی لگے ہین چنانچہ ذہبی نے ترجمہ ابان بن یزید عطار مین
لکھا ہے قد اوردہ ایضا العلامۃ ابن الجوزی فی الضعفاء ولم یذکر فیہ اقوال
من وثقہ وہذا من عیوب کتابہ یسرد الجرح ویسکت عن التوثیق یعنے علامہ
ابن جوزی اونکو بھی ضعفا مین لایا ہے۔ اور توثیق کرنے والون کا قول ذکر نہین کیا اور یہ اُس
کتاب کا عیب ہے کہ جرح بیان کردی اور تعریف چھوڑدی۔ جب علامہ کا عیب ظاہر ہوگیا
اور جابجا اوسکی تصریح ہوتی گئی تو معلوم ہوگیا انکی عادت یہی ہے کہ جرح بیان کرکے توثیق
نہین بیان کرتے اسی طرح امام ابو حنیفہ اور شیخ عبد القادر جیلانی پر جرحین کین[1] جسکا جواب
علامہ کے نواسہ نے جو سبط ابن الجوزی کے نام سے مشہور ہے لکھا اور مراۃ الزمان مین یہ
لکھا ولیس العجب من الخطیب فانہ طعن فی جماعۃ من العلماء وانما العجب من الجد

[1] چنانچہ اتاج المکلل مین لکھا ہے وقد قیل انہ صنف کتابا ینقم فیہ علی الشیخ عبد القادر
اشیاء کثیرۃ۔ یعنی ابن جوزی نے کتاب تصنیف کی جس مین بہت باتون پر شیخ عبد القادر جیلانی
پر اعتراض کرتا ہے ۱۲ -

کیف سلک اساؤ بہ وجاء بما ھو اعظم۔

یعنی خطیب سے اس بات کا تعجب نہین ہے کہ اوسنے جماعت علما پر طعن کیا بلکہ تعجب میرے نانا سے ہے کہ وہ کیسے اُسکے طریقہ پر چلا کہ اُس سے بھی زیادہ طعنون کی باتین لایا۔ اگر ابن جوزی ان روایتون کو اپنی کتاب المنتظم مین جو بطور تاریخ لکھی ہے اور تواریخ مین ہر طرح کے اقوال نقل ہوتے ہین درج کرکے تردید کرتا اور اوسکی یہہ عادت ہوتی تو ذہبی اوسکی کتاب پر کیون طعن کرتا اور اگر جماعت علما پر خطیب کی طرح طعن اور جرح نہ کرتا تو سبط ابن الجوزی کیون اپنا تعجب ظاہر کرتا قطع نظر اسکے ابن جوزی کو اپنی تحریر پر جو اعتبار نہین ہوتا تہا چنانچہ ذہبی تذکرہ مین لکھتا ہے وکان کثیر الغلط فیما یصنفہ فانہ کان یفرغ من الکتاب ولا یعتبرہ قلت نعم لہ وھم کثیر فی توالیفہ یدخل علیہ الداخل من العجلۃ والتحویل الی مصنف اخر۔ یعنی ابن جوزی کثیر الغلط تہا اور اُسکا یہہ حال تہا کہ کتاب کی تصنیف سے فراغت پاتا اور خود اُسکا اعتبار نہ کرتا ذہبی کہتا ہے اوسکو بڑا وہم تہا متواتر تصنیفات مین جلد بسبب اُسکا دوسرا خیال ہوجاتا اور ایک تصنیف سے دوسرے کی طرف طبیعت پہر جاتی یعنی نظر ثانی کی مہلت نہ ملتی جو رطب یا بس وہ تحریر کردیتا وہ اُسی طور پر رہتا۔ چونکہ غور کی نظر مولوی حمید اللہ صاحب کی غضب کی نظر ہے اس لئے جرح کے اقوال اگرچہ بے اصل ہون صحیح نظر آتے ہین بات کہکر بہول جاتے ہین ابن جوزی کی طرح اپنی تحریر کا اعتبار نہین رہتا کیا یہہ قول مولوی صاحب کا نہین ہے۔ صرف اپنے ہم خیالون کی مان لینے سے کسی بات کو دلیل ہوجانے کا حق حاصل نہین ہوتا۔ اب آپ اور آپ کے ہم خیال۔ صاحب المنتظم کے ان اقوالون کو مان لین تو دلیل ہوجانیکا حق

حاصل نہین ہوگا اور کیسے ہو قول علے بن مدینی کا صاحب صواعق محرقہ نے خیرات الحسان مین اس طرح لکھا ہے۔ قال علی بن المدینی روی عنہ الثوری وابن المبارک وحماد بن زاید وھشام ووکیع وعباد بن العوام وجعفر بن عون وھو ثقۃ لا باس بہ۔ یعنی امام ابو حنیفہ سے ثوری اور ابن مبارک اور حماد بن زید اور ہشام اور وکیع اور عباد بن عوام اور جعفر بن عون نے روایت کی ہے اور امام صاحب ثقہ ہین۔ لا باس بہ۔ اور ذہبی نے تذکرہ مین لکھا ہے وحدث عنہ وکیع ویزید بن ھارون وسعد بن الصلت وابو عاصم وعبد الرزاق وعبید اللہ بن موسیٰ وبشر کثیر۔ یعنی امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہین وکیع نے یزید بن ہارون اور سعد بن صلت اور ابو عاصم اور عبد الرزاق اور عبید اللہ بن موسیٰ اور بہت لوگون نے اور ذہبی نے لکھا ہے۔ وروی احمد بن محمد بن القاسم عن یحییٰ بن معین لا باس بہ ولم یکن متہما۔ اور روایت کی احمد بن محمد بن قاسم نے یحییٰ بن معین سے کہ امام صاحب ثقہ ہین اور کسی عیب سے متہم نہ تھے اور یحییٰ بن معین کا لا باس بہ کہنا بجائے لفظ ثقہ کے ہے مقدمہ فتح الباری مین لکھا ہے یونس البصری قال ابن الجنید عن ابن معین لیس بہ باس وھذا التوثیق عن ابن معین۔ یعنی یونس بصری کہتا ہے کہ ابن جنید نے ابن معین سے لیس بہ باس مین کہا ہے کہ یہ ثقاہت بیان کرنا ابن معین کا ہے اور بدر بن جماعت نے مختصر مین لکھا ہے قال ابن معین اذا قلت لا باس بہ فھو ثقۃ۔ ابن معین نے کہا کہ جب مین لا باس بہ کہون وہ ثقہ ہے اور ذہبی کہتا ہے وکان شعبۃ حسن الرای فیہ اور شعبہ امام صاحب کے حق مین نیک رائے تھا اور ابن حجر مکی نے شعبہ کا قول اسطرح نقل کیا ہے۔ کان واللہ حسن الفہم جید الحفظ

امام صاحب قسم اللہ کی بڑے اچھے سمجھ والے اور پکے حافظہ کے تھے اور شعبہ علم حدیث
مین امیر المومنین ہین اور جرح وتعدیل کے مراتب شعبہ نے مقرر کئے ہین۔ اسلیئے اس
فن کے اُستاد مانے گئے۔ پس جو لوگ جرح وتعدیل کے امام ہین۔ یعنی علی بن مدینی یحیے
بن معین۔ شعبہ۔ امام صاحب کی توثیق کرتے ہین اور شعبہ قسم کھاکر امام ابوحنیفہ کو
حسن الفہم اور جید الحافظہ بتلاتے ہین توکیا ضعیف کہنا کثیر الغلط بتانا معتبر نرہا۔ امام
ابوحنیفہ کی جید الحافظی ایک شعبہ کی شہادت ہزار شہادتون پر بھاری ہے۔ نظر برین
کُل گنتیان جو مولوی حمید اللہ صاحب نے اقوال ابن جوزی کے نقل کرکے شمار کئے ہین
اور استنباطی طور پر خلاف معاہدہ اقرارنامہ اپنا اجتہاد ثابت کیا ہے بیکار اور باطل ہے۔

قولہ مثلاً امام نسائی نے جو کتاب الضعفا مطبوعہ آگرہ ص۵۷ مین کہا ہے ابوحنیفہ
لیس بالقوی فی الحدیث وھو کثیر الغلط والخطاء علی قلۃ روایتہ۔
یعنی ابوحنیفہ حدیث مین قوی نہین ہین اور بہت بھولنے والے غلطیان کرنے والے
ہین باوجود قلت روایت کے یعنے باوجودیکہ حدیث کی روایت قلیل ہے پھر بھی غلطیان
بہت ہوئی ہین۔ **اقول**۔ غلطی اور خطا کے عیب سے کوئی ائمہ حدیث معصوم نہین
ترمذی کتاب العلل مین لکھتا ہے حدثنا الحسین بن حریث قال سمعت وکیعا
یقول ان لم یکن المعنی واسعا فقد ھلک الناس وانما تفاضل اھل العلم
بالحفظ والاتقان والتثبت عند السماع مع انہ لم یسلم من الخطاء و
الغلط کثیر احد من الائمۃ مع حفظھم۔ یعنی حسین بن حریث حدیث کرتے ہین
کہ مینے امام وکیع سے سُنا کہتے تھے اگر معنی واسع نہوتے توراوی بیشک ہلاک ہوتے
اسلیئے تفاضل اہل علم کا حفظ اور اتقان اور تثبت پر عند السماع قرار دیا گیا پھر بھی غلطی

اور خطا سے کوی بہی ایمہ مین سے باوجود حافظ ہونے کے نہین بچا۔ پس امام نسائی کا امام ابوحنیفہ کو کثیر الغلط والخطا بتانا قابل تسلیم نہین شان محقق سے بعید ہے جو اسکو دلیل مین پیش کرے اور امام صاحب پر ہی اس جرح کو سمجہے غلطی ہے کیونکہ وکیع استاد شافعی نی اسکو صاف طور پر مدلل بیان کیا خطیب بغدادی نے ترجمہ وکیع مین لکہا قال رجل عند وکیع اخطاء ابوحنیفۃ فزجرہ وکیع وقال من یقول ھذا کالانعام بل ھم اضل سبیلا کیف یخطئ وعندہ ائمۃ الفقہ کابی یوسف ومحمد وائمۃ الحدیث کیحیی بن ابی زائدۃ وحفص بن غیاث وعدادھم وائمۃ اللغۃ والعربیۃ وعددھم وائمۃ الزھد والورع کالفضیل وداود الطائی ومن کان اصحاب ھولاء لم یکن لیخطی لانہ ان اخطاء ردوہ للحق ۱۲ یعنے ایک آدمی نے وکیع کے سامنے یہہ کہا کہ امام ابوحنیفہ نے کسی مسئلہ مین خطا کی ہے پس وکیع نے اُسے جہڑکا اور کہا کون ایسی بات کہتا ہے حیوان لایعقل بلکہ اُس سے بہی زیادہ گمراہ امام ابوحنیفہ کیسی غلطی کرسکتے ہین۔ اونکے پاس فقہ کے امام ابو یوسف اور محمد ہین اور حدیث کے امام یحیی بن ابی زائدہ اور حفص بن غیاث وغیرہ ہین اور اونکی گنتی بتائی اور امام لغت اور عربیۃ کے ہین اور اونکی شمار بتائی اور امام زہد اور ورع ہین جیسے فضیل بن عیاض داود طائی وغیرہ اور جس شخص کے پاس ایسے رتبہ کے لوگ ہون وہ خطا نہین کرسکتا اور اگر کرے بہی یہہ لوگ اُسکو غلطی نہین کرنے دیتے حق پر پہیر دیتے ہین۔ پس اس قول سے صاف ظاہر ہوگیا کہ کثیر الغلط والخطا کہنا نسائی کا باطل ہے۔ ایک غلطی کی نسبت وکیع نے اتنا جہڑکا کثیر الغلط چہ معنی دارد۔

قولہ اس کی سند مین نسائی کے شاگرد حسن بن رشیق ہے اونکے شاگرد ابن منیر ہین اُنکے شاگرد ابن سہل اونکے شاگرد ہین حمزہ اونکے شاگرد ابن عبداللہ ہاوری ہین جو کہ اسما

کتاب الضعفا کی سندین داخل ہین تو یہہ چھون شخص ہی امام صاحب کے ضعف اور بہولنے کے شاہد ہوئے اس حساب سے باقیماندہ اکیس اقوال ہین فی قول کم سے کم تین راوی لئے جائین تو تریسٹھہ ہوئے اور تریسٹھہ کو بائیس مین جمع کرنے سے پچاسی ہوئے پس مینے وعدہ بیس آدمیون کا کیا تہا مگر جو کچھہ مینے پیش کیا ہے اس مین گنتی کے حساب ہی کم سے کم پچاسی آدمی ہوئے اور قاعدہ کے حساب سے ہزارہا آدمی اسبات کی شہادت دینے والے موجود ہین کہ امام صاحب کا حافظہ ناقص تہا اور اگرچہ یہہ قاعدہ بالکل قابل قبول ہے لیکن زبردستی اور نہ مانین تو بہی میرا کچھہ نقصان نہین ہے کیونکہ بیس کی جگہہ بائیس تو اس قاعدہ کے بغیر ہی مین پیش کر چکا ہون۔

اقول یہہ قاعدہ مخترعہ مولوی حمید اللہ صاحب کا عجیب مضحکہ طفلان تسلی بخش دل معتقدان ہوا جسپر یہہ تحکم ہے کہ یہہ قاعدہ بالکل قابل قبول ہے لیکن زبردستی کرین اور نہ مانین تو بہی میرا کچھہ نقصان نہین۔ سبحان اللہ اگر ہمارے ماننے نہ ماننے مین اس قاعدہ کے آپ کا کچھہ نقصان نہین ہے تو الحمد للہ چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر ناظرین سے عرض کرینگے کہ جب یہہ قاعدہ مولوی صاحب کے نزدیک قابل قبول تہا اور دوسرے فریق کو بہی تسلیم کرانا منظور تہا۔ تو پہلے تمہید شروع مین اسطرح تحریر کرنا چاہئے تہا کہ اپنے اور اپنے ہم خیالون کے مان لینے سے کسی بات کو دلیل ہو جانیکا حق حاصل ہو گیا ہے اسوقت مولوی صاحب یون لکہتے کہ یہہ قاعدہ ایجاد بندہ بالکل قابل قبول ہے کیونکہ ہمنے ایجاد کیا ہے اور ہمارے ہم خیالون نے اسے مان لیا ہے اسلئے فریق مولوی احمد علی صاحب کو بہی ماننا چاہئے لیکن زبردستی کرین اور نہ مانین تو بہی میرا کچھہ نقصان نہین اس طرح پر لکہنے سے قاعدہ کا ڈہنگ بن جاتا اور اب بوجہہ تعارض قوین قاعدہ ردی ہو گیا۔

بہر صورت جب آپ کے نزدیک یہہ قاعدہ قابل قبول ہے تو دلیل ہونیکا حق اُسے بہی
حاصل ہوگیا کیونکہ آپ کا مسلمہ ہے اور قول مسلمہ دلیل مین لانا چاہیئے اس لئے اس قاعدہ
کے بموجب حدیث وکیع جو کتاب العلل ترمذی سے اوپر مذکور ہوچکی پیش ہے۔ اس طرح
کہ امام وکیع کے شاگرد حسین بن حریث اور اونکے شاگرد ابو عیسیٰ ترمذی اونکے شاگرد ابو العباس
محمد مروزی اونکے شاگرد ابو محمد عبد الجبار اون کے شاگرد ابو عامر محمد بن القاسم اونکے شاگرد
ابو الفتح عبد الملک اونکے شاگرد عمرو بن طرزد بغدادی اونکے شاگرد فخر بن البخاری اُنکے
شاگرد عمرو بن حسن بخاری اونکے شاگرد عبد الرحیم بن محمد اونکے شاگرد زین الدین زکریا اُنکے شاگرد
شہاب الدین احمد سبکی اون کے شاگرد شیخ مزاحی اونکے شاگرد ابراہیم کردخی اونکے شاگرد
ابو طاہر مدنی اونکے شاگرد شاہ ولی اللہ دہلوی اونکے شاگرد شیخ عبد العزیز اونکے شاگرد محمد اسحق
دہلوی اونکے شاگرد محمد نذیر حسین دہلوی یہہ اونیس شخص جملہ ائمہ حدیث کے بہولنے اور غلطی
کرنے کے شاہد ہوئے اور کم از کم ہر سلسلہ مین بیس بیس شاگرد لئے جائین تو تین سو نوے
ہوئے اور تین سو نوے مین فی قول کم سے کم تین تین راوی لئے جاوین تو ستاون ہوئے
اور ستاون کو تین سو نوے مین جمع کرنے سے چار سو سیتالیس ہوئے اور قاعدہ کے
حساب سے ہزارہا آدمی اسبات کی شہادت دینے والے موجود ہین کہ جتنے ائمہ حدیث
ہین بلکہ جملہ محدثین مشہور سب کو بہول اور غلطیان ہوئین لہذا سب ضعیف ہوئے
بڑے امام ابو حنیفہ پر بہول اور غلطی کا الزام نہین ہوسکتا اگر یہہ سب لوگ معصوم اور
اور امام ابو حنیفہ غیر معصوم ہون تو یہہ باطل ہے۔

ناظرین اس محقق مولوی حمید اللہ صاحب کو ملاحظہ کرین کہ کیسے قول وفعل کے ناقل کو
بہی مولوی صاحب قائل وفاعل تجویز کرتے ہین مثلاً عمرو کہے کہ زید نے مولوی صاحبکی

شان مین گستاخی کی اور خالد عمرو سے سنکر ولید سے کہے اور ولید سعید سے کہے کہ مین نے
خالد سے سنا اور اوسنے عمرو سے سنا وہ کہتا تہا کہ زید نے مولوی صاحب کی شان مین
گستاخی کی تو مرتکب اس گستاخی کا زید ہوگا اور باقی ناقل ہونگے اب اگر کسی چشم نمائی کا
مستحق ہے تو زید ہے مولوی حمید اللہ صاحب قاعدہ تجویز کرتے ہین کہ ناقل در ناقل سب
مرتکب اُس فعل کے ہوئے جسکا زید ہوا تہا اور سزائے مایستحقہ کا جیسے زید لایق ہے
اُسکے ساتہہ وہ بہی ہونگے اور یہہ فرماتے ہین کہ یہہ قاعدہ بالکل قابل قبول ہے اس قاعدہ کا
قبول کرنے والا جو مولوی صاحب کی طرح محقق ہوگا وہی قبول کریگا معاند تو یون جانتا ہی
کہ راویان سلسلہ اسناد کے لوگ اس بات کی خبر دیتے ہین کہ یہہ قول یا یہہ کتاب فلان
شخص کی تصنیف یا تالیف ہے اوسکے مصنف یا مؤلف سے سنا ہے اگر نیچے تک اسکا
سلسلہ برابر چلا تو اس بات کا مفید ہوگا کہ یہ قول یا کتاب فلان شخص کی ہے جو بات
قابل ماننے کے ہے مانی جاویگی اور نہین ہے تو چہوڑی جاوے گی حتے کہ اگر مؤلف
کتاب یا قایل قول سے متعدد اشخاص نے جدے جدے سلسلون سے روایت کیا اور ہر
سلسلہ اپنے تسلسل سے منقطع نہین ہوا تاہم وہ کتاب یا قول ایک ہے قائل اور مصنف
کی ہوگی صرف سامع کو حسب مراتب فائدہ ظن یا یقین کا ہوگا کہ ضرور یہہ قول یا کتاب اُسی
مصنف کی ہے جسکی طرف یہہ سلسلہ منتہی ہے یہہ نہین ہوگا کہ راویان سلسلہ اسناد بہی
جمیع ما فی الکتاب کے قائل اور معتقد ہین دیکہو سلسلہ سند صحیح مسلم کا ابراہیم بن سفیان
کے واسطے سے صحیح مسلم تک پہونچتا ہے اور ابراہیم بن سفیان حنفی مذہب تھے حالانکہ
کتاب مذکور کی سند سماع و قراءت دیتے رہے مگر جو احادیث خلاف اپنے مذہب کی تہی
اُسپر عامل نہین ہوئے چونکہ مرتبہ انہی تحقیقات کا باقی رہتا ہے اسلئے خذ ما صفا ودع ما کدر پر

ہر اہل علم کاربند ہوتا ہے اور اس مدعا کا شاہد قول امام نواوی شارح مسلم ہے جو مقدمہ
مین لکھتے ہین قال الشیخ ابو عمرو بن الصلاح رحمۃ اللہ اعلم ان الروایت بالاسانید
المتصلۃ لیس المقصود بھا فی عصرنا وکثیر من الاعصار قبلہ اثبات ما یروی
اذلا یخلو اسناد منھا عن الشیخ لا یدری ما یرویہ ولا یضبط ما فی کتابہ ضبطا
یصلح لان یعتمد علیہ فی ثبوتہ وانما المقصود بھا ابقاء سلسلۃ الاسناد
التی خصت بھا ھذہ الامۃ زاد اللہ کرامۃ۔
جسکا یہہ مطلب ہے کہ اسناد متصلہ سے ہمارے اور ہمارے قبل کے زمانہ مین روایت کرنیکا
یہہ مقصود نہین ہے کہ جو کچھہ روایت ہوئی ہے وہ سب ثابت ہے اسلیئے کہ ممکن ہے جس
شیخ کو راوی نے سلسلہ وار شیخ سے روایت کیا ہے اُسے نہین جانتا اور جو کچھہ کتاب
مین ہے اُسپر اُسے پورا ضبط حاصل نہین جو صلاحیت ثبوت کی رکھی اور اُسپر اعتماد کیا جائے
بلکہ مقصود اس سے صرف سلسلہ سند کا پورا کرنا ہے اور یہہ بھی خصوصیت اس بزرگ امت
کی ہے ۱۲۔ پس قاعدہ ممہدہ قابل قبول مولوی صاحب کا عقلاً اور نقلاً باطل ہے اور ایک
بھی شہادت معتبر نہین اور جا گنتیان بیکار اور فضول ہین ۵

اوبھاہی ما نون یار کا زلف دراز مین   لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا

قولہ اور اس سے بھی بڑھکر یہہ سُنیئے کہ وعدہ میرے ذمہ پر صرف اتنے لفظ کا تھا کہ حافظ
ناقص ہے مگر جو مینے پیش کیا ہے اُس مین ابن مدینی کے قول سے ضعیف جداً اور ابو حفص
عمر بن علی کے قول سے ذاہب الحدیث۔ مضطرب الحدیث اور نسائی کے قول سے کثیر الغلط
کے لفظ موجود ہین جن کی نسبت اصول والون کا یہہ قاعدہ ٹھیرا ہوا ہے کہ ایسے شخص کی روایت
مقبول نہین دیکھو تدریب الراوی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۷ اور نزہۃ شرح نخبہ مطبوعہ مجتبائی

دہلی صفحہ ۵۹ یہہ تین لفظ ایسے ہین کہ ناقص الحافظہ ہونے کی صدہا شہادتون سے بہاری

ہین **اقول** اس سے بہی زیادہ لچر اور فضول بات ہے کہ گئی قاعدہ مولوی صاحب نے

مخترعہ بنائے اور اپنے بری الذمہ ہونیکا دعوے پیش کیا حالانکہ کوئی دلیل موافق شرط

اقرارنامہ کے نہلائے غیر مقبولہ اقوال جنکی تردید پہلے علما کر چکے ہین یعنی ابن جوزی کی روایتین

اور کہین اپنی اجتہادی قاعدون سے تسلی معتقدین کے واسطے گنتیان پوری کین جنکا

حال مفصل مذکور ہوچکا باوجود اس کے بری الذمگی اپنی ثابت کئے جاتے ہین - علی بن مدینی کے روایت

ثقہ ہونا امام صاحب کا اور یحیی بن معین سی توثیق اور شعبہ کی روایت سے جید الحفظ ہونا ثابت

ہے اور دیگر روایات بہی اپنے اپنے محل مین مذکور ہونگی پس ذاہب الحدیث اور ضعیف

اور کثیر الغلط کے لفظ موجود بتانے والے کا قول باطل ہوا اسلیئے قاعدہ تدریب الراوی اور

نزہتہ کا منطبق ہوا حوالہ دینا فضول اور بیکار ہے ۵

نے فروعت محکم آید نے اصول ✤ شرم بادت از خدا و از رسول

قولہ اب اقرارنامہ کی شرائط کو پیش نظر رکہکر مولوی احمد علی صاحب خوب

اور حرف حرف پر غور کرین کہ جن کتابون کا حوالہ دیا ہے وہ اہل سنت والجماعت کی معتبر

کتابین بہی ہین اور جن علماء کے قول ہین وہ معتمد علمائے اہل سنت والجماعت بہی ہین اور

بیس کی گنتی بہی ہے اور امام اعظم صاحب کی نسبت صاف اور صریح لفظ سئی الحفظ اور

ضعیف من قبل حفظہ تو ہی ہے جسکا وعدہ تہا اور اسپر ذاہب الحدیث اور کثیر الغلط وغیرہ کا

ایسا بہاری اضافہ ہے جسنے ضعیف ہونیکا کوئی درجہ نہ چہوڑا اسواسطے اصول والون کا یہہ

فیصلہ تدریب الراوی اور نزہتہ شرح نخبہ اصول حدیث کی مستند کتاب ہے

اوپر لکہ چکا ہون کہ ایسے شخص کی روایت مقبول نہین -

اقول اب اقرارنامہ کی شرائط کو پیش نظر رکھکر مولوی حمید اللہ صاحب خوب دیکھین اور اوسکے حرف حرف پر غور کر کے اپنی تحریر اور نکتہ چینی بیہودہ کو ملاحظہ کرین اور دل مین شرماوین کہ جن کتابون کا حوالہ دیا ہے وہ بیکار ہے کیونکہ انہین معتبر کتابون اہل سنت والجماعت سے جواب اونکا موجود ہے اور جن علماء کے قول نقل کئے گئے ہین وہ معتمد علماء اہل سنت والجماعت آپکے بھی مقبولہ ہین۔ اور بیس پچیس اور ہزارون کی گنتی بھی باطل ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت صاف لفظ ثقہ۔ ابن مدینی کا اور لاباس بہ بجائے ثقہ یحییٰ بن معین کا اور واللہ حسن الفہم جید الحفظ شعبہ کا اور نہ دیکھے ابو حنیفہ سے بڑہکر کسیکو نہین پایا یزید بن ہارون کا موجود ہے اور جسکا قول ہے قبیل حفظہ ہے وہ الحاقی ہے یعنی ذہبی کا قول نہین ہے بلکہ اوسکا قول کان شعبۃ حسن الرای فیہ وغیرہ ہے جس سے حفظ اور امامت وعدالت اور توثیق ثابت ہے اسواسطے اصول والون کا فیصلہ کہ جن کی امامت وعدالت کی شہرت ہو اونکے حق مین کسی کی جرح معتبر نہین مستند کتابون سے اوپر لکھ چکا ہون معتبر ہے ۱۲۔ قدر تبیب اور شہرت کا قاعدہ یہان مطابق نہین ہوتا ؏

پردہ بردار ز رخسار کہ دیدن داری ✧ سر برآور ز گریبان کہ شنیدن داری

قولہ ان سب باتون پر غور کرنے کے بعد فرماوین کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت بطور سند کے پیش کرنے کے قابل رہی یا نہین۔

اقول اب ان سب باتون پر غور کے بعد سمجھ لین کہ امام اعظم ودیگر ائمہ پر کسی طرح کی جرح عائد نہین ہو سکتی آپ کی امامت کالشمس فی نصف النہار روشن ومنور ہے کسی بات کو آپ کا تسلیم کرنا عین مقبولیت کی دلیل ہے یعنی جس حدیث واثر کو باوجود عالی الاسناد اور صحیح ہونے کے فقہا تسلیم نہ کرین اور معمول بہ قرار نہ دین وہ ضعیف اور متروک ہی

اور جو حدیث باوجود ضعیف الاسناد کے عمل فقہا مین آوے اور اُسپر تفریعات مسائل ہون وہ صحیح ہے چنانچہ جلال الدین سیوطی تعقبات علی الموضوعات باب الصلوۃ حدیث ابن عباس مین لکھتے ہین قلت الحدیث اخرجہ الترمذی وقال حسین ضعفہ احمد وغیرہ والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم فاشار بذلک الی ان الحدیث اعتضد بقول اھل العلم وقد صرح غیر واحد بان من دلیل صحۃ الحدیث قول العلم بہ وان لم یکن لہ اسناد یعتمد علیھم ۱۲۔

یعنی حدیث ابن عباس کی جسکو ابن جوزی موضوعات مین لایا ہے اور وہ یہہ ہے کہ جس کسینے بغیر عذر دو نمازین جمع کین وہ گناہ کبیرہ مین داخل ہوا۔ سیوطی کہتے ہین کہ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور یہہ کہا کہ حسین بن قیس کو احمد وغیرہ نے ضعیف کہا ہے اور عمل اس حدیث پر اہل علم کا ہے (مراد اہل علم سے فقہا ہین) پس یہہ اشارہ اس بات پر ہے کہ اس حدیث کو عمل اہل علم سے قوت حاصل ہوگئی اور سب نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ بیشک دلیل صحت حدیث کی یہہ ہے کہ اہل علم نے مان لیا اگرچہ اُسکی اسناد غیر معتبر ہو ۱۲ انتہی۔ پس امام اعظم کا کسی حدیث کو مان لینا اور استنباط مسائل اسپر کرنا اُس حدیث کے مقبول ہونے پر عین حجت ہے اور وہ حدیث ضرور قابل قبول ہے جب زمانہ امام صاحب مین کسی محدث نے قدح نہین کی تو اب کسیکا کیا منہ ہے امام رازی مناقب الشافعی مین کہتے ہین ان اصحاب الرای اظھر و مذاھبھم وکانت الدنیا مملوۃ من المحدثین ورواۃ الاخبار فلم یقدر احد منھم الطعن فی اقاویل اصحاب الرای۔

یعنی امام ابوحنیفہ اور اونکے شاگردون نے اپنے مسائل جس زمانہ مین ظاہر کئے دنیا محدثین اور راویان اخبار سے بھری ہوئی تھی۔ کسیکو یہہ قدرت نہوئی کہ اُنکے اقوال پر اعتراض کرتا

اب اگر کوئی امام صاحب یا اون کے مذہب پر اعتراض کرے اور آپ کی روایت کو جو
بطور سند پیش ہو نہ مانے وہ گمراہ ہے ؎

قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور | حاشاللہ کہ برارم بزبان این گلہ را
ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند | روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

قولہ یہان تک تو خاص حافظہ کا بیان ہوا اسکے بعد علماء معتمدین اہل سُنت
والجماعت کے وہ نام اور قول لکھتا ہون جن سے یہہ ظاہر ہو جاوے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالے
علیہ کے اور نیز اونکے شاگردون اور بعض استادون کی علمیت اور حدیث کی جانچ پرکھہ کیسی ہے
ابوداود مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۵۰۷ جلد دوم باب الرجل ینتمی الی غیر موالیہ مین ہے قال ابوعلی
وسمعت ابا داود یقول سمعت احمد یقول لیس لحدیث اہل الکوفۃ نور یعنی
امام احمد بن حنبل کہتے تہے کہ اہل کوفہ کی حدیث مین نور نہین مطلب یہہ ہے کہ اسکے صحت اور
ضعف کی نکھار نہین کرتے اسلیئے اُس مین سُننے والے کو تردد رہتا ہے

اقول یہان تک تو مولوی صاحب نے امام اعظم رحمۃ اللہ کے حافظہ کی بابت دلائل
پیش کئے تہے جنکی حقیقت ظاہر ہوئی اور تحقیق مولوی صاحب کی غالۃ کہنائۃ الشعیر ہو کر
اوڑ گئی اب امام صاحب اور اونکے شاگرد اور اُستادون کی جہالت اور بے علمی ثابت کرنی
کے واسطے معتمد علمائے اہل سنت کے نام اور نقل تحریر فرماوینگے جن مین سے اول قول
ابوداود سے امام احمد کا نقل فرمایا وہ کہتے ہین اہل کوفہ کی حدیث مین نور نہین ہوتا جسکا یہہ
مطلب ہوا کہ صحت اور ضعف کی نکھار نہین کرتے اسلیئے سُننے والے کو تردد رہتا ہے اب لحاظ
فرمایئے اِس قول سے امام صاحب یا اونکے خاص شاگردون یا اوستادون پر کیا اثر ہوا کیونکہ یہہ
اس مین امام صاحب اور اونکے شاگرد اور اوستادون کا نام نہین لیا کچہہ پتہ نہین بتایا

اپنے زمانہ کی حالت بیان کرتے ہین وہ بہی اپنے رائے کے موافق اُسوقت نہ امام صاحب موجود تہے اور نہ اونکے اُستاد البتہ شاگردون کا سلسلہ باقی تہا جس سلسلہ شاگردی مین امام احمد بن حنبل بہی داخل ہین یحییٰ بن سعید کے حلقہ درس مین امام احمد بن حنبل عصر سے مغرب تک موؤب کہڑے رہتے تہے فتح المغیث اور کہتی مارایت بعینی مثل یحیی بن سعید القطان (دیباچہ میزان الاعتدال) اور یحییٰ بن سعید حلقہ درس امام اعظمؒ مین شریک رہتے تہے اور امام صاحب کے سلسلہ شاگردی مین داخل ہونے کو فخر کرتے تہذیب التہذیب ترجمہ امام ابو حنیفہ مین اون کا قول ہے قد اخذنا باکثر اقوالہ یعنے ہمنے امام ابو حنیفہ کے اکثر اقوال لئے یہان تک کہ فتوے بہی حسب قول امام صاحب دیتے تذکرۃ الحفاظ ترجمہ وکیع مین موجود ہے کان یحیی القطان یفتی بقولہ یعنی یحییٰ قطان بہی امام صاحب کے قول پر فتوی دیتے مولوی حمید اللہ صاحب نے یہ سمجہا کہ اسمین اہل کوفہ کا لفظ ہی لہذا امام ابو حنیفہ پر اس قول کو مطابق کرون گا اور نسہی نام کی کتابون مین امام صاحب کے بُرا کہنے والون مین داخل کرنے کا دعوی صحیح ہوجاویگا نعوذ باللہ من هذه العقیدة الفاسدہ ؏

زین قصہ ہفت گنبدِ افلاک پُر صداست
کوتہ نظر بہین کہ سخن مختصر گرفت

قولہ اور قیام اللیل مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۲۴ باب الوتر مین ہے حدثنی علی بن سعید النسوی قال سمعت احمد بن حنبل هولاء اصحاب ابی حنیفة لیس لهم بصر بشیٔ من الحدیث ما هو الا الجرأة یعنی احمد بن حنبل نے کہا کہ

جیہ لوگ ابوحنیفہ کے شاگرد وغیرہ ان کو حدیث کی جانچ پرکھ مین دخل نہین حدیث
کے علم مین ان لوگون کا دخل دینا محض زبردستی ہے ۔

اقول دوسری دلیل امام ابوحنیفہ اور اونکے شاگردون کے جاہل ہونے کی مولوی
حمید اللہ صاحب نے کتاب قیام اللیل باب الوتر سے قول امام احمد کا نقل فرمایا کہ امام
احمد امام صاحب اور اون کے شاگردون کو جاہل اور بے علم بتاتے ہین اسطرح پر کہ یہہ
لوگ ابوحنیفہ کے شاگرد وغیرہ انکو حدیث کی جانچ پرکھ مین دخل نہین حدیث کے علم مین
دخل دینا اون لوگون کا محض زبردستی ہے ۔ اور مولوی صاحب نے وغیرہ کا لفظ ترجمہ
مین اس واسطے زیادہ کیا ہے تا مقلدین اور اہل کوفہ بہی اس تجہیل مین شامل ہوجاوین
اور جو قول اوپر نقل ہوا ہے (یعنے اہل کوفہ کی حدیث مین نور نہین ہوتا) اوسکی متابعت
ہوجائے مگر اتنی غلطی کی کہ بجائے وغیرہ کی وغیرہم نہین لکہا تا جمعیت پورے طور پر ہوجاتی
بہرصورت اگر اس قول سے مولوی صاحب کے جملہ شاگردان ابوحنیفہ جنکے یہہ نام ہین
ابویوسف ۔ امام محمد ۔ امام وکیع ۔ عبد الرزاق ۔ یحییٰ بن سعید عبد اللہ بن مبارک
یحیی بن ابی زائدہ ۔ یزید بن ہارون ۔ حفص بن غیاث ۔ داود طائی ۔ عاصم نبیل ۔
قاسم بن معن ۔ زفر ۔ اسد بن عمرو ۔ یوسف بن خالد ۔ وغیرہم جاہل مراد ہین ۔ اور یہ
لوگ بقول امام احمد زبردستی علم حدیث مین دخل دیتے ہین تو یہہ مراد بالکل غلط ہے
کیونکہ ان لوگون کو جانچ اور پرکہ اگر حدیث مین نہین ہے ۔ تو امام شافعی ۔ امام احمد
امام بخاری ۔ امام مسلم ۔ وغیرہ محدثین جنکی جانچ پرکہ پر مولوی صاحب کو اعتبار ہے
کہان سے ہوئے ۔ انہین شاگردان امام صاحب کے اکثر محدثین شاگرد ہین اور صدہا
روایتین مسانید اور صحاح مین ان لوگون کی موجود ہین حتی کہ جرح و تعدیل مین بہی ان

لوگون کی موجود ہین جتے کہ جرح اور تعدیل مین بہی ان لوگون کی سند لیجاتی ہے اور
انکے قواعد پر جو انہون نے مقرر کئے ہین عمل کرتے ہین اور اگر مراد ہولاء سے مولوی صاحب
کی نزدیک یہہ سب لوگ نہین ہین بلکہ امام ابو یوسف ۔ اور امام محمد ہین اور غالبا یہی مراد
ہون کیونکہ صفحات آئندہ مین مولوی صاحب نے انکی ہجو بہی کی ہے تو ہولاء کا لفظ کہنا صحیح
نہین ہوگا اسواسطے کہ اسکے معنی یہہ سب لوگ ہوتے ہین اور وغیرہ کا لفظ بہی اسی غرض
سے زیادہ کیا گیا ہے ۔ پہر جہالت ان شاگردون امام صاحب کی کس طرح ثابت ہوگی قطع
نظر اسکے خلاف عقل ونقل آپ کیسے ہوگا کہ امام ابو یوسف اور امام محمد کو امام احمد حنبل نے
جاہل بنایا حالانکہ اون کو اوستاد مانا اور تعریف کی چنانچہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ ترجمہ
امام ابو یوسف مین لکہا ہے ۔ وعنہ محمد بن الحسن الفقیہ ۔ واحمد بن حنبل وبشر بن الولید
ویحیی بن معین وعلی بن الجعد وعلی بن مسلم الطوسی وخلق سواہم ۔ یعنی
امام ابو یوسف سے محمد بن حسن فقیہ نے اور احمد بن حنبل اور بشر بن ولید اور یحیی ابن معین
اور علی بن جعد ۔ اور علی بن مسلم طوسی اور بہت مخلوق نے روایت کی ہے وقال احمد کان
منصفا فی الحدیث یعنی امام احمد حنبل نے کہا کہ امام ابو یوسف حدیث مین بڑے
پرکہنے والے تہے ۔ اور خطیب نے تاریخ مین اور نووی نے تہذیب الاسماء مین لکہا ہے
عن ابرہیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ہذہ المسائل الدقیقۃ ۔ قال
من کتب محمد بن الحسن ۔ یعنی ابراہیم حربی کہتے ہین مینے امام احمد سے کہا تمنے یہہ
باریک مسئلے کہانسے سیکہے انہون نے جواب دیا امام محمد کی کتابون سے اور نیز خطیب کی
روایت سے شافعی کا یہہ قول نقل کیا کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قران ینزل لا یقدم
حرفا ولا یوخرہ ۔ یعنی امام محمد جب کوئی مسئلہ بیان کرتے یہہ معلوم ہوتا تہا گویا قران شریف

او تر رہا ہے کسی حرف کو آگے پیچھے نہین کرتے تھے اس سے زیادہ اور کیا تعریف ہوگی
اون کی یادداشت اور روایت کو وحی بتایا جس سے اعلے درجہ کی شہادت حافظہ
اور جانچ پرکھہ کی ہیی ہوئی کہ اس سے بڑہکر اور کیا ہوگی۔ پہر بمقابلہ ان پکی روایتون کے
جسمین بصراحت نام بہی موجود ہین ایک مبہم قول جسکو مولوی حمید اللہ صاحب نے امام احمد کا
نقل کیا ہے اور سوائے اشارہ ہولا کے مشار الیہ کے نام کی صراحت نہین جس سے
معلوم ہو کہ کون کون اصحاب ابی حنیفہ ہین جو زبردستی دخل علم حدیث مین دیتے ہین۔
کیسے ثابت ہوا اور کون تسلیم کرے کہ مولوی صاحب کی تحقیق کی آنکھہ کہلی ہوئی ہے
یہہ محققی ٹہیک ہوگی اور مذہب حنفی پوچ ہے ؎

جرم از طرف غیر و ملامت ہمہ بر من + گوئی سر انگشت ملامت زدہ گانم

قولہ اور قیام اللیل کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے کہ اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ عبد اللہ
بن مبارک کہتے تھے کان ابو حنیفہ یتیما فی الحدیث۔ یعنی ابو حنیفہ حدیث مین
یتیم تھے۔ یعنی جسطرح یتیم اکثر بے سر و سامان ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث کا سرمایہ اون کے
پاس بہت کم تہا یہہ عبد اللہ بن مبارک ابو حنیفہ صاحب کے بہی شاگرد ہین سفیان
ثوری کی بہی شاگرد ہین اور انہون نے امام صاحب کے فقہ مین اور تقوی وغیرہ
مین بہت تعریف کی ہے البتہ حدیث کی بابت یہہ بات کہی اور حافظ محمد بن نصر مروزی
نے کہا کہ انکو حدیث کی پہچان کم تہی۔

اقول اس قول کے بیان کرنے مین مولوی حمید اللہ صاحب نے بڑے داؤ سے
پیچ لگایا چونکہ اپنی ایمان داری کی تحقیق پر مدعی ہین کہ امام ابو حنیفہ اور اونکے شاگرد
سب جاہل ہین اور کچھہ انہین علم حدیث کی تمیز نہین اور اسکے ثبوت پر دلیلین پیش

کرتے ہین اور یہہ تیسری دلیل ہے اسلیئے عبد اللہ بن مبارک کو جو امام صاحب کے شاگرد ہین اور اونکا قول دلیل مین پیش ہے۔ بتایا کہ عبد اللہ بن مبارک امام ابو حنیفہ صاحب کے بہی شاگرد ہین اور سفیان ثوری کی بہی شاگرد ہین تا یہہ کہنے کی گنجایش ہو کہ بحیثیت شاگردی امام صاحب کے عبد اللہ بن مبارک بہی جاہل نہین ہین اسیواسطے اپنے اُستاد ابو حنیفہ کی جہالت کو ان لفظون سے بتایا کان ابو حنیفہ یتیما فی الحدیث اور اسکے مطابق منجملہ رفع جہالت کے قول حافظ محمد بن نصر کا کہ امام صاحب کو حدیث کی پہچان نہتی نقل کیا اور سطلب مین یہہ حصر تحریر کیا کہ جیسے یتیم اکثر بے سر و سامان ہوتا ہے اسی طرح امام صاحب کے پاس حدیث کا سرمایہ کم تہا۔

اب سنیئے عبد اللہ بن مبارک جیسے امام صاحب کے شاگرد تہے سفیان ثوری بہی حلقہ شاگردی مین امام صاحب کے داخل ہین قلائد مین قول سفیان کا منقول ہے قال سفیان الثوری کنا بین یدی ابا حنیفۃ کالعصافیر بین یدی البازی وان ابا حنیفۃ کسید العلماء کہا سفیان ثوری نے ہم امام ابو حنیفہ کے سامنے ایسے ہوتے تہے جیسے چڑیان باز کے سامنے بیشک ابو حنیفہ جیسے عالمون کے سردار ہین۔ امام سفیان نے حلقہ درس امام صاحب کی حالت اور حضوری طلبا کی کیفیت اور شان علم کی جلالت ایسی بیان کی کہ اس سے بڑہکر ہو گی تو کیا ہو گی ؎

آنکہین اگر ہوئی ہین تو بیدرن ہی بانظر ❊ اسمین قصور کیا ہے بہلا آفتاب کا

اور یہہ حصر کرنا کہ جیسے یتیم بے سر و سامان ہوتا ہے غلط ہے اسلیئے کہ جس یتیم کے مورث نے مال نعمت ثروت قماش ہر طرح کا سامان چہوڑا ہو وہ کیسے بے سر و سامان ہو گا امام صاحب ایسے مورث کے نہ تہے جو بے سر و سامان ہوتے فمن اخذہ اخذ بحظ وافر۔ ابن حجر

مکی شافعی نے خیرات الحسان مین نقل کیا ہے قال خلف بن ایوب صار العلم من الله تعالیٰ الی محمد صلے الله علیه وسلم ثم منه الی اصحابه ثم منهم الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفة واصحابه فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط۔

یعنی خلف بن ایوب کہتے ہین علم اللہ تعالیٰ کا محمد صلعم کو پہونچا اور آپ سے صحابہ کو ملا پہر صحابہ سے تابعین کو پہونچا پہر امام ابو حنیفہ اور اونکے شاگردون کو پس جسکا جی چاہے راضی ہو اور جسکا جی چاہے غصہ کرے ناراض ہو۔ اور خطیب نے احمد بن بلخی سے روایت کی سمعت شداد بن حکیم یقول ما رایت احدا اعلم من ابی حنیفة۔

یعنے شداد بن حکیم نے کہا مینے کسیکو عالم زیادہ امام ابو حنیفہ سے نہین دیکہا اور یہہ ظاہر ہے کہ مسلمانون کا علم علم قران اور حدیث ہے اور ایسکی تعریف ہے۔ اور ذہبی نے صحیفہ مین لکہا ہے قال عبد الله بن المبارک ان الاثر قد عرف وان احتیج الی الرای فرای مالک وسفیان الثوری وابی حنیفة وابو حنیفة احسنهم رایا وادقهم فطنة۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ حدیثین پہچانی گیئن اب اگر احتیاج سمجہ اور رائے کی طرف ہو تو رائے امام مالک اور سفیان ثوری اور ابو حنیفہ کی ہے۔ اور ابو حنیفہ ان مین اچھی سمجہ اور باریک نظر کے آدمی ہین۔ جب عبد اللہ بن مبارک یہہ کہتے ہین کہ حدیثین پہچانی گیئن اور مشہور ہوگیئن کہ فلان حکم مین یہہ یہہ حدیثین فلان فلان راویون سے ہین اب اسبات کی رائے کہ کس حدیث پر کس طرح عمل کیجئے واجب جانکر یا فرض سنت مستحب جانکر تو رائے مالک سفیان ابو حنیفہ کی لو تا طریق عمل کو تم جانو اور انمین بہت اچھی رائے ابو حنیفہ کی ہے کیونکہ وہ باریک نظر اور سمجہ دار آدمی ہین اب اگر ہم اپنی تحقیق سے یہہ سمجہین کہ امام مالک اور سفیان ثوری

تو حدیثین جانتے تھے اور امام ابو حنیفہ بے سر و سامان حدیث و قران کے علم سے بے بہرہ تو یہہ آپ کی تحقیق ہے ؎

ضیائے نور حق جب تک نہ ہووے دل مین انسان کے
کدورت خانۂ دل کی بھلا کیون کر صفائی ہو

فقرہ کان ابو حنیفۃ یتیماً فی الحدیث سے عبد اللہ بن مبارک امام صاحب کی تعریف کرتے ہین اسطرح پر کہ یتیم کا لفظ محل مدح مین بمعنی یکتا اور بے مثل کے آتا ہے اُس موتی کو جو بیش بہا اور صدف سے اکیلا نکلے اُسے دریتیم کہتے ہین جسکے معنی یہہ ہین کہ امام صاحب حدیث مین یکتائے زمانہ اور بے مثل تھے اگر یہہ تسلیم نہ کرو تو دوسرے طور پر سمجھو وہ یہہ ہے امام صاحب نے اصول اخذ کو استنباطی مسائل کی طرح جمع نہین کرایا اس خیال سے کہ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جمع کرنے والے اور آیات کلام اللہ کے معنی جاننے والے بہت ہین جمع کرینگے اور اِس استنباط اور فہم کا جس سے یہ جزیہہ فروعیہ پیدا ہوئی ہین جمع کرنا اور نکالنا ہر شخص کا کام نہین امام صاحب اسطرف مصروف ہوئے اسلیئے جیسے قاضی یحییے بن اکثم کا حسرت کے ساتھ کہنا جسکو ابن حجر نے توالی التاسیس صفحہ ۵۶ مین نقل کیا ہے کہ اگر امام شافعی حدیث کی طرف پوری توجہ کرتے تو ہمکو ایسی بے نیازی ہوتی کہ پھر اوسکی جانچ اور تلاش کی ضرورت نہ پڑتی اسی طرح بشرط صحت عبد اللہ بن مبارک نے بھی ان لفظون مین کہا کان ابو حنیفۃ یتیماً فی الحدیث یعنی دو جزو لفظ معنی سے معنوی جزو کو اجتہاد اور استنباط فروعات سے اتنا بیان کیا کہ آیندہ حاجت اور ضرورت کسی کی نرہے اور اُن الفاظ کو جن سے یہہ معانی حاصل کیئے مستقل طور پر جداگانہ مرتب نہین کیا جو اُس سے بھی بے نیازی ہوتی۔ نہ یہہ کہ جیسا محقق صاحب نے

سمجھا کہ دراصل پونجی ہے نہ اور ۔

ہوئی شکست اگرچہ نصیب مین لیکن ۔ مقابلہ تو دلِ ناتوان نے خوب کیا

اوسپر یہہ بھی اقرار ہے کہ اُنھون نے امام صاحب کی فقہ مین اور تقوے وغیرہ مین بہت تعریف کی ہے۔ البتہ حدیث کی بابت یہہ بات کہی ہے۔ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نے علم حدیث کو صرف منقول اور علم فقہ کو محض معقول سمجھا یہہ سمجھہ مولوی صاحب کی اور عوام کی نظر مین بیہودہ ہے۔ کیونکہ اصول حدیث اور اصول فقہ دونون عقلی اور اجتہادی قاعدون سے بنایا گیا ہے پس جن اصول کے موافق حدیث کی جانچ صحیح وسقیم مقبول و متروک مرفوع و مقطوع و مرسل وغیرہ کی پرکھ کی گئی اور کی جاتی ہے وہ اصول حدیث ہوئے اور اُسکے پرکھنے والے محدثین کہلائے اون کا کام صرف یہی تھا کہ اصلی اور وضعی مین تمیز کر کے صحیح وسقیم بتایا۔ پس بذریعہ قواعد عقلیہ جس منقول کا ثبوت ہوا اوسکو حسب قواعد اصول فقہ تعارض اور علل ظاہری و باطنی ناسخ و منسوخ مین تمیز کر کے مطلق مقید عام خاص وغیرہ اقسام پر نظر ڈال کر راستہ عمل کا بتایا اور اُس منقول کو معمول بہ قرار دیا یہہ فقہ ہوا اور اسکے بنانے والے مجتہد کہلائے انکا کام اول جانچ اور پرکھ موافق اصول حدیث ماخذ یعنی قول و فعل رسول و قول و فعل صحابہ کر کے پھر موافق اصول فقہ استخراج جزئیات کرنا ہے تا بے تکلف اُسپر عمل کیا جائے اس سے معلوم ہوا کہ فقہ محض معقول علم نہین ہے اصلیت اسکی منقولی ہے اور اس کا دارمدار صحت منقول پر ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مجتہد اور محدث کی اگرچہ حیثیتین الگ الگ ہین مگر بہئیت مجموعی مجتہد کا کام عالی ہے کیونکہ محدث کے لئے یہہ ضروری نہین کہ مجتہد بھی ہو اور مجتہد کے واسطے یہہ ضروری ہے کہ محدث ہو ورنہ اوسکا اجتہاد کس چیز پر ہوگا اور مجتہد کیسے بنے گا بلا دلیل اور حجۃ شرعی یعنی قران و حدیث کے کسیکا قول معتبر نہین ہوتا

پس جس شخص کو زمانہ خیر القرون مین سب نے مجتہد مان لیا اور اسکے اجتہاد کو تسلیم کرلیا ضرور اوسکا محدث اور مفسر ہونا بھی تسلیم کرلیا۔ ابن حجر مکی نے خیرات الحسان مین لکھا ہے۔

وکان عند الاعمش فسئل عن مسائل فقال لابی حنیفة ما تقول فیها فاجابہ فقال من این لک ھذ اقال من احادیثک التی رویتھا وسرد لہ عدة احادیث بطرقہا فقال الاعمش حسبک ما حدثتک بہ فی مائة یوم تحدثنی بہ فی ساعة واحدة ما علمت انک تعمل بھذہ الاحادیث یا معشر الفقہاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة وانت ایھا الرجل اخذت بکلا الطرفین۔

یعنے امام ابو حنیفہ اعمش کے پاس تھے اعمش نے بہت سے مسئلون مین امام صاحب کی راے دریافت کی کہ تم کیا کہتے ہو امام صاحب نے سب کا جواب دیا اعمش کہنے لگے تمکو یہ مسئلے کہان سے معلوم ہوئے امام صاحب نے فرمایا اونہین حدیثون سے جنکو تمسے روایت لیتا ہون اور چند حدیثین اونکی روایت کی یہان کہین اسپر اعمش نے تعجب سے کہا حسبک یعنی تمکو کافی ہے مینے تمکو سو روز مین جن حدیثون کو روایت کیا ہے تم اوسیوقت اون کو سناتے ہو مین ایسا نہین جانتا تھا کہ تم اُن حدیثون سے ایسا اجتہاد کروگے اے گروہ فقہا تم طبیب ہو اور ہم عطار ہین اور تو نے اے ابو حنیفہ دونون طرف پورے لئے یعنی حدیث اور فقہ۔ اس قول مین چار باتون کی پورے طور پر تشریح ہوگئی اول امام صاحب کی حدیث دانی۔ دوسرے امام صاحب کے حافظہ کی تعریف تیسرے فقہ بدون حدیث جاننے کے نہین ہو سکتا چوتھے عمدہ فقاہت کا مرتبہ محدثی کے مرتبہ سے عالی ہے جس سے یہ معلوم ہوا کہ مجتہد کا کام بے حدیث دانی اور بدون حافظہ کے نہین چل سکتا اور بلا جامعیت شرائط اجتہاد مجتہد فقیہ نہین ہوتا۔ اب انصاف کرین اور غصہ کی

نظر کو جسکو دلوی صاحب نے غور کی نظر بتائی ہے ذرا تسکین دیکر اور تحقیق کے منہ پر پردہ ڈال کر جو مصداق بر عکس نہند نام زنگی کافور ہے اسطرف متوجہ کرین کہ جب فقہ کی تعریف امام صاحب کی مولوی صاحب کے نزدیک مسلم ہے تو یہی تعریف حدیث کی بابت بہی ہوئی چونکہ عہدہ فقاہت اپنی شان مین عالی ہے جسکو اعمش نے ان لفظون سے بتایا اے گروہ فقہا تم طبیب ہو اور ہم محدثین عطار اور غالب حالت امام صاحب کی فقاہت تہی لہذا تعریف بہی غالب صفت پر ہوئی اور یہہ ظاہر ہے کہ امام صاحب کا مایہ فخر و ناز جمع احادیث حسب سلسلہ روات موافق قاعدہ محدثین نہین ہے بلکہ دقیقہ بینی ۔ وسعت نظر قوت استنباط مسائل ۔ قوت تفریع احکام ۔ شناخت ناسخ و منسوخ ۔ صحیح سقیم حدیث کی معرفت فہم مراد معنے شارع ۔ وغیرہ اشیا جو مجتہدین کی اولوالعزمی کا باعث ہین امام صاحب کا مایہ فخر و ناز بہی ہین ۔ اور یہہ سب چیزین امام صاحب کی ذات مین موجود تہین اگر کوئی کوتہ نظر فقیہہ ہونے کو عیب جانے اور ذات فقیہہ سے علم حدیث کا تعلق نسمجہے اور یہہ کہے کہ فلان کو علم فقہ تہا یعنی مجتہد تہا مگر محدث نہتا اوسکی خام خیالی اور جہالت ہے ۔

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش در نظر

قولہ ۵ اور میزان الاعتدال جلد اول صـ۱۰ مین ہے اسمعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت الکوفی عن ابیہ عن جدہ قال ابن عدی ثلثتہم ضعفاء یعنی اسمعیل اپنے باپ حماد سے روایت کرتے ہین اور حماد امام ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہین ابن عدی نے کہا کہ تینون یعنے اسمعیل اور اونکے باپ ابوحنیفہ ضعیف ہین ۔

اقول دعوی مولوی صاحب کا امام صاحب اور اونکے شاگردون اور استادونکی علمیت اور حدیث کی جانچ اور پرکہہ پر تہا حالانکہ دعوے کے مطابق دلیل نہین لائے

جس بحث کو ختم کر چکے تھے پھر خلاف دعوے توثیق و تضعیف رجال مین گفتگو کی خیر
کچھ مضائقہ نہین۔ اسمعیل بن حماد کو ابن عدی نے ضعیف بتا کر حسب قاعدہ محدثین سبب
ضعف ظاہر نہین کیا اگر کچھ سبب بتاتا تو ذہبی ضرور نقل کرتا اسلیئے یہہ جرح مبہم رہی
اور قاعدہ مقرر ہے جرح مبہم معتبر نہین اور امام صاحب کے حق مین کسی کی جرح چاہے
مفسر ہو چاہے مبہم قبول نہین کیجاتی یہہ قول بیکار ہے قطع نظر اسکے جہان سے قول ابن
عدی کا مولوی صاحب نے نقل فرمایا ہے وہان قول خطیب کا اسطرح لکھا ہے۔

قال الخطیب حدث عن عمر بن ذر و مالک بن مغول و ابن ابی ذهب و طائفة و
عنه سهل بن عثمان العسکری و عبد المومن بن علی الرازی و جماعة و لی قضاء الرصافة
وهو من کبار الفقهاء و قال محمد بن عبد الله الانصاری ما ولی القضاء من لدن عمر
الی الیوم اعلم من اسمعیل بن حماد قیل و لا الحسن قال و لا الحسن۔

یعنے خطیب نے کہا کہ اسمعیل بن حماد حدیثین عمر بن ذر اور مالک بن مغول اور ابن ابی
ذہب اور ایک گروہ محدثین سے روایت کرتے ہین اور اونسے سہل عثمان بن عسکری اور
عبد المومن بن علی رازی اور ایک جماعت محدثین روایت کرتے ہین اور رصافہ کے قاضی
تھے اور بہت بڑے فقہا مین تھے اور محمد بن عبد اللہ انصاری کہتے ہین کہ زمانہ حضرت
عمر سے آجتک ایسا بڑا عالم قاضی نہین ہوا جو اسمعیل بن حماد سے بڑھکر ہو۔ کسینے کہا
حسن بصری بھی ایسے نتھے کہا ایسے حسن بھی نہین ہوئے ۱۲۔

مولوی عبد اللہ صاحب کی تحقیق کی دونون آنکھین کھلی ہین اسلیئے جرح کی عبارتین خوب
نظر آتی ہین جس قول مین تعریف ہو اسپر نظر نہین پڑتی ابن عدی کے جرح کے اقوال ایسے
نہین ہوتے کہ مولوی صاحب کی طرح اونکو ہر شخص قبول کرلے بلکہ اونکی طرف سی آنکھین بند

بند کرکے تنقید کی آنکھین کھولنی پڑتی ہین کیونکہ کامل ابن عدی کا حال علمانے لکھا ہے
چنانچہ علامہ سخاوی فتح المغیث مین لکھتے ہین - ولابی احمد بن عدی فی کامل وھو
اکمل الکتب المصنفۃ قبلہ واجلھا ولکنہ توسع ذکرہ کل من تکلم فیہ وان کان ثقۃ ۱۲
یعنے اسماء الرجال مین ابن عدی کی کامل بڑی پوری کتاب ہے اور جسقدر اُس سے
پہلے اس فن مین کتابین تصنیف ہوئین سب مین بڑی ہے لیکن اپنے ذکر وسیع سے ہر
شخص کے حق مین کلام کیا ہے اگرچہ وہ ثقہ ہے ۱۲ اور عراقی نے شرح الفیہ مین لکھا -
ولکنہ ذکر فی کتابہ الکامل کل من تکلم فیہ وان کان ثقۃ وتبعہ علی ذلک الذھبی
فی المیزان الا انہ لم یذکر احدا من الصحابۃ والائمۃ المتبوعین ۱۲ -
یعنے ذکر کیے ابن عدی نے اپنی کتاب کامل مین کل شخص جنکے حق مین کلام ہوا اگرچہ
ثقہ ہین اور اوسیکے موافق ذہبی نے اپنی میزان مین کیا مگر صحابہ اور ائمہ متبوعین سے کسیکا
ذکر نہین کیا ۱۲ - اور خود ذہبی دیباچہ میزان مین لکھتے ہین وفیہ من تکلم مع ثقتہ وجلالتہ
بادنی لین وباقل تجریح ۱۲ یعنی کامل ابن عدی مین وہ راوی ہین کہ باوجود ثقاہت اور
جلالت کے ادنی خرابی اور تھوڑی ہی برائی پر جرح کردی ہے چونکہ میزان الاعتدال کامل
ابن عدی کا خلاصہ ہے اسلیئے موافق ابن عدی کے ذہبی بھی ہر شخص کی جرح کو لکھتا ہے
کہین کہین اُس جرح پر کلام کرتا ہے اور کہین اُسکے مقابلہ پر دوسرے مورخ کا قول درج
کرتا ہے اسواسطے دوسرے اقوالون پر نظر کرنا بھی ضرور ہے اسمعیل بن حماد کی جلالت و
علم فقاہت پر نظر نہ گئی خطیب کا قول اسکے مقابلہ پر نہ دیکھا بے تکلف اسمعیل اور حماد اور امام
ابوحنیفہ کو ضعیف لکھدیا ۵

دورا تنے رہے محرومی قسمت ہے کہ تم ✤ سمجھے ہندی مضمون کو بھی بتان فرخار

قولہ اور تخریج ہدایہ حافظ ابن حجر مطبوعہ فاروقی کے صفحہ ۹۳ مین بیہقی سے منقول ہے لم یتابعہما الا من ھو اضعف منہما یعنے ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ کی روایت خلف الامام کی بحث مین بیہقی کہتے ہین کہ اسکو مرفوعا روایت کرنے والے صرف ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ ہین سوا اس حدیث کے بارہ مین انکی متابعت نہین کی مگر ان شخصون نے جو کہ ان دونون سے بہی زیادہ ضعیف ہین۔

اقول یہہ مسئلہ قراۃ فاتحہ خلف الامام و مطلق قراۃ مابین صحابہ و تابعین و فقہا و ائمہ اربعہ مختلف فیہ رہا اور اسی اختلاف کی وجہہ سے احادیث و آثار صحابہ جواز و عدم جواز مین ہر گروہ نے اپنی تحقیق کے موافق روایت کی چنانچہ تین قسم پر ان روایات کی جماعتین کار بند ہوئین **قول اول** امام کے پیچہے مقتدی کو الحمد اور سورۃ پڑہنا چاہیے چاہے نماز سریہ ہو یا جہریہ۔ سالم بن عبد اللہ بن عمر۔ امام مالک۔ سعید بن مسیب۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ۔ امام زہری۔ قتادہ۔ احمد۔ اسحق۔ طبری وغیرہ اسکے قائل ہین۔

قول دوسرا۔ امام کے پیچہے صرف الحمد پڑہے خواہ نماز سری ہو یا جہری۔ عبادہ بن صامت عبد اللہ بن عباس۔ ابی ہریرہ۔ امام شافعی۔ اوزاعی۔ لیث بن سعد۔ ابو ثور۔ وغیرہ قائل ہین **قول تیسرا**۔ امام کے پیچہے کچہہ نہ پڑہے نہ کوئی سورۃ نہ الحمد۔ اس قول کے موافق جابر بن عبد اللہ۔ زید بن ثابت۔ عبد اللہ بن مسعود۔ امام ابو حنیفہ۔ ابو یوسف امام محمد۔ سفیان ثوری۔ ابن عیینہ۔ ابن ابی لیلی۔ حسن بن صالح۔ ابراہیم نخعی وغیرہ ہین اگرچہ اس مسئلہ مین اور بہی اقوال ہین یعنی سریہ مین پڑہے اور جہریہ مین نہ پڑہے یا سریہ مین مطلق قراۃ یعنی الحمد و سورۃ بہی پڑہے اور جہریہ مین صرف الحمد پڑہے مگر کثرت معمول انہین تین قول پر ہے تمہید مین حافظ ابن عبد البر نے اسکو تفصیل لکہا ہے۔ ان سب اقوال

دلائل احادیث و آثار صحابہ ۔ مرفوع ۔ مقطوع ۔ مرسل ۔ صحیح ۔ حسن ۔ ضعیف ۔ وغیرہ موجود
ہین جو ہر فریق اپنی حجت مین پیش کرتا ہے اور یہہ ضروری بات ہے کہ جب کوئی ایک
قول کو حجت سمجھیگا دوسرے کو معلول کسی علت سے کریگا جب تو ترجیح ہوگی علیٰ ہذالقیاس
دوسرا فریق کریگا ۔ اسی وجہہ سے صفائی اس طرح پر آجتک نہوئی کہ یہہ سب لوگ ایک قول کے
پابند ہوجاتے ہر شخص نے اپنی تحقیق کے موافق قول فیصل تجویز کیا اور اپنے مخالف اقوال کو
کہدیا کہ ضعیف ہے ۔ معلول ہے ۔ مجروح ہے ۔ متابعت ضعیف ہے ۔ مرفوع ثابت نہین
موقوف حجت نہین ۔ چونکہ زمانہ تبع تابعین سے انہین گروہون کے اجلہ لوگون کے تابع اور
مقلد ہوتے آئے اونکے عمل و قول کے موافق عمل کرتے رہے پھر مقلدین ائمہ اربعہ کی کثرت سے
ہر مقلد امام کی رائے پر قایم رہا اور ابتک ہے اب ایک فرقہ نئی روشنی کا ظاہر ہوا اور مسائل
مختلفہ مین باہمی مناقشات مقلدین سے جسکے قول سے اپنا مطلب بنا دلیل لیکر اوسکی
تعریف کی اور جو اوسکے خلاف ہوا اوسکو برا کہنے لگے اوس نئے فرقہ سے یہہ مولوی حمید احمد
صاحب اس بات کے مدعی ہین کہ مین محدث بھی ہون اور محقق بھی ہون جنکی تحقیق کا
نمونہ یہہ موجود ہے عیان راچہ بیان ؏

مصحفی ہمتو سمجھے تھے کہ ہوگا کوئی زخم ✤ تیرے سینے مین بہت کام رفو کا نکلا

یہہ مولوی صاحب فاتحہ خلف امام کو فرض بتلاتے ہین کہ بدون الحمد کے مقتدی کی
نماز نہین ہوتی اور ایسے دعوے کے ثبوت پر مولوی احمد علی صاحب سے مباحثہ کرتے
تھے جسپر یہہ زور باندہا کہ امام صاحب پر ہاتھہ صفا کیا منجملہ اون دلائل کے جنہی تضعیف
امام صاحب کی کی ہے یہہ قول حافظ ابن حجر کا بحوالہ بیہقی تخریج ہدایہ سے نقل کیا کہ ابو حنیفہ
اور حسن ابن عمارہ نے امام کے پیچھے الحمد نہ پڑہنے کی مرفوع حدیث یعنی حضرت سے روایت

کی ہے یہہ ضعیف ہین جو اور لوگون نے روایت انکے موافق کی ہین وہ اسنسے بہی زیادہ
ضعیف ہین حالانکہ تخریج ہدایہ ابن حجر مین یہہ بہی موجود ہے - انما یثبت ذلک عن
ابن عمر وجابر وزید بن ثابت وابن مسعود وجاء عن سعد وعمر وابن عباس وعلی
یعنے نہ پڑہنا الحمد کا امام کے پیچہے ثابت ہے عبد اللہ بن عمر اور جابر اور زید بن ثابت
اور عبد اللہ بن مسعود سے اور نیز یہہ بہی آیا ہے کہ سعد اور عمر اور ابن عباس اور علی بہی
اسکے قائل تہے - اگر اس رسالہ مین مولوی حمید اللہ صاحب کی تحقیقات وسیع تہی تو یہہ چاہیے
تہا کہ باہمی مناقشات پر التفات نہ کرتے بلکہ بطور ایک سند کی مطلق قراۃ خلف الامام
اور قراۃ فاتحہ خلف الامام - اور عدم قرأۃ یا فاتحہ خلف الامام کے تینؔ باب بناکر جسقدر
احادیث بیہقی - دار قطنی - طحاوی اور دیگر مسانید اور صحاح اور موطاؤن کی صحیح ضعیف
مرفوع مقطوع - مرسل ہر باب مین فصلین دیکر جمع کرتے اور ان احادیث کا اسماء
الرجال بہی اسکے اول یا آخر مین ردیف وار بناکر لگاتی جو مباحثہ کے لئے کام بہی
آتی اور کسیکو نفع بہی ہوتا اور کچہہ علم مین بہی جان پڑجاتی چونکہ مولوی صاحب غیر مقلد
ہین کسیکی طرفداری بہی نہ کرتے برخلاف اُسکے جرح اور طعن کو بے دوڑے اور امام صاحب
اور اونکے اُستاد اور شاگردون کو کسیکو نہچہوڑا کیا یہہ سمجہا کہ یہہ سب لوگ احمق ہین نعوذ باللہ

اسقدر بیہوش چلنا کیا ضرور ✤ ہوش مین آو خدا کے واسطے

قولہ ۵ اور تدریب الراوی صفحہ ۲۳ مطبوعہ مصر مین ہے قال مالک اذا خرج الحدیث
عن حجاز انقطع نخاعہ - یعنی امام مالک نے کہا ہے کہ جس حدیث کے سلسلہ مین حجاز کا
راوی نہو اوسکا نغز جاتا رہا یعنی ہلکے درجہ کی ہوگئی اور شافعی کا قول ہے - اذا لم یوجد
للحدیث من الحجاز اصل ذھب نخاعہ یعنی جس حدیث کی سند حجاز مین نپائی جاوے

اوسکا مغز جاتا رہا اور طاوس نے کہا ہے اذا حدثك العراقی مائة حدیث فاطرح تسعة وتسعین وکن من الباقی فی الشك - یعنے عراق والا آدمی اگر سو حدیثین سناوے تو ننانوے ۹۹ کو چھوڑ دے اور جو ایک باقی ہے اوسمین بھی شک کہو

اقول ان تینون قولون سے امام صاحب اور اونکے شاگردون پر کوئی طعن نہین ہوسکتا محل اعتراض مین غیر مطابق دلیل لانا جہالت ہے اپنی اپنی تحقیق کی موافق ہر شخص کے اقوال ہین اور ایسا ہونا چاہیئے ۵

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؎ کین رہ کہ تو میروی بترکستانست

قولہ اور زہری نے کہا ہے ان فی حدیث اھل الکوفة دغلا کثیرا - یعنے کوفہ والون کی حدیثون مین بہت کدورت ہے یعنی ایسے نکہار نہین کرتے جس سے طبیعت کو اطمینان ہو - یہہ طاوس و زہری بڑے جلیل القدر فقہائے تابعین مین سے ہین اور اسی تدریب الراوی مین خطیب نے کوفہ والون کے بارے مین کہا ہے ان رو ایاتھم کثیر الدغل قلیلة السلامة من العلل - یعنی انکی روایتون مین بہت کدورت ہے اور صحت وسلامتی بہت کم ہے ابو داود مجتبائی دہلی جلد اول صفحہ ۱ ابواب الوضو مین ہے قال یحیی بن سعید القطان ذکر لھشام بن عروة ھذا الحدیث فقال ھذا اسناد مشرقی - یعنی یحیی بن سعید قطان نے کہا یہہ حدیث ہشام بن عروة کو سنائی گئی تو اونھون نے کہا کہ یہہ سند مشرق والون کی ہے - حاشیہ مین لکھا ہے کہ یہہ مراد تھی کہ اسکو مدینہ والون نے روایت نہین کیا صرف کوفہ والے ہی روایت کرتے ہین **اقول** کوفہ اور بصرہ یہہ دونون شہر اہل اسلام کے واسطے دار العلم درس گاہ تھے جسقدر روایات حدیث یہان سے ہوی ہے مدینہ شریف باوجود

اصلی مرکز ہونے کے انکی تعداد روایت مین برابر نہین ہے وجہ اسکی یہہ ہے سعد بن ابی وقاص نے بحکم حضرت عمر خلیفہ ثانی شہر کوفہ کی سنہ ۱۷ھ مین بنیاد رکھی سولہ ہزار آدمی عرب اور یمن اور نزار کے وہان آکر آباد ہوئے ان مین ایکہزار پچاس صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز تھے جسمین چوبیس صحابہ خاص بدری لوگ جو بدر کی لڑائی مین شامل ہوے ان مین تھے اسوقت علم حدیث ہی کا شغل تھا کیونکہ یہہ لوگ روزینہ خوار خلیفہ وقت تھے سواے اس کام کے دوسرا فکر تھا جب کوفہ کو گروہ انصار کا چلا حضرت عمر نے فرمایا تم کوفہ کو جاتے ہو اور تمہاری آمد سنکر وہان کے لوگ مشتاق ہونگے اور تم سے حدیثین دریافت کرینگے تم حدیثین زیادہ بیان نہ کرنا پھر جب خلافت حضرت علی کی ہوئی اور اختلاف اور فتنون کی ہوائین چلین وضاع حدیث بھی پیدا ہو گئے چنانچہ بشیر عدوی کا قصہ مقدمہ صحیح مسلم مین مذکور ہے چونکہ اسناد کا سلسلہ روایت مین اسوقت تک جاری نہین تھا اسلیئے ہر شخص قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتا کوئی اُس سے سند نہ مانگتا ترمذی کی کتاب العلل مین روایت ابن سیرین موجود ہے کہ اُس زمانہ مین لوگ سند نہین پوچھتے تھے پھر جب فتنے برپا ہوے سند دریافت کرنے لگے تاکوئی راوی اہل فتنہ وفساد کا روایت نہ نہو بعد ازان صحابہ کم ہونے لگے اور نئے نئے مسلمان مختلف قومون کے آکر آباد ہوے اور اسلامی جوش ان مین بڑہا گھر گھر مدرسہ حدیث کے ہو گئے اور اس کثرت سے غلطیان اور بے احتیاطیان ہونے لگین بہت سے محدثین نے تفسیر کو حدیث کے ساتھ ملا دیا چنانچہ امام زہری نے تفسیر کو حدیث کے ساتھ ملانا شروع کیا جس سے یہہ تمیز نہین ہوتی تھی کہ کتنی حدیث ہے اور کہان سے تفسیر چنانچہ علامہ سخاوی لکھتے ہین کان الزھری یفسر الحدیث وربما اسقط اداة التفسیر۔ یعنی زہری حدیث کی تفسیر کیا کرتے اور اکثر حرف تفسیر

چھوڑ دیتے۔ جس سے معلوم ہوا کہ زہری خود ہی حدیث کو مُدرج کر دیتے تھے اور اور لوگ بھی ایسا کرتے پھر جب روایت بالمعنے اور لفظ مین تداخل ہونے لگا اور اُسوقت امام بخاری اور امام مسلم موجود نہ تھے کہ احادیث کی چھان بین کرتے جس سے نکھار ہوتا۔ صرف امام صاحب نے اسکے متعلق یہہ انتظام کیا کہ شروط روایات کو سخت کر دیا اور خود بھی روایت حدیث کی کم کرنے لگے۔ جو آج معترضین کی زبان درازیون کا موقع ملا مقدمہ ابن الصلاح مین لکھا ہے۔

ومن مذاهب الشديد مذهب من قال لا حجة الا فيما رواه الراوى من حفظه وتذكره وذالك مروى عن مالك وابو حنيفة۔ یعنے سخت مذاہب مین یہہ مذہب تھا جسکا یہہ قول ہے۔ کہ وہی روایت حجت ہے جسکو راوی نے اپنے حافظہ اور یاد سے روایت کیا ہو اور یہہ مذہب مالک اور ابو حنیفہ کا ہے اور دوسرے یہہ بھی قید لگائی کہ راوی ثقہ اور فقیہہ ہون تاکسی طرح تبدل لفظ سے تغیر معنی نہ ہو جائے اور امام صاحب کا قول ہے اما عالم بحديث اهل الكوفة جسکو خطیب وغیرہ نے نقل کیا ہے پس اسی بنا پر حسب قواعد شدہ امام صاحب اور اونکے شاگردون نے نکھار کی اور اسمین تفریع احکام اور استنباط مسائل کر کے قیامت تک کے واسطے معمول بہ قرار دیدیا۔

اب مولوی حمید اللہ صاحب عوام الناس کو یہہ دہوکہ دیتے ہین کہ امام صاحب اور اونکے شاگرد کوفہ کے رہنے والے ہین اور کوفہ والون کی حدیثون پر لوگون کے یہہ اقوال ہین لہذا امام صاحب اور اونکے شاگردون کی حدیثین بھی ایسی ہی ہین مولوی صاحب کو اپنے گھر کی خبر نہین زبردستی محقق بنتے ہین جملہ محدثین کی کتب راویان کوفہ سے بھری ہوئی ہین اور کوفہ کے راوی اسماء الرجال اور روایات حدیث مین اسقدر ہین کہ دوسری جگہہ کا سب مجموعہ اونکا چہارم بھی نہین اور وجہہ اوسکی یہی ہے کہ کوفہ کو دار الہجرت مسلمین حضرت عمرؓ نے

قرار دیا تہا - راس العرب - جمجمۃ العرب وغیرہ نام سے لکہا جاتا تہا اور اوسکے
سردار کو راس آسلام لقب دیتے چونکہ اس کو مدرستہ الحدیث قرار دیا تہا اسیوجہ
سے اشاعت یہان سے زیادہ ہوئی اور باعث شہرت امام ابوحنیفہ بہی یہی ہوا کیونکہ
اہل کوفہ نے آپ کی امامت کو مان لیا اور یہان سے جو اور لوگ حدیث لیکر گئے آپکی شان
وجلالت کے معتقد ہوے اور اورون کو بنایا - اگر بدلائل اقوال مسطورہ مولوی حمید اللہ صاحب
کوفیون کی حدیثین مکدر اور قلیل السلامت ہین تو محدثین نے کیون اہل کوفہ کی روایتین
نقل کین اور خاصکر امام بخاری کہ اکثر حدیثین پوری سلسلہ کوفیون سے روایت کرتے ہین
نمونہ دیکہو باب حد المریض ان یشہد الجماعۃ - حدثنا عمر بن حفص بن غیاث قال
حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش عن ابراھیم قال الاسود کنا عند عائشۃ الخ
عمر بن حفص سے امام بخاری روایت کرتے ہین اور عمر بن حفص اپنے باپ حفص سے یہہ دونو
باپ بیٹے کوفی ہین اور حفص بن غیاث اعمش سے جنکا نام سلیمان بن مہران ہے اور امام
ابوحنیفہ کے اُستاد ہین یہہ بہی کوفی ہین اور اعمش ابراہیم نخعی سے یہہ بہی کوفی ہین اعمش
کے اُستاد بہی ہین اور امام ابوحنیفہ کے بہی اُستاد ہین جنکا ذکر آگے آتا ہے اور ابراہیم اسود کا
قول بیان کرتے ہین جو انہون نے حضرت عائشہ کے پاس کا قصہ بیان کیا ہے یہہ بہی
کوفی ہین اگر خوف طوالت نہوتا تو دس بیس کیا بلکہ سو دو سو حدیثین لکہدیتا - غرض ہزارون
راوی حدیث کوفی لوگ ہین جنکی حدیثین کل محدثین روایت کرتے ہین اور خاصکر امام بخاری
کی روایت مین موجود ہین تہوڑے نام بہی بطور نمونہ دیکہہ لو - شعبی - ابراہیم نخعی - زہیر
بن معاویہ - قیس بن مسلم - ابراہیم بن یزید - قیس بن ابی حازم - زیاد بن علاقہ - ابووائل
ابن ابی خالد - ربعی بن حراش - علی بن مدرک - سفیان بن عیینہ - ورقا - اسرائیل بن یونس

جریر بن عبد الحمید - حکم بن عتبہ - یہہ سب کوفی ہین انسے روایتین صحیح بخاری مین موجود ہین
یہان تک کہ امام صاحب کے اُستاد حماد بن ابی سلیمان اور اعمش جنکو مولوی صاحب نے
جاہل اور بدعقیدہ مرجیہ بتایا ہے انسے بہی صدہا روایتین ہین یہہ بہی کوفی ہین حتے کہ عدی
بن ثابت جنپر الزام شیعہ ہونیکا ہے اور رامی بالتشیع اون کے حق مین موجود ہے صحیح
بخاری مین باب ملجاء ان الاعمال بالنیۃ مین اس سند سے حدیث روایت ہے
حدثنا حجاج بن منہال قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عدی بن ثابت قال سمعت
عبد اللہ بن یزید عن ابی مسعود عن النبی صلعم الخ جب بقول مولوی صاحب تدریب
الراوی مین خطیب نے کوفہ والون کے بارہ مین ان رو ایاتہم کثیرۃ الدغل قلیلۃ السلامۃ
من العلل کہا - حالانکہ زمانہ خطیب کا بہت پہلا ہے تدریب الراوی سے اوسے
کیا نسبت پہر صورت کوفہ والون کی حدیثین بے نور بے مغز - مشکوک - کدورت آمیز
صحت وسلامتی مین کم بشرقی اسناد ہین - پس امام بخاری - امام مسلم - ودیگر صحاح والون
نے کوفیون کی حدیثین کیون لین شاید نوردار حدیثین نہین ملین ہارے درجہ کو یعنی ٹہین
بالاعلمی سے ایسی ناقص حدیثین نقل کردین اب مولوی حمید اللہ صاحب کو اونکی تحقیق
اور جانچ پر کہ اچہی طرح ہوگئی ہے لہذا مناسب ہے کہ ان سب حدیثون کی نکہار کرکے جو
حدیثین راویان کوفہ سے ان کتابون مین لکہی ہین اُنپر کثیر الدغل بے نور بے مغز لکہدین
اور بطور تخریج اسکو شائع کرین تا لوگون کو فائدہ ہو محقق لوگ اوس سے بچین اور تحقیق کا
نام باقی رہے ۵

نامہ کان بحشر خواہی داد ÷ ہم ازینجا سواد باید کرد

قولہ اور مصفّی شرح موطا مین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکہا ہے کہ امام ابوحنیفہ

وہ شخص ہین کہ بڑے بڑے محدثین مثل امام بخاری احمد و مسلم و ترمذی و نسائی۔ و
ابوداود و ابن ماجہ و دارمی نے ایک حدیث بھی ان سے اپنی کتابون مین درج نہین
کی اون سے صحیح حدیثون کی روایت کا رواج نہین ہوا اور امام مالک ایسے شخص ہین کہ جو
حدیث ان کے سلسلے سے روایت ہوجاتی ہے وہ اعلے درجہ کی صحیح سمجھی جاتی ہے۔

اقول مصنف کی عبارت کا ترجمہ مولوی صاحب نے اپنے مدعا کے موافق جہان سے
مناسب تھا کر کے اپنی زعومہ تحقیق کی دلیل لائے اسلیئے پوری عبارت نقل کرتا ہون وہ یہ ہے
بالجملہ چہار امامانند کہ عالم را علم الیشان احاطہ کردہ است امام ابوحنیفہ و
امام مالک و امام شافعی و امام احمد این دو امام متاخر شاگرد امام مالک بودند
و ستمندان از علم او و در عصر تبع تابعین بنودند مگر امام ابوحنیفہ و امام مالک
آن یک شخصی ہست کہ روس المحدثین مثل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداود
و نسائی و ابن ماجہ یک حدیث از وے در کتابہائے خود روایت نکردہ اند و رسم
روایت حدیث از وے بطریق ثقات جاری نشد و آن دیگر شخص است
کہ اہل نقل اتفاق دارند بر آنکہ چون حدیث بروایت او ثابت شد بدر وہ اعلے
صحت رسید ۱۲۔ جسکا یہہ مطلب ہے کہ چار امام ہین جنکا علم تمام عالم مین محیط ہے امام
ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی۔ امام احمد پچھلے دو امام شاگرد امام مالک کے ہین اور نہین کے
علم کے حاجتمند اور زمانہ تبع تابعین مین نتھے مگر امام ابوحنیفہ اور امام مالک اسی عصر کے ہین
ان مین جو ایک شخص ہین بڑے محدثین مثل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداود و نسائی
و ابن ماجہ و دارمی نے اونسے اپنی کتابون مین روایت نہین کی اور رسم روایت حدیث
اون سے بطور ثقات محدثین جاری نہین ہوئی اور جو دوسرے شخص ہین اہل نقل متفق ہین

کہ جو حدیث اونکی روایت سے ثابت ہو وہ عالی درجہ کی صحت کو پہونچے اسمین شاہ صاحب
نے ائمہ اربعہ کا تفصیلی حال اختصار کے ساتھہ بیان کیا ہے اول تو یہہ بتایا کہ اون کے
علم سے تمام دنیا فیض یاب ہے اور اُن کا علم عالم مین محیط ہے دوسرے باہم تقدم
زمانی جس مین یہہ تصریح کی کہ شافعی اور احمد زمانہ تبع تابعین مین نہین تھے امام ابو حنیفہ
اور امام مالک اُس زمانہ مین تھے - اس بات سے کوئی کج فہم یہہ نسمجھے کہ امام صاحب کے
تابعین ہونے سے شاہ صاحب نے انکار کیا ہے - نہین بلکہ اونکے فیضان اشاعت علم کا
زمانہ بتایا کہ عصر تبع تابعین کا تھا کیونکہ باتفاق علماء ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ زمرہ تابعین
مین ہین صحابہ رسول اللہ صلعم کا دیکھنا اور ملاقات کرنا مروی ہے صحابہ سے روایت کرنا -
اسمین علماء کا کلام ہے اسکا بیان آیندہ قولون مین وضاحت سے انشاء اللہ مذکور ہوگا تیسرے
یہہ بات بتائی کہ محدثین نے انسے یعنی امام صاحب سے اپنی کتابون مین حدیثین روایت
نہین کین اور اُسکے آگے یہہ عبارت کہ بطریقہ ثقات اونسے رسم روایت حدیث کی جاری
نہین ہوئی بتائے تا اس بات کی تصریح ہو جائے کہ رسم وطریقہ مجوزہ محدثین اُس زمانہ مین
روایت حدیث کا جاری نہین ہوا تھا اور امام ابو حنیفہ نے بھی جاری نہین کیا اگر ایسا طریقہ
جاری کرتے تو محدثین بھی ضرور لیتے یہہ طریقہ سلسلہ اسناد کا بعد مین جاری ہوا اور جن لوگون نے
نکالا اونہین پر وہ سلسلہ منتہی ہوا یہہ تصریح مطابق قول ابن سیرین کے ہے جو ترمذی
کی کتاب العلل مین بروایت مسلسل مذکور ہے عن ابن سیرین قال کان فی زمن الاول
لا یسئالون عن الاسناد فلما وقعت الفتنۃ سالوا عن الاسناد لکی یاخذوا
حدیث اھل السنۃ ویدعوا حدیث اھل البدع
یعنے - ابن سیرین نے کہا زمانہ اول مین اسناد حدیث کو نہین پوچھتے تھے جب فتنہ

واقع ہوا اسناد پوچھنے لگے تا حدیثین اہل سنت کی لین اور اہل بدعت کی حدیثین چھوڑ دین
پھو تہے اس بات کو بتایا کہ امام مالک نے حدیث کو سلسلہ سے روایت کیا اور الفضل
لمن تقدم اور سوا اس فن کی تصحیح نقل کی ہوئی جو اہل نقل کا اتفاق ہوا کہ جو حدیث
امام مالک کی سند سے روایت ہو وہ عالی رتبہ کی صحیح ہے چونکہ مصفی کو شاہ صاحب نے
موطا کا شرح لکہا ہے اسواسطے جو محل ہو اوسکے موافق بات کرنی چاہیے چنانچہ آگے شاہ
صاحب نے موطا کتاب کی تعریف اور اوسکی صحت کے اقوال بیان نقل کئے اگر اس
عبارت شاہ صاحب کا مفہوم کوئی جاہل یہہ سمجہے کہ امام صاحب کو حدیثین یاد نہین
یا محدثین کے نزدیک معتبر نہین تہے اسواسطے محدثین نے روایت نہین کی امام شافعی کی
ہی مین زعفرانی کہتا ہے کہ اصحاب حدیث سوتے تہے اونکے جگانے والے شافعی ہین مگر صحاح
ستہ مین انسے بہی روایت نہ کی اور باوجود امام مالک کی صحت اسناد اور اصح الکتب موطا
کے قایل ہونے کی ایک حدیث بہی صحاح ستہ والون نے موطا سے نہین لی چنانچہ شاہ
عبدالعزیز نے بستان المحدثین مین لکہا ہے نسخہ اولی کہ اروج واشہر است ومخدوم
طوایف علماست نسخہ یحیی بن یحیی مصمودی اندلسی ہست کہ عند الاطلاق
برہمان منطبق است۔ یعنی نسخہ موطا جو زیادہ مروج اور مشہور مقبول مخادم گروہ
علماء ہے یحیی بن یحیے مصمودی اندلسی کا ہے کہ عند الاطلاق موطا ہونا اوسی پر
منطبق ہے اور آگے بعد شمار دوازدہ موطا وبیان تعداد احادیث موطا کہ جملہ موطاؤنکی
کم وبیش کے بعد جملہ چہ سو چہاسٹہ ۶۶۶ حدیث ہین لکہتے ہین لیکن در صحیحین بلکہ در
صحاح ستہ اصلا روایت او وارد نشدہ بجہتہ کثرت اوہام او این بزرگان
او را ترک کردند۔ یعنے صحیحین مین کیا بلکہ صحاح ستہ مین بالکل روایت اوسکی

تهین آئی بوجہ کثرت وہم ان بزرگون نے اوسکو چھوڑدیا۔ پیچھے جنکی روایت پر اتفاق اہل نقل کا ہے کہ جو حدیث روایت امام مالک سے ہو وہ اعلے درجہ کی صحیح سمجھی جاتی ہے اور اسمین اتنی چہان بین بہی ہوئی امام مالک نے موطا مین دس ہزار حدیثین لکھی تہین اور اوسمین انتخاب کرتے کرتے اِس تعداد پر پہونچادیا پہر بہی ان بڑے بڑے محدثین نے اوس مین سے نہین لیا اب امام صاحب پر کیا اعتراض باقی رہا اسمین امام شافعی اور امام ابو حنیفہ امام مالک سب برابر ہین ؂

گرد ہر روزگار دست وزبان زینہار ٭ دست درازی مجو چیرہ زبانی مکن

قولہ اور تاریخ ابن خلکان جلد دوم صفحہ ۱۶۴ ابن ہے کہ اثنافعی سے کہ جو کوی حدیث حاصل کرنا چاہے وہ امام مالک سے سیکھے اور جسکو فقہ حاصل کرنی ہو وہ ابو حنیفہ سے سیکھے اور جامع الاصول مین شافعی کا قول لکھا ہے کہ جو کوئی حدیث کا علم چاہے وہ امام مالک سے سیکھے اور جو کوئی مجادلہ سیکھنا چاہے وہ امام ابو حنیفہ سے سیکھے درا سات ۳۵۳

اقول تعریف کسیکی اُس کمال پر ہوتی ہے جواوسکے سوا اور مین ویسا نہ پایا جائے امام شافعی نے ان دونون صفتون مین جسکی ذات پر جس صفت کا غلبہ پایا اب کو ظاہر کرکے مخبر کیا کہ انہین سے جسکا طالب ہے اُس سے سیکھہ اگر علم فقہ معیوب شے تہی تو اچھی شے کے ساتھ ملا کر کیون رغبت دلائی معلوم ہوا کہ فقہ محبوب چیز ہے اسیواسطے اوسکو غالب دیا اور بعد ذکر حدیث کے فقہ کو بطور تعمیم بیان کیا اور یہہ ظاہر ہے کہ صفت فقاہت اُس زمانہ مین اعلے ترین صفات علم دین سمجھی جاتی تہی اور فی الواقع اکمل ترین صفات علم فقہ ہے چنانچہ امام مالک اپنے شاگردون مین جسکو فقیہہ کہتے تہے اوسکی عزت ہمعصرون مین زیادہ ہوتی تہی اوسکے یہہ معنی نہین ہوتے

تے کہ وہ شخص حدیث نہین جانتا ہے جیسے مولوی حمید اللہ صاحب سمجھ رہے ہین
کہ امام صاحب فقہ جانتے تہے حدیث نہین جانتے ہین تذکرہ عبد اللہ بن وہب ہین جو
امام مالک کے شاگرد اور موطا کے ناقل ہین بستان المحدثین مین لکھا ہے۔ امام مالک
ہیچ کس را فقیہ ننوشتہ مگر عبد اللہ بن وہب را کہ او را باین طور می نوشت
الی فقیہ مصر الی محمد المفتی۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ عبد اللہ بن وہب کی امام
مالک نے عزت فقیہ کہکر بڑہائی محدث نہ لکھا گیا وہ حدیث نہین جانتے تہے اور اس سے
بہی زیادہ واضح دوسرے قول مین دیکہو روزے نزد امام مالک مذکور ابن وہب
مذکور ابن القاسم کہ صاحب مدونہ مشہورہ است درمیان آمد فرمود ابن القاسم
فقیہ وابن وہب عالم۔ حالانکہ دونو شخص امام مالک سے موطا مین نقل کرتے ہین
اور حدیث دانی مین فضلائے سر آمد روزگار ہین مگر تفوق افکا یون بتایا ابن القاسم فقیہ
ابن قاسم فقیہ ہے اور اس سے بڑہکر دیکہو۔ عبد اللہ بن وہب میگفت ہر کہ رغبت
بفقہ امام مالک داشتہ باشد باید کہ صحبت ابن القاسم را محکم بگیرد کہ ما
بچیزہائے دیگر مشغول شدیم واو منفرد بفقہ اوست۔ واشہب را کہ یکے
از اعیان مالکیہ است سوال کردند کہ فقاہت ابن القاسم بیشتر است یا فقاہت
ابن وہب وے گفت اگر پائے چپ ابن القاسم را با تمام ابن وہب برابر
کنند از وے افقہ باشد۔ جناب من جو مرتبہ اور فخر فقہ جاننے والیکا ہے وہ
نرے محدث کا نہین کیونکہ فقہ بدون حدیث کے نہین ہوتا جس کیلئے قول شافعی ہمیز
بجائے فقہ کی ہجا ور نقل کیا ہے وہ مشہور اقوال شافعی کے خلاف ہے کیونکہ بروایت
حرملہ بن یحیے شافعی کا قول آپ کی تعریف مین ان لفظون سے ہے ما رواہ الخطیب۔

من اراد ان یتبحر فی العلم فھو عیال علی ابی حنیفۃ یعنے جو شخص چاہے تبحر علم مین حاصل کرے پس وہ عیال یعنی اولاد امام ابو حنیفہ ہے اور بروایت ربیع یہہ لفظ ہین الناس عیال فی الفقہ علی ابی حنیفہ یعنے سب آدمی فقہ مین اولاد امام ابو حنیفہ کی ہین اور بروایت ابو عبید یہہ لفظ ہین من اراد ان یعرف الفقہ فلیلزم اباحنیفۃ واصحابہ۔ یعنے جو شخص چاہے کہ فقہ مین معرفت حاصل کرے اُسے چاہیئے خادم بنے امام ابو حنیفہ اور اون کے شاگردون کا۔ کذا فی تعالیق الانوار وغیرہ ۵

سنے فروعت محکم آمدے اصول ❊ شرم بادت از خدا و از رسول

امام مالک بہی مداح امام ابو حنیفہ تہے خطیب نے روایت کی ہے انہ سألہ عن جماعۃ فاجاب عنھم قال فابو حنیفۃ قال سبحان اللہ لم ار مثلہ تاللہ یعنے کسینے امام مالک سے جماعت اہل کوفہ کا حال دریافت کیا امام مالک نے سبکا حال بتایا اور کہا ابو حنیفہ سبحان اللہ مینے اونکی مثل کسیکو نہین دیکہا اور خطیب نے محمد بن سعید کاتب سے روایت کی قال سمعت عبد اللہ بن داؤد انہ قال یجب علی اہل الاسلام ان یدعوا لابی حنیفۃ فی صلاتھم لحفظہ علیھم السنۃ والفقہ وقال الناس فیہ حاسد او جاہل او قال من اراد ان یخرج من ذل العمی والجھل ویجد حلاوۃ الفقہ فلینظر فی کتبہ یعنے کہا واجب ہے اہل اسلام پر دعا مانگنا امام ابو حنیفہ کے واسطے نمازون مین اسواسطے کہ امام صاحب نے حدیث اور فقہ کی اونکے واسطے حفاظت کی اور جو لوگ اونکے حق مین کچہہ کہتے ہین وہ حاسد اور جاہل ہین اور کہا جو شخص اندہے پنے کی ذلت اور گمراہی جہل سے نکلنا چاہے اور لذت فقہ کی پاوے اُسے اونکی کتابون مین نظر کرنا چاہیے ۔۱۲

اس روایت سے چار باتون کی تصریح موجود ہے۔ اول یہہ کہ آپ کے واسطے دعا کرنی چاہیے اور وہ دعا بجاے ماثورہ نماز نہین ہو۔ دوسرے یہہ کہ آپ حافظ حدیث اور فقہ تہے اور اوسکی نگاہ رکہنے والے جس سے مسلمانون کو فائدہ دین کا حاصل ہوا۔ تیسرے یہہ کہ آپ کو برا کہنا۔ طعن کرنا۔ حاسد اور جاہل کا کام ہے۔ چوتہے یہہ کہ بے حصول فقہ کے آدمی اندہا اور جاہل ہے۔ چونکہ مولوی عبید اللہ صاحب فقہ سے بے بہرہ ہین ذوق وحلاوت فقہ اسلامی کہان سے پاوین اسلیئے اقوال فقہا تلخ معلوم ہوتے ہین۔

فائدہ کیا کرے صحبت جو نہو استعداد ٭ ہوگی گلشن مین کبہی زاغ خوش الحان نہوا

قولہ مختصر خطیب صفحہ ۱۰۲ جلد ۲ مین ہے امام احمد بن حنبل نے کہا کہ ابو حنیفہ سے روایت لینی نہین چاہیے اور مختصر خطیب صفحہ ۱۲۷ جلد ۲ مین ابو اسحاق فرازی سے منقول ہے کہ مینے کچہہ مسائل ابو حنیفہ سے پوچہے اُنہون نے جواب دیئے مینے کہا اسمین کوئی حدیث آئی ہے تو اُنہون نے کہا مجہسے مت پوچہو۔

اقول امام احمد کا قول جو مولویصاحب نے مختصر خطیب سے نقل کیا ہے یہہ معارض ہے دوسرے قولون سے اسواسطے قابل حجت نہین اور عند التعارض جرح کان لم یکن ہے خطیب نے ابراہیم حربی سے روایت کی ہے انہ ذکر یوما مسائل فقلت لہ من این لک ھذہ المسائل الدقیقۃ قال من کتب محمد بن الحسن۔

یعنے۔ ابراہیم حربی نے کہا امام احمد نے ایک روز کچہہ مسئلے بیان کیے مینے اونسے دریافت کیا تمکو یہہ باریک مسئلہ کہانسے ملے جواب دیا محمد بن حسن کی کتابون سے جب امام احمد نے امام محمد کی کتابون سے مسائل شرعی لیے اور فائدہ اوٹہایا اور لوگون کو بتلایا پہر دوسرون کو منع کرنا کس طرح صحیح ہو قطع نظر اسکے خطیب نے احمد بن حنبل پر بہت طعن کیے

ہین منجملہ اونکے یہ کہا قد وثق احمد بن حنبل حریز بن عثمان فقال ہو ثقہ وکان
حریز یبغض امیر المومنین علیا ولا فرق بین من یبغض ابابکر وعمر وکان
حریز کذابا فاسقا یعنے احمد بن حنبل نے حریز بن عثمان کی توثیق کی اور یہہ
کہا کہ وہ ثقہ ہے حالانکہ حریز خارجی تہا امیر المومنین علی سے بغض رکہتا اور کچہہ فرق ابوبکر
اور عمر کے بغض رکہنے والون اور ان مین نہین ہے اور حریز کذاب اور فاسق تہا۔
باوجوداسکے احمد نے اوسکو ثقہ بتادیا اور ابن عیاش نے حریز سے یہہ روایت کی ہے
وہ کہتا تہا عن النبی صلعم لعلی بن ابی طالب انہ منی بمنزلۃ ہرون من
موسی خطاء قال ابن عیاش قلت لہ فما ہو قال سمعت الولید بن عبد الملک
یروی علی المنبر فیقول علی منی بمنزلۃ قارون من موسیٰ ۱۲۔
یعنے جو حدیث حضرت علی کے حق مین ہارون من موسی۔ ہے یہہ غلط ہے ابن
عیاش نے دریافت کیا پہر صحیح کس طرح ہے اوسنے کہا ولید بن عبدالملک منبر پر کہڑا
ہو کر روایت کرتا تہا مینے سنا ہے وہ کہتا تہا علی منی بمنزلۃ قارون من موسیٰ۔ جسکو خطیب نے
ثابت کردیا کہ وہ خارجی ہے پہر توثیق احمد کی اوسکے حق مین باطل ہے پس جرح بلا وجہ
احمد بن حنبل کی ابو حنیفہ کے حق مین خطیب نے کیسے جائز رکہی اور ابن تیمیہ نے منہاج
مین لکہا ہے ولیس کل ماروا احمد فی المسند وغیرہ حجۃ ۱۲ یعنے جو کچہہ احمد بن
حنبل نے اپنی مسند مین لکہا ہے سب حجۃ نہین کیونکہ اونکے بیٹے عبد اللہ اور قطیعی شاگرد
نے بہت روایتین غیر معتبر بڑہا دین ہین۔ زاد ابنہ عبد اللہ او القطیعی احادیث
کثیرۃ موضوعۃ فظن ذلک الجہال انہ من روایۃ احمد وانہ رواہا فی
المسند وہذا خطاء قبیح۔ یعنے امام احمد کے بیٹے عبد اللہ یا قطیعی نے بہت سی احادیث

موضوعہ زیادہ کی ہین اور جاہلون کا گمان ہے کہ یہہ روایت احمدؒ کی ہے اور اوسنے
انکو رعایت سند نہین کیا ہے یہہ بڑی خطا ہے۔ اور بستان المحدثین مین ہے۔ بعد
از وے پسر او عبد اللہ بترتیب آن پرداختہ لیکن در انجا خطاہاے بسیار
کردہ مدنیان را در شامیان و شامیان را بالعکس درج کردہ۔ لہذا قول
احمدؒ یعنے امام ابو حنیفہ سے روایت لینی نہین چاہیئے قابل حجت نہین اور معترض کی
جہالت ہے دوسری روایت جسمین واقعہ ابو اسحٰق فزاری کا نقل کیا اور موٹے قلم سے
مجھسے مت پوچھو لکہا اور یہہ معنی سمجھے کہ مین حدیث نہین جانتا یہہ مولوی صاحب کی
عقلمندی اور علم کا کمال ہے یہان یہ نسمجھے کہ ہر لفظ و ہر نقطہ مکانے دارد۔ چونکہ سائل ایک
مشہور محدث یعنی ابو اسحٰق فزاری تھے اور جن مسئلون کو دریافت کیا اور جواب پائے
اونکی تشریح نہین کی کہ وہ کونسے مسئلے تھے جنمین وہ طالب حدیث تھے مگر قرینہ لفظ سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیاسی مسائل تھے جو اسطرح سائل ہوئے کہ اسمین کوئی حدیث
آئی ہے اوس مین امام صاحب نے یہہ جواب دیا کہ مجھسے مت پوچھو تم خود ہی محدث ہو
سمجھ لو اسمین کوئی حدیث ہے یا نہین اور یہہ ظاہر ہے کہ اگر اُن مسائل مین کوئی حدیث
معارض اوسکی ہوتی تو خود ابو اسحٰق معارضہ پیش کرتے وہ بھی گھٹیا شخص نتھے کہ بلا معارضہ
اُن مسائل کو تسلیم کرتے پس اُنپر حدیث کا طلب کرنا صاف ظاہر ہے کہ اُن مسائل مین
کوئی حدیث صحیح نہوگی جسکی وجہ سے قیاس کرنا پڑا اور ابو اسحٰق محدث کو آپ سے دریافت کی
نوبت آئی جسکو محقق صاحب نے اعتراض بنا لیا ہ

سرو این راز اگر بیہی بپرس از بید لانِ عشق ٭ چہ آگاہی ست از رازِ محبت فخر رازی را

اور دیکھیئے مختصر خطبہ جہان سے مولوی صاحب نے امام صاحب کی حدیث لینے کے انکار مین

قول تحریر فرمایا یہہ بہی موجود ہے۔ عطا ابن ابی رباح نے اپنے حلقہ درس حدیث مین
امام ابو حنیفہ کو بٹہایا اور امام صاحب کا اتنا اونکے نزدیک وقار تہا کہ عطا اپنے پہلو مین
برابر بٹہاتے اور تعظیم کرتے۔

قولہ اور تاریخ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۱۶۵ مین امام صاحب کی نسبت اعتراض والون
کے اقوال کی تردید کرکے لکھا ہے کہ امام صاحب مین سوائے قلت عربیت کے اور کوئی عیب
نتہا اور تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ ۳۷۱ مین ہے کہ امام صاحب محدثین کم روایت کی
ہین اور وجہہ اوسکی یہہ تہی کہ انہون نے راویون کے بارے مین شرطین سخت رکھی ہین۔

اقول ابن خلکان کی یہہ عبارت ہے فمثل ھذا الامام لا یشک فی دینہ ولا فی
ورعہ وتحفظہ ولم یکن یعاب بشیئ سوی قلت العربیۃ یعنے امام صاحب کی دین
اور پرہیزگاری اور حافظہ مین شک نہین ہوسکتا اور سوائے قلت عربیت کے اور کوی عیب
نتہا۔ مولوی صاحب کو امام صاحب کے حافظہ کی بابت بحث تہی یہہ مورخ امام صاحب کے
حافظہ کو اچہا بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ امام صاحب کے حافظہ مین کوئی شک نہین ہوسکتا
مولوی صاحب نے اس قول کو نہ دیکہا کیونکہ خلاف مدعا تہا چونکہ نظر تحقیق عیوب پر زیادہ
عبور کرتی ہے اسلیئے اوسکا قول قلت عربیت کا لکہدیا ؎

شرم والون کو ہوا کرتا ہے کچہ پاس حیا ❊ آپ سے نا منفعل کو کیا خجالت آگئی

مورخ نے ابن العلا نحوی کا قول دیکہکر امام صاحب کی طرف قلت عربیت کا عیب لگایا
حالانکہ ابن العلا کا جواب اوسیوقت امام صاحب کی طرف سے لوگون نے دیدیا تہا اور
اسیوجہہ سے اور کسی مورخ نے اسے نہین لکہا اور اسکا جواب بہی ہم مفصل آئندہ اقوال
مین عرض کرینگے معترض نحوی کا قصہ اسطرح ہے کہ ابن العلا نے امام صاحب سے پوچہا۔

من قتل شخصا بالمثقل یجب لقتل ام لا - یعنے اگر کسینے کسیکو مثقل سے مار ڈالا تو
اوسپر قصاص آویگا یا نہین آپنے جواب دیا نہین پہر اوسنے دریافت کیا ولو قتلہ بحجر
المنجنیق یعنے اگر فلاخن کی پتہر سے مارا آپنے فرمایا ولو قتلہ بابا قبیس یعنے اگرچہ
ابو قبیس پہاڑ سے مارا اسپر اوسکا یہہ اعتراض ہوا کہ اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب بالحرف تینون
حالتون مین جدا جدا ہے یعنی رفع مین واو اور نصب مین الف اور جر مین یا - امام صاحب نے
حالت جری مین الف سے بتایا یعنے بابی قبیس قاعدہ سے ہونا چاہیئے اوسکو بابا قبیس کہا
علم عربی نہین جانتے اسکا جواب یہہ دیا گیا کہ شعرائے عرب نے اسکا اعراب تینون حالت میں
الف کے ساتہہ بیان کیا ہے چنانچہ شعر ہے ؎

ان اباها وابا اباها + قد بلغا فی المجد غایتاها

ہزارون آدمیون کی شہادت آپ کے اعلم الناس کی موجود ہے ایک شاذ قول پر اوسکا
رد کرنا بہی تحقیق ہے ؎

تو بخوشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیرے + بخدا کہ واجب آمد تو احتراز کردن

ابن خلدون مورخ کا قول آپ کے مدعا کے خلاف ہے اگر اسے سوچو غور کی نظر سے جانچو
تو آپ کے اعتراضون کا جواب ہے ؎

اثر نالہ در دم بچمن باقی است + حیف گر نالہ من یاد نہ گیرد بلبل

قولہ اب مولوی احمد علی صاحب اسکو بہی غور سے دیکہین کہ یہہ اکتیس شخص ہیں
ابو علی - ابو داود - امام احمد حنبل - علی بن سعید لنسوی - اسحاق بن ابراہیم - عبد اللہ بن مبارک
محمد بن نصر مروزی - امام ذہبی - ابو اسحاق - ابن عدی - بیہقی - دار قطنی - امام مالک - امام
شافعی - طاوس - زہری - علی بن مدینی - یحیی بن سعید قطان - ہشام بن عروہ - بخاری - ترمذی

مسلم - نسائی[۲۳] - ابن[۲۴] ماجه دارمی[۲۵] - خطیب[۲۶] بغداد - ابن[۲۷] حجر - جلال[۲۸] الدین سیوطی - ابن[۲۹] خلکان ابن[۳۰] خلدون - شاہ ولی[۳۱] اللہ محدث دہلوی - معتمد اہل سنت ہین یا نہین اور جن کتابون کے یہہ حوالہ ہین - یعنی ابوداود - میزان الاعتدال - تخریج ہدایہ - تدریب الراوی - مصفی - شرح موطا - قیام اللیل - تاریخ خطیب - تاریخ ابن خلکان - تاریخ ابن خلدون - معتمد کتب الحدیث واسماء الرجال و تاریخ اہل سنت والجماعت ہین یا نہین - ان مین سے جو کتب حدیث و اسماء الرجال کی ہین اُسمین تو کسیکو اعتراض کی مجال ہی نہین - تاریخین ابن خلکان و ابن خلدون پر تو اس لئے آپ کا اعتراض چل نہین سکتا کہ یہہ دونون امام ابوحنیفہؒ کو بزرگ ماننے والے ہین اور دونون نے امام صاحب کی طرفداری اور حمایت مین ایسی الفاظ لکھے ہین جیسے آپ کے مقلدین لکھا کرتے ہین اور محقق منصف کی شان سے بعید ہین بلکہ امام صاحب کے قلت علم اور قلت حدیث کا اقرار کیا ہے -

اقول

واہ کیا معنی نکل آئی عدوکی قول مین — گو سُنیگا داستان خود اوسکو حیرت آئیگی

بات ناحق کرکے پچھتاویگا باطل دیکھنا — خواب مین شب بھر نظر بیری ہی صورت آئیگی

اُس محقق سے عبث ہے شکوہ تحقیق آج — چپ رہو خاطف کبھی آخر ندامت آئیگی

مولوی حمید اللہ صاحب مع معتقدین کل قولون کو خوب غور کی نظر سے دیکھین کہ جنکو نقل کرکے محقق بنے تھے وہ تحقیق کیسی رہی - اور تحقیق اسیکا نام ہے اور اسی دعوی پر ابن خلکان اور ابن خلدون کو یہہ لکھا کہ ان دونون نے امام صاحب کی طرفداری اور حمایت مین ایسے الفاظ لکھے ہین جیسے پکے مقلدین لکھا کرتے ہین اور محقق منصف کی شان سے بعید ہے - کیا محققی دہوکہ دینے کو کہتے ہین جو اکتیس شخصون اور نو کتابون کے نام لکھکر ٹہرا کر اپنے اور فوقیت جتا کر بڑے دعوے سے کہی ہے یہ لوگ معتمد اہل سنت ہین

یا نہین اور یہہ معتمد کتب حدیث اسماء الرجال و تاریخ اہل سنت والجماعت ہین یا نہین
سبحان اللہ یہہ کون کہتا ہے کہ یہہ لوگ اہل سنت والجماعت کے نہین ہین - البتہ یہہ
کہتے ہین کہ انکے قول تمہارے مدعا کے موافق نہین جسکی تصدیق ہو چکی ہے - کچھ نام
پہلی عبارتون مین اپنے اپنے محل مین لکھے گئے اور وہ یہہ ہین - حافظ ابن عبد البر شارح
موطا - تاج الدین سبکی - امام ذہبی صاحب میزان - امام نوادی شارح مسلم - ابن دقیق
مالکی - کمال الدین بن جعفر محدث شافعی - سفیان بن عیینہ محدث - یحیی بن معین اوستاد
المحدثین - علی بن مدینی اوستاد المحدثین - امام مالک صاحب مذہب - امام احمد صاحب مذہب
امیر المومنین امام شعبہ محدث - امام وکیع محدث - امام ترمذی - امام رازی مفسر - عبد الرزاق
محدث صاحب المسند - یحییٰ بن سعید قطان نقاد محدثین - عبد اللہ بن مبارک فقیہہ و محدث
یحییٰ بن ابی زائدہ محدث - یزید بن ہارون محدث و فقیہہ - حفص بن غیاث محدث و فقیہ
داود طائی امام الاولیاء والمحدثین - قاسم بن عمر و محدث و فقیہہ - امام شافعی صاحب
مذہب - سفیان ثوری محدث و فقیہہ خلف بن ایوب فقیہہ عالم الحدیث - شداد بن حکیم فقیہہ
و محدث - امام اعمش فقیہہ و محدث قاضی اوستاد المحدثین - ملا معین محدث غیر مقلد صاحب
دراسہ - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی - شاہ عبد العزیز محدث دہلوی - ابن حجر مکی شافعی
محدث - ابن حجر عسقلانی محدث شافعی - جلال الدین سیوطی محدث شافعی - ابن خلکان
مورخ - ابن خلدون مورخ - ان سینتیس [۳۷] شخصون کے قول سے جو تہذیب [۱] الکمال
تذکرۃ [۲] الحفاظ - مراۃ [۳] الزمان تہذیب [۴] التہذیب - تاریخ [۵] خطیب - تاریخ ابن [۶] خلکان - تاریخ
ابن [۷] خلدون - میزان [۸] الاعتدال - تخریج [۹] ہدایہ ابن حجر - تدریب [۱۰] الراوی - مصفی شرح [۱۱] موطا
عقود [۱۲] الجمان - نخبۃ [۱۳] الفکر - خیرات [۱۴] الحسان - ان چودہ کتابون سے لیگئی ہین - اور مولوی صاحب کے

قول محققہ رد ہوئے ہین یہہ لوگ معتمد اہل سنت ہین یا نہین اور یہہ معتمد کتب حدیث اسماء الرجال و تاریخ اہل سنت والجماعت ہین یا نہین ؂

بڑا شور سنتے تھے پہلو مین دل کا　　جو چیرا تو ایک قطرہ خون نکلا

امام صاحب کی امامت ۔ فقاہت ۔ عدالت ۔ ثقاہت ۔ صداقت ۔ حفظ ۔ اتقان محدثی ۔ عالم کامل ۔ اجتہاد ۔ تقوی ۔ دیانت ۔ عبادت ۔ زہد ۔ ورع ۔ جملہ اوصاف حمیدہ کا معتبر اقوال سے ثبوت اظہر من الشمس ہے لیکن بمزید اطمینان ناظرین وتردید ہفوات معاندین چند اقوال محدثین وفقہا و تابعین و تبع تابعین معاصرین امام صاحب وعلماء مقلدین مالکیہ و حنبلیہ ۔ وشافعیہ ۔ تاریخ خطیب تہذیب التہذیب تہذیب الکمال ۔ تذکرۃ الحفاظ ۔ تہذیب الاسماء ۔ مجمع البحار ۔ مرآت الجنان ۔ کتاب الانساب و مقاصد حسنہ ۔ طبقات شافعیہ ۔ شرح نخبہ ۔ معدن الیواقیت ۔ تبیض الصحیفہ ۔ خیرات الحسان ۔ انتصار الامام ائمۃ الامصار سے مشتے نمونہ از خروارے لکھتا ہون سلسلہ سند موافق محدثین اکثر اقوال کا ۔ حلیۃ الاولیا[١] ابو نعیم اصفہانی ۔ اور تاریخ خطیب[٢] مین موجود ہے ۔ بوجہ طوالت قلم بند نہین کیا اور بعض اقوالون کے سلسلہ سند اور جگہ بہی موجود ہین ماہرین پر پوشیدہ نہین ؂

چشم یعقوب برہ چشم زلیخا در پے　　نکہت مصر درین بادیہ سرگردان است

سفیان بن عیینہ تبع تابعین من اراد المغازی فالمدینۃ والمناسک فمکۃ والفقہ فالکوفۃ ویلزم اباحنیفۃ ما رأت عینی مثل ابی حنیفۃ اول[٣] من اقعدنی للحدیث بالکوفۃ ابو حنیفۃ وسئل[٤] حدث سفیان عنہ قال نعم

[١] ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی مولف الحلیۃ ودلایل النبوۃ وفات سنہ ۴۳۰ھ [٢] خطیب حافظ ابوبکر احمد بن علی مولف تاریخ خطیب وفات سنہ ۴۶۳ھ [٣] مناقب النعمان کردری امام محمد بن محمد کردری وفات سنہ ۸۲۵ھ ۔

كان ثقة صدوقا في الفقه والحديث مامونا على دين الله

یعنے جو شخص ارادہ کرے علم مغازی کا وہ مدینہ مین سیکھے اور علم مناسک حج کا وہ مکہ مین اور جو علم فقہ حاصل کرے وہ کوفہ مین اور خادم بنے ابو حنیفہ کا۔ مینے اپنی انکھون سے مثل ابو حنیفہ کی نہین دیکھا۔ اول جسنے مجھے حدیث کے واسطے کوفہ مین بٹھایا ابو حنیفہ ہین سفیان بن عیینہ سے دریافت کیا گیا کہ سفیان ثوری نے امام ابو حنیفہ سے حدیث کی روایت کی ہے کہا ہان ابو حنیفہ ثقہ صدوق ہین فقہ اور حدیث مین مامون ہین دین اللہ تعالی پر۔ اس قول مین۔ ثقہ۔ صدوق۔ مامون۔ حدیث اور فقہ دونون مین بصراحت ثابت ہوا۔

یحیی[۲] بن معین امام محدث جرح وتعدیل۔ قال[۱] الفقهاء اربعة ابو حنيفة وسفيان ومالك والاوزاعي۔ قال[۲] الفقه فقه ابي حنيفة وعلى هذا ادركت الناس

سئل[۳] يحيى بن معين عنه فقال[۴] ثقة ما سمعت احدا ضعفه۔ هذا[۵] شعبة يكتب له ان يحدث ويامره وقال لاباس به۔ ولم يكن يتهم۔ ا ه

یعنے کہا یحیے بن معین نے فقہا چار ہین۔ ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی۔ کہا فقہ فقہ ابی حنیفہ کا ہے اور اسی فقہ پر مینے لوگون کو پایا۔ یحیی بن معین سے حال امام صاحب کا پوچھا گیا کہا امام صاحب ثقہ ہین۔ مینے کسیکو نہین سُنا جسنے آپ کو ضعیف کہا ہو (ان لفظون سے حافظ ابن حجر مکی نے خیرات الحسان مین نقل کیا ہے) کہا یہ شعبہ امام صاحب کو لکھتا ہے کہ حدیث کا درس دین اور اسکی تحریک کرتا ہے کہ حدیث بیان کرین اور ذہبی کے تذکرہ مین ہے۔ کہا یحیی نے آپ ثقہ ہین اور کوئی آپ پر اتہام نہین کرتا۔ ان قولون مین آپ کی مقبولیت عام

اجتہاد کی معلوم ہوئی - دوسرے یہ کہ فقاہت مین آپ کو اول نمبر شمار کیا تیسرے روات حدیث مین ثقاہت ثابت ہوئی چوتھے شعبہ کا جا امیر المومنین فی الحدیث ہین لکھنا اور تحریک کرنا امام صاحب کو روایت حدیث پر جس سے یہ معلوم ہوا کہ شعبہ امام صاحب کو فن حدیث کا ماہر اور قابل جانتے تھے ورنہ نہین تو کیون لکھتے۔

یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ کوفی ثقہ ثبت قال الخطیب فی التاریخ عن ابن معین انہ قال سمعت - یقول واللہ جالسنا ابا حنیفہ وکنت لما نظرت الیہ عرفت انہ یتقی اللہ ۱۲ یعنی یحیی بن معین نے کہا مینے سنا وہ کہتے تھے قسم اللہ کی ہم ابو حنیفہ کے پاس بیٹھے ہین یعنی اونکی مصاحبت مین رہے ہین اور مین جب اونکی طرف دیکھتا پہچانتا کہ بیشک وہ اللہ سے ڈرنے والے ہین اس سے معلوم ہوا کہ امام صاحب مصداق آیہ شریف انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کے تھے

شعبہ امیر المومنین فی الحدیث کان شعبۃ حسن الرائ فیہ کان واللہ حسن الفھم جید الحفظ حتی شنعوا علیہ بما ھو اعلم بہ منھم واللہ سیلقون عند اللہ وکان کثیر الترحم۔

یعنے شعبہ نے امام صاحب کے حق مین نیک رائے۔ اور کہتے تھے امام ابو حنیفہ قسم اللہ کی بڑی سمجھ کے اور بڑے پکے حافظہ کے ہین۔ اور جس شے پر لوگون نے اُنکی برائی کی ہے (یعنی رائے پر عمل کرتے ہین حدیث کو چھوڑتے ہین) اوسکو اُن سب لوگون سے بہت اچھا جانتے ہین - قسم اللہ کی بہت قریب اللہ کے سامنے ملین گے اور ابو حنیفہ مہربانی کرنے والے لوگون مین تھے۔ اسمین امام صاحب کی سمجھ اور حافظہ کی تعریف ہوئی اور یہ بھی بتایا کہ آپکے برا کہنے والے جاہل ہین امام صاحب حدیث رسول اللہ کو خوب سمجھتے اور لوگون پر مہربانی کرتے

شریک بن عبد اللہ قاضی فاضل عابد راوی مسلم وغیرہ و تعلیقات بخاری
قال کان ابو حنیفۃ طویل الصمت کثیر التفکر دقیق النظر فی الفقہ لطیف
الاستخراج فی العلم والعمل والبحث ان کان الطالب فقیراً اغناہ فاذا
تعلم قال لہ وصلت الی الغنی الاکبر بمعرفۃ الحلال والحرام ۱۲۔
یعنے امام ابو حنیفہ بہت چپ رہتے بڑا فکر کرتے فقہ مین دقیق نظر تہی علم اور عمل اور
بحث مین استخراج لطیف کرتے اگر طالب فقیر ہوتا اُسے غنی کردیتے اور جب آپسے کوئی
سیکہتا یعنے علم حاصل کرتا وہ کہتا بیشے بڑی دولت پائی نفع حاصل کیا معرفت حلال و حرام
سیکہی اس قول سے آپ کی دقیقہ بینی۔ عمدہ استنباط مسائل معرفت حلال و حرام کا
سکہانا معلوم ہوا جس سے طالب کو شریعت مین غنا حاصل ہو۔ اور امام محمد غزالی نے
احیار مین اسکی شرح یہہ کی ہے فھذا من اوضح الامارات علی العلم الباطنی
والاشتغال بمہمات الدین فمن اوتی الزھد والصمت فقد اوتی العلم
کلہ یعنے یہہ بڑی واضح نشانی علم باطنی اور اشتغال مہمات دین ہے پس جس شخص کو
سکوت اور زہد دیا گیا اوسے کل علوم حاصل ہوئے۔
داؤد طائی۔ ثقہ فقیہ زاہد۔ امام الاولیار راوی صحیح نسائی ذکر لابی حنیفۃ عندہ
فقال ذاک نجم یھتدی بہ الساری و علم تقبلہ قلوب المومنین۔
داؤد طائی کے سامنے امام صاحب کا ذکر ہوا اُنہون نے کہا امام ابو حنیفہ دین کا روشن
ستارہ ہے چلنے والے شریعت کے اُس سے راہ پاتے ہین اور ابو حنیفہ علم ہے ایمان
والون کے دل اُسے قبول کرتے ہین۔ اس قول مین ذات امام صاحب کو ہدایت کا
ستارہ روشن اور بجائے عالم عبالغۃً علم بتایا۔

یحییٰ بن سعید قطان ۔ ثقہ متقن ۔ حافظ ۔ امام ۔ قدوہ ۔ راوی صحاح ستہ

قال اذا کنت نظرت الیہ عرفت انہ یتقی اللہ عزوجل وقام لیلۃ بھذہ الایۃ بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر لا نکذب علی اللہ ما سمعنا احسن من رای ابی حنیفۃ وقد اخذنا باکثر اقوالہ ۔ تہذیب التہذیب وقال الذھبی کان یحیی القطان یفتی بقولہ ایضا ۔

یعنے کہا یحییٰ نے میں جب امام صاحب کیطرف دیکھتا پہچانتا کہ وہ اللہ تعالےٰ سے بڑی ڈرنے والے ہیں اور رات بھر نماز میں اس آیت پر کھڑے رہتے بل الساعۃ موعدھم الخ ہم اللہ پر جھوٹ نہیں بولینگے ہمنے کسیکو اچھا امام صاحب سے فقہ میں نہیں سنا اور بیشک ہمنے اکثر قول اونکے لئے ہیں یہہ تو تہذیب التہذیب میں ہے اور ذہبی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوے دیتے تھے ۔ اس قول میں امام صاحب کا عبادت کرنا تمام رات کسی روز ایک آیت پر کھڑے رہنا چہرہ مبارک سے آثار نظر آنا بتایا اور یہ کہا کہ امام صاحب سے بہتر کسیکا قول نہیں اور ہم سب آپکے قول لینے والے ہیں اور اسکو قسم کھا کر اس طرح کہا لا نکذب علی اللہ ۔ جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ بڑے بڑے محدثین نے آپ کو مان لیا اور آپ کے قولوں کو لیا اگر بقول معاندین علم حدیث نہ جانتے تھے تو آپ کے قول محدثین عمل کرنے اور فتوی دینے کو کیوں اختیار کرتے آپ کے اقوال اُن احادیث کا خلاصہ تھا جسکو وہ روایت کرتے تھے

عبد اللہ بن مبارک ۔ ثقہ ثبت ۔ فقیہ ۔ عالم صحاح ستہ کے راوی قال لیس احد احق ان یقتدی بہ من ابی حنیفۃ لانہ کان اماما تقیا وورعا عالما فقیہا کشف العلم کشفا لم یکشفہ احد ببصر وفہم وفطنۃ وتقی ۔ وقال ابو حنیفۃ اذا جاء

الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین واذا جاء عن الصحابۃ اخترنا ولم نخرج عن اقوالھم واذا جاء عن التابعین زاحمناھم۔ قال عبداللہ قول عندنا اذا لم یجد اثرا کالاثر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال عجبا للناس کیف یقولون افتی بالرای ما افتی الا بالاثر انہ کان یحدث الناس فقال حدثنی النعمان بن ثابت فقیل لہ من تعنی قال ابوحنیفۃ مخ العلم۔ قال ایھا الناس ما اسواء ادبکم واجھلکم بالائمۃ وما اقل معرفتکم بالعلم واھلہ لیس احد احق ان یقتدی بہ من ابی حنیفۃ۔ قال رایت الحسن بن عمارۃ اخذ برکابہ قائلا واللہ ما رایت احدا یتکلم فی الفقہ ابلغ ولا اصبر ولا احضر جوابا منک وانک لسید من تکلم فی الفقہ فی وقتک غیر مدافع وما یتکلمون فیک الا حسدا۔

اشعار

اذا ما اعتز ذو علم بعلم — فعلم الفقہ اولی باعتزاز

فکم طیب یفوح ولا کمسک — وکم طیر یطیر ولا کباز

قول اول۔ یعنی کوئی شخص سوائے امام ابوحنیفہ کے پیشوا ہونے کا مستحق نہین ہے اسواسطہ کہ ابوحنیفہ۔ امام۔ متقی۔ پرہیزگار۔ عالم۔ فقیہہ ہین علم کو ایسا کھولا ہی جو کسینے ایسا نہین کھولا۔ دیکھکر عقل لگاکر۔ سمجھکر۔ تقوی سے۔ ۱۲۔

اس قول مین آپ کے اقتدا کے مقابلہ پر سب کی نفی کردی اور آپ کو پانچ کامل صفتون پر بتایا۔ امام۔ متقی۔ پرہیزگار۔ عالم۔ فقیہہ۔ اور امام صاحب کی استنباط مسائل پر چار جہتون سے قوت دی جانچ کر۔ عقل لگاکر۔ سمجھکر تقوی سے مسئلہ نکالتے ہین

اسپر بہی معاند کو شک باقی رہے تو اوسکے فہم کی خوبی ہے۔

دوم کہا ابو حنیفہؒ نے جب حدیث رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آوے تو سر آنکھون پر اور جب اثر صحابہ کا ملے اُسمین ہم اختیار کرتے ہین (کہ کس قول پر عمل کرنا چاہیئے) اور ہم اُن قولون سے نہین نکلتے یعنے اسپر عمل کرتے ہین اور جب تابعین سے ملی تو ہم اوسپر مزاحمت کرتے ہین یعنی اپنا قیاس بہی لگاتے ہین۔ اس قول مین صاف طور پر تشریح ہے کہ ہمارا قول بے حدیث رسول و اثر صحابہ نہین ہوتا اور قیاس ہم اقوال تابعین کے مقابلہ مین کرتے ہین پس جو شخص یہہ کہے کہ امام صاحب کے پاس حدیثین نہ تہین یا علم حدیث اونہین نہین آتا تہا وہ باطل ہے کیونکہ بے علم قران و حدیث اتنا ذخیرہ فقہی کیسے نکالا۔

سوم عبد اللہ کہتے ہین کہ امام صاحب کا قول ہمارے پاس جب ہم حدیث نپاوین ایسا ہوتا ہے گویا رسول اللہ صلعم کا ہے۔ اِس مین صاف بتادیا کہ آپکا اجتہاد ہم سب کو تسلیم ہے اور اُسپر ہم عمل کرتے ہین۔

چہارم۔ لوگون سے تعجب ہے جو کہتے ہین کہ امام صاحب نے اپنی راے سے فتوی دیا نہین اپنی رائے سے فتوی نہین دیا بلکہ موافق حدیث کے دیا لوگونکا تعقل کہی مسئلہ مین صراحت النص نہ پانے کی وجہ سے ہوتا ہوگا۔ کیونکہ ہزارون مسئلہ دلالتہ النص و اشارت النص و اقتضاء النص پر نکالی گئی ہین جسپہ عبد اللہ بن مبارک نے رد کیا کہ بدون نص اور ثبوت حدیث کے امام صاحب نے فتوی نہین دیا جسکو تم نہین سمجہتے اور اسپر تعجب ظاہر کیا۔

پنجم۔ یعنے عبد اللہ بن مبارک لوگون کو حدیث سناتے اسطرح پر کہتے حدیث

کی مجھکو نعمان بن ثابت نے جو پوچھا جاتا کہ آپ کسکو نعمان بن ثابت مراد رکھتے ہین
کہتے۔ ابو حنیفہ علم کا مغز۔ اس مین معلوم ہوا کہ امام صاحب کو بڑا عالم حدیث۔ اور
نرے لفظون کا جاننے والا نہین بلکہ اوسکی کمال حقیقت سے آگاہ جانتے تھے اور
آپ ایسے ہی تھے اسلیئے آپ کو علم کا مغز بتایا۔

ششم۔ کہا عبد اللہ نے تم کیسے بے ادب اور جاہل اماموں سے ہو اور کیسے تم انجان
علم اور اہل علم سے ہو (پہچانتے نہین) کوئی مستحق اقتدا یعنی پیشوا ہونے کے سوائے
ابو حنیفہ کے نہین ہے۔ اس قول سے معلوم ہوا کہ اجتہاد امام صاحب کا سب کو لینا چاہئے
جو اس مین شک و تردد کرے یا آپ پر کسیطرح کا اعتراض لاوے وہ بے ادب اور جاہل
ہے اور ناواقفی کیوجہ سے اگر کسیکو آپ کی امامت مین شبہ ہو اُسکو جتا دیا کہ امام صاحب
ہی قابل اقتدا ہین اور شخص اس درجہ کا نہین ہے۔

ہفتم۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہین حسن بن عمارہ (راوی ترمذی و ابن ماجہ)
کو دیکھا امام صاحب کی رکاب پکڑے ہوئے کہتا تھا واللہ بیشک کیو ایسا بلیغ اور متحمل
حاضر جواب (فقہ مین جلدی جواب دینے والا) آپ سے زیادہ نہین دیکھا اور بیشک تم سب فقہا
کے اپنے وقت مین سردار ہو اور جو آپ کے حق مین کلام کرتے ہین وہ حاسد ہین۔

ہشتم۔ ان دو شعرون مین عبد اللہ بن مبارک نے یہہ کہا۔ جب فخر کرے صاحب
علم کسی علم سے پس علم فقہ فخر کرنے کے واسطے اولی ہے بہت خوشبو مین خوشبو
دیتی ہین مگر مشک کی طرح نہین ہین اور بہت پرند آڑتے ہین جو باز کی طرح نہین اوڑتے۔
اسمین یہہ بتادیا۔ کہ نری حدیث دانی فخر کا باعث نہین ہے بلکہ اوسکے ساتھ فقہ ہو
یہہ فقہ باعث فخر ہے۔ امام صاحب کی فقاہت آپ کے لئے مایۂ فخر و امتیاز ہے۔

مولوی حمید اللہ صاحب نے قیام اللیل سے عبد اللہ بن مبارک کا قول کان
ابو حنیفہؒ یتیما فی الحدیث لکھکر یہہ مطلب بتایا ہے کہ امام صاحب علم حدیث
مین بے سروسامان تہے جیسے یتیم ہوتا ہے - آپکے پاس حدیث کا سرمایہ نتہا -
اب ناظرین موازنہ کرکے ان اقوالون کو دیکھہ لین بے سرمایہ والے کی یہہ حالت
ہو جسکی شان ایسی عالی ہے یہہ کیسے ہو سکتا ہے بلکہ اسکے یہہ معنی ہین کہ آپ بیثل یکتاء
زمانہ علم حدیث مین تہے جو آپ کا نظیر کوئی نہین ہو سکتا اور آپ کے سوا کوئی اقتدا
کے قابل نہین - جسکا موید یہہ قول اونکا ہے جو خطیب نے روایت کیا عن ابن وہب
بن مزاحم قال سمعت عبد الله بن المبارك يقول لولا ان الله تعالى اعانني
بابی حنیفةؒ وسفیان لکنت کسائر الناس یعنے عبد اللہ بن مبارک نے کہا اگر
اللہ تعالی امیری مدد سفیان اور ابو حنیفہ سے نہ کرتا تو مین مثل اور سب آدمیون کی
ہوتا یعنی انکی امداد سے مجھے علم نصیب ہوا -

امام اوزاعی عبد الرحمن بن عمرو تابعی کل محدثین اُنسے روایت لیتے ہین قال لابن المبارك
هذا بنبل من المشائخ اذهب فاستكثر منه - قال غبطت الرجل بكثرة
علمه ووفور عقل واستغفر الله تعالى لقد كنت في غلط ظاهر الزم الرجل
فانه بخلاف ما بلغني عنه ۱۲ -

یعنے امام اوزاعی نے ابن المبارک سے کہا یہہ شخص دانا اُستاد مشائخ سے ہے تو
جا اور اس سے خوب سیکہہ - امام اوزاعی کو خبرین امام صاحب کی معلوم ہوئی تہین
لیکن اچھی طرح واقف نہ تہے افواہ رطب یابس سُنتے تہے جب عبد اللہ بن مبارک
بیروت مین امام اوزاعی کے پاس پہونچے اور اُنہون نے امام ابو حنیفہؒ کا حال دریافت کیا

عبداللہ بن مبارک نے کچھ اجزا پیش کیے جسپر قال نعمان بن ثابت لکھا تھا امام اوزاعی
دیر تک دیکھتے رہے۔ پھر عبداللہ سے دریافت کیا یہہ کون ہے عبداللہ نے بتایا کہ یہہ
وہی شخص ہے جسکا حال آپنے دریافت کیا تھا اوسپر انہوں نے فرمایا۔ کہ یہہ شخص بڑا جاننے
والا عالم اوستاد ہے انسے علم زیادہ حاصل کرو۔ پھر جب امام ابو حنیفہؒ مکہ معظمہ مین امام
اوزاعی سے ملے اور کچھہ مسائل کا ذکر آیا اور اونکا جواب امام ابو حنیفہؒ نے دیا اوسپر
امام اوزاعی نے کہا غبطہ کیا مینے اس رجل پر یعنی اے کاش مین بھی ایسا ہوتا اوسکی
کثرت علم اور زیادتی عقل سے اور مین اللہ سے استغفار کرتا ہون کہ مین ظاہر غلطی پر تھا
لوگون کے بیان سے میری بدگمانی غلط تھی مینے اوسکے خلاف پایا یعنی اس شخص کے
کمال نے اسکو لوگون کا محسود بنایا ہے بے شبہ بڑا عالم بڑا عاقل ہے

ابن جریج عبدالملک بن عبدالعزیز تبع تابعی مکی سب محدثین انسے روایت لیتے ہین۔
قال لما بلغہ من علمہ وشدۃ ورعہ وصیانتہ لدینہ وعلمہ احسبہ سیکون
لہ فی العلم شان عجیب۔ وذکر عندہ یوما فقال اسکتوا انہ لفقیہ انہ لفقیہ
انہ لفقیہ۔ جب مکہ مین ابن جریج کو امام صاحب کے علم اور بڑی پرہیزگاری اور نگاہداشت
دین اور علم کی خبر پہونچی کہنے لگے مین خیال کرتا ہون کہ ابو حنیفہؒ کے علم مین عجیب شان ہے
اور ایک روز اونکے سامنے ذکر امام صاحب کا ہوا کہا اوسکے حق مین کچھہ نہ کہو بیشک
وہ فقیہہ ہے بیشک وہ فقیہہ ہے بیشک وہ فقیہہ ہے۔

حسن بن صالح۔ ثقہ۔ فقیہہ۔ عابد۔ راوی مسلم وغیرہ صحاح ستہ قال ان ابا حنیفۃ
کان شدید الفحص عن الناسخ والمنسوخ عارفا بحدیث اھل الکوفۃ شدید
الاتباع لما کان الناس علیہ حافظا ۱۲۔ کہا بیشک امام ابو حنیفہؒ تھے بڑے تلاش والے

ناسخ و منسوخ کی اور پہچان والی حدیث اہل کوفہ کی۔ اور بڑے متبع اوس چیز کے جسپر
لوگ حافظ تھے اس قول مین تین باتونکا ذکر ہوا۔ اول امام ابو حنیفہ ناسخ و منسوخ آیات
و احادیث کی تلاش رکھتے تھے اور واقف کار تھے دوسرے اہل کوفہ کی جملہ محدثین کی
حدیثین امام ابو حنیفہ جانتے تھے۔ تیسرے جن آثار و احادیث کو لوگ حافظ تھے اوسپر کاربند تھے
ظاہر ہے کہ کوفہ مین مجمع اہل حدیث کا زیادہ تھا اسواسطے کہ ایکہزار چھپن صحابہ رسول اللہ
صلعم یہان موجود رہے اور زمانہ خلافت حضرت علی کرم اللہ کا بھی کوفہ رہا بس جو کوفیون نے
ان صحابہ سے حدیثین سنی لکہی یاد کی تہین انکی تعداد نہین ہو سکتی اور تمام اقوال سے
ثابت ہے کہ امام ابو حنیفہ اہل کوفہ مین بڑے عالم تھے جنکو اعلم الناس کہا جاتا تہا اور وجہ
اعلم الناس کی یہی تہی کہ آپ سب احادیث اہل کوفہ کی جانتے تھے۔ پس امام ابو حنیفہ کو
کم مایہ علم حدیث اور بے علم بتانا اچا ند پر خاک ڈالنا ہے ہذا بہتان عظیم سفیان ثوری
ابو عبد اللہ کو فی ثقہ حافظ فقیہ عابد امام الحجۃ۔ قال کان ابو حنیفۃ رح وابیہ
شدید الاخذ للعلم ذابا عن المحارم متبعا لاہل بلدہ لا یستحل ان یاخذ
الا ما صح عن رسول اللہ صلعم شدید المعرفۃ بناسخ الحدیث ومنسوخہ وکان یطلب
احادیث الثقات والاخذ من فعل رسول اللہ صلعم۔ قال ان الذی یخالف
اباحنیفۃ یحتاج الی ان یکون اعلی منہ قدرا واوفر علما وبعید ما یوجد ذلک
قیل لہ وقد رای تحت راسہ کتاب الرہن لابی حنیفۃ تنظر فی کتبہ فقال وددت
انہا کلہا عندی مجتمعۃ انظر ما بقی فی شرح العلم ولکنا لا ننصفہ۔
یعنی قسم اللہ کی امام ابو حنیفہ بڑے علم کے حاصل کرنے والی محارم اللہ سے بچنے والی مقتدا اہل شہر
تھے۔ جو حدیث رسول اللہ صلعم سے صحیح ثابت ہوتی اوسیکا لینا جائز رکھتی تہی ناسخ منسوخ حدیث

کی بڑے پہچاننے والے تھے حدیثین ثقات کی تلاش کرتے فصل رسول اللہ صلعم کو لیتے
اس قول مین سات باتون کی سفیان ثوری نے قسم کہاکر تعریف کی اول امام ابوحنیفہ بڑے
عالم تھے دوسرے بڑے پرہیزگار تیسرے اہل شہر کے مقتدا چوتھے صحیح حدیثون کے لینے
والے پانچوین ثقہ لوگون کی حدیث تلاش کرتے چھٹے ناسخ منسوخ حدیث کو پہچانتے ساتوین
متبع سنت فعل رسول صلعم کو اختیار کرتے - اب اگر کوئی سید بد خسر الدنیا والاخرۃ یہ کہے
کہ بنیاد مذہب حنفی کی ضعیف ہے اور آپ کو علم حدیث نتہا صریح گمراہی ہے کیونکہ یہ ثابت
ہوا کہ امام ابوحنیفہ بڑے عالم تھے اور مراد عالم سے عالم الحدیث ہے ہر شخص اپنی
اصطلاح مین بات کرتاہے اور ظاہر سیاق علم حدیث کا ذکر ہے صحیح حدیثون پر بنیاد
امام ابوحنیفہ نے اپنے مذہب کی رکہی ناسخ منسوخ پہچان کر عمل کیا جسقدر احادیثین بین
ثقات سے لین اتباع سنت ملحوظ رکہا خداتیعالی سے ہر وقت خایف رہتے تقوی
مین کامل تھے سب نے آپکو مقتدا مانا -
یعنی بیشک جو امام ابوحنیفہ کی مخالفت کرے اوسے ایسے شخص کی حاجت ہے جو امام
ابوحنیفہ سے مرتبہ اور علم مین بڑا ہو اور ایسا پایا جانا بہت بعید ہے - اسمین صاف
بتایا گہ امام ابوحنیفہ اپنے علم اور مرتبہ مین نظیر اور ثانی نہین رکھتے پہر منکر کسی بات
پر مخالفت کرتاہے محض اوسکی بیوقوفی ہے -
کسینے سفیان سے دریافت کیا کہ تمہارے سرہانے تکیہ کے نیچے امام ابوحنیفہ کی تصنیف
کتاب رہتی ہے تم اونکی کتاب دیکھتے ہو کہا مجھے کمال اشتیاق ہے کہ اونکی تصنیف کی
کل کتابین میرے پاس ہون اور مین دیکھون علم کی شرح مین کوئی نکتہ نہین
چھوڑا - (وہ سائل امام صاحب سے کچھ منکر تھا اسلیے کہا) لیکن ہم انصاف نہین

کرتے اس سے معلوم ہوا کہ جسقدر اوس زمانہ کے اکابر فقیہ اور محدث تہے سب نے آپ کے اجتہاد کو تسلیم کیا اور آپکی استنباط کو دوست رکہا اور اوسپر عمل کیا۔

فضیل ابن عیاض ثقہ امام الحدیث عابد امام الاولیا امام بخاری مسلم کل محدثین انسے روایت کرتے ہین۔ کان ابو حنیفہ رح ان کان فی المسئلہ حدیث بتبعہ وان کان من الصحابۃ والتابعین فکذلک والا قاس فاحسن القیاس۔

یعنی امام ابو حنیفہ اگر کسی مسئلہ مین صحیح حدیث پاتے عمل کرتے اور اگر اثر صحابہ وتابعین ملتا اوپر ہی عمل کرتے وگرنہ قیاس اچہا قیاس کرتے۔ اس مین بہی صاف بیان ہے کہ حدیث صحیح اور آثار صحابہ وتابعین امام ابو حنیفہ کا معمول بہ تہا۔ اور ظاہر ہے کہ نماز روزہ حج زکوۃ دیگر معاملات دنیاوی مین ہزارون مسئلہ ادنی ادنی مسلمانون کے معمولہ ہوتے ہین۔ اور اوسوقت کتابین بہی بنی ہوئی نہین تہین جو ہر محل کا مسئلہ نکالکر دیکہ لیتے اگر احادیث رسول اللہ صلعم اور آثار صحابہ وتابعین حاصل نکرتے کسطرح عبادت ومعاملات کا مطابق شریعت کام چلتا اور امام صاحب مقتدا تہے ہر شخص آپ سے مسئلہ دریافت کرتے تہے اونکو کہانسے بتاتے۔ اس سے منصف آدمی معلوم کر سکتا ہے کہ کسقدر علم حدیث کی ضرورت تہی اور امام صاحب کا حال یہ تہا کہ حدیث صحیح پر عمل کرتے جب نہ ملتی تو قیاس کرتے تو کسقدر بے شمار احادیثین امام صاحب کو یاد تہین اگر اون حدیثون کی کوئی کتاب لکہتے اور بتاتے کہ مین نے اتنی تعداد سے چہانٹ کر یہ کتاب لکہی ہے تو البتہ تعداد کوئی معلوم کر سکتا تہا۔ جیسے اور محدثین اور جامعین کتابون نے بیان کیا ہے علم فقہ کو آپ کے شاگردون نے جمع کر کے آپکا کارنامہ اور کوشش کا نتیجہ دکہایا کہ تیرہ لاکہ نوے ہزار مسئلہ جنکا استنباط قرآن حدیث و آثار صحابہ سے ہے کتب فقہ مین درج کئے عیان را چہ بیان تمام کتب تواریخ و اسماء الرجال کے متفق ہین شہرۃ و متواتر خبر دے رہے ہین جسکا انکار

بعید از عقل ہے - دوسرا قول - کان ابو حنیفة فقیہا مشہورا بالورع معروفا بالافضال صبورا علی تعلیم العلم باللیل والنہار کثیر الصمت قلیل الکلام حتی ترد علیہ مسئلة

یعنی امام ابو حنیفہ مشہور تہے اور پرہیزگاری اور بزرگی مین بہی معروف تہے علم پڑہانے پر بڑے جفاکش رات دن لگے رہتے دنیاوی باتون مین چپ رہتے اگر کوئی بات دریافت ہوتی جواب دیتے

اسرائیل بن یونس ۱۶۰ھ تبع تابعی ثقہ یعنی صحاح ستہ مین راوی ہین - قال نعم الرجل النعمان ماکان احفظہ لکل حدیث فیہ فقہ واشد فحصہ عنہ واعلم بما فیہ من الفقہ

رواہ الخطیب یعنی امام ابو حنیفہ اچہے شخص ہین - کل حدیثون کو جنمین فقہ ہے کیسا اچہا یاد رکہنے والے ہین اور اون احادیث سے اونکو بہت اچہی تلاش ہے اور جسقدر حدیث مین مسئلہ ہین اونکو خوب جانتے ہین - یہین تین باتون کا ذکر ہے ایک تو امام صاحب کے حافظہ کی تعریف کی دوسری حدیثون سے مسئلون کی تلاش مین ملکہ ہے تیسرے جسقدر مسائل اون احادیث مین نکل سکتے ہین امام انکو جانتے ہین یہ تینون باتین بابت علم حدیث کے بیان کئین ہین پس جو شخص یہ کہے کہ امام ابو حنیفہ کو حدیثون کی پہچان کم تہی باطل ہے -

مسعر بن کدام ۱۵۵ھ تبع تابعی ثقہ ثبت فاضل جملہ محدثین انکی روایت لیتے ہین - قال دخلت لیلة المسجد فرایت رجلا یصلی فلم یزل یقرأ فی الصلوة حتی ختم القرآن فی رکعة فنظرت فاذا ہو ابو حنیفة - ما رایت احدا قط تکلم فی الفقہ احسن منہ وقال کان ابو حنیفة افقہ من اہل زمانہ - ما احسد احدا بالکوفة الا رجلین ابا حنیفة فی فقہہ والحسن بن صالح فی زہدہ ۰ من جعل ابا حنیفة بینہ وبین اللہ رجوت ان لا یخاف ۱۲

یعنی کہا مسعر نے مین ایک رات مسجد مین آیا مین نے دیکہا ایک شخص نماز پڑہتا ہے اور پڑہتا رہا یہانتک کہ ایک رکعت مین قرآن شریف

ختم کردیا پیچھے جو اوسکو دیکھا وہ ابوحنیفہ تھے - اس قول مین امام ابوحنیفہ کا حافظ قران ہونا
اور عبادت مین شب بیداری ثابت ہوئی - مین نے کسیکو نہین دیکھا جو امام ابوحنیفہ سے
بڑھکر فقہ مین بات کرے - ابوحنیفہ اپنے زمانہ والون مین بڑے فقیہ تھے - مین کوفہ مین
سوائے دو آدمی کے اور کسیکو نہین پاتا ہون ابوحنیفہ کو فقہ مین اور حسن بن صالح کو
زہد مین ان قولون مین آپ کا فقیہ ہونا اور بے مثل تہا یا جس شخص نے کرلیا ابوحنیفہ کو اپنے اور
اللہ تعالے کے درمیان مین مین امید کرتا ہون اوسے کچھ خوف نہین اس سے آپکا سچا
مقتدا ہونا ثابت ہوا - اور آپ کے مقلدین کو بشارت -

امام وکیع حافظ عابد ثقہ استاد شافعی شیخ الاسلام ائمۃ الاعلام - قال کان ابو حنیفۃ
عظیم الامانۃ وکان یوثر رضاء اللہ تعالی علی کل شئ ولو اخذتہ السیوف فی اللہ لاحتملہا
مالقیت احدا افقہ من ابی حنیفۃ ولا احسن صلوۃ منہ - قال وکیع فی جواب
رجل یقول اخطأ ابو حنیفۃ فزجرہ وقال من یقول ھذا کالانعام بل ھم اضل سبیلا
کیف یخطئ وعندہ ائمۃ الفقہ کابی یوسف ومحمد رح وائمۃ الحدیث کیحیی بن
ابی زائدۃ وحفص بن غیاث رح وعندھم وائمۃ اللغۃ والعربیۃ وعندھم وائمۃ
الزھد والورع کالفضیل وداؤد الطائی رح ومن کان اصحابہ ھولاء لم یکن
لیخطئ لانہ ان اخطاء ردوہ الی الحق -
من زعم ان الحق فیما خالف ابا حنیفۃ فوضع المذھب وحدہ -

یعنے کہا وکیع نے امام ابوحنیفہ بڑے امانت دار اور ہر چیز مین اللہ تعالے کی رضامندی
اختیار کرنے والے تہے اور اگر اوپر خدائی معاملہ مین تلوارین پڑتین اونکو برداشت کرلیتے
اس سے امام ابوحنیفہ کی امانت داری اور رضاجوئی خدا مین تکالیف کی برداشت ہے

صابر ہونا ثابت ہوا ۔ مین نے کسیکو امام ابو حنیفہ سے زیادہ فقیہ اور راون سے اچھی یا زیادہ
نماز پڑہنے والا نہین دیکھا ۔ اسمین آپ کی فقاہت اور عبادت کی تعریف ہوئی ۔ ایک
آدمی نے وکیع کے سامنے کہا امام ابو حنیفہ نے خطا کی پس وکیع نے اوسے جہڑکا اور
کہا جو ایسا کہتا ہے وہ حیوان سے بھی زیادہ گمراہ ہے ۔ وہ کیونکر بھول سکتے ہین
اونکے پاس فقہ کی امام ہین ابو یوسف اور محمد اور حدیث کے امام ہین جیسے یحیے بن
ابی زائدہ اور حفص بن غیاث وغیرہ اور راونکی شمار کی اور لغت اور عربیت کی امام ہین
اور راونکی شمار کی اور زہد اور ورع کے امام ہین جیسے داؤد طائی اور فضیل اور جنکے
ہمراہی ایسے لوگ ہون وہ خطا نہین کر سکتے اگر وہ خطا کرین تو یہ لوگ اونکو خطا سے
روک دین ۔ اسمین بہت اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ جنکی مجمع اور حضور مین ایسے فاضل
متقدس لوگ حاضر رہین اور خود بھی متقی عابد زاہد حافظ قران عالم حدیث عقل مند
ہمہ صفت موصوف ہون اونہون نے دین کے مسائل اور شرعی معالم مین بلا شبہ
اعلی درجہ کی جانچ اور پرکھ کرکے مذہب کی بنیاد رکہی ہے اگر کوئی اس مذہب کو
ضعیف بتا دے تو اوسکا شریعت حقہ کو ضعیف بتانا اور اہانت کرنا ہے ۔ اور جو
شخص یہ گمان کرے کہ امام ابو حنیفہ کے خلاف مین حق ہے اوسنے اپنا مذہب کیا
رکہا ۔ یہ قول پہلی بات کی تائید کرتا ہے یعنی یہ بتایا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کو زمانہ
تبع تابعین ہی سب نے مان لیا اوسکا خلاف کرنا اور اوسکے خلاف مین حق سمجھنا
نیا مذہب بنانا اور اکیلا چلنا ہے اور یہ اشارہ اس حدیث پر ہے کہ حضرت نے فرمایا
من شذ شذ فی النار جو شخص جماعت مسلمانون سے جدا ہوا جہنم مین تنہا کرکے ڈالا
جاویگا ۔ عن ابی یوسف اعتقادہ شششہ قبل یا قوم تطلبون الحدیث ولا تطلبو ن

تاویلہ ومعناہ وفی ذلک یضیع عمرکم ودینکم وددت ان
یجتمع لی عشر فقہ ابی حنیفۃ۔ وکیع کہتے تھے اے قوم تم حدیث طلب کرتے ہو اور
اوسکی معنا اور تاویل کی تلاش نہین کرتے آئین تمہاری عمرین اور دین ضائع ہوتا ہے
اور مین دوست رکہتا ہون کہ دسوان حصہ فقہ ابوحنیفہ کا میرے لیئے جمع ہوجاوے

عیسیٰ بن موسیٰ فقیہ صدوق ابی داؤد ابن ماجہ نسائی کا راوی تبع تابعی۔ قال
للمنصور یاامیر المومنین ھذا عالم الدنیا الیوم فقال لہ الخلیفۃ عمن اخذت
العلم قال عن اصحاب عمر عنہ وعن اصحاب علی عنہ وعن اصحاب عباس عنہ
فقال بخ بخ لقد استوثقت لنفسک ماشئت۔ یعنی عیسیٰ نے کہا منصور سے
ای امیر المومنین آج کے روز ابوحنیفہ دنیا کا عالم ہے پس منصور نے کہا ای ابوحنیفہ تمنے
کس سے علم سیکہا اوہون نے کہا علم حضرت عمر کا اونکے اصحاب سے اور علم حضرت علی کا
اونکے اصحاب سے اور علم حضرت عبداللہ بن عباس کا اونکے اصحاب سے سیکہا ہے پس
منصور نے کہا واہ واہ تمنے جو لائق اپنی ذات کے واسطے تہا مضبوط کرلیا۔ اس قول سے
کسی معترض کا یہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ نے سوائے علم فقہ کے کوئی علم نہین سیکہا رد ہوگیا کیونکہ
اوسوقت علم فقہ کی بنی ہوئی درسی کتابین نہین تھین جنکو پڑہکر امام ابوحنیفہ فقیہ ہوئے بلکہ
امام صاحب نے صحابہ رسول اللہ صلعم سے بواسطہ اونکے صحابہ کے علم سیکہا اور اونکا علم حدیث
تہا اوس علم سے فقہ بنایا اور اس کے موجد ہوئے۔

سلیمان بن مہران اعمش تابعی مگر بعضون نے صحابہ سے سماعت کا انکار کیا ہے یعنی
صحابہ سے روایت نہین ہے ثقہ حافظ عارف صاحب ورع بخاری مسلم و دیگر صحاح مین
انسے روایت ہے۔ یقول اکتبوا المناسک فانی لا اعلم احدا اعلم بفرضہا

ونقلها منه - سئل الاعمش عن مسئلة فقال انما يحسن جواب هذا النعمان بن ثابت واظنه بورك له فی علمه - وکان عند الاعمش فسئل عن مسائل فقال لابی حنیفة رح ماتقول فیها فاجابه فقال من این لک هذا قال من احادیثک التی رویتها عنک وسرد له عدة احادیث بطرقها فقال الاعمش حسبک ما حدثتک به فی مائة یوم تحدثنی به فی ساعة واحدة ما علمت انک تعمل بهذه الاحادیث یا معشر الفقهاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة وانت اخذت بکلا الطرفین

جب حج بیت اللہ کو اعمش کے ساتھ قافلہ جانیکو تیار ہوا اعمش کہنے لگے کہ لوگو حج کے مسئلے لکھ لو اور بیشک مین امام ابوحنیفہ سے بڑھکر فرائض ونوافل حج کے جاننے والا اور کسیکو نہین جانتا ہون - اس سے معلوم ہوا کہ مناسک حج کی احادیثین اور آثار صحابہ آپ سے زیادہ اور شخص جانتا تھا - اعمش سے کسی نے مسئلے پوچھے اونہون نے کہا نعمان بن ثابت سے پوچھو وہ ہے انکا اچھا جواب دینگے اور مین خیال کرتا ہون کہ اونکی علم مین برکت دی گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے لوگ آپ کو مفتی اور محکم قرار دیتے تھے اور آپ کے علم کو متبرک جانتے تھے کہ ابوحنیفہ کا علم فیض وبرکت کا ہے جو علامت مقبول ہونے کی ہے فلسفیانہ خیالات نہین ہین - امام ابوحنیفہ اعمش کے پاس تھے اوس وقت کچھ مسئلے پوچھے گئے اعمش نے ابوحنیفہ سے کہا تم ان مسئلون مین کیا کہتے ہو امام ابوحنیفہ نے جواب اونکا بتایا اعمش کہنے لگے یہہ جواب تمکو کہان سے ملے امام ابوحنیفہ نے کہا اونہین حدیثون سے جنکو مین نے تمسے روایت لی ہے اور چند حدیثین اونکی طرق اسناد پر بتائین اعمش کہنے لگے کافی ہے تمکو جو حدیثین مین نے تمکو سو دن مین بتائین وہ تمنے اسوقت بیان کی ہین مین ایسا نہین جانتا تھا کہ تم ان حدیثون پر عمل کروگے ای گروہ فقہا تم اطبا ہو اور ہم عطار

اور تونے ای ابوحنیفہ حدیث اور فقہ دونو حاصل کئے ہیں آپ کی حدیث دانی اور ان سے وہ اجتہاد جسکو بڑے بڑے لوگ مان گئے کرنا معلوم ہوا اور حافظہ آپکا ایسا پکا تھا کہ سودن کی اکٹھی روایتیں حفظ تھوڑی دیر مین سنادین اور عمدگی اُمور خوبی علم فقہ کی کہ صرف محدث بمنزلہ عطار ہے معلوم ہوا۔

معمر بن راشد ثقہ ثبت فاضل تبع تابعین کل صحاح ستہ مین ان سے روایت ہین۔

ما اعرف رجلا تکلم فی الفقہ ویسعہ فیہ احسن معرفۃ من ابی حنیفۃ رح

مین کسیکو نہین پہچانتا جسکو فقہ آتا ہو اور وہ مین بات کرے امام ابوحنیفہ سے اچھی اوسکی معرفت ہو یعنی امام ابوحنیفہ سے فقہ مین کوئی زیادہ سمجھنے والا نہین ہے۔

عیسیٰ بن یونس ثقہ مامون تبع تابعین اصحاب ستہ انسے روایت کرتے ہین۔

لا تصدقن احدا یسئی القول فیہ فانی واللہ ما رایت افضل منہ ولا افقہ۔

یعنے امام ابوحنیفہ کی حق مین جو شخص برائی کرے اوسکی ہرگز تصدیق مت کر و قسم اللہ کی بیشک مین نے ابوحنیفہ سے افضل اور بڑا فقیہ کسیکو نہین دیکھا۔

نضر بن شمیل ثقہ ثبت تبع تابعین کل محدثین انسے روایت کرتے ہین۔

کان الناس نیاما عن الفقہ حتی ایقظھم ابوحنیفۃ بما فتقہ وبینہ ولخصہ یعنے آدمی سوتے تھے فقہ سے بے خبر تھے یہانتک کہ امام ابوحنیفہ نے اونہین بیدار کیا علم فقہ پھیلایا بیان کیا اور اسکا خلاصہ کیا۔

مکی بن ابراہیم ابو السکن ثقہ ثبت کل محدثین انسے روایت کرتے ہین قال کان ابو حنیفۃ اعلم اھل زمانہ یعنے ابوحنیفہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم ہے۔ اور خطیب نے سلیمان بن ربیع سے

روایت کی قال سمعت مکی بن ابراہیم قال جالست الکوفیین فما رایت فیھم اورع من ابی حنیفۃ

٢٣ یزید بن ہارون ثقہ متقن عابد صحاح ستہ کا راوی قال لما سئل عن النظر فی
کتبہ انظروا فیہا فانی واللہ ما رایت احدا من الفقہاء یکرہ النظر فی قولہ کتبت عن الف
شیخ حملت عنہم العلم فما رایت فیہم اشد ورعا ولا احفظ لسانا منہ ١٢ جب اون سے پوچھا گیا
کہ امام ابوحنیفہ کی کتابون کا دیکھنا کیسا ہے اونہون نے کہا دیکھو واللہ مین نے کسی فقیہ کو نہین
دیکھا جو امام صاحب کی قول مین نظر کرنے کو برا سمجھے مین نے ایک ہزار بزرگون سے
علم لیا ہے اونمین پرہیزگار اور حافظ اللسان امام ابوحنیفہ سے بڑھکر کسیکو مین نے نہین دیکھا

٢٤ ابراہیم بن عکرمہ۔ قال ما رایت فی عصری کلہ عالما اورع ولا ازہد ولا اعبد ولا
اعلم من ابی حنیفۃ ١٢ یعنی مین نے اپنی کل زمانہ مین عالم پرہیزگار اور نہ زاہد اور نہ عابد اور
نہ بڑا عالم امام ابوحنیفہ سے بڑھکر ہو نہین دیکھا۔

٢٥ ابن داؤد ابو عبد الرحمن ثقہ عابد راوی امام بخاری قال اذا اردت الآثار
فسفیان واذا اردت تلک الدقائق فابو حنیفۃ ١٢ یعنی جب تو صرف حدیثین
لینے کا ارادہ کرے پس سفیان ہین اور جب تو یہ ارادہ کرے کہ باریکیان حاصل کرے
پس امام ابوحنیفہ ہین ۔

٢٦ علی بن عاصم۔ صدوق ترمذی ابن ماجہ کا راوی۔ لو وزن عقل ابی حنیفۃ بعقل اہل الارض
لرجح بہم ١٢ اگر عقل امام ابوحنیفہ کی عقل اہل زمین کے ساتھ تولیجاوے تو اونسے بڑھ جا(وے)

٢٧ حفص بن عبد الرحمن فقیہ قاضی صدوق عابد نسائی ابوداود کا راوی
کان ابوحنیفۃ یحیی اللیل کلہ ویقرء القرآن فی رکعۃ ثلثین سنۃ ١٢ امام ابوحنیفہ
رات بھر جاگتے تھے اور قرآن شریف ایک رکعت مین ختم کرتے تیس برس تک یہی حال رہا۔

٢٨ ابن حزم ابوبکر بن محمد ثقہ عابد راوی صحاح ستہ قال جمیع اصحاب ابوحنیفۃ مجمعون

علی ان مذہبہ ان ضعیف الحدیث اولی من القیاس ۱۲ یعنی سب اصحاب ابوحنیفہ اسپر متفق ہین کہ اونکا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث بہی قیاس سے اولی ہے - اسمین یہ بتایا کہ جہانتک ہوسکتاہے امام ابوحنیفہ حدیث کو نہین چہوڑتے یہانتک کہ ضعیف بہی حدیث ملی تو اوسے بہی قبول کرتے ہین - اور اوسکے مقابلہ مین قیاس نہین کرتے -

زائدہ بن قدامہ ثقہ ثبت صاحب سنت صحاح ستہ کے راوی - قال صلیت مع ابیحنیفہ فی مسجد العشاء وخرج الناس ولم یعلم انی فی المسجد فافتتح الصلوۃ حتی بلغ ہذہ الایۃ فمن اللہ علینا ووقنا عذاب السموم ٥ فلم یزل یرددھا حتی اذن المؤذن لصلوۃ الصبح - ۱۲ یعنی مین نے امام ابوحنیفہ کے ساتہ مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور لوگ چلے گئے اور امام ابوحنیفہ کو میرا مسجد مین ہونا معلوم نہوا اور اونہون نے نماز شروع کی جب اس آیت سورہ طور فمن اللہ علینا ووقنا عذاب السموم پر پہونچے اسیکو لوٹ لوٹا پڑہتے رہے یہانتک موذن نے صبح کی اذان دی -

امام مالک صاحب مذہب قیل لمالک ہل رایت اباحنیفۃ قال نعم رایت رجلا لوکلمک فی ہذہ الساریۃ ان یجعلہا ذہبا لقام بحجتہ - انہ سالہ عن جماعۃ فاجابہ قال الشافعی رحمہ اللہ ۱۲ - یعنے امام شافعی کہتے ہین کہ امام مالک سے کہا گیا کہ آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکہا ہے کہا ہان مین نے دیکہا ہے وہ ایسے ہتے اگر وہ تجہسے اس ستون مین بات کرتے کہ یہ سونے کا ہے البتہ ثابت اپنی دلیل سے کرتے - اس مین امام ابوحنیفہ کی کمال عقل اور مضبوطی دلیل کی تعریف ہے جس سے معلوم ہوا کہ آپ کے مذہبی مسائل شرعی بے دلیل نہ تہے جسمین کسیکا اعتراض ہوسکے - امام شافعی نے امام مالک سے حال اہل کوفہ کا

دریافت کیا امام مالک نے سب کا حال بتایا پہر امام ابوحنیفہ کو پوچہا کہا سبحان اللہ مین نے اون کے مثل کسیکو نہین دیکہا۔

ابی نعیم عبدالرحمن بن ہانی۔ صدوق ابوداؤد اور ابن ماجہ کا راوی قال کان ابوحنیفۃ صاحب غوص فی المسائل یعنے امام ابوحنیفہ صاحب غور مسائل مین ہین۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ مسائل شرعی مین تہہ اور حقیقت پر نظر کرتے تہے۔

جعفر بن ربیع فقیہ محدث قال اقمت علی ابی حنیفۃ خمس سنین فما رایت اطول صمتا منہ فاذا سئل عن الشئی من الفقہ تفتح وسال کالوادی پانچ برس مین امام ابوحنیفہ کے پاس ٹہرا مین نے ایسا خاموش رہنے والا زیادہ کسیکو نہین دیکہا جب امام ابوحنیفہ سے کچہ فقہی مسئلہ پوچہا جاتا دریا کی طرح کہلتے۔

یحیی بن ایوب لاباس بہ ابوداؤد ترمذی کا راوی قال کان ابوحنیفۃ لاینام اللیل یعنے امام ابوحنیفہ شب بیداری کرتے رات کو سوتے نہتے۔

اسد بن عمرو فقیہ ثقہ یحیی بن معین نے انکی توثیق کی احمد بن حنبل نے انسے روایت کی مرہ نے کہا صالح الحدیث ابن عدی نے کہا لاباس بہ ابن حبان نے کہا امام ابوحنیفہ کی مذہب کے موافق روایت لاتا تہا طبقات قاری مین صاحب الامام احد الاعلام کہا۔ قال صلی ابوحنیفۃ بوضوء العشاء صلوۃ الفجر اربعین سنۃ وکان عامۃ اللیل یقرء القرآن ویبکی حتی یسمع بکاؤہ جیرانہ ختم القرآن المواضع التی توفی فیہ سبعۃ آلاف مرۃ یعنے امام ابوحنیفہ نے عشا کی وضو سے فجر کی نماز چالیس برس تک پڑہی اور تمام رات مین قرآن ختم کر لیتے تہے اور رات مین ایسا رویا کرتے کہ پڑوسی اونکا رونا سنتے اور جس جگہ وفات پائی سات ہزار قرآن ختم کئے۔

حماد بن زید ثقہ ثبت فقیہ کل محدثین انسے روایت کرتے ہین قال کنا ناتی عمرو بن دینار

فاذا جاء ابو حنیفۃ اقبل علیہ وترکنا نسالہ و یحدثنا۔ یعنے ہم عمرو بن دینار کی پاس حدیث سیکھنے کو جاتے جب امام ابو حنیفہ آتے ہم چھوڑکر امام ابو حنیفہ سے پوچھتے اور ہمکو حدیث کرتے۔

ابن عون ثقہ ثبت فاضل فقیہ کل صحاح مین انکی روایت ہے رمی ابو حنیفۃ عند ابن عون بانہ یقول القول ثم یرجع عنہ فی غد فقال ھذا دلیل ورعہ فانہ یرجع من خطاء الی صواب ولو لا ذلک لنصر خطاہ و دافع عنہ۔ یعنے امام ابو حنیفہ کو سامنے ابن عون کے یہ عیب لگایا گیا کہ وہ آج کچھ کہتے ہین اور اگلی روز اوس بات کو بدل دیتے ہین یعنی جو مسئلہ آج بیان کیا اگلے روز کہا جو مین نے کل کہا تہا وہ ٹھیک نہین جسطرح اب کہتا ہون یہ درست ہے ابن عون نے کہا یہ دلیل اونکی پرہیزگاری کی ہے کہ وہ خطا سے صواب کی طرف لوٹتے ہین اگر ایسا نہوتا تو اپنی خطا کی تائید کرتے اور ابن عون نے اونکے اعتراض کو دفع کردیا۔

خارجہ بن مصعب صدوق سوائے صحاح ستہ کی اور محدثین ان سے روایت کرتے ہین قال کان ابو حنیفۃ فی الفقہاء کقطب الرحی وکالجہبذ الذی ینقد الذھب کہا امام ابو حنیفہ فقہا مین ایسے تہے جیسے چکی مین کیلی اور جیسے کسوٹی جس سے سونا پرکہا جاے

درروے الخطیب قال ہمام بن مسلم سمعت خارجۃ بن مصعب قال لقیت الفا من العلماء فوجدت العقلاء فیہم ثلاثۃ او اربعۃ فذکرا با حنیفۃ فی الثالثۃ او الرابعۃ وقال من لا یری المسح علی الخفین او یقع فی ابی حنیفۃ فہو ناقص العقل ۱۲

ہمام بن مسلم نے کہا مین نے خارجہ بن مصعب سے سنا کہ مین ایکہزار عالمون سے ملا ہون پس پائین عقلمند عالم تین یا چار پائی ہین پس ذکر کیا ابو حنیفہ کا تیسرے یا چوتھے نام مین اور کہا جو شخص مسح خفین کو جایز نہ کہے یا امام ابو حنیفہ کی برائی کرے وہ احمق ہے ۱۲

محمد بن میمون صدوق ابی داؤد کی راوی قال لم یکن فی زمن ابی حنیفۃ اعلم

ولا اورع ولا ازھد ولا اعرف ولا افقہ منہ تاللہ ما سرنی بسماعی منہ مائۃ الف دینار ۱۲ یعنے زمانہ امام ابوحنیفہ مین اونسے بڑہکر عالم اور پرہیزگار اور زاہد اور عارف اور فقیہ اور کوئی نہین تہا قسم اللہ کی مجہکو اون سے حدیث فقہ کا سننا ایسا اچھا معلوم ہوتا تہا کہ ایک لاکہہ دینار کا ملنا اچھا نہین لگتا تہا۔

ابراہیم بن ابی معاویہ ضریر صدوق راوی ابی داؤد قال من تمام السنۃ حب ابی حنیفۃ کان یصف العدل ویقول بہ ویبین للناس سبیل العلم واوضح لھم مشکلاتہ ۱۲ یعنے کہا امام ابوحنیفہ سے محبت رکھنا پوری سُنت ہے اور کہا امام ابوحنیفہ اچھی راہ اختیار کرتے تہے اور رہتے اور لوگون کے واسطے راہ علم بیان کی اور اونکے مشکلات شریعت کو کہولا۔

ابوسلیمان موذن یقول قال کان ابوحنیفۃ عجبا من العجب انما یرغب عن کلامہ من لم یقو علیہ ۱۲ یعنی امام ابوحنیفہ ایک نادرات زمانہ سے عجیب شخص تہے اونکے کلام سے وہی موںہہ پہیرتا ہے جو اوسپر قوت نرکہے۔ یعنی جو شخص آپ کے کلام کو نسمجہے وہی منکر ہے۔

عبد العزیز بن ابی رواد صدوق عابد اصحاب سنن کی راوی ہین قال من احب اباحنیفۃ فھو سنی ومن ابغض فھو مبتدع۔ وقال بیننا وبین الناس ابوحنیفۃ فمن احبہ وتولاہ علمنا انہ من اھل السنۃ ومن ابغضہ علمنا انہ من اھل البدعۃ ۱۲ یعنے جو شخص امام ابوحنیفہ کو دوست رکہے وہ سنی ہے اور جو آپ سے عداوت رکہے وہ بدعتی ہے۔ اور کہا ہماری اور لوگون کے درمیان ابوحنیفہ ہین جو اون سے محبت رکہے دوستدار ہو ہم جان لینگے وہ اہل سنت سے ہے

اور جو آپ سے دشمنی رکھے ہم جان لینگے وہ اہل بدعت ہے۔

ابو عاصم نبیل[۱۱] ثقہ ثبت کل صحاح ستہ مین انکی روایتین ہین قال لابی حنیفہ هو والله عندی افقہ من ابن جریج ما رات عینی رجلا اشد اقتدارا علی الفقہ منہ یعنے کہا عاصم نے امام صاحب (ابو حنیفہ) قسم اللہ کی میرے نزدیک ابن جریج سے زیادہ فقیہ ہین میری دونو آنکھون نے ایسا مرتبہ والا آدمی فقہ پر قادر امام ابو حنیفہ سے زیادہ نہین دیکھا۔

خلف بن ایوب[۱۲] فقیہ عابد قال الذہبی فی المیزان احد الفقہاء الاعلام کان ذا علم و عمل۔ راوی ترمذی صار العلم من اللہ تعالی الی محمد صلعم ثم صار الی اصحابہ ثم منہم الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفة و اصحابہ فمن شاء فلیرض و من شاء فلیسخط۔ یعنی اللہ کی طرف سے علم محمد صلعم کو پہونچا پھر حضرت سے صحابہ کو ملا اور صحابہ سے طرف تابعین کے پہونچا اور ان سے امام ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کو ملا پس جو شخص چاہے راضی ہو اور جسکا جی چاہے ناراض ہو۔

فضل بن دکین[۱۳] ثقہ ثبت امام بخاری کے اوستاد۔ قال رایت جماعة من التابعین وغیرہم فما رایت احسن صلوة من ابی حنیفة ولقد کان قبل الدخول یبکی و یدعو فیقول القائل هو والله یخشی و کنت اذا رایتہ کالشن البالی من العبادة و ورد فی قولہ تعالی۔ بل الساعة موعدہم والساعة ادهی وامر۔ لیلة کاملة فی صلوتہ ۱۲

یعنی مین نے جماعت تابعین اور تبع تابعین کی دیکھی ہے۔ اچھی نماز پڑہنے والا ابو حنیفہ سے زیادہ مین نے کسیکو نہین دیکھا۔ بیشک نماز مین داخل ہونے سے پہلے روتے اور دعا کرتے تھے۔ کہنے والا کہتا قسم اللہ کی یہی شخص اللہ سے ڈرتے

والا ہے اور میں جب دیکھتا ایسا ہوتے تھے جیسے پرانی مشک عبادت میں ضعف
کی وجہ سے اور کسی روز تمام رات نماز میں اس آیت شریف کی تکرار کرتے کرتے
گذار دیتے - بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر

حفص بن غیاث قاضی ثقہ ثبت فقیہ سب صحاح ستہ میں انسے روایت ہے
قال صحبتہ ثلاثین سنۃ فلم اراہ اظہر خلاف ما اسر وکان اذا دخلت علیہ
شبھۃ فی شیئ اخرج من قبلہ ذلک ولو ذھب مالہ ۱۲ امام ابو حنیفہ کے میں تیس برس
مصاحبت میں رہا ہوں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ جو آپ کے دلمیں ہو اوسکے خلاف
ظاہر کیا ہو اور جب کسی چیز میں آپ کو شبہہ ہو جاتا اوسکو اپنی طرف سے نکالدیتے اگرچہ
سارا مال ہے - قال سمعت منہ کتبہ واثارہ فما رایت اذکی قلبا منہ ولا اعلم بما یفید ویصح
فی باب الاحکام ۱۲ کہا میں نے سنا امام صاحب سے اونکی کتابوں اور حدیثونکو میں نے اون سے
زیادہ کوئی ذہین عقلمند اور نہ زیادہ عالم اون چیزونکا جو فائدہ دین اور احکام میں
صحیح ہوں امام صاحب سے نہیں دیکھا -

علی بن مدینی ثقہ ثبت امام اعلم اہل عصر امام بخاری کے اوستاد
قال ابو حنیفۃ روی عنہ الثوری وابن المبارک وحماد بن زید ووکیع وعباد
بن العوام وجعفر بن عون وھو ثقۃ لا باس بہ ۱۲ کہا - امام ابو حنیفہ سے
حدیث روایت کی ہے ثوری اور ابن المبارک اور حماد بن زید اور وکیع اور عباد بن
العوام اور جعفر بن عون نے اور امام ابو حنیفہ ثقہ ہیں لا باس بہ - علی بن مدینی نے یہ
حدیث کی بابت کہا کہ ان محدثین نے امام ابو حنیفہ سے حدیثیں روایت کی ہیں
اور امام ابو حنیفہ ثقہ لا باس بہ ہیں -

امام شافعی صاحب مذہب قال من لم ینظر فی کتبہ لم یتبحر فی العلم ولم یتفقہ ، الناس کلھم عیال ابیحنیفۃ فی الفقہ ، یعنی جس شخص نے امام ابوحنیفہ کی کتابونکو ندیکہا اوسے علم مین تبحر اور فقہ مین نہین ہوا آدمی سب امام ابوحنیفہ کی فقہ مین اولاد ہین -

امام احمد صاحب مذہب قال فی حقہ انہ من اہل العلم والورع والزھد وایثار الاخرۃ بمحل لایدرکہ احد ولقد ضرب بالسیاط لیلی القضا للمنصور فلم یفعل فرحمۃ اللہ علیہ ورضوانہ کہا امام احمد نے امام ابوحنیفہ کے حق مین کہ وہ اہل علم اور تقوی اور زہد اور اختیار کرنے آخرت مین ایسی مرتبہ پر تھے کہ اوسکو کوئی نہین پاسکتا اور کوڑے ماری گئی کہ قضاوت منصور کے یہان اختیار کرین پس نکی اونپر اللہ کی رحمت اور اوسکی رضامندی ہو -

شقیق بن ابراہیم فقیہ محدث سلطان الاولیا قال کان الامام ابوحنیفہ رح من اورع الناس واعلم الناس واعبد الناس واکرم الناس واکثرھم احتیاطا فی الدین کہا کہ امام ابوحنیفہ بڑے پرہیزگار اور بڑے علم والے اور بڑے عابد اور بڑے کریم لوگون مین تہے اور بڑے احتیاط کرنے والے دین مین قال کنت مع ابی حنیفۃ فی طریق نعود مریضا فراہ رجل من بعید فاستحی منہ فاخذ فی طریق اخر فلما علم الرجل ان اباحنیفۃ ابصرہ خجل ووقف فقال لہ ابوحنیفۃ لم عدلت عن الطریق فقال لک علی عشرۃ الاف درھم وقد طال الوقت وامتد ولم اقدر ان اودی فقال لہ ابوحنیفۃ سبحان اللہ بلغ الامر کل ھذا قد وھبتہ لک فلا تستوار قال شقیق فعلمت انہ زاھد علی الحقیقۃ

یعنی مین امام ابوحنیفہ کے ساتہہ عیادت مریض کے واسطے جاتے تہے راستہ مین دورسے ایک شخص نے امام صاحب کو دیکھا اور شرماکر دوسرے راستہ کو ہولیا جب یہ سمجھا کہ امام صاحب نے اوسے دیکہہ لیا خجالت زدہ ہوکر کہڑا ہوگیا امام صاحب نے اوس سے کہا راستہ سے توکیون پہر گیا اوسنے کہا دس ہزار درہم مجہپر تمہارے قرض آتے ہین اور وعدہ سے زیادہ دن گذر گئے اور مجہسے ادائیگی اونکی نہو سکی امام ابوحنیفہ نے کہا سبحان اللہ یہ بات ہوئی اچہا یہ سب درہم مینے بخشے تو روپوش نہو شقیق کہتے ہین مین نے جان لیا کہ زاہد حقیقی امام ابوحنیفہ ہین۔

۴۹ عبد اللہ بن نمیر ثقہ صاحب الحدیث صحاح ستہ مین راوی قال کان یجلس ومعہ اصحابہ کزفر وداود الطائی والقاسم بن معن فیتطارحون مسئلۃ فیما بینہم فیرتفع فیہا اصواتہم ثم یتکلم ابوحنیفۃ فیسکتون حتی یفرغ فیتحفظون ما تکلم بہ فاذا احکموا اخذوا فی مسئلۃ اخری" یعنی امام ابوحنیفہ مجلس مین رونق افروز ہوتے اور اونکے صحابہ زفر داؤد طائی قاسم بن معین اونکے پاس ہوتے تہے ایک مسئلہ آپس مین نکالکر گفتگو کرتے آوازین بلند ہو جاتین پہر جب امام ابوحنیفہ اوسمین بات کرتے سب چپ ہوجاتے یہانتک کہ آپ فراغت پاتے پہر یہ لوگ اوس بات کو جو امام صاحب نے کی حفظ یاد کرلیتے ایک مسئلہ کا محاکمہ ہوجاتا دوسرا مسئلہ شروع کرتے۔ اس قول سے حال مجلس اور تحقیق مسائل امام ابوحنیفہ کا معلوم ہوا۔

ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی شافعی بقول مولوی حمید اللہ صاحب مربی المحدثین قال ابوحنیفۃ التیمی امام اصحاب الرای وفقیہ اہل العراق رای انس بن مالک وذہب ثابت الی علی بن ابی طالب وہو صغیر فدعالہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ

ان ابا حنیفۃ رای فی المنام کانہ ینبش قبر رسول اللہ صلعم ویجمع عظامہ صدرہ فبعث من سال محمد بن سیرین فقال ابن سیرین صاحب ھذہ الرؤیا یثور علما لم یسبقہ الیہ احد قبلہ وکان عالما عاملا زاھدا عابدا ورعا تقیا کثیر الخشوع دائم التفرع الی اللہ تعالی ۱۲

یعنی امام ابوحنیفہ امام اصحاب رای اور فقیہ اہل عراق نے انس بن مالک کو دیکہا ہے اور گیا ثابت باپ ابوحنیفہ کا علی بن ابی طالب کے پاس چہٹ پن مین اور حضرت علی نے ثابت اور اونکی اولاد کے واسطے دعاے برکت کی۔ اور بیشک امام ابوحنیفہ نے خواب مین دیکہا گویا قبر رسول اللہ صلعم کی کہود کر ہڈیان آپ کی گود مین جمع کرتا ہے اسکی تعبیر دریافت کرنے کی واسطے آدمی محمد بن سیرین کے پاس بہجا اوسنے کہا یہ خواب دیکہنے والا علم رسول کو پہیلا دیگا ایسا کہ اوس سے پہلے کوئی ایسا نہین گذرا اور تہے ابوحنیفہ عالم عامل زاہد عابد پرہیزگار متقی کثیر الخشوع دائم التفرع الی اللہ ۱۲

ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی مولف میزان الاعتدال شافعی۔ ابوحنیفہ الامام الاعظم وفقیہ العراق النعمان بن ثابت ھو زوطاء التیمی الکوفی مولدہ ثمانین سنۃ رای انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ غیر مرۃ لما قدم علیھم الکوفۃ کان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشان لا یقبل جوائز السلطان بل یتجر ویکتسب قلت مناقب ھذا الامام قد افردتہا فی جزء ۱۲

یعنی ابوحنیفہ امام اعظم فقیہ عراق نعمان بن ثابت وہ زوطا تیمی کوفی ہی پیدایش سنہ ۸۰ اسی ہجری مین ہوی انس بن مالک کو بہت دفعہ جب کوفہ مین وہ آئی دیکہا ہے امام پرہیزگار عالم عامل عبادت کرنے والے بڑی شان والے تہے روزینہ ہدیہ سلطانی نہین لیتی تہے

بلکہ تجارت کرتے کماتے اور مین نے امام ابوحنیفہ کی مناقب کا رسالہ علحدہ لکھا ہے -

حافظ ابن عبد البر مؤلف تمہید شرح موطا مالکی لا تتکلم فی ابیحنیفۃ بسوء ولا تصدقن احدا یسئی القول فیہ فانی واللہ مارأیت افضل ولا اورع ولا افقہ منہ ۱۲ امام ابوحنیفہ رح کے حق مین کوئی برائی کی بات مت کہو اور ہرگز کسی برائی کرنے والے کی بات کو تصدیق مت کرو قسم اللہ کی مین نے افضل اور بڑا پرہیزگار اور بڑا فقیہ اونسے کوئی نہین پایا

امام محمد غزالی مؤلف احیاء العلوم شافعی اما ابوحنیفۃ فلقد کان عابدا زاھدا عارفا باللہ تعالی خائفا منہ مریدا وجہ اللہ بعلمہ ۱۲ لیکن امام ابوحنیفہ پس بیشک عابد زاہد عارف باللہ خائف باللہ اللہ کی ذات کی متلاشی علم اللہ تعالی سے تھے

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی - انہ ادرک جماعۃ من الصحابۃ کانوا بالکوفۃ بعد مولدہ بہا سنۃ ثمانین ولم یثبت ذالک لاحد من ائمۃ المعاصرین لہ کالاوزاعی بالشام والحمادی بالبصرۃ والثوری بالکوفۃ ومالک بالمدینۃ الشریفۃ واللیث بن سعد بمصر ۱۲ یعنی امام ابوحنیفہ رح نے جماعت صحابہ رض کو جو کوفہ مین سنہ اسی ہجری مین امام صاحب کی پیدایش کے بعد تھی پایا ہے اور یہ بات دیگر ائمہ امصار معاصرین امام ابوحنیفہ رح جیسے اوزاعی شام مین اور حمادی بصرہ مین اور ثوری کوفہ مین اور مالک مدینہ شریف مین اور لیث بن سعد مصر مین کسی کیواسطے ثابت نہین ہوئی

حافظ محمد بن سعد صاحب طبقات معاصر شافعی صدوق حافظ - ان ابا حنیفۃ رای انس بن مالک وکان غیر ھذا من الصحابۃ بالبلاد احیاء فھو بھذا الاعتبار من طبقۃ التابعین ولم یثبت ذلک لاحد من ائمۃ الامصار المعاصرین لہ یعنی بیشک امام ابوحنیفہ رح نے انس بن مالک رض کو دیکھا ہے اور انس کے

سو شہرون مین اور صحابہ بھی زندہ تھے اس اعتبار پر ابو حنیفہؒ تابعی ہین اور یہ بات
ائمہ امصار معاصرین سی اور کسیکے واسطے ثابت نہین ہوئے ۔

۵۶ عبد الکریم سمعانی مولف کتاب الانساب شافعی ۔
ابو حنیفۃ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان رای انس بن مالکؓ ۱۲ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن
نعمان بن مرزبان نے دیکھا ہے انس بن مالکؓ کو ۔

۵۷ عبد اللہ بن اسعد یافعی مولف مرآۃ الجنان شافعی قال توفی فقیہ العراق
الامام ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ ومولدہ
سنۃ ثمانین رای انسا ۱۲ یعنے حادثہ ایکسو پچاس سال مین کہا وفات پائی فقیہ عراق امام ابو حنیفہؒ
نعمان بن ثابت کوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ نے اور پیدایش اونکی سن اسی مین ہوئی
حضرت انسؓ کو دیکھا ہے ۔

۵۸ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی شافعی ۔ کان ھو زاھدا عابدا ورعا
تقیا کثیر الخشوع کثیر الصمت دائم التضرع الی اللہ تعالی صاحب الکرامات
وقد عد مشائخہ فبلغ اربعۃ الاف شیخ ۔ ۱۲ یعنی تہی امام ابو حنیفہؒ زاہد
عابد پرہیزگار متقی بڑی خشوع والی اکثر چپ رہتے ہمیشہ زاری کرتے اللہ تعالے کے سامنے
صاحب کرامات تھے اور بیشک شمار اونکی مشائخ اپنے حدیث روایت کی ہی گئی گنتی
بس چار ہزار مشائخ کی گنتی ہوئی ۔

۵۹ محمد بن اسمعیل بخاری محدث امام عن عبد اللہ مسعود رض قال قال رسول اللہ
صلعم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ۱۲ یعنے فرمایا رسول
اللہ صلعم نے بہتر لوگون مین میری صحابہ ہین پھر تابعین پھر تبع تابعین ۔

مسلم بن حجاج محدث امام المحدثین عن عمران بن حصین رضؔ قال رسول اللہ صلعم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ۱۲ یعنے بہتر امت میری صحابہ ہین پہر تابعین پہر تبع تابعین پس امام ابوحنیفہؒ تابعی ہین اور خیر امت مین داخل ہین کیونکہ رویت صحابہ بالاتفاق ثابت ہی۔ اگر کلام ہے تو لقا مین ہی اگرچہ لقا بہی علمانے ثابت کیا ہے اور لقا مصطلح مین المحدثین مجالست اور مکالمت ہی مگر اون روایات کو جو لقا پر امام صاحب نے بیان کیا ہے اسکو ضعاف مین شامل کیا اسوجہ سے اگر اسکا اعتبار نکیا جاوے تب بہی کچہ حرج نہین حافظ ابن حجر نے شرح نخبہ مین لکہا والمراد باللقاء اعم من المجالسۃ والمماشات ووصول احدہما الی الاخر وان لم یکالمہ وفیہ رؤیۃ احدہما ولو بلحظۃ ۱۲ یعنی مراد لقا سے عام ہے مجالست ہو یا مماشاۃ یا ایک کا دوسرے کے پاس پہونچنا اور اسمین داخل ہے رویت اگرچہ ایک لحظ کی ہو۔ پس معلوم ہوا کہ تابعی وہ مسلمان ہی کہ صحابہ کو اپنی آنکھ سے دیکہی اگرچہ تہوڑی دیر ہو۔ تو جن صحابہ سے آپ نے روایتین کین ہین اگر وہ معتبر نرہین تو دیکہنا اونکا ضرور معتبر رہیگا یہی بات تابعیت ہونے کے لیے کافی ہے اور ابن حجر نے اسکا اسطرح فیصلہ بہی کیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے زمانہ مین جماعت صحابہ کی موجود تہی اسلئے کہ امام صاحب ۸۰ھ مین پیدا ہوئے اوسوقت وہان عبداللہ بن ابی اوفیؓ موجود تہے اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے انس بن مالکؓ کو دیکہا تہا ان دو صحابہ کی سوا اور اصحاب بہی مختلف شہرون مین موجود تہے بعض لوگون نے اون حدیثون کو جمع کیا ہے جو امام صاحب نے روایت کی ہین مگر باعتبار سند کے وہ حدیثین قابل نہین پس اس لحاظ سے امام ابوحنیفہؒ تابعین کی طبقہ مین ہین۔ انتہی مفصلہ ذیل صحابہ کی موجود ہونے زمانہ امام صاحب مین مخالف بہی انکار نہین کر سکتا کیونکہ سنہ ۸۵ پچاسی سے اسطرف انمین کسیکی وفات نہین ہوئی واثلہ بن اسقع کی وفات ۸۵ھ

عبداللہ بن ابی اوفی سنہ ۸۷ سہل بن سعد سنہ ۸۸ سائب بن خلاد سنہ ۹۱ انس بن مالک سنہ ۹۳
سائب سنہ ۹۴ بن یزید عبداللہ بن بسر سنہ ۹۶ محمود بن ربیع سنہ ۹۹ ابوالطفیل عامر بن سنہ ۱۰۲ واثلہ نے وفات
پائی۔ لہذا تمام مورخین و محدثین جیسے خطیب بغدادی علامہ سمعانی علامہ نوادی علامہ
ذہبی حافظ ابن حجر عسقلانی زین الدین عراقی سخاوی وغیرہ نے بالاتفاق بیان کیا کہ
امام ابوحنیفہؒ نے انس بن مالک کو دیکھا قال صاحب المجمع ان اباحنیفۃ تابعی وعلیہ
اتفاق العلماء المعتبرین ۱۲ بیشک ابوحنیفہ تابعی ہیں اور اسپر علماء معتبرین کا اتفاق ہے ۱۲
۶۱ ازہر بن کیسان قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ ابوبکر و عمر رض
فقلت لھما اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شیءٍ قال سل ولا ترفع
صوتك فسالتہ عن علم ابی حنیفۃ لانی کنت زاھدا فیہ فقال ھذا علم انفتح من علم
الخضر ورایت ثلاث نجوم سقطت من السماء مرتبۃ فکان اباحنیفۃ ثم مسعرا
ثم الثوری فذکرذلك لمحمد بن مقاتل فبکی وقال العلماء نجوم الارض یعنی مین نے خواب مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پیچھے آپکے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تھے مین نے
اون سے عرض کیا کہ مین انحضرت سے کچھہ دریافت کرنا چاہتا ہون اونہون نے کہا دریافت
کرلے آواز بلند مت کر پس مین نے علم ابوحنیفہ کو دریافت کیا اسواسطے کہ مین اوس کا
متلاشی تہا پس آپنے فرمایا علم ابوحنیفہؒ کا حضرت خضرؑ کے علم سے نکلا ہے اور مین نے تین
ستارے دیکھے آسمان سے ترتیب وار گرے پس پہلا ستارہ ابوحنیفہ اور دوسرا مسعرؒ اور
تیسرا ثوریؒ تہے پس اسکو محمد بن مقاتل سے ذکر کیا وہ روئے اور کہا عالم ستارہ زمین کی ہین۔
مسدد بن عبدالرحمن۔ انہ قام بمکۃ بین الرکن والمقام قبیل الفجر فرای
رسول اللہ صلعم فقال یارسول اللہ ماتقول فی ھذا الرجل الذی بالکوفۃ

النعمان بن ثابت اخذ من علمه فقال رسول الله صلعم خذ من علمه واعمل بعمله فنعم الرجل هو قال فقمت وكنت اكره الناس للنعمان واستغفر الله مما كان مني ۱۲ یعنی مسعود بن عبدالرحمن صبح ہونے سے پہلے رکن اور مقام کی درمیان مین تہی پس دیکہا رسول اللہ صلعم کو اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اس آدمی کی حق مین جو کوفہ مین نعمان بن ثابت ہے آپ کیا فرماتے ہین کہ مین اوسکے علم سے یون آپنے فرمایا اوسکے علم مین سے لو اور اوسکے عمل کی موافق عمل کرو وہ اچھا آدمی ہی پس مین کہڑا ہو گیا اور مین مخالف ابو حنیفہ کا تھا اللہ تعالی سے مین نے اوس بات سے جو میری دلمین تہی مغفرت چاہی

فضل بن خالد - قال كنت ابغض اباحنيفة فرايت النبي صلعم في المنام فقال كلام ابي حنيفة ككلام لقمان بل ازيد فثبت واحببت اباحنيفة یعنی کہا مین ابو حنیفہؒ سے بغض رکھتا تہا پس مین نے نبی صلعم کو خواب مین دیکہا فرمایا ابو حنیفہ کا کلام لقمان کی کلام کی طرح بلکہ اوس سے بہی زیادہ ہے پس مین خبردار ہوا اور ابو حنیفہؒ کو مین نے دوست رکھا -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء - قال لو كان العلم بالثريا لتناوله رجل من ابناء فارس ۱۲ یعنی اگر علم ثریا مین ہوگا البتہ اوسکو حاصل کرے گا ایک شخص اولاد فارس سے - اسکی شرح مین حافظ جلال الدین سیوطی نے کہا هذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة بابي حنيفة وقال بهذ الخبر المتفق عليه يستغني عن الخبر الموضوع المروي في حق ابي حنيفة ۱۲ یعنی یہ اصل صحیح ہے امام ابو حنیفہؒ کی بشارت پر اعتبار کیا جاتا ہے اور کہا اس خبر متفق علیہ کی موجود ہوتی خبر موضوع تعریف امام ابو حنیفہؒ مین لانی کی کیا حاجت ہی اس صحیح خبر نے سب سے بے پرواہ کر دیا قال الاقسر النار مسلما رانی

اوذای من رانی فرمایا جس مسلمان نے مجھکو یا میرے صحابہ کو دیکھا آگ اوسے نچہویگی۔
اللہ تبارک وتعالی قال۔ والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم
ورضوا عنہ واعدلھم جنت تجری تحتھا الانھر خالدین فیھا ابدا ذلک
الفوز العظیم۔ الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشرے فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ
الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون۔ قال من عادی او اذل
او اھان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ۔ یعنی جو لوگ اسلام مین
سبقت کرنے والی اول مہاجرین اور انصار اور جو لوگ اونکے تابع ہین نیکی سے اللہ اونسے
راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہین طیار رکہی ہین اونکے واسطے جنتین جنکی نیچے نہرین ہین
اونمین ہمیشہ رہینگے یہ بڑی مرادیابی ہے۔ جو ایمان والے اور متقی ہین اونکے واسطے دینا
اور آخرت مین خوشخبری ہے بیشک اللہ کی دوست اونکے واسطے کچہہ خوف نہین اور نہ
اونکو غم ہوگا۔ فرمایا جسنے دشمنی کی یا ذلت یا اذیت دے یا اہانت کی خاص میرے
دوست کی پس بیشک وہ مجھسے لڑنے کے واسطے تیار ہوا۔

مولوی حمید اللہ صاحب نے عوام کو دہوکہ دینے کے واسطے اکتیس شخصون کے نام اور چند
کتابونکا حوالہ لکھکر بڑے دعوے سے یہ کہا کہ یہ لوگ اہل سنت والجماعت ہین یا نہین اور سے
یہ کتابین اہل سنت والجماعت کی ہین یا نہین تا عوام اس ابلہ فریبی سے یہ سمجھین کہ نعوذ باللہ
یہ لوگ امام صاحب کے برا کہنے والے ہین سو بحمد اللہ الحق بعلو ولا یعلی اکثر اونہین کتابون
اور اونہین اشخاص کے اقوالون سے مولویصاحب کی مفوات کی تردید ہوگئی جسکا حال
مفصل گذرا اب یہہ پینسٹھ نام معہ ایکسو دس قول اٹھارہ کتب حدیث واسماء الرجال وتواریخ
اسلام سے اجلہ محدثین تابعین تبع تابعین علما وفقہا کی لکھی گئی ہین ناظرین ملاحظہ کرین

اور مولویصاحب کی افترا بہتان سراسر جہوٹ کو اندازہ کرین کہ کہانتک سچ ہے
اور تحقیق حق سے دور ہے اور اسکو بہی دیکہہ لین کہ مولوی صاحب کے نزدیک بندش
جہوٹ اور دہوکہ دہی عوام کا نام تحقیق اور تعصب اور حق پوشی کا نام انصاف اور
یہی دلیل عقلی و نقلی ہے اور انہین دو باتون کے بول بالا کرنے کے واسطے شروع
مطلب مین بطور پیش بندی یہ قاعدہ بنایا تہا کہ اپنے پسندیدہ شخص کی تعریفین تو خوشی
خوشی لکہتے چلے جاتے ہین اگرچہ اوسکی سند بہی ضعیف ہون اور غور کی نظر مین وہ
تعریفین درست بہی نہون تاکہ دہوکہ دہی اور حق پوشی مین کار آمد ہو کیونکہ یہ بات
مسلم ہے حال البیت ادری صاحبہا یعنی اپنی گہر کا حال گہر والا جانا کرتا ہے۔ ضرور
امام صاحب کی تعریفین حنفی لوگ اپنی مذہبی کتابون سے نقل کرینگے اونکو کہدینگے کہ
تمہارے پسندیدہ شخص امام ابو حنیفہؒ ہین اسلیئے تمنے خود اونکی تعریفین بنالین ہین
غور کی نظر مین درست نہین۔ نظر برین یہ اقوال خواہ تعریف امام ابو حنیفہؒ یا تردید
ہفوات مولویصاحب مین نقل ہوئی حنفی مذہب کی کتاب یا حنفی مذہب کے لوگون سے
نہین لیئی گئی شافعی مالکی حنبلی مذہب کے لوگ امام صاحب کی تعریف کرنے والے
ہین یا معاصرین امام صاحب محدثین تابعی تبع تابعی ہین جنپر مدار صحت احادیث و روایات
صحاح قرار پایا ہے۔ یا وہ جنکی قول کو مولویصاحب بہی مانتے ہین لکہا ہے جیسے شاہ
ولی اللہ صاحب یا شاہ عبد العزیز صاحب پہر بہی اگر اعتراض باقی رہے تو معاملہ سپرد نجد
جفائے یار کو سونپا معاملہ اپنا۔ اب آگے ہو نہا ہید الانفصال تو ہے۔

قولہ رہا خطیب بغدادی کہ اوسکو نئی روشنی والے علما مقلدین بُرا کہتے ہین سو اونکی
بُرا کہنے سے وہ بُرا نہین ہوسکتا اسلیئے کہ اونکی بزرگ اور مستند علما کے اقوال سے اور

ان کی مستند کتابون سے اوس کی بہی اوراس کتاب تاریخ خطیب کی بہی بڑی تعریف اور
بزرگی ثابت ہے یعنی تذکرۃ الحفاظ امام ذہبی جسکو مولوی احمد علی صاحب نے امام صاحب
کی تعریف کی واسطے دیوبند سے لاکر جلسے مین پیش کیا تہا اوس کے جلد ۳ ص۳۱۲ مین ہے الخطیب
الحافظ الکبیر الامام یعنی خطیب بڑی حافظہ والا امام محدث ہے اور ص۳۱۳ مین ہے کہ حدیث کا
بہت پرکھنے والا اور بہت یاد رکھنے والا اور خوب جاننے والا ہے بڑا فصیح وبلیغ ہے
ص۳۱۴ مین ہے کہ حدیث کا حفظ کرنا اور خوب یاد رکھنا گویا اسپر ختم ہوگیا ص۳۱۶ مین ہے
کہ مکی رمیلی نے کہا مین نے خواب مین دیکہا کہ گویا خطیب کے پاس بیٹہا ہون اور خطیب کے
داہنی طرف نصر بن مقدسی بیٹہے ہین اوراونکی داہنی طرف ایک بہت بزرگ شخص بیٹہے ہین
مین نے کہا کہ یہ عالی شان بزرگ کون ہین کہا کہ رسول اللہ صلعم ہین خطیب کی تاریخ سننے
کو تشریف لائے ہین اوراس خواب کی حکایت کو مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث
دہلوی نے بہی بستان المحدثین ص۱۳۵ مین لکہا ہے اور نخبہ کی شرح ع ہی مین ہے کل من
انصف علم ان المحدثین بعد الخطیب عیال علی کتبہ یعنی جو کوئی منصف ہے وہ جانتا ہے
کہ خطیب کی بعد جتنی محدثین ہوی ہین وہ خطیب کی تصنیفات سے تربیت پانے والے
ہین اب خیال کر لیجئے کہ خطیب کا مرتبہ حدیث مین ویسا ہے جیسا فقہ مین امام ابو حنیفہ کا یعنی
جیسے امام ابو حنیفہ کو فقیہون کا مربی کہا گیا ایسے ہی خطیب کو محدثین کا مربی کہا گیا ہے
اور اوسکی کتاب تاریخ جسکی حوالے مین نے دیئے ہین ایسی مقبولیت والی کتاب ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس کی قراءۃ کے جلسے مین شامل ہوئے۔

اقول خطیب بغدادی شافعی بہی پرانی روشنی کا آدمی ہے اور مقلدین حنفیہ اوس سے بہی
زیادہ پرانی روشنی کے ہین۔ البتہ فرقہ غیر مقلد چالیس برس سے مقلدین حنفی شافعی مالکی

حنبلی کی خزانون سے روغن چرا کر نئی مشعلچی بنے ہین اور یہ چاہتے ہین
کہ اوس عالم گیر روشنی پر اندہا دہند کہ کے اپنی لٹ پٹاتی روشنی کو چمکاوین سو یہ ہو
نہین سکتا واللہ متم نورہ خدا تعالی اپنے نور شریعت کی روشنی کا محافظ ہے مولوی حمید اللہ
صاحب یا معاصرین و معتقدین اونکے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو طعن کرین برا کہین انکے برا کہنے
سے نعوذ باللہ وہ بُرے نہین ہو سکتے کیونکہ اونکی بزرگی پر چارون مذہب کے علما کا اتفاق
اور اونکی مقبولیت مذہب پر جملہ فقہا و محدثین و تبع تابعین کا اجماع ہو چکا چنانچہ قاضی
ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری تحت آیہ اربابا من دون اللہ مین لکہتے ہین فان اہل
السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ علی اربعۃ مذاہب ولم یبق
سوی ہذہ الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف
کلہم وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ
وقال اللہ تعالی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا ۔۱۲ یعنی اہل سنت والجماعت بعد قرون ثلثہ کی چار مذہب
پر جدی جدی قایم ہو گئے اور کوئی مذہب فروع مین سوای ان چار مذہبون کے باقی
نہین رہا پس بیشک اجماع مرکب منعقد ہو گیا اسپر کہ جو مخالف آئمہ اربعہ کی ہو اوسکا قول
باطل ہے اور بیشک جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے میری امت گمراہی پر جمع نہوگی
اور فرمایا اللہ تعالے نے جو شخص خلاف اجماع مومنین راستہ تلاش کرے اوسکو ہم پہیر دینگے
جسطرف وہ پہرا اور ڈالینگے جہنم مین اور وہ بُرا ٹہکانا ہے ۔ مولوی حمید اللہ صاحب
اسطرح دہوکا دینا چاہتے ہین کہ خطیب بغدادی کی کتاب مقبول ہے اسکی بڑی بڑی
معتبر کتابون مین تعریف لکہی ہے اور مقبولیت کی یہہ دلیل ہے کہ آنحضرت صلعم اس کتاب کے

سننے کے واسطے تشریف لائے - اور مین ایسے مقبول کتاب اور معتبر کے حوالہ سے امام
ابو حنیفہ پر طعن کرتا ہون اور برا لکھتا ہون - تا لوگونکو یہہ شبہہ پڑے کہ ضرور ایسی مقبول
کتاب کا حوالہ مولوی صاحب کا سچا ہوگا - اب اس دہوکہ بازی مولویصاحب کو دیکہہ لو
عیان راچہ بیان - ساری کتاب مین تین حوالہ مولویصاحب نے خطیب سے نقل کئے
ہین - حوالہ اول تدریب الراوی مین خطیب نے کوفہ والون کے بارے مین کہا
ان روایاتہم کثیرۃ الدغل قلیلۃ السلامۃ من العلل اول تو یہہ حوالہ غلط بموجب چہ خوش گفت
است سعدی در زلیخا - کسکی تدریب الراوی اور کہان خطیب - دوسرے اس قول مین
امام صاحب پر طعن نہین بلکہ راویان کوفہ پر طعن کیا ہے جسکا جواب مفصل لکہا گیا - حوالہ
دوسرا مختصر خطیب سے کہ امام احمد بن حنبل نے کہا ابو حنیفہؒ سے روایت لینا نہین چاہیئے
اسکا الزامی جواب قول خطیب سے دیا گیا ہے (دیکہہ لو حوالہ تیسرا مختصر خطیب سے قول
ابو اسحاق فزاری کا کہ مجہسے مسئلہ پوچہتے ہین ہوئے قلم سے لکہا ہے) اسمین کوئی طعن نہین ہو سکتا
جسکا جواب واضح طور پر دیا گیا ہے - اب مولویصاحب کا یہ لکہنا جسکے حوالہ مین نے دیئے ہین
ایسے مقبولیت والی کتاب ہے وہ کون سے حوالے ہین کہ جسکے مدعی مولویصاحب ہو رہے ہے
ہین - اگر یہ دہوکہ نہین تو اور کیا ہے - اب اسطرف اقوال جوابات مین جو بحوالہ خطیب نقل
ہوئی دیکہہ لو - قاعدہ نمبری مخترعہ مولویصاحب کے جواب مین جو امام نسائی کے قول پر باندہا ہے
قول امام وکیع کا خطیب سے نقل ہوا ہے دوسری روایت احمد بن بلخی کے تیسرے اسمعیل بن حماد بن
نعمان کی توثیق چوتہی عبد اللہ بن داود کی روایت جسمین ان یدعوا لابی حنیفہ ہے پانچوین بابت بیعت
امام ابو حنیفہ پر قول خطیب کا چہٹے خواب امام ابو حنیفہ کا جسمین ابن سیرین نے تعبیر دی ساتوین
ترجمہ ابو حنیفہ مین جو کچہہ تعریف خطیب نے امام صاحب کی لکہی آٹہوین تعریف حافظ بروایت

اسرائیل بن یونس اور علاوہ اسکے ایکسو دس قول ہین جنکو نام بنام تعریف مین امام صاحب
کی نقل کیا ہے اکثر روائتین خطیب کی ہین اور آئندہ حوالون مین بہت قول خطیب کے نقل ہوئے
ہین جنکو فہرست سے ملاحظہ کرو مین مولویصاحب کی غیر مطابق حوالون سے مطابق واقعہ کے
حوالہ خطیب سے جو دی گئی ہین نسبت گونہ زیادہ ہین اس اعتبار پر مجیب کہتا ہے کہ اسکی کتاب
تاریخ جسکی حوالہ مولوی حمید الدہ صاحب کے جواب مین مجیب نے دی ہین ایسی مقبولیت والی
کتاب ہے کہ آنحضرت صلعم اوس کی قرارت کے جلسہ مین شامل ہوئی اور امام ابو حنیفہؒ کی تعریفین
جو اوسمین ہین وہ آپ نے سنین اور خوش ہوئی جیسے احیاء العلوم کو سنکر خوش ہوئے تھے جسکا
قصہ یہ ہے - قال سعد بن علی سمعت ابا الفتح الشاوی بمکۃ یقول دخلت
المسجد الحرام یوما فطرا علی حال واخذنی عن نفسی فلم اقدر ان اقف ولا
اجلس لشدۃ مابی فوقعت علی جنبی الایمن تجاہ الکعبۃ للعظمۃ وانا علی
طہارۃ وکنت اطرد عن نفسی النوم فاخذتنی سنۃ بین النوم والیقظۃ
فرایت النبی صلعم فی اکمل صورۃ واحسن زی من القمیص والعمامۃ ورایت
الائمۃ الشافعیؒ ومالکاؒ وابا حنیفۃؒ واحمد رحمہم اللہ یعرضون علیہ
مذاہبہم واحدا بعد واحد وھو صلی اللہ علیہ وسلم یقررھم علیہا ثم جاء شخص
من رؤساء المبتدعۃ لیدخل الحلقۃ فامر النبی صلعم بطردہ واھانتہ فتقدمت
انا وقلت یا رسول اللہ ھذا الکتاب اعنی احیاء علوم الدین معتقدی ومعتقد
اہل السنۃ والجماعۃ فلو اذنت لی حتی اقرا علیک فاذن لی فقرات علیہ من کتاب
القواعد - العقائد بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب قواعد العقائد وفیہ اربعۃ
فصول الفصل الاول فی ترجمۃ عقیدۃ اہل السنۃ حتی انتہیت الی -

قول الغزالی واند تعالی بعث النبی الامی القرشی محمد صلی
الله علیه وسلم الی کافة العرب والعجم والجن والانس فرایت
البشاشة فی وجهه صلے الله علیه وسلم ثم التفت وقال این الغزالی
واذا بالغزالی واقف بین یدیه فقال ها انا ذا یا رسول الله صلی
الله علیه وسلم فدنا ورد علیه السلام وناوله یده الکریمة فاکب
علیها الغزالی یقبلها ویتبرک بها وما رایت النبی صلعم
اشد سرورا بقراءة احد علیه مثل ما کان بقراءتی علیه الاحیاء
ثم انتبهت والدمع یجری من عینی من اثر تلک الاحوال
والکرامات وکان تقریره صلی الله علیه وسلم لمذاهب
السنة واستبشاره بعقیدة الغزالی وتقریرها نعمة من الله عظیمة و
منة جسیمة فسال الله تعالی ان یحیینا علی سنته ویتوفانا علی ملته - امین

یعنی کہا اسعد بن علی نے کہ مین نے ابوالفتح شادی سے مکہ مین سُنا وہ کہتے تھے کہ مین حرم شریف
مین ایک روز داخل ہوا اور مجھپر ایسی حالت طاری ہوئی کہ بے اختیار ہوگیا اور اس حالت
کی وجہ سے کھڑے ہونے اور بیٹھنے پر قادر نہو سکا داہنی کروٹ پر سامنے کعبہ شریف کے
لیٹ گیا اور مین وضو سے تھا نیند کو مین دفع کرتا تھا پر مجھے اونگھ نے لے لیا اور مین سونے
جاگنے کے درمیان مین ہوا پس مین نے رسول اللہ صلعم کو اچھی صورت اور عمدہ شان مین کرتہ
پہنے عمامہ باندہے ہوئے دیکھا اور یہ دیکھا کہ چارون امام یعنی شافعی امام مالک ابوحنیفہ احمد
رحمہم اللہ اپنی اپنے مذہب کے دلیلین یکے بعد دیگرے پیش کر رہے ہین اور آنحضرت صلعم
انہین ٹھیک اور ثابت بتاتے ہین پھر ایک شخص سردار اہل بدعت سے آیا اوسنے چاہا

کہ اندر حلقہ مین داخل ہو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا کہ اسکو دہول دہپہ دیکر نکالدو اسکے بعد
مین آگے بڑہا اور عرض کیا یارسول اللہ یہ کتاب احیاء العلوم میری اور اہل سنت و الجماعت
کے اعتقاد کی موافق ہے اگر آپ مجہکو اجازت دین تو مین آپ کو سناون حضرت نے
مجہے حکم دیا اور مین نے شروع کتاب قواعد عقاید سے اسطرح پڑہنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن
الرحیم کتاب قواعد العقاید وفیہ فصول اربعۃ الفصل الاول فی ترجمۃ عقیدۃ اہل السنۃ اور
پڑہتے پڑہتے جب اس قول غزالی پر پہونچا۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی امی قرشی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو جملہ عرب و عجم جن و انس کی ہدایت کے واسطے بھیجا۔ مین نے آثار خوشی کے چہرہ
آنحضرت صلعم پر دیکہے اور میری طرف دیکہہ کر فرمایا غزالی کہان ہے اوسیوقت غزالی
سامنے حاضر ہوئے عرض کی مین حاضر ہون یارسول اللہ اور آگے بڑہکر سلام کیا آنحضرت نے
جواب سلام کا دیکر اپنا ہاتہ بڑہایا غزالی نے جہک کر ہاتہ چوما اور برکت اوسکی حاصل کی
اور مین نے آنحضرت صلعم کو اپنے پڑہنے پر احیاء العلوم کے ایسا خوش پایا کہ ایسا کبہی کسیکو
مین نے اپنے پڑہنے پر خوش نہین دیکہا پہر مین جاگا اور آنسو میرے آنکہون سے اون
احوال اور کرامات کی دیکہنے کے اثر سے جاری تہے۔ اور یہ تقریر آنحضرت صلعم کی
چارون مذہب اہل سنت کے حق ہونے اور بشارت خوش عقیدتی غزالی اور اوسکے حق
ہونے پر ہی اور یہ تقریر یعنی ثبوت مذاہب اربعہ اور عقیدہ غزالی کا اللہ کی بڑی نعمت
اور احسان ہے ہم اللہ سے مانگتے ہین کہ سنت پر زندہ رکہے اور ملت حقہ پر ہمکو مارے
آمین۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ و دیگر آئمہ رضوان اللہ کے اجتہادات مسائل
شرعیہ کو آنحضرت صلعم نے اچہی طرح دیکہہ سنکر قبول فرمایا اور جو شخص اونکے خلاف ہوا اوسے
مجلس شریف مین آنے نہین دیا چنانچہ اس واقعہ مین سردار اہل بدعت سے جو کسی کا ان

آئمہ متبوعین سے مقلد تھا مراد ہے اگر وہ شخص انمیں کسیکا مقلد ہوتا تو اپنے امام کے پاس جگہ پاتا چونکہ غیر مقلد تھا دھول دھپہ لگا کر اہانت سے نکلوا دیا اور کتاب احیاء العلوم اور اوسکے مصنف غزالی کی ایسی مقبولیت ثابت ہوئی جو خطیب بغدادی کی اوسکی برابر نہیں ہوسکتی اسواسطے کہ آنحضرت صلعم نے ایک ایک ورق اسکا سنا اور خود ملاحظہ کیا بلکہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم کو بھی آنحضرت صلعم کا ملاحظہ کرانا اور اوسکے منکر پر حد مفتری لگوانا ثابت ہے۔ اس قصہ کو امام یافعی نے اسطرح لکھا ہے لما جمع ابو الحسن المغربی من نسخ الاحیاء وھم باحراقھا فرئی تلک اللیلۃ کانہ دخل الجامع فاذا ھو بالنبی صلعم فیہ ومعہ ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما والامام الغزالی قائم بین یدیہم فلما اقبل ابو الحسن قال الغزالی ھذا خصمی یا رسول اللہ فان کان الامر کذالک تبت الی اللہ وان کان شیئا حصل لی من برکتک واتباع سنتک فخذ لی حقی من خصمی ثم ناول النبی صلعم کتاب الاحیاء فتصفح النبی صلعم ورقۃ ورقۃ من اولہ الی اخرہ ثم قال واللہ ان ھذا لشئ حسن ثم ناولہ الصدیق رض فنظر فیہ فاجادہ ثم قال نعم والذی بعثک بالحق انہ لشئ حسن ثم ناولہ الفاروق عمر رض فنظر فیہ واثنی علیہ کما قال الصدیق فامر النبی صلعم بتجرید الفقیہ علی بن حرزھم عن القمیص وان یضرب حد المفتری فجرد وضرب فلما ضرب خمسۃ اسواط تشفع فیہ الصدیق رض وقال یا رسول اللہ لعلہ ظن خلاف سنتک فاخطاء فی ظنہ فرضی الامام الغزالی وقبل شفاعۃ الصدیق رض ثم استیقظ ابن حرزھم واثر السیاط فی ظھرہ واعلم اصحابہ وتاب الی اللہ عن انکارہ واستغفر ولکنہ

بقی مدۃ طویلۃ متالما من اثر السیاط ۱۲ یعنی جب ابوالحسن علی مغربی نے نسخہ احیار العلوم کے جمع کراے اور اونکے پہونکدینے کا ارادہ کیا تو اوس رات مین اوسنے دیکہا کہ جامع مسجد مین داخل ہوا ہے اور رسول اللہ صلعم وہان تشریف لائے اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ آپ کے ہمراہ ہین اور امام غزالی سامنے کہڑے ہین جب ابوالحسن علی بن حرزم سامنے آیا کہا یا رسول اللہ صلعم یہ میرا دشمن ہے اگر بات ایسی ہے جیسے اوسنے گمان کیا ہے تو مین اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہون اور اگر کچھ مجھے آپ کی برکت اور اتباع سنت حاصل ہوئی تو میرا بدلہ میری دشمن سے لیجئے پہر آنحضرت صلعم نے کتاب احیار العلوم لیکر صفحہ صفحہ ورقہ ورقہ اول سے آخر تک ملاحظہ کیا اور فرمایا قسم اللہ کی یہ تو بیشک اچہی کتاب ہے پہر حضرت ابوبکر صدیق نے اوس کتاب کو لیکر دیکہا اور عمدہ بتایا اور کہا ہان قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپ کو حق لیکر بہیجا ہے بیشک یہ اچہی کتاب ہے پہر لیا اوسکو حضرت عمرؓ فاروق نے اور نظر کی اور دیکہکر ایسی تعریف کی جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کی تہی بعد ازان آنحضرت صلعم نے علی بن حرزم فقیہ کے واسطے کرتا اوتار کر ننگا کرنیکا حکم دیا اور فرمایا اسپر حد مفتری کی مارین پس اوسے ننگا کر کے حد ماری گئی جب پانچ کوڑی اوسکے لگ چکے حضرت ابابکر صدیق نے اوسکی سفارش کی اور کہا یا رسول اللہ شاید اسکا گمان یہ تہا کہ یہ کتاب خلاف سنت ہے اسنے اپنے گمان مین خطا کی ہے معاف فرمایئے اسپر غزالی بہی راضی ہوئی سفارش منظور ہوئی پہر علی بن حرزم بیدار ہوا اور اثر کوڑونکا اوسکی پشت پر موجود تہا اپنی اصحاب کو دکہایا سب قصہ سنایا اور اللہ کے سامنے اپنے انکار سے توبہ اور استغفار کی لیکن بہت مدت تک تکلیف اور اثر کوڑونکا باقی رہا ۱۲ معلوم ہوا کہ کتاب احیار العلوم کو آنحضرت صلعم نے اچہی طرح صفحہ صفحہ ورق ورق ملاحظہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے بہی اچہی طرح ساری

کتاب دیکہی اور پڑہی بعد ازان اوسکے منکر کو سزا دلائی بخلاف تاریخ خطیب کہ اوسکے سننے کی
واسطے تشریف آنحضرت صلعم کا لانا راوی نے بیان کیا ہے مگر یہ نہین بتایا کہ آپ نے
سنایا نہین اور کس مضمون پر اپنی خوشی اور کس مضمون پر ناخوشی ظاہر فرمائی جس سے کل یا
جزو کتاب کی مقبولیت پر دلیل ہوتی اور اس کتاب احیاء العلوم مین کسی بات کا تردد باقی
نہین رہا کیونکہ اول سے آخر تک خود بہی اور جناب شیخین نے بہی نظر ڈالی پس جو درجہ مقبولیت
اس کتاب کا ہو اوہ تاریخ خطیب کا نہین ہے اسلئے مین ایسی مقبول کتاب کے حوالہ سے بہی
نقل کرتا ہون جیسے تاریخ خطیب کے حوالہ سے لکہا گیا ہے سب کتب مقبولہ یعنی بخاری و
مسلم و تاریخ خطیب و احیاء العلوم مقبول شخص امام ابوحنیفہؒ کی تعریف پر متفق ہون اور ان
سچے حوالونکی مقبولیت سے خدا تعالی اس کتاب کو بہی قبول فرماوین آمین - قال الغزالی
فی الاحیاء - فالفقہاء الذین ہم زعماء الفقہ وقادۃ الخلق اعنی الذین کثر اتباعہم
فی المذاہب خمسۃ الشافعی ومالک واحمد بن حنبل وابوحنیفۃ وسفیان الثوری
رحمہم اللہ تعالی وکل واحد منہم کان عابدا وزاہدا وعالما بعلوم الاخرۃ
وفقیہا فی مصالح الخلق فی الدنیا ومریدا بفقہہ وجہ اللہ تعالی -
یعنی فقہا جو سردار فقہ کے اور پیشوا مخلوق کے ہین یعنی جنکی مقلد مذہب مین زیادہ ہین وہ
پانچ ہین امام شافعی - امام مالک - امام احمد بن حنبل - امام ابوحنیفہ - امام سفیان ثوری رحمہم اللہ
اور ہر ایک ان مین عابد اور زاہد اور عالم علوم آخرت کا تہا اور فقیہ مصلحت مخلوق کا دنیا
مین اور ارادہ رکہنے والا اپنی فقہ سے ذات اللہ تعالی کا تہا - اور آگے بیان کرکے
ترجمہ ابوحنیفہ کی یہ لکہا - اما الامام احمد بن حنبل و سفیان الثوری رحمہما اللہ فاتباعہما
اقل من اتباع ہولاء - یعنی امام احمد بن حنبل و سفیان ثوری رحمہما اللہ کے مقلدین ان تین

اماموں کے مقلدون سے بہت کم ہین ۱۲ اور پہر بعد تعریف علم ظاہری و باطنی یہ لکہا
وانظر الی الذین ادعوا الاقتداء بہولاء اصدقوا فی دعواہم ام لا - ۱۲
یعنی اب دیکہو اللہ تعالے نے ان لوگون کے سینہ کہولدیئے ہتے اور علوم ظاہری اور باطنی
انپر سب کہل گئے ہتے پس جن لوگون نے دعوا انکے مقتدا ہونیکا کیا وہ اپنی دعوی مین سچے
ہین یا نہین - اب مولویصاحب کے سچے جہوٹے ہونے کا حال ناظرین معلوم کرسکتے ہین کہ
کیا چالاکی کی ہے بقول شخصے آنکہون مین کاجل لگایا ؎

زمین و آسمان مرکز سے اپنے چاہین ہٹ جائین :: مگر ممکن نہین ہی خوئے بد طبیعت سے ٹل جائے

اب یہ بہی ناظرین ملاحظہ کرین کہ امام محمد غزالی اور اونکی کتاب احیاء العلوم کی مقبولیت کا
جو علمانے حال لکہا ہے اوسمین سے قدری مذکور ہوا جسکو حضرات غیر مقلدین نے بہی اپنی تصنیفات
مین لکہا ہے چنانچہ مولوی صدیق حسن صاحب قنوجی جو مجدد المذہب قرار دیئے گئے ہین
تقصار مین اسطرح تحریر فرماتے ہین - کتاب احیاء العلوم او معروف و مقبول است آنحضرت
صلعم در واقعہ تعزیر بعض منکران آن کتاب امر فرمودہ و با موسی و عیسی بغزالی مباہات کردہ
یعنی اونکی کتاب احیاء العلوم مشہور اور مقبول ہے آنحضرت صلعم نے ایک واقعہ مین بعضے منکرین
اوس کتاب پر تعزیر کا حکم فرمایا ہے اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سے غزالی پر فخر کیا ہے
باوجود اسکے اس کتاب کو اور غزالی کو برا کہتے ہین اور یہ قول ہے کہ غزالی فلسفی تہے اور اس
کتاب مین چار حصہ مضمون خراب ہی شاید ایک حصہ اچہا ہے چنانچہ وہ ہی مجدد المذہب
اپنی کتاب حظیرۃ القدس مین لکہتے ہین غزالی را شک نیست اما عالم بود بعلوم فلسفہ کہ
تصوف وجودیہ و نظائر ایشان ترجمہ آن علوم است بعبارات و اشارات دیگر و کتاب احیاء
او چہار مادۂ فاسدہ دارد جسکا یہ مطلب ہے کہ امام غزالی کو علم فلسفہ مین پوری مہارت

تھی اور تصوف وجودیہ اور جو اسکی مثل ہے اونہین علوم فلسفہ کا ترجمہ اور عبارتون اور دوسرے
اشارون مین کیا ہے اور کتاب احیا مین چار مادہ خراب ہین۔ غالباً پانچ مادون پر تقسیم کر کے
چار مادہ خراب بتائے جسمین ایک باقی رہا شاید وہ اچھا ہو اوسکی تصریح نہین کی علوم فلسفی کا
ترجمہ بتایا اور غزالی کو صاف لفظون مین فلسفی تجویز کیا اور کچھہ مضمون اور آگے لکھکر ابو علی اور
ابو نصر کو اور دیگر معقولیان اہل اسلام کو بجز ابن تیمیہ ملحد لکھا البتہ غزالی کی نسبت اتنا تسمہ
باقی رکھا کہ مرنے کے وقت اپنے اقوالون سے توبہ کر رہے تھے اور بخاری شریف کو سینہ پر
رکھکر انتقال کیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ احیاء العلوم ملحدانہ خیال کی کتاب ہے اور مصنف
کے نزدیک بھی آخر کو وہ برا خیال قرار پائی تھی چونکہ مولوی صاحب کے لباس مین گریبان
نہین ہے جو اوسمین ہی موہنہ جھکا لیتے اسلئے یہہ کہتے ہین کہ نئی روشنی والے علماء مقلدین
خطیب کو برا کہتے ہین۔ اب مجھے بھی ضرور ہوا کہ جنکو وہ پرانی روشنی کا عالم سمجھتے ہین اونکا
حال دکھاؤن۔ خطیب بغدادی کا زمانہ چھوتھی صدی مین ہے کیونکہ ۳۹۲؁ھ مین پیدا
ہوئے اور ۴۶۳؁ھ مین وفات پائی۔ خطیب نے منجملہ اور تصنیفات کے تاریخ بغداد جو بنام
تاریخ خطیب مشہور ہے تصنیف کی اور اس تاریخ مین یہہ قاعدہ رکھا کہ جس شخص کا تذکرہ
ہے اوسکی بھلائی برائی مین جو روائتین بہم پہونچین صحیح و ضعیف سب نقل کی اور آخر ذکر
پر اوسکے بھلے برے کو تسلیم کیا۔ چنانچہ خطیب کا قول ہے۔ کلما ذکرت فی التاریخ
رجلا اختلفت فیہ اقاویل الناس فی الجرح والتعدیل

علی ما اخرتھا وختمت

بہ الترجمۃ۔ یعنی جب مینے کسی شخص کا جسکے حق مین مختلف اقوال لوگون کے جرح
و تعدیل مین ہین ذکر کیا ہے تو جس بات کو آخر کرکے مینے ترجمہ ختم کیا ہے اوسپر اعتماد

رکہا ہے۔ چونکہ یہ امر اجتہادی اور غلبہ ظن پر ہی ممکن ہی کہ جسپر خطیب نے ترجمہ ختم کیا۔ اور اوسکو معتبر سمجہا اوسکے خلاف ہو پہر باوجود اسکے امام احمد بن حنبل صاحب مذہب آور امام ابو حنیفہ صاحب مذہب جنکا شہرہ عام ہو چکا تہا اونکے ترجمون مین اول فصل مین تعریف اور توثیق اور دیگر بہلائیون کو نقل کیا اور آخر مین روایتین طعن کی لکہین جسپر اوسی زمانہ کی علمائے اسکو تعصب مذہبی تبایا اور حافظ ابو عمر ابن عبد البر مالکی نے جسکی عبارت بحوالہ تمہید مولوی حمید اللہ صاحب نے امام ابو حنیفہؒ کی سیئی الحفیظ پر پیش کی ہے کتاب الانتہا فی مناقب فلاثتہ الفقہا لکہی اور امام ابو حنیفہؒ کی فضائل نقل کئے اور جرح کو باطل کیا انکی پیدایش ۳۶۸ھ کی ہے جو خطیب سے چوبیس سال عمر مین بڑے ہین اور اوس سے کسیقدر پرانے ہین اور جس سال خطیب کا انتقال ہوا یعنی ۴۶۳ھ اسی سال مین حافظ ابن عبد البر کی وفات ہوئی بعد ازان علامہ ابن جوزی کا زمانہ آیا جنکی پیدایش ۵۱۰ھ اور وفات ۵۹۷ھ مین ہوئی چونکہ یہ حنبلی مذہب تہے ترجمہ احمد بن حنبل کے مطاعن پر جو خطیب نے لکہی تہی سہم المصیب علے کبد الخطیب رسالہ لکہا امام احمد کی فضائل نقل کئی مگر امام ابو حنیفہؒ پر مطاعن کا کچہ جواب ندیا بدستور رہا جسمین سے مولوی حمید اللہ صاحب نے بحوالہ صاحب المنتظم یعنی ابن جوزی تین روایتین اپنی تحقیق مین لکہی ہین پہر اسکے بعد زمانہ ابن جوزی مین حافظ یوسف سبط ابن جوزی نے کتاب الانتصار لامام ائمۃ الامصار لکہکر خطیب اور ابن جوزی کے جواب لکہی اور حافظ علی بن حسین شافعی نے تاریخ کبیر دمشق کی لکہی اور جو غلطیان خطیب سے واقع ہوئین تہین اونکو بیان کیا اور جواب دیئے اور جو زیادتیان ابن جوزی سے ہوئین اونپر جلال الدین سیوطی وغیرہ نے تعقبات ابن جوزی وغیرہ کتابین لکہین جو ماہرین پر پوشیدہ نہین اور اسی طرح پر اپنی روشنی کے خلاف کرتے آئے دیکہو ابن عدی کی کامل کا ذہبی نے خلاصہ کیا ہے اور جسمین جا بجا جگہ اوسکی

خطائین نکالین اور ابوحفص ابن صاعد ابن خزیمہ وغیرہ پر تعاقب کیا تین عبارتین ذہبی
کی ہی بطور نمونہ پیش ہین - ترجمہ سمین مفسر ابی عبداللہ محمد بن حاتم البغدادی -
ذکرہ ابو حفص الفلاس فقال لیس بشیئ قلت ہذا من کلام الاقران الذی لایسمع فان
الرجل ثبت حجۃ ۱۲ یعنی محمد بن حاتم کو ابوحفص فلاس نے لیس بشیئ کہاہے مین کہتا ہون یہ کلام
ہمعصر کا ہے نہین سُنا جاویگا بیشک آدمی محمد بن حاتم ثبت حجۃ ہے - ترجمہ ابی بکر بن داؤد
سجستانی - قلت لاینبغی سماع قول ابن صاعد فیہ کما لم یقدح تکذیبہ لابن
صاعد وکذا لایسمع کلام ابن خزیمۃ فیہ فان ہولاء بینہم عداوۃ بینۃ فقف فی
کلام الاقران بعضہم فی بعض یعنی مین کہتا ہون قول ابن صاعد کا ابی بکر بن داؤد کے حق
مین سُننے کے لائق نہین ہے اور قول ابی بکر کا ابن صاعد کی تکذیب مین بہی ایسے ہی
قادح نہین اور نیز کلام ابن خزیمہ کا ابوبکر کے حق مین سُنا نہین جائیگا کیونکہ ان لوگون مین
باہم عداوت ظاہر ہے پس کلام اقران مین جو بعض کے حق مین بعض کا ہے اوسمین توقف کر -
ترجمہ یعقوب بن محمد بن عیسی قلت سبب عدم معرفۃ ابن عدی لہ ما لحق اصحابہ ولا نشط لکتابۃ
حدیثہ من اصحاب اصحابہ والا فالرجل مشہور - مین کہتا ہون ابن عدی کی عدم معرفت کا سبب یعقوب
بن محمد کو یہ ہے کہ ابن عدی اوسکی اصحاب سے نہین ملا اور اوسکے اصحاب کے حدیثین
لکہنے مین قصد نہین کیا ورنہ وہ آدمی مشہور ہے - اسی طرح صدہا قول ہین - اور لیجئے
خود ذہبی پر جو اونکی زیادتی ہوئی ہے اونکے بعد کے علماؤن نے جو وہ بہی پڑرہی روشنی
سکے ہین اس سے بہی زیادہ دار وگیر کی ہے علامہ سیوطی اور تاج الدین سبکی کا قول ملاحظہ
کیلیے نقل کرتا ہون قول علامہ سبکی شافعی - ہذا شیخنا الذہبی لہ علم ودیانۃ
وعندہ علی اہل السنۃ تحمل مفرط فلا یجوز ان یعتمد علیہ وہو شیخنا

ومعلمنا غیر ان الحق احق بالاتباع وقد وصل من التعصب المفرط الی حد یستحی منه وانا اخشی علیه من غالب علماء المسلمین وائمتهم الذین حملوا الشریعة النبویة فان غالبهم اشاعرة وهو اذا وقع باشعری ولا یذر والذی اعتقدہ انهم خصماءہ یوم القیامة ۱۲ یعنی یہ ہمارا شیخ ذہبی اسکو علم اور دیانت ہے اور اہل سنت پر اسکو بہت تحمل ہے باوجود اسکے جایز نہین کہ اسکے قول پر اعتماد کیا جاوے۔ حالانکہ وہ ہمارا شیخ ہمارا معلم ہے کیونکہ حق بات قابل اتباع ہے اور بیشک اسکا تعصب حد سے زیادہ پہونچا ہے کہ اوس سے شرم آتی ہے اور مین اسپر ڈرتا ہون کہ اکثر علما اور ائمہ مسلمین جنہون نے شریعت نبویہ صلعم کی بوجھ کو اوٹھا لیا ہے اونمین اکثر لوگ عقاید مین اشعری ہین اور ذہبی جسوقت اشعری مذہب والے یا جو اسکا اعتقاد رکھے پاتا ہے بغیر طعن اور جرح کئے نہین چھوڑتا۔ بیشک وہ لوگ قیامت کی روز جھگڑا کرکے بدلہ لین گے یعنے یہ تاج الدین سبکی شاگرد ذہبی کی ہین ذہبی کی وفات ۷۴۸ھ مین ہوئی اور سبکی کی ۷۷۱ھ مین تعصب ذہبی کو اور اونکی جرح اور طعن کرنے پر حقیقت حال بتا دیا۔ اور جلال الدین سیوطی کہتے ہین۔ وان غرك دندنة الذهبی فقد دندنا علی الامام فخر الدین وعلی اکبر من الامام ابو طالب المکی وعلی اکبر منه ابو الحسن الاشعری الذی یجول ذکره فی الافاق ویجوب وکتبه مشحونة بذلك المیزان والتاریخ وسیر النبلاء افقابل انت کلامه فی هولاء کلا والله لا یقبل کلامه فیهم بل نوصلهم حقهم ونوفیهم ۱۲ یعنے دھوکہ نہ دی تجکو گھنگھنانا ذہبی کا بیشک وہ گھنگھنایا ہے امام فخر الدین پر اور اوس سے بہی بڑے امام ابو طالب مکی

اور اوس سے بہی بڑے ابو الحسن اشعری پر وہ ابو الحسن جسکا ذکر جہان مین گہومتا اور چکر کہاتا ہے کتابین ذہبی کی اس گھنگھناہٹ سے بہری ہوئی ہین میزان اور تاریخ اور سیر النبلا کیا تو اوسکی بات کو ان لوگون کے حق مین قبول کرنے والا ہے۔ ہرگز نہین قسم اللہ کی ان لوگون کے حق مین اوسکا کلام قبول نہوگا۔ بلکہ ہم پہونچا دینگے اور پورا دینگے اونکا حق اب مولوی حمید اللہ صاحب دونو آنکہین خوب کہولکر دیکہین کہ یہ پرانی روشنی والے عالم کیا کہہ رہے ہین۔ گو کسی کے برا کہنے سے کوئی برا نہین ہوتا مگر جسکی جو بات قابل قبول ہے لیجاتی ہے اور نہین تو کالاے بد بریش خاوندا وسکی نذر ہے پس جسطرح ذہبی کا قول ابو الحسن شعری وغیرہ کے حق مین غیر معتبر ہے اسیطرح امام ابو حنیفہ جنکا ذکر مشرق سے مغرب تک پہیلا ہے اور جہات ستہ مین اونکا علم و فضل عالمگیر ہو رہا ہے کسیکا قول برائیکا اونکے حق مین معتبر نہین اسلئے آپکے جملہ حوالہ چاہے خطیب کی ہون یا ذہبی کی ابن جوزی کی ہون یا دارقطنی کے ابن عدی کی ہون یا بیہقی کی سب سوء ادبی ہے ہرگز قابل اعتبار نہین اسی وجہ سے آپ صاحبونکو آپکے پیشوا ملا معین صاحب دراسات مطلع کر دیا ہے۔ وحمق قائله كحمق السوفسطائية الى مثل ابي حنيفة جبل من جبال الله الشوامخ في غزارة علوم النقل والعقل ۱ه یعنے جیسے فرقہ سوفسطائی احمق ہے ایسے ہی کہنے والے طعنہ کی مثل ابو حنیفہ کو وہ بہی احمق ہین ابو حنیفہؒ ایک پہاڑ ہین اللہ کے اونچے پہاڑون مین سے بکثرت علوم نقلی و عقلی مین ۱ه چونکہ مولوی حمید اللہ صاحب محض ناواقف ہین زبردستی عالم اور اوسپر یہ طرہ کہ محقق بنتے ہین اور فضول دعوی کرتے ہین اسلئے قدرے حال اونکو دیکہایا گیا۔

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم ٭ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

قولہ پس یہ اکتیس علماء اہل سنت و الجماعت ہی ہین اور بعض ان مین سے یعنی ابو اسحاق فزاری
اور عبد اللہ بن مبارک امام مالک طاؤس زہری امام صاحب کی ہمعصر ہی ہین اور یہ کتابین
مستند اسماء الرجال اور معتبر تواریخ اہل سنت و الجماعت ہی ہین اور ان کتابون سے
اور ان اقوال علما سے امام صاحب کی نسبت یہ ثابت ہی ہی کہ کم علم رکھتے تھے اور حدیث
کا علم بہت قلیل تہا اور حدیث کی جانچ پرکہہ بہی کم تہی ۔ **اقول** پس یہ ۶۳ تینتیس علما
جنکے اقوال پندرہ کتابون سے لیکر ہزرہ درائی مولوی حمید اللہ صاحب کی روکی ہے
اہل سنت و الجماعت ہی ہین اور اکثر ان مین سے جیسے سفیان بن عیینہ امام مالک امام شعبہ
امام وکیع عبد الرزاق بن ہمام عبد اللہ بن مبارک حفص بن غیاث یحیی بن ابی زائدہ ۔
داؤد طائی امام الاولیا سفیان ثوری یزید بن ہارون یحیی بن سعید قطان ۔ قاسم وغیرہ
امام صاحب کی ہمعصر بہی ہین اور یہ پندرہ کتابین تہذیب الکمال تذکرۃ الحفاظ تہذیب
التہذیب تاریخ خطیب تاریخ ابن خلکان تاریخ ابن خلدون میزان الاعتدال ۔
تخریج ہدایہ ابن حجر تدریب الراوی مصفی شرح موطا بستان المحدثین ۔ عقود الجمان خیرات الحسان
نخبۃ الفکر مستند اسماء الرجال اور معتبر کتب تواریخ اہل سنت و الجماعت ہی ہین اور
ان اقوال علما سے اور نیز پینسٹھ ۶۵ علما کی ایکسو دس ۱۱۰ اقوال سے امام صاحب کی نسبت یہی
ثابت ہی کہ امام ابو حنیفہ کی برابر زمانہ تبع تابعین مین کوئی عالم نہ تہا سب سے بڑے عالم مقتدا
عابد زاہد متقی تہے اور حدیث کا علم جو ایک ہزار چھبیس ۱۰۲۶ صحابہ رسول اللہ صلعم کا اہل کوفہ نے حاصل
کیا تہا اوس کل علم کی امام صاحب عالم تہے اور حدیث کی جانچ ایسے تہی کہ بڑے بڑے اوس
زمانہ کے تابعین نے آپکو حکیم تبایا اور باقی محدثین کو عطار ۔ ۵

سکر یہ کب ملے جاہل کو اوس کی چوکہٹ کا ۔ خمار جہل و ضلالت مین جب پہرے بھٹکا

قولہ اس سے بڑہکر بہت غور سے دیکہو کہ خود اونکے بڑے مشہور اور نامی شاگرد امام
ابو یوسف صاحب نے امام صاحب کو ایسے مسئلے سے بے خبر اور ناواقف کہدیا کہ جسکو بچے
ہی جانتے ہین یعنی تاریخ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۳ مین ہے مقی ابو یوسف لیستمع المغازی
من محمد بن اسحق او من غیرہ واخل مجلس ابی حنیفۃ ایاما فلما اتاہ قال لہ
ابو حنیفۃ یا ابا یوسف من کان صاحب رایۃ جالوت فقال لہ ابو یوسف انک امام وان
لم تمسک عن ھذا سالتک واللہ علی روس الملاء ایما کان اولا وقعۃ بدر او احد
فانک لا تدری ایھما کان قبل الاخر فامسک عنہ یعنے امام ابو یوسف جہاد وغیرہ
کا علم حاصل کرنے کی غرض سے محمد بن اسحق کی یا اور کسیکی پاس جانے لگے اور کچہ عرصہ تک امام
ابو حنیفہ کی یہان حاضر نہوئے پہر جب آئے تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ ای ابی یوسف
بہلا جالوت کی لشکر کا نشان بردار کون تہا امام ابو یوسف صاحب نے کہا کہ آپ امام
ہین اور اگر آپ ایسے سوال کرینگے تو قسم ہے اللہ کی مین آپسے مجمع عام مین یہ پوچہونگا
کہ بدر کی لڑائی پہلے ہوئی تہی یا احد کی پہلے ہوئی تہی اور آپ کو اس کی خبر نہین پس امام صاحب
خاموش ہوگئے اس حکایت سے جو کچہ اور باتین ثابت ہوتی ہین اونکو تو جانے دو مگر اتنا
خیال کرلو کہ امام ابو یوسف صاحب نے امام ابو حنیفہ صاحب کو اتنی بات سے بہی ناواقف کہدیا
کہ بدر کی لڑائی پہلی ہوئی یا احد کی جس کو ہزاروں بے پڑہے بہی جانتے ہین۔
اقول مولوی حمید اللہ صاحب نے جو اور باتین اس حکایت سے ثابت ہوتین ہین
ناحق جانے دیا اونکو بہی تحریر فرماتے تا ہجو امام ابو حنیفہؒ کی اور تسوید نامہ اعمال مولوی
صاحب کی اچہی طرح ہو جاتی ۔ اور فہم رسا کی خوبی کہ سیدہی بات کو اولٹا سمجہنا تحقیق حق
اسکا نام ہے صاف طور پر معلوم ہو جاتا بہر صورت یہ چالاکی الحرب خدعۃ کو معمول یہ

قرار دیگر۔ بے ادبانہ کلام شاگرد پر تحمل و شفقت اوستاد کو تحصیل اوستاد پر اچہا محمول کیا اور یہ
عمدہ ہاتھ آیا کہ اگر شاگرد کسی موقع پر اپنے عدم تدبر یا نارسائی فہم یا حالت غصہ مین اوستاد
کا قول رد کرے یا بے ادبانہ بات خلاف عقل و نقل کہدی تو اوس اوستاد کی جاہل ہونیکا
فتوی دینا چاہیئے۔ یہ واقعہ امام صاحب کے تحمل اور عین شفقت پر دلیل ہی کہ امام ابو یوسف
نے بے ادبانہ بات کہی اور امام صاحب نے اوسپر سکوت فرمایا۔ اور ایسے واقعہ عالم پر اکثر
پیش آتی ہین اور امام صاحب پر بہی پیش آئے چنانچہ جرجانی کہتے ہین سالہ بحضرتی
شاب فاجابہ فقال لہ اخطات فقلت لمن حولہ سبحان اللہ الا تعظمون
ھذا الشیخ فالتفت الی فقال دعھم ۱۲ یعنی ایک جوان نے میری موجودگی مین
امام صاحب سے مسئلہ پوچہا امام صاحب نے اوسے بتایا اوس نے
کہا تمنے خطا کی پس مین نے پاس والون کو کہا کیون تم اس شیخ کی تعظیم نہین کرتے سبحان اللہ
تمہارے سامنے کوئی ایسا کہے پس میری طرف التفات کرکے کہا چہوڑدے انکو۔ چونکہ امام
ابو یوسف بچپن سے امام صاحب کی پرورش مین رہے اور آپ کے حضور مین رہکر علمی ہوش
پکڑا اقتضائے عمر اور وقت سے بقول کرمہای تو مارا کرو گستاخ کوئی بات ناگفتہ کہی اور اوسپر
آپ نے تحمل کیا یہ امام ابو حنیفہ کی عالی ظرفی اور شفقت ہی جب امام ابو یوسف ماہر اور واقف
علوم ہوئے اور تمیز عالم اور جاہل مین فرق مراتب پر قادر ہوئے اوسوقت کی اقوال مولویصاحب
غور سے دیکہین اور شعور پکڑین قال ابو یوسف کان اذا صمم علی قول درت
علی مشائخ الکوفۃ ھل اجد فی تقویتہ قولہ حدیثا او اثرا فربما وجدت الحدیثین
او الثلاثۃ فاتیتہ بھا فمنھا مایقول فیہ ھذا غیر صحیح او غیر معروف فاقول لہ
وما علمت بذالک مع انہ یوافق قولک فیقول انا عالم بعلم اھل الکوفۃ ۱۲

کہا ابو یوسف نے جب مجھپر قول گران ہوتا تو مین مشائخ کوفہ کے پاس آتا جاتا۔ تاادس قول کی
تقویت مین کوئی حدیث یا اثر پاؤن پس اکثر روایات مین دو تین حدیثین پاتا اور اونکو
امام صاحب کے پاس لاتا اون مین سے کیسیکو آپ کہتے یہ صحیح نہین اور کسیکو کہتے یہ غیر مشہور
ہے مین کہتا کہ آپ نے انکو کیسے جانا باوجود اسکے کہ یہ حدیثین آپکے قول کے موافق
ہین آپ فرماتے کہ مین کوفہ والونکے علم کا عالم ہون۔ اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ امام
ابو یوسفؒ اپنے زمانہ تحصیل مین عدم تمیز کی وجہ سے تعجباً امام صاحب سے استفسار حال
کرتے جب واقف ہوتے اوسپر اطمینان سے کاربند ہوتے ۱۲ قال ابو یوسف ما رأیت
احداً اعلم بتفسیر الحدیث و مواضع النکت التی فیہ من الفقہ من ابی حنیفۃ کہا ابو یوسفؒ نے
مین نے جاننے والا تفسیر حدیث اور نکات حدیث کا جسمین فقہ ہو امام ابو حنیفہ سے زیادہ
اور بہتر کسیکو نہین دیکھا حمدان بن ابی ذی النون نے کہا مین نے عصام بن یوسف سے
سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے امام ابو یوسف سے کہا اجتمع الناس علٰے انہ لا یتقدمک احد فی
المعرفۃ والفقہ فقال ما معرفتی عند معرفۃ ابی حنیفۃ الا کنہر صغیر عند نہر الفرات یعنی سب کا یہ اتفاق ہے
کہ تمسے بڑھکر معرفت حدیث اور فقہ مین کوئی اور نہین ہے اونہون نے کہا میری معرفت حدیث
و فقہ کی معرفت امام ابو حنیفہؒ کے مقابلہ پر ایسی ہے جیسے کوئی چھوٹی نہر دریائے فرات کے
سامنے ۱۲ الموفق ۱۶۵ ان اقوال سے حدیث کی پرکھ اور معانی کی جانچ اور کثرت علم حدیث
اور تفسیر الفاظ کی تعریف ہوئے اب اگر کوئی ناواقف کسی قول شاذہ کو اپنی کج فہمی سے
مطابق واقع کی بنا کر مقابل اقوال مشہورہ کے پیش کرے وہ باطل ہے ؎

نہین چھپتی ہے شوخی عہد طفلی مین حسینون کی ؎ بناؤ لاکھ تم بنتی نہین ہے بات بندش کی۔

قولہ اس سے بھی بڑھکر یہ ہے کہ امام صاحب نے خود اپنی کم علمی کا بیان کیا ہے چنانچہ

تاریخ ابن خلکان جلد اول صفحہ ۲۱۳ مین ہو جکی وکیع قال لی ابو حنیفة النعمان بن ثابت
اخطئت فی خمسة ابواب المناسك بمکة فعلمنا الحجام وذلك انی اردت
ان احلق راسی فقال لی اعرابی انت قلت نعم وکنت قد قلت له بکم
تحلق راسی فقال النسك لایشارط فیه اجلس فجلست منحرفا عن القبلة فاومی
الی باستقبال القبلة واردت ان احلق راسی من الجانب الایسر فقال ادر
شقك الایمن من راسك فادرته وجعل یحلق راسی وانا ساکت
فقال لی کبر فجعلت اکبر حتی قمت لاذهب فقال این ترید فقلت رحلی
فقال صل رکعتین فقلت ماینبغی مثل هذا ان یکون الا ومعه علم فقلت من این
لك ماارأیتك امرتنی به فقال رایت عطاء بن رباح یفعل هذا۔

یعنی وکیع کہتے ہین کہ مجھسے ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
نے کہا کہ حج کے مسائل مین پانچ جگہ مین نے غلطی کی اور وہ مسئلے مجھکو حجام نے سکھلائے
وہ پانچ مسئلہ یہ ہین کہ جب مین حجامت بنوانے کو اوسکے پاس گیا تو مین نے پوچھا کہ میری
حجامت بنوائی کا کیا لیگا اوسنے کہا کہ کیا تو دیہاتی ہے مین نے کہا کہ ہان اوسنے کہا کہ عبادت
کے کامون مین مزدوری کی شرط نہین کیجاتی۔ تو بیٹھ جا۔ پس مین بیٹھ گیا مگر قبلہ کی طرف
کو نہ بیٹھا اوسنے مجھے قبلہ کی طرف منہہ کرنے کو کہا اور مین نے چاہا کہ پہلی بائین طرف سے حجامت
بنواؤن اوسنے کہا کہ داہنی طرف سے بنوا مین نے داہنی جانب کو اوسکی طرف پھیر دیا
اور وہ حجامت بنانے لگا اور مین خاموش بیٹھا رہا اوسنے کہا کہ تکبیر کہتا رہ مین تکبیر کہنے
لگا جب مین حجامت کے بعد چلنے لگا تو اوسنے کہا کہان کو جاتا ہے مین نے کہا کہ اپنے ڈیرہ
کو جاتا ہون اوسنے کہا کہ دو رکعتین پڑہ اوسکے بعد جانا مین نے کہا یعنی اپنے دل مین کہ

ایسے حجام سے کام لینے والا ایسا آدمی ہونا چاہئے جس کو علم ہو پھر مین نے اوس سے پوچھا
جب باتونکا تو نے مجکو حکم کیا ہے یہ کہان سے تجہکو حاصل ہوئین اوسنے کہا مین نے عطا ابن
ابی رباح کو یہ کام کرتے دیکھا ہے **اقول** سبحان اللہ تحقیق ہو تو ایسی ہو ؎ نہ عیب
اینکہ سازد تا گریبان چاک داماں را بہ کہ او در بیخودی نشناسد از داماں گریبان را ۞
سلف صالحین کی یہ عادت تہی کہ اگر کوئی لوازمہ بشریت سے خطا ہوتی اوسکو ظاہر
کرتے تا اوس خطا سے لوگ خبردار ہو جائین - اور اپنی بے علمی اور خطا کے ظاہر کرنے کو
نصف علم سمجہتے تہے چنانچہ شعبی کہتے ہین لا ادری نصف العلم لان الاعتراف
بالجہل اشد علی النفس وہذا سیرۃ الصالحین وکانت عادۃ الصحابۃ والسلف
یعنی یہ کہنا کہ مین نہین جانتا یہ بہی آدہا علم ہے اسواسطے کہ جہل کا اقرار نفس کے اوپر شاق
ہے اور یہ خصلت صالحین کی ہے اور عادۃ صحابہ اور سلف کی بہی تہی - امام ابوحنیفہ رح
کی نیک سیرت اتباع عادت صحابہ اور سلف اس سے معلوم ہوئی نہ یہ کہ کم علمی
اس واقعہ سے ثابت ہوئی اور قرینہ عبارت سے یہ ظاہر ہے کہ ان پانچون مسئلون
کو امام صاحب پہلے سے جانتے تہے چونکہ عمل درآمد روزمرہ مین جن مسائل کا نہین ہوتا
اوسمین خطا ہوتی ہے اسلئے لفظ اخطئت کہا اور اگر بالفرض ان مسئلونکا علم ہی
نہ تہا تو اب آپنے اوس حجام سے سیکہ لیا جن مسئلون مین خطا ہوئی اونکا علم حاصل
ہو گیا پہر کم علمی کہان رہی بدون سیکہے کسیکو نہین آتا اگر آپ یہ بیان کرتے کہ جلد مسائل
مناسک سے دس یا پانچ مسئلہ نہین جانتا ہون اور نہ آجتک وہ مسئلہ مجہے معلوم تو کہہ سکتے
ہے کہ آپ کو اونکا علم نہتہا جیسے امام مالک کا حال امام شافعی نے نقل کیا ہے انی شہدت
مالکا وقد سئل عن ثمان واربعین مسئلۃ فقال فی اثنتین وثلثین منہا لا ادری

یعنی امام مالک کے پاس مین حاضر ہوا اور اون سے اڑتالیس مسئلہ دریافت کئے گئے امام مالک
نے سولہ مسئلون کے جواب دیکر کہدیا کہ مین باقی بتیس ۳۲ مسئلہ نہین جانتا جس سے معلوم
ہوا کہ تین حصہ مسائل مین دو حصہ مسئلہ نہ بتائی گئی اور یہ بہی معلوم نہوا کہ اون مسئلون کا علم
پہر امام مالک کو ہوا یا نہین بخلاف امام ابوحنیفہ کہ جو مسئلہ آپ کی یاد نہی وہ سیکہ لئے
پہر معترض کا اعتراض کیا باقی رہا۔ یہ فہم کی خوبی اور تحقیق کی خرابی ہے ؎
قول میرا تو رہا سچ پہ ہمیشہ لیکن ٭ اپنی تحقیق مین جہوٹا تو ہی انسان نکلا +
قولہ اور کتاب الانوار قدسیہ مولفہ امام شعرانی مطبوعہ مصر صفحہ مین ہے رئی الامام ابحنیفہ
بعد موتہ فقیل لہ ما فعل اللہ بک فقال ھیھات ان للعلم شروطا وافات
قل من یتخلص منہا فقیل فغفر اللہ لک بماذا فقال بتسبیحۃ کنت اقولہا
بالغداۃ والعشی یعنی امام ابوحنیفہ کو وفات کی بعد خواب مین دیکہا گیا اور پوچہا گیا
کہ اللہ تعالے نے تمہارے ساتہ کیا معاملہ کیا تو اوہون نے کہا کہ افسوس علم کے واسطے تو ایسے
شرطین اور مشکلین ہین کہ بہت تہوڑے آدمیونکو اوس سے عہدہ برائی ہوتی ہے یعنی ایسے
بہت کم آدمی ہین جو علم کا حق ادا کرنے مین پورے اوتر ین پوچہا گیا کہ پہر کس چیز کے
سبب سے تمکو اللہ تعالے نے بخشا تو جواب دیا کہ اللہ تعالی کی حمد و ثنا کا ایک وظیفہ تہا
جسکو مین صبح و شام پڑہا کرتا تہا اوسکے سبب سے بخشش ہو گئی ان حکایتون مین خود
امام صاحب کی صریح بیان سے ثابت ہی کہ ضروری اور معمولی مسائل مین سے بہی کتنی ہی
مسئلہ آپ نہین جانتے تہے اور یہ بہی ثابت ہی کہ آپ آخرت مین علما کی جماعت مین شمار
نہین کئے گئے بلکہ عابدون ذاکرون کی جماعت مین شمار ہوئے ۱۲ **اقول** امام صاحب
کی وفات کے بعد صدہا خواب بزرگان دین نے مختلف عنوانون سے دیکہے ہین جنکا

مال کار قرب خداوندی در درجہ عالی کا پاتا ہے۔ ابن حجر مکی نے درّ منثور میں اسطرح نقل کیا ہے رای بعض الابدال محمد بن الحسن فقال لہ ما فعل اللہ بک قال قال اللہ تعالی انی لم اجعل جوفک وعاء للعلم وارید ان اعذبک فقلت ما فعل بابی یوسف قال فوقی قال فما فعل بابی حنیفۃ رح قال فی اعلی علیین ۱۲ یعنی بعض ابدال نے محمد بن حسن کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا امام محمد نے کہا فرمایا اللہ تعالی نے میں نے تجکو علم کا ظرف بنایا ہے عذاب تجھے نہ دونگا یعنی تو عالم ہے میں نے علم کے سبب سے تجھے بخشدیا۔ پوچھا کہ امام ابو یوسف کے ساتھ کیا ہوا کہا کہ وہ اوپر کے درجہ میں ہیں پھر پوچھا کہ امام ابو حنیفہ کے ساتھ کیا کیا کہا وہ اعلی علیین میں ہیں قال لمحمد بن الحسن ما فعل اللہ بک قال غفر لی وباھی بی قال ما فعل اللہ بابی حنیفۃ قال غفر لہ وباھی بہ الملائکۃ ونحن دونہ وھو فی اعلی علیین ۱۲ دریافت کیا محمد بن حسن سے کہ اللہ تعالے نے تمہارے ساتھ کیا کیا اونہوں نے کہا مجھے اللہ تعالی نے بخشدیا اور میرے ساتھ فخر کیا یعنی یہ میرا بندہ عالم ہے میں اسپر فخر کرتا ہوں دریافت کیا امام ابو حنیفہؒ کے ساتھ کیا کیا۔ کہا اللہ تعالی نے اونہیں بخشدیا اور جماعت فرشتوں میں اونپر اللہ تعالی نے فخر کیا کہ یہ میرا بندہ جسنے میری معرفت اور رضامندی کا علم حاصل کیا اور خود بھی اوسکا عامل اور دوسروں کو راہ شریعت پر قایم کیا۔ اور ہم اور امام ابو حنیفہؒ اعلی علیین میں ہیں یعنی وہ ہم سے جو سب سے اول نمبر ہے اور مقبول کتاب جسکی سنتوں کیمسطے حضرت رسول کریم صلعم تشریف لائے یعنی تاریخ خطیب بغدادی میں ابی رجاء سے اور اونہوں نے محمویہ سے روایت کیا ہے اور کہا محمویہ کو ہم ابدال میں شمار کرتے ہیں رایت محمد بن الحسن فی المنام فقلت یا ابا عبد اللہ الی ما صرت قال قال لی ربی انی لم اجعلک وعاء للعلم وانا ارید ان اعذبک فقلت ما فعل بابی یوسف قال فوقی قلت فابو حنیفۃ قال فوقہ بطبقات کثیرۃ یعنی میں نے خواب میں محمد بن حسن کو دیکھا اور دریافت کیا تمہارا کیا حال ہوا اونہوں نے کہا اللہ تعالی نے فرمایا ہے محمد میں نے تجھکو علم کا ظرف بنایا اور میں تجھے عذاب دینے کا ارادہ کروں یہ نہوگا یعنی تجھے بخشتا کہا امام

ابو یوسفؒ کے ساتھ کیا ہوا کہا وہ مجھسے اوپر کے درجہ مین ہین کہا امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ کیا ہوا کہا وہ تو
بہت اوپر کے درجون مین ہین ۱۲- اور مولوی صدیق حسن صاحب نے تقصار مین لکھا ہی معاذ رازی گفت
پیغمبر را در خواب دیدم گفتم این اطلبک یا رسول اللہ قال عند علم ابیحنیفہؒ یعنی معاذ رازی نے
کہا مین نے پیغمبر صلعم کو خواب مین دیکھا عرض کی یا رسول اللہ صلعم مین آپکو کہان تلاش کرون جو
آپ کو پاؤن فرمایا علم ابی حنیفہ مین - اس سے یہہ ثابت ہوا کہ پانا ذات رسول اللہ صلعم کا علم ابی حنیفہ
مین ہی اسلیے کہ یہ علم مقبول رب العالمین ہو گیا پس اتباع ابی حنیفہ عین اتباع رسول اللہ صلعم ہوا اور
اسیکی طرف اشارہ ہے عند علم ابی حنیفہ جب رسول خدا صلعم نے اپنی ذات کو منظروف علم ابوحنیفہ قرار دیا
تو وہ علم اوس ذات سے ایسا وابستہ ہی جو منفک نہین ہو سکتا پس ذات رسول اللہ اور ذات ابو حنیفہ
باعتبار اتحاد علم و اتباع کشئ واحد ہی لہذا قیامت کی روز ذات ابو حنیفہ سر بسر علم ہوگی اور جماعت
علما آپکی ظل اور روشنی ہے جذبۂ وصل بحد یست میان من و تو ؎ کہ رقیب آمد و پر سید نشان من و تو ۱۲
قولہ اور ان حکایتون سے بہی بڑہکر وہ ہی جو فقہ کی معتبر کتاب طحطاوی مطبوعہ کلکتہ جلد اول صفحہ ۳۵
امام ابو یوسف سے منقول ہی قال ابو حنیفۃ لما اردت طلب العلم جعلت اتخیر العلم واسئل
عن عواقبہا فقیل لی فقلت لعلم اذا تعلمت القرآن وحفظتہ فمایکون اخرہ قالوا تجلس
فی المجلس فیقرا علیک الصبیان والاحداث ثم لا یلبس ان تخرج منہم من ہو احفظ منک او من
یساویک فتذہب ریاستک فقلت ان سمعت الحدیث وکتبتہا حتی لم یکن فی الدنیا
احفظ منی قالوا اذا کبرت حدثت واجتمع علیک الاحداث ثم لم تامن ان تغلط فیرموک بالکذب
فیکون عارا علیک قلت لا حاجۃ لی فی ہذا ثم قلت اتعلم النحو فقلت اذا تعلمت النحو والعربیۃ
مایکون اخر امری قالوا تقعد معلما فاکثر رزقک دینارا ان الی ثلثۃ قلت ہذا لا عاقبۃ لہ
قلت فان نظرت فی الشعر فلم یکن اشعر منی قالوا تمدح ہذا فیہب لک او یحملک

على دابة او يخلع عليك خلعة وان حرمت هجوته فصرت تقذف المحصنات فقلت لا حاجة لي في هذا فقلت فان نظرت في الكلام ما يكون اخره قالوا لا يسلم من نظر في الكلام من شنعات الكلام فيرمي بالزندقة قلت فان تعلمت الفقه قالوا تسئل وتفتي الناس وتطلب للقضاء وان كنت شابا قلت ليس في العلوم انفع من هذا فلزمت الفقه وتعلمته

يعني ابو حنيفه اپنا حال بيان كرتے ہين كه جب ميرا اراده علم حاصل كرنے كا ہوا تو مين تلاش كرنے لگا كه كونسا علم اچها ہى سو مين علمون كى فائده پوچهنے لگا پس مجهسے كها گيا كه قرآن كو سيكهو مين نى كها كه اگر مين قرآن سيكهون اور اوس كو ياد كر لون تو اوسكا كيا نتيجه ہو گا - لوگون نے كها كه كسى مكتب خانه مين بيٹهكر لڑكے پڑهاؤگى لڑكى كم سن پڑ ہينگے پهر كچهه عرصه مين اونهين مين سى كوئى لڑكا تمسے پڑهكر يا تمهارے مثل حافظ ہو جاوگا تو تمهارى سردارى جاتى رہيگى مين نى كها كه اگر مين حديث كو سنون اور لكهون اور اوسمين ايسا كمال حاصل كرلون كه سب سے بڑهكر محدث بن جاؤن لوگون نے كها كه جب تم بڑى عمر كے ہو جاؤگى اور حديث پڑهاتى رہوگى اور كم سن جوان لوگ تمهارے شاگرد ہون گے اور تم بهولنے سے بچ نهين سكوگى تو تم پر طعن جهوٹ كا لگےگا پس تم پر اسكا عار ہوگا تو مين نى كها كه اسكى بهى مجهكو حاجت نهين پهر مين نے كها كه نحو كو سيكهون اور عربيت كو تو نتيجه كيا ہو گا لوگون نى كها كه معلم ہوگى اور اكثر تنخواه تمهارى دو يا تين دينار ہونگى مين نے كها كه اگر مين شاعرى سيكهون اور اس مين كمال پيدا كرون تو كيا نتيجه ہو گا لوگون نے كها كه تم كسى كى تعريف كروگى تو وه تمكو سوارى و خلعت ديگا اور اگر نهين ديگا تو تم اوسكى ہجو كروگى پس بے عيبون كو عيب لگاؤگے مين نے كها كه اسكى بهى كچهه حاجت نهين پهر مين نے كها كه اگر مين علم كلام يعنى منطق فلسفه سيكهون لوگون نے كها كه اس علم كا سيكهنے والا ناقص باتون سے نهين بچتا ہے پهر اوس پر زنديق وغيره ہونيكا عيب لگ جاتا ہے پهر مين نى كها كه اگر مين فقه كو سيكهون لوگون نے كها كه اگر فقه سيكهوگے تو تم سے مسئلے پوچهے جاينگے فتوے لئے جاينگے اور قاضى اور مفتى بنانے كے واسطے بلايا جاويگا اگرچه تم اوس سے بچنے والے ہوگے مين نے كها كه

میرے لیے اس سے بڑھکر کوئی علم فائدہ مند زیادہ نہین ہے بس مین نے فقہ کی علم کو خوب سیکہا
ناظرین پہلی حکایتون مین جو یہ تہا کہ آپ کو علم تہوڑا تہا اس حکایت سے اوسکی تصریح ہوگئی یعنی
قرآن حدیث صرف و نحو کو آپ نے سیکہا نہین صرف فقہ کو سیکہا تہا۔ اور ان حکایتون میں اسبات
کی تلاش کرنیکی بہی ضرورت نہ رہی کہ راوی معتبر اور امام صاحب کی ہمعصر ہین یا نہین کیونکہ یہ بیان
خود امام صاحب کا ہے اور اس حکایت کی صحیح ہونیکی بڑی پکی دلیل یہ ہے کہ آیات قرآنی
مین سے چالیس پچاس آیتونکی بہی تفسیر اور حدیثون مین سے ایکسو حدیثون کی بہی روایت بسند صحیح
امام صاحب سے میسر نہین ہوسکین حالانکہ چہوٹے اماموں مثل امام احمد و بخاری و ترمذی سے صدہا
آیتونکی تفسیرین اور ہزارون حدیثون کی روایتین نہایت صحیح اسناد کی ساتھ موجود ہین امام ابو حنیفہ
کی یہان اگر حدیث و قرآن کا درس تدریس کا عملدرآمد ہوتا تو انکی روایتین حدیثون اور تفسیرونکی
دنیا مین سب سے زیادہ موجود ہوتین **اقول**۔ یہ روایت مختلف اسانید سے مروی ہے اور باہم
الفاظ معانی مین بہی اختلاف ہے چنانچہ خطیب کی روایت کی یہ لفظ ہین انہ لما اراد الاشتغال
بالعلم تصور غایات العلوم وان غایۃ الکلام قلیلہ وصاحبہ اذا کمل واحتیج الیہ
لا یقدر یجہار او یرمی بکل سوء وغایۃ علم الادب والنحو والقراءۃ الجلوس
الی الاحداث لتعلیمہم ایاہا وغایۃ الشعر المدح والھجو والکذب والحدیث
یحتاج الی العمر الطویل ولعل صاحبہ یرمی بالکذب وسوء الحفظ فیصیر
ذلک وصمۃ فیہ الی یوم القیامۃ قال ثم فکرت فی الفقہ فکلما قلبتہ وادرتہ
لم یزدد الاجلالۃ ولم اجد فیہ لا عیبا ورایت امر الاستقیم طلب الدنیا والاخرۃ الا بمعرفتہ فاشتغلت بہ
یعنی جب امام ابو حنیفہؒ نے ارادہ کیا کسی علم مین شغل کرنیکا یعنی کون سے علم کو اپنا شغل بناوین تو غایات
علوم پر تصور کیا دیکہا تمامیت نتیجہ علم کلام کا کچہ نہین کیونکہ جب آدمی اس فن مین کامل ہوا اور اوسکی

طرف لوگونکی حاجت پڑے تو صاف طور پر ظاہر کلام نہین کہہ سکیگا ہر طرف سے اوسپر برائی عاید ہوتی ہی
اور غایت علم ادب اور نحو اور قراءۃ کی تو عمر جوان لوگون مین بیٹھکر سیکھا ملے اور غایت علم شعر کی
کسی کی تعریف یا ہجو ہے اور وہ جہوٹ ہی اور علم حدیث کی روایت الفاظ مین بڑی عمر درکار ہے
اور علاوہ اسکے محدث پر الزام جہوٹ اور عدم یاد کا لگتا ہے جس سے قیامت تک دہبہ رہتا ہے
پھر مین نے فکر کیا اور علم فقہ مین جسقدر ملوٹ پہیر کی حلاوت پائی اور کچھ عیب نہ پایا اور یہ بھی دیکھا
کہ دنیا اور آخرت مین بدون علم فقہ کی کوئی بات درست نہین ہوتی پس مین نے اپنا ہی شغل کیا
جس کے مطالب سے صاف یہ ظاہر ہے کہ بعد تحصیل ان علوم کی غایت علم پر نظر اندازی کرکے امام
ابو حنیفہؒ نے اپنا شغل علم فقہ پر کیا اور اسکو اور علوم پر ترجیح دی اور موید اسکی ہیثم بن عدی
طائی کی روایت ہے جو مناقب موفق مین ہے قال قلت لابیحنیفۃ العلوم کثیرۃ ذات فنون فکیف
وقع اختیارک علی ھذ الفن الذی انت فیہ وکیف وقفت لہ ولیس علم اشرف منہ قال
اخبرک اما التوفیق فکان من اللہ ولہ الحمد کما ھو اھلہ ومستحقہ انی لما اردت تعلم
العلم جعلت العلم کلہا نصب عینی فقرات فنا فنا منہا وتفکرت عاقبتہ وموقع نفعہ الخ
یعنی مین نے امام ابو حنیفہ سے کہا کہ علوم بہت ہین مختلف فنون ہین آپ نے اس فن فقہ کو کیسے اختیار کیا
اور کسطرح اسکی توفیق پائی کیا اس سے اشرف علم اور کوئی نہین ہی امام صاحب نے کہا مین تجھکو خبر دیتا ہون
توفیق یہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور اُسیکو ہی حمد ہی جیسا اوسکا وہ اہل ہی اور اوسکو لائق ہے مین نے
جب ارادہ تعلیم علم کا کیا تو مین نے سب علمون کو اپنی پیش نظر رکھا اور پڑھا مین نے ہر ایک فن کو علیحدہ علیحدہ
اور فکر کیا مین نے عاقبت اور انجام کار اوسکے نفع کو آخر تک اور قبیصہ بن عقبہ کہتے ہین۔
کان ابو حنیفۃ فی اول امرہ یجادل اھل الھواء حتی صار راسا فی ذلک
منظورا الیہ ثم ترک الجدال ورجع الی الفقہ والسنۃ فصار اماما فیہ ۱۲

شروع حالت مین امام ابو حنیفہ اہل ہوا یعنی باطل مذہب والون سے مباحثہ کیا کرتے تہے یہانتک کہ اسمین سردار اور منظور الیہ ہوگئی پہر مباحثہ کرنا چہوڑ دیا۔ اور فقہ اور علم حدیث کی طرف رجوع کیا اور اس فن مین بہی امام ہوگئے اور یحییٰ بن شیبان سے قول امام ابو حنیفہ کا اسطرح منقول ہی کنت رجلا

اعطیت جدلا فی الکلام فمضی دھر فیہ اتردد وبہ اخاصم وعنہ اناضل وکان اصحاب الخصومات والجدل اکثرھا بالبصرۃ فدخلت البصرۃ نیفا وعشرین مرۃ منہا ما اقیم سنۃ واقل واکثر وکنت قد نازعت طبقات الخوارج من الاباضیۃ والصفریۃ وغیرھم وطبقات الحشو الی ان قال فراجعت نفسی بعد مامضی لی فیہ عمر وتدبرت بعد ما قال ورجعنا الی ماکان علیہ السلف واخذنا فیما کانوا علیہ وشرعنا فیما شرعوا فیہ وجالسنا اھل المعرفۃ بعد ذلک وبعد ذکر حالھم قال لانیا لو مخالفۃ الکتاب والسنۃ والسلف الصالح ولم یکن لھم ورع ولا تقی فعلمت انہ لو کان فی ذلک خیر لتعاطاہ السلف ولم یتعاطہ الا ذا فجرتہ والحمد للہ

یعنی مین آدمی تہا کہ علم کلام مین مباحثہ کرتا تہا اور ایک زمانہ اسپر گذرا کہ مباحثہ کرتا رہا اور اس علم سے لوگون پر غالب رہا چنانچہ اصحاب خصومت جدل اکثر بصرہ مین تہے اور مین بیس مرتبہ سے زیادہ گیا اور بعض دفعہ ایک برس اور کم و زیادہ اس سے قیام رہا اور مین نے طبقات خوارج فرقہ اباضیہ وصفریہ وغیرہ اور طبقات حشویہ سے مباحثہ کئی اور امام صاحب نے انکا کچھہ ذکر کرکے کہا۔ پہر مین نے بعد گذرنے چندین عمر کے اس سے دلکو پہیرا اور سوچا۔ اور اسپر قصہ بیان کرکے بعد اسکے کہا کہ ہم جس بات پر سلف صالح تہے پہرے اور جو طریقہ اون لوگون کا تہا اوسکو شروع کیا اور اہل معرفت کی پاس بیٹہے۔ اور اسکے بعد اور حال بیان کیا اور کہا۔ یہ لوگ مخالفت کتاب وسنت اور سلف صالح کی کرتے مین۔ اور کچھہ پرواہ نہین کرتے اور نہ اون مین پرہیزگاری ہی اور نہ تقوی پس مین نے جان لیا

کہ اگر اسمین کچھ خیر ہوتا تو ضرور کچھ عادات سلف صالح کی پڑی ہوتی جب اونمین پائی نہین گئین اسلیے اونکو چھوڑ دیا اللہ تعالی کی
حمد ہے۔ اور ابن حجر نے مختصر خطیب مین اور لوگونکا غایت علوم پر گفتگو کرنا اور امام صاحب کا اوسکو تسلیم کرنا لکھا ہے جس سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے اختیار علم مین اپنے واسطے گفتگو نہین کی غرض ایک قصہ چند مختلف لفظ اور مضمون سے
روایت ہوا اسلیئے یہ روایت قابل اعتراض معترضین ہے اور حجت مخاصم کی باطل ہے اسپر مولوی حمید اللہ صاحب نے
دہوکہ کی تحریر بڑے دعوے سے ارقام فرماتی ہے دعوی اول امام ابو حنیفہ نے قرآن حدیث صرف نحو وغیرہ علم کچھ
نہین سیکہا صرف فقہ سیکہا۔ اس دعوی کی نسبت یہ عرض ہے کہ اگر مولوی صاحب کی تحقیق اور غور کی نظر مین ثابت ہے کہ
امام ابو حنیفہ سوا فقہ کے اور علوم نہین جانتے تھے تو ضرور یہ مسلم ہوگا کہ فقہ جاننے کیواسطے قرآن و حدیث وغیرہ علوم کی ضرورت
نہین بغیر ان علوم کے مجتہد اور فقیہ ہو جاویگا اسواسطے اب دیکہنا ضرور ہوا کہ علم فقہ کیا چیز ہے اور قرآن و حدیث سے اسکو
کیا تعلق ہے پس اسکی تعریف سے معلوم ہوا کہ علم فقہ وہ علم ہے جسمین کل شرعی احکام جو عملی ہین مع استنباط و ادلہ مذکور ہین
هو العلم بالاحکام الشرعية العملية مع استنباطها من ادلتها اور اصلی ادلہ جسپر فقہ کی بنیاد ہے وہ وحی اور اجماع ہے
اور چونکہ وحی کی دو قسمین ہین ایک جلی اور دوسری خفی اسواسطے دونام رکھے گئے ہین اول قرآن شریف دوسرے حدیث شریف اور
چونکہ اجماع نام اوس اجتہاد کا ہے جو سب کا متفق ہو اسواسطے اجتہاد بعض کا نام قیاس کہا ہے جس سے یہ معلوم ہوا کہ
فقہ نام طریقہ مسلوکہ فی الدین کا ہے اور یہی غرض شارع کی ہے اور چونکہ فہم غرض شارع اس علم سے معلوم ہوتی ہے اسواسطے
اسکا نام فقہ رکہا اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فقہ کو لفظ حکمت سے بیان فرمایا من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا
کثیرا فسر ابن عباس الحکمة ای العلم الفقه ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة ای ببیان الفقه ۱۲
پس مراد علم فقہ سے احکام شرعی ہین جو قرآن و حدیث و اجماع سے ماخوذ ہین مولوی حمید اللہ صاحب کا یہ لکہنا کہ امام ابو حنیفہ

نے کوئی علم نہین سیکہا صرف علم فقہ سیکہا تہا یہ عوام کو مغالطہ اور دہوکا دیتے ہین۔ من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا
جسکو علم فقہ دیا گیا پس بیشک اوسکو بہت علم دیئے گئے۔ اگر قول مولوی صاحب کا تسلیم کیا جاوے یعنی یون کہین کہ امام ابو حنیفہ نے
قرآن حدیث وغیرہ علوم نہین سیکہے ایک علم فقہ کو سیکہا اس قول کے تسلیم کرنے پر کیا کیا خرابی اور بد اعتقادی لازم آویگی

اوسکو ملاحظہ کرو جو شخص قرآن و حدیث جانی فقہ بنادی اور اوسپر فتوی دی تو وہ فتوی شرع مین معتبر ہی یا نہین اور
اوس شخص کو مجتہد اور امام فی الدین کہین گے یا نہین اور فقہ اوسنے کس دلیل سے بنایا اب اگر یہ کہین کہ اوسکا فتوی معتبر ہیگا
تو یہ گمراہی ہے کیونکہ جو شخص بے جانے قرآن و حدیث کی فتوی دے فقہ بنادے وہ خود بھی گمراہ اوسکا ماننے والا بھی گمراہ
اور اگر اوسکا فتوی اور فقہ معتبر نہین تو بقول مولوی حمید اللہ صاحب امام ابوحنیفہ بے جانے قرآن و حدیث کی تھا پھر
فتوی امام ابوحنیفہ کا اونکے زمانہ اور زمانہ بعد سے الی الآن لوگون نے کیون معتبر رکھا چنانچہ وکیع بن جراح جو امام شافعی
اور احمد بن حنبل کے اوستاد ہین اور صحیح بخاری مین بکثرت روایتین اونسے موجود ہین خطیب بغدادی نی اونکی ترجمہ مین لکھا ہے
یفتی بقول ابی حنیفۃ یعنی وکیع امام ابوحنیفہ کی قول پر فتوی دیتے تھے یحیی بن سعید قطان جو اوستاد محدثین فن جرح
و تعدیل کی امام ہین تہذیب التہذیب ابن حجر ترجمہ ابوحنیفہ مین اونکا قول لکھا ہے قد اخذنا بالکثر من قولہ یعنی ہمنے اکثر قول امام ابوحنیفہ
کی لئے ہین پس دونو شقون پر یہ لوگ گمراہ ہین اگر یون کہا جاوے کہ بدور سلطنت رخوف تازیانہ سے جبرا مسلمانون نے تسلیم کیا
ودلمین برا جانتے تھے تو یہ عینہ قول روافض در بارہ خلافت حضرت علی کے ہی اور تقیہ کا عملدرآمد پایا جاتا ہی اور اگر
بخوشی قبول کیا تو حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالۃ اور خیر القرون دونو جھوٹے ہین اور نیز ایسے شخص کو مجتہد اور امام
فی الدین کہنا بھی جھوٹ ہی پس جملہ متقدمین و متاخرین محدثین اسلام و شارحین حدیث و مفسرین قرآن نے اجتہاد امام ابوحنیفہ کو
مانکر امام اہل العراق تسلیم کیا اور اونکی مسائل پر قبولا اور ردا بحثین کین یہ سب جھوٹے ہوئے اور علم فقہ جدید منطق و فلسفہ قرار پایا
پس علوم شریعت مین فقہ کو قرآن ثانی و ثالث کی لوگون نے داخل کرکے آجتک سبکو گمراہ بنایا اور کتب احادیث یعنی مسلم بخاری
وغیرہ کی راوی بھی لوگ ہوے اور گمراہ بیدین کی شہادت معتبر نہین چونکہ ترتیب ہندہ اور راویان سندیہ لوگ ہین اسلئے
ان کتابون کا بھی اعتبار نرہا۔ نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدۃ والتحقیق
الکاسدۃ ۱۲ اگر مولوی حمید اللہ صاحب ایسی عقیدہ رکھتے ہین تو اللہ اونکی شر سے ہمکو بچاوے - دوسرا دعوی مولوی صاحب کا
یہ ہی کہ امام صاحب کی بیان و مسئلہ بیس قرآن و حدیث کا عمل درآمد نہین تہا تیسرا دعوی قرآن مجید مین چالیس پچاس آیت کی تفسیر اور
حدیث مین سو روایت بھی بسند صحیح امام صاحب سے میسر نہین ہوسکتین ۱۲- ان دعوون کی تکذیب کیے ناظرین ملاحظہ کرین علم ادب و صرف و نحو و ایام
و انساب و محاورات بول چال لسان عربی مین امام ابوحنیفہ ماہر تھے عرب کے لوگونمین پیدا ہوئی گو فارسی النسل تھے مگر زبان

اور ظاہر ہے کہ اوس زمانہ مین صرف میر ہدایۃ النحو کافیہ مفتاح الادب تاریخ بغداد کا درس
مدرسون مین نہین ہوتا تہا زبانی تقریرات مجلسون مین اور محاورات اور شعراے عرب کے
فصاحت و بلاغت پر گفتگو ہوتی تہی اور اسیطرح حدیثون کی کتابین مجموعہ لکہی ہوئے صحاح ستہ
کی طرح نصاب خواندگی مین داخل نہ تہین بلکہ حدیثون کی کتابونکا لکہنا بدعت سمجہتے تہے
حالانکہ اور مضامین علمیہ کے لکہنے پر یاد داشت کے لئے اعتراض نہ تہا مگر حدیث لکہنے کو
ناجائز جانتے تہے احمد بن حنبلؒ کی وقت تک تصنیفات موجود ہوگئین تہین باوجود اسکے اونکا
قول ہے کان احمد بن حنبل ینکر علی مالکؒ فی تصنیفہ الموطا ویقول ابتدع ما لم تفعلہ الصحابۃ
رضی اللہ ۱۲ یعنے احمد بن حنبلؒ امام مالکؒ کی تصنیف موطا پر مخالفت کرتے تہے اور کہتے امام مالکؒ
نے بدعت نکالی جس چیز کو صحابہ نے نہین کیا اوسکو اپنی طرف سے نکالا چنانچہ اپنے زمانہ
مین اپنے ہاتہ سے یا اپنے سامنے پوری ترتیب سے ائمہ اربعہ مین سے کسینے مسند اور
موطا نہین لکہی اگرچہ لکہا وہ بطور بیاض جمع کیا بعد مین شاگردون نے اپنی اپنی رائے کے
موافق ترتیب دیکر بنایا بارہ موطائین امام مالکؒ کی مشہور ہین جنکی جدی جدی ترتیب ہے
اور کسی مین کوئی حدیث زیادہ اور کسی مین کم ہے جسکو کم و زیادتی کی باہم ملانیسے چہہ سو
پچاس حدیثین جملہ موطاؤن کی ہین اسیطرح مسند احمد بن حنبلؒ کی ہے کہ خود اونکے ترتیب
دی ہوئی نہین ہے بلکہ اونکے پسر عبد اللہ نے ترتیب دیا اور [illegible] سیف الدین
حنفی نے دوبارہ اوسکو درست کیا۔ اور مسند شافعیؒ کو جعفر محمد بن مطر نے ابواب الامام
اور بموافقہ شافعیؒ سے حدیثین چن کر ترتیب دیا۔ اس گفتگو کو پورے طور پر آئندہ
اقوالون مین ذکر کیا جاویگا۔ غرض اوس زمانہ مین علوم مدونہ سوائے دواوین اشعار
و وقائع ایام و انساب عرب اور علم ہی نہ تہا۔ اور علم کلام صرف خدا کی ذات و صفات

مبدا و معاد جزا و سزا کی بحث جو قران مجید مین مذکور ہے یہی تہا جسکو مسلمانون نے
اعتقاد کرلیا تہا منطق اور فلسفہ کی اسپر ہوا بہی نہ لگی تہی جسکو مولویصاحب نے امام
صاحب کی منطق اور فلسفہ سیکہنے کا ترجمہ کیا ہی جب گفتگو مین تنزیہ اور تشبیہ ذات اور
عینیت اور غیریت صفات اور حادث اور قدیم مخلوق و خالق مین ہونے لگین اور
مختلف اقوالون سے اونکی قائل منسوب ہوئی تہی قدری مرجی معتزلی جہمی خارجی
رافضی کہلائے اوسوقت یہ علم بہی مدون ہوگیا اور داخل علوم سمجہا گیا زمانہ مامون رشید
مین جو سن ایکسو بہیانوی ۱۹۶ سے شروع ہوا ہے فرا اصمعی ابو عبیدہ ابن الاعرابی ثعلب
ابو عمر شیبانی اخفش قطرب وغیرہ نے علم صرف و نحو اور معانی کو مرتب کیا اس علم مین
کتابین بناکر بصورت علم قایم کردیا اس سے پہلے کوئی مستقل ان فنون کے سوائے
اشعار اور وقائع کی کتابین نہین تہین زبانی حضور استاد مین جاکر سنکر سیکہ لیتے تہے۔ پہر
مولوی حمید اللہ صاحب کی تحقیق مین وہ کونسی کتابین صرف اور نحو اور علم کلام کی تہین
جو امام ابو حنیفہ رح نے نہین پڑہین اور کم علم رہے جناب مین قدرتی ذہانت اور مذہبی
معلومات کی ضرورت ہتی سو اللہ جل علانے قدرت کاملہ سے طبیعت مین زور دیا اور
مذہبی مسائل کی معلومات مین اہل کوفہ کی عام روایات سے جو گہر گہر اسکی تعلیم ہتی استعداد
فہم عطا کیا کہ بڑے بڑے اساتذہ فن آپکے سامنے بات کرنے سے جی چراتے
تہے اور اکثر مباحثہ اہل فن مین آپ شامل ہوتے تہے اور تجارت کی حالت مین
بصرہ تشریف لیجاتے جہان خوارج حشویہ اباضیہ وغیرہ عقاید کے لوگون کا زور تہا
اور آپکا اونکے مباحثہ مین گفتگو کرنا اور اون سے غالب رہنا کتابون مین جا بجا
قصہ مذکور ہے جو علم کلام کی جان ہین اور متاخرین اپنی کتابون مین نقل استدلال مین

لاتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہی کہ امام صاحب اس فن کی بھی سرآمد روزگار ہین اور
جید ہونا امام ابو حنیفہ کا ان روایات سے جو تاریخ خطیب اور ذہبی اور تہذیب وغیرہ مین
مذکور ہین ثابت ہی قال مسعر بن کدام دخلت لیلۃ المسجد فرایت رجلا یصلی فلم یزل
یقراء فی الصلوۃ حتی ختم القران فی رکعۃ فنظرت فاذا ھو ابو حنیفۃ مسعر بن کدام نے کہا مین
مسجد مین ایک رات داخل ہوا مین نے ایک شخص کو نماز پڑہتے دیکہا اور وہ نماز پڑہتا رہا۔
یہان تک کہ ایک رکعت مین اوسنے قرآن مجید ختم کر دیا پس مین نے نظر کی وہ ابو حنیفہ رح
تہے ۱۲ قال الذھبی قد تواتر قیامہ اللیل وتھجدہ وتعبدہ ومن ثم کان یسمی
الوتد من کثرۃ قیامہ اللیل بل احیاہ بقراءۃ القران فی رکعۃ ثلاثین سنۃ
وحفظ عنہ انہ صلی صلوۃ الفجر بوضوء العشاء اربعین
سنۃ فکان عامۃ اللیل یقراء جمیع القران فی رکعۃ واحدۃ حتی یسمع
بکاؤہ باللیل حتی یرحمہ جیرانہ ۱۲ ذہبی کہا یعنی متواتر ہی امام ابو حنیفہ کی رات
کو جاگنے اور تہجد پڑہنے اور عبادت کرنے مین ثابت ہی اور کثرت قیام لیل کی وجہ
سے آپ کا نام کہونٹا رکہا گیا بلکہ زندہ رکہنا رات کا ایک رکعت مین ختم قرآن شریف سے
تیس برس تک رہا اور یاد داشت آپ سے نماز فجر کی عشا کی وضو سے چالیس برس
تک ہی اور تمام رات مین سارا قرآن ایک رکعت مین پڑہتے تہے یہانتک کہ رونا
آپکا رات مین سنا جاتا اور پڑوسی آپکے رونے پر رحم کرتے ۱۲ وقال ابو یوسف رح
کان یختم کل یوم ولیلۃ ختمۃ وفی رمضان ویوم العید اثنین وستین ختمۃ ۱۲
کہا ابو یوسف نے امام ابو حنیفہ رات دن مین ختم قرآن شریف کا کرتے اور رمضان
و عید مین باسٹھہ قران ختم کرتے ۱۲ عن خارجۃ بن قال ختم القران فی رکعۃ

داخل الکعبة اربعة منهم ابو حنیفة ۱۲ یعنی اندرون خانہ کعبہ کے ایک رکعت مین قرآن
ختم کیا وہ چار شخص ہین اون مین سے ایک ابو حنیفہؒ ہین ۱۲ وقع رجل عند ابن المبارک
فقال ویحک اتقع فی رجل صلی خمسا واربعین سنة خمس صلوٰة
علی وضوء واحد وکان یختم القرآن فی رکعة وتعلمت ما عندی من الفقہ منہ ۱۲ یعنی عبد اللہ بن مبارک
کے سامنے ایک شخص نے امام صاحب کی غیبت کی عبد اللہ بن مبارک نے کہا خرابی ہو
تجھے کیا تو ایسے شخص کی برائی کرتا ہے جسنے پینتالیس برس تک پنجگانہ نماز ایک وضو
سے پڑہی ہین اور قرآن شریف ایک رکعت مین ختم کیا اور جو کچھ میرے پاس علم فقہ
ہے مین نے اون سے ہی سیکہا ہے ۱۲ وذکر بعض اھل المناقب انہ لما حج حجة الوداع
اعطی السدنة نصف مالہ لیمکنوہ من الصلوٰة داخل الکعبة فقرا نصف
القرآن قائما علی رجل ثم نصفہ الآخر قائما علی رجل اخری ۱۲
اور بعض اہل مناقب نے ذکر کیا ہے کہ جب امام ابو حنیفہؒ نے آخری حج کیا دربان کعبہ
شریف کو اپنا آدہا مال دیا اسلئے کہ اندر خانہ کعبہ کے جانے کی اجازت دی پس امام
ابو حنیفہ نے آدہا قرآن شریف ایک پانوپر کہڑے ہوکر پڑہا اور باقی آدہا دوسرے
پانوپر کہڑے ہوکر ختم کیا ۱۲ اب شاید معترض کو یہان یہ اعتراض ہو کہ ایک پانوپر
کہڑے ہوکر نماز پڑہنا مکروہ ہے اور کم تین روز سے ختم کرنا قرآن کا ہی منع آیا ہے
ایسا امام صاحب نے کیون کیا سو جواب اسکا یہ ہے زاہد کی غرض مجاہدہ نفس ہے
اور وہ اوسکی عین حالت خشوع ہوتی ہے اور فعل مکروہ حالت خشوع مین مکروہ نہین
رہتا اور ختم قرآن کم از ثلاثة ایام اوسکے واسطے جائز نہین جسکو مہارت اور طاقت نہو اور
جو مہیر قادر ہے اسکو جائز ہے چنانچہ نووی نے شرح حدیث باب النہی عن صوم الدہر مین

لکہا ہے بعضهم في كل ليلة وبعضهم في اليوم والليلة ثلث ختمات ۱۲ یعنی فعل صحابہ تابعین ختم قرآن شریف مختلف تہا یہانتک بعض اونکے ہر روز ایک ختم کرتے اور بعض رات دن مین تین ختم کرتے ان روایتون سے ثابت ہو گیا کہ امام ابو حنیفہؒ بڑے جیّد اور پکے حافظ قرآن ہاتے جواپنا نظیر نہ رکہتے تہے اور جو یہہ سمجہے کہ آپ نے قرآن شریف نہ پڑہا تہا اور علم قرآن نہ آتا تہا وہ غلطی پر ہے اور عوام کو دہوکا دینے والا ہے

قاصد بسی زگفتہ خود انفعال برد ؛ تاکے دروغ نقل کند از زبانِ تو ؛

امام ابو حنیفہ کا عالم الحدیث ہونا محدثین تابعین سے روایت حدیث کرنا جملہ مورخین اہل اسلام اور علماے اعلام نے لکہا ہے تذکرۃ الحفاظ تاریخ خطیب تاریخ ابن خلکان تہذیب التہذیب تہذیب الاسما تہذیب الکمال مین اون تابعین کی نام تبلائے ہین جنسے امام ابو حنیفہؒ نے حدیثین یاد کین اور بعد ذکر نامون کے لکہنے وغیرہم اور لکہنے وجماعۃ بڑہایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مورخین نے انہین نامون کو محدود نہین کیا بلکہ اور بہت لوگ ہین جنسے امام صاحب نے حدیثین حاصل کین اور آثار امام محمدؒ وغیرہ کتابون مین اونکی تفصیل کرکے چار ہزار تابعین کی تعداد بتائی ہے اب اسجگہ انہین کتابون سے مکرر نام حذف کرکے لکہتا ہون تا معلوم ہو کہ امام صاحب نے ان لوگون کی درس گاہون مین حاضر ہو کر علم حدیث سیکہا اور اوسپر بنیاد علم فقہ قایم کی اور یہ ظاہر ہے کہ وہ زمانہ خیر القرون جسمین ہر شخص دین کا متلاشی اور حصول علم دین مین سرگرم اور خواہان تکمیل تہا جسپر ہرگز یہ خیال نہین ہو سکتا کہ ہمارے زمانہ کی طرح اپنی تلاش اور تحصیل علم مین ناقص رہے ہون جب عوام کا یہ حال ہو تو خواص کا نقص کیسے متصور ہو۔ امام ابو حنیفہؒ نے علم اساتذہ کو تمامہ حاصل کیا اسیوجہہ سے مکہ مدینہ بصرہ شام وغیرہ کی درس گاہون مین

حاضر ہوئے۔ عاصم بن ابی النجود۔ علقمہ بن مرثد۔ حکم بن عتبہ سلمہ بن کہیل۔ علی بن اقمر۔ زیاد بن علاقہ۔ سعید بن مسروق۔ عدی بن ثابت عطیہ بن سعید۔ ابو اسحٰق سبیعی۔ محارب بن دثار۔ ہشیم بن حبیب۔ قیس بن مسلم۔ یزید الفقیر۔ سماک بن حرب۔ عمر بن مرۃ۔ عبد الملک بن عمر۔ منصور بن زاذان۔ منصور بن معتمر۔ عطا بن سائب۔ اعمش۔ امام اوزاعی۔ ابراہیم بن محمد۔ عون بن عبد اللہ۔ قابوس بن ابی ظبیان۔ محمد بن سائب۔ موسیٰ بن ابی عائشہ۔ حماد بن ابی سلیمان۔ یہ سب کوفہ کی رہنے والے ہیں۔ عطا بن ابی رباح۔ عمر بن دینار۔ عبد العزیز بن رفیع۔ ابو الزبیر محمد بن مسلم۔ اسمٰعیل بن عبد الملک۔ حارث بن عبد الرحمن۔ خالد بن علقمہ۔ عکرمہ مولیٰ ابن عباس۔ ابو سعید مولیٰ ابن عباس یہ مکہ شریف کے رہنے والے تھے۔ امام محمد باقر۔ یحییٰ بن سعید۔ ہشام بن عروہ۔ نافع مولیٰ ابن عمر۔ عبد الرحمن بن ہرمز۔ محمد المنکدر۔ عبد اللہ بن عمر بن حفص۔ ربیعہ رای۔ عبد اللہ بن دینار۔ محمد بن مسلم بن شہاب زہری۔ یہ مدینہ شریف کے باشندہ تھے۔ ابو سفیان سعدی۔ عبد الکریم بن امیہ۔ قتادہ۔ عاصم بن سلیمان احول۔ شداد بن عبد الرحمن۔ شیبان بن عبد الرحیم یہ لوگ بصری ہیں۔ مکحول شامی۔ طاوس بن کیسان یمنی۔ عطا بن مسلم خراسانی وغیرہ جب کھلم کھلا مورخین اسلام اساتذہ علم حدیث امام ابو حنیفہ کو بتا رہیں ہیں کہ ان لوگوں سے امام صاحب نے حدیثیں یاد کیں پھر اوس پر یہ کہنا کہ امام صاحب نے علم حدیث کو یقیناً نہیں سیکھا سبحان اللہ تحقیق نہیں ہے بلکہ ہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے ؎

سخن کنم ہمہ جا از بے حیائی تو ۔ کہ ملک سے نکند میل آشنائی تو

امام ابو حنیفہؒ کا عالم علم صرف و لغت و نحو و محاورات عرب و ایام و انساب عرب اس سے ثابت ہے کہ ابن جنی نحوی۔ قاضی ابو سعید سیرافی۔ ابو علی فارسی۔ عثمان بن ابراہیم ردنی

عبد الواحد بن علی عبکری۔ وغیرہ جو جملہ علوم ادب کے اوستاد اور ماہرین فن ہین گو امام صاحب کی زمانہ کے بعد کے یہ لوگ ہین مگر امام صاحب تقریر اور تحریر پر گرمہ رہین ہین ابن جنی کہتا ہے انا اعرف تبحرہ فی علم الاعراب لان محمدا ما اخذہا وما اغترفہا الامن بحر ابیحنیفہ یعنی مین پہچانتا ہون موج زن دریا امام ابو حنیفہؒ کا علم نحو مین کیونکہ امام محمدؒ نے دریائے ابو حنیفہ سے ہے چُلّو بھرا ہے اور علم لیا ہے کتاب الایمان جامع کبیر مین دیکھو کہ امام صاحب کی اقوال سے کیسے کیسے دقیق اور مشکل مسئلہ حل ہوئے ہین اور کس کس طور پر بیان مین آئی ہین عیان راچہ بیان اور قطع نظر اسکے جملہ مسائل فقہی کا استنباط و استخراج علوم عربیت اور قرآن و حدیث پر موقوف ہے ذرا اصول حنیفہ اور شافعیہ کی کتابین پڑہو غور کرو بے پڑہے اور بے سمجھے کسطرح معلوم ہوئے ظاہر بینان زباطن آگاہ نیند ٭ در آئینہ پیدا نبود صورت حال۔ امام ابو حنیفہؒ مقننن کی اولوالعزمی اور قواعد کلیہ کی جامعیت اور جزئیات مستخرجہ کی حقیقت کو جو مابعد کے شارحین نے محنتین کرکے مغز سخن کو پہونچے ہین اور تفصیل قلم بند کیا ہے اونکو ملاحظہ کرو بے جانی پہچانی اپنی جہالت سے تک بندی پر بک بک کرنے سے باخبر اور عالم نہین ہوتا اور خبردار واقف کار علم و عمل کا ماہر لایعنی بات قلم وزبان سے نہین نکالتا ہے عارف کہ بجق آشنا می ترسد ٭ بیگانہ جاہل از کجا می ترسد امام ابو حنیفہؒ کی جیسے فقہی مسائل جامعین نے جمع کئے ہین ایسی ہی ملفوظات حکیمانہ و لطائف و منقولات نصائح و کلام نظم و شعر بہی جو بعض اوقات مین موزونی طبیعت سے بیان کئے ہین زمخشری نے ترتیب وار جداگانہ مرتب کرکے کتاب لکہی ہے اور حافظ ابن عبد البر نے کتاب الانتہاء مین بہی آپ کے علم ادب جاننے اور جامعیت دیگر علوم پر بحث کی ہی پس نظر برین یہ دعوی مولوی حمید اللہ صاحب کی کہ امام ابو حنیفہؒ سوائے

علم فقہ کے اور علوم تفسیر حدیث صرف نحو وغیرہ نہین جانتے تھے اور قرآن و حدیث کا
چرچا اور اسکی تدریس کا عمل درآمد نہین دیکھتے تھے بالکل غلط ہے امام ابوحنیفہؒ کا حافظ القرآن
والحدیث ہونا اور جامع علوم عربیت کا مشہور اور متواترات سے ثابت ہے اور امام صاحب
کی جامعیت اور ہمہ دانی پر دو سو اٹھارہ شہادتین اس قول تک درج رسالہ ہذا اپنی اپنی
محل مین مدلل مذکور ہو چکین ہین اور اقوال آئندہ مین بھی موجود ہین جنکی تفصیل اور تعداد
فہرست کتاب ہذا مین ملاحظہ کرو پس جسقدر اقوال مفتریانہ کذب اور زور پر مولویصاحب
نے تحریر فرمائے ہین اور اس کی تائید مین یعنی جھوٹے ہونے پر جو شاہ عبدالعزیز صاحب محدث
دہلوی بستان المحدثین مین لکھتے ہین دیکھو۔ علوم دیگر را از ادبیات و عقلیات و ریاضیات
بغیر طریق نبوت نیز میتوان شناخت بخلاف علم ثواب و علم عقاب و علم شرائع و ادیان
کہ غیر از مشکوۃ نبوت اقتباس انوار آن محالست ۱۲ جسکا یہ مطلب ہے جتنے اور علم ہین
یعنی علم ادب علم معقول علم ریاضی یہ بغیر قران حدیث کے جانے آدمی سیکھ سکتا ہے یعنی
ان علوم مین قرآن و حدیث جاننے کی ضرورت نہین۔ الا علم فرائض و احکام جسپر ثواب
و عذاب مترتب ہے اور علم معاملات اور معاشرت جو شریعت اور دین کا علم ہے وہ
بغیر قران و حدیث جو روشنی چراغ نبوت کی ہے جاننا محال ہے یعنی بدون قران حدیث
کے حاصل ہونا ممکن نہین اور ابن حزم محمد ظاہری لکھتے ہین۔ جمیع ما استنبطہ المجتہدون
معدود من الشریعۃ وان خفی دلیلہ علی العوام ومن انکر ذلک فقد
نسب الائمۃ الی الخطاء وانہم یشرعون مالم یاذن بہ اللہ وذلک
ضلال من قائلہ عن الطریق والحق انہ یجب اعتقاد
انہم لولا رأوا فی ذلک دلیلا ماشرعوا ۱۲ یعنی جتنے مسائل فقہ

مجتہدین نے نکالی ہین وہ علم شریعت یعنی قرآن وحدیث مین شمار کیے جاتے ہین اگرچہ عوام پر
اونکی دلیل ظاہر ہو اور جس شخص نے اسکا انکار کیا اور ائمہ مجتہدین کو خطا کی طرف منسوب
کیا اور یہ کہا کہ اونہون نے وہ چیز نکالی ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے نہین کیا اور ایسا کہنے والا
راستے سے گمراہ ہوا اور حق یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکہنا واجب ہے کہ اگر ائمہ مجتہدین کوئی دلیل
نہ دیکہتے تو اس مسئلہ کو تعلیم کرتے ۱۲ ان دونو قولون سے مولوی حمید اللہ صاحب کے سب
دعوی جہوٹے اور باطل ہو گئے اور ابن حزم کے قول سے ایسے مدعی کی ضلالت ثابت ہوئی
پہر مولوی صاحب عوام کو ایک مغالطہ دیتے ہین وہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی یہان قرآن
وحدیث کی درس تدریس کا عملدرآمد نتہا اگر ہوتا تو اونکی روایتین حدیثون اور تفسیرون کی دنیا
مین سب سے زیادہ موجود ہوتین - ناظرین غور کرین کہ مولویصاحب نے دہوکا دینے کے واسطے یہ
بندش باندہی ہے جسکی تکذیب اچہی طرح ظاہر ہے دنیا مین مذہب حنفی کی تفسیرین قرآن و حدیث
کی عربی فارسی اردو وغیرہ کی ہر زبان مین اسقدر بے انتہا موجود ہین کہ کوئی گہر خالی نہین اور
انہین تفسیرون سے لوگ شریعت پر چل رہین ہین اور دین و دنیا کا فائدہ اوٹہا رہے ہین چونکہ
صورت ظاہر پر تنازع لفظے سے مولویصاحب مغالطہ دیتے ہین اسواسطے اسکی حقیقت کو
ہی سمجہنا ضرور چاہیے سو حال یہ ہے کہ مولویصاحب یہ فرماتے ہین جیسے قرآن شریف کے معنی
بیان کرنے والون نے معانی منقولہ صحابہؓ و تابعینؒ سے جیسے محدثین نے یا بعد تلاش لغات و
محاورات عرب جیسے مفسرین نے آیتون کی معنی لکہی ہین مثلاً ذلک - ہذا - الکتاب - القرآن
لاریب فیہ کا مثلاً اسطرح امام ابوحنیفہؒ نے سو پچاس آیتون کی تفسیرین یعنی معانی ترتیب وار بیان
نہین کیے اور حدیثونکو بھی مثل امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کے جمع نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ انکا
عملدرآمد نتہا اسواسطے انکا علم وہ نہین جانتے تہے - اسکا جواب پہلے اقوالون کے جواب مین ہو گیا

جگہ مذکور ہے مگر یہاں بھی بتزید وضاحت لکھا جاتا ہے جسکا بیان یہ ہے کہ جو کام امام ابو حنیفہؒ نے
کیا ہے وہ محدثین اور مفسرین کی بس کا نہین تھا اگرچہ اپنی شان اور ضرورت مین ہر کام ضروری ہے
مگر بقول ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است - اسکی بھی اشد ضرورت تھی اگر امام ابو حنیفہؒ اپنا کام جو
اونہون نے کیا ہے نکرتے تو طریق عمل اتباع شریعت مین عوام مثل چوپایون کے مطلق العنان
ہو جاتے اب سنئے قرآن شریف کا علم تین طرح پر ہے - اول متعلق باللفظ جیسے مخارج حروف اخفا و
اظہار بر ملون وغیرہ جسکے بتلانے والے اور جاننے والے قاری ہین - دوسری متعلق بالمعنی یہ
دو طرح پر ہے اول جسقدر معانی آیات قرآن کی احادیث رسول اللہ صلعم و آثار صحابہؓ و تابعینؒ
سے نقل ہوئی اونکو جمع کیا جیسے محدثین نے اپنی مسانید و جامع مین ایک باب تفسیر القرآن
بھی رکھا ہے اسمین پورے قرآن مجید کی یا ہزار پانسو آیات کی تفسیر کسی محدث نے نہین لکھی سب سے زیادہ
امام ترمذی نے تین سو پچاس روایت جنمین قریب دو سو آیات کی تفسیر ہے بحوالہ ہر سورت قرآن لکھی ہے
اسمین محاورہ زبان یا لغات وغیرہ علوم سے بحث نہین جسقدر منقول ہے بحوالہ روایت نقل کیا یہ حیثیت
محدثانہ ہے - دوسری طرح یہ ہے کہ احادیث رسول اللہ صلعم آثار صحابہؓ و تابعینؒ جو معانی الفاظ
قرآن مین روایت ہوئی ہین اونکو محاورہ اور لغت عرب پر مطابق کرکے جسقدر الفاظ اوس قبیل کی
قرآن مجید مین آئی ہین اونکی وہ ہی معنی لگائی اور شان نزول مین جو واقعہ یا قصہ و حکایت رخین
سے ثابت ہوئی اونکو لکھا اور مسائل شرعیہ مجتہدین نے جو اون آیتون سے نکالی ہین وہ بھی
درج کئے اس علم کی جامع مفسرؒ کہتی ہین اور اس قسم کی تفسیرین چارون مذہب کے علماء نے لکھین
اور دنیا مین بکثرت موجود ہین تیسرے علم قرآن کا متعلق بالاحکام ہے - اور یہ کام اہم اور
عالی درجہ کا اپنی دونو قسمون مین مہتم بالشان ہے اور اسکے واسطے مجتہد کا ہونا ضرور ہے جسکے واسطے
پانچ چیز کا جاننا ضرور ہے قرآن - حدیث - مذاہب سلف - لغت - قیاس مگر ان مین سے

کسی چیز مین کبھی ہو وہ مجتہد نہین - امام ابوحنیفہؒ کا مجتہد مطلق ہونا سبکا مسلم ہے اسکا منکر کوئی
نہین جب مجتہد ہونا مسلم ہوا تو قران وحدیث کا جاننا بھی مسلم ہے - امام ابوحنیفہؒ نے یہ کام کیا
ناسخ منسوخ ہیچانکر عام خاص مطلق مقید ظاہر مشترک ماول نص مشکل خفی متشابہ و دیگر اقسام
آیت پر نظر کرکے اوسکے ساتھ افعال و اقوال رسول صلعم وصحابہ وتابعین کو ملایا اور فہم معنی
مراد بر لغت اور محاورہ امثال واقعات دیکھکر اقسام امر ونہی پر نظر کی اور مسائل کی تشریح
کی اس تفسیر قران کا نام فقہ ہوا غرض کل آیات قرانی اور اوسکے متعلق لاکھون احادیث کی
جانچ پرتال کرکے راستہ قایم کیا جو مطلوب شارع کو تھا اب اس کام کی کرنے والے کی دو حیثیتین
شارح القرانؐ والحدیث دوسرے مفسر القران والحدیث ہوئین اور بعد مجموعہ عبادات کی معاملات
حقوق تمدن ومعاشرت پردہ کوائی خوجداری شہادت وراثت وصیت وغیرہ کی متعلق جو
قوانین اونہین اصول قرانؐ حدیث سے بنائی اس اعتبار پر فقیہ مرشد اور معلم سلطان ہوا جیسے
امام محمد غزالی احیا مین لکھتے ہین فالفقیہ ھو العالم بقانون السیاسۃ وطریق التوسط بین الخلق اذا
تنازعوا بحکم الشہوات فکان الفقیہ معلم السلطان ومرشدہ یعنی فقیہ وہ عالم ہے قانون سیاست اور راہ توسط کا درمیان خلائق کے جب
وہ تنازع موافق اپنی خواہشات کی کرین پس فقیہ معلم السلطان اور اوسکا مرشد ہے اور حدیث شریف
مین سلطان کو زمین مین ظل اللہ یعنی سایہ خدا بتایا گیا ہے پس اصل سایہ خدا فقیہ ہوا جس سے معلوم
ہوا کہ علم فقہ معمولی کام نہین ہی کہ جس کو ہر شخص کر سکے اور مقبول عام بھی ہو جاوے پہر اسکا مجموعہ تیار
کیا جسکو صاف اور خلاصہ کرکے امام محمدؒ نے جامع کبیر اور جامع صغیر اور زیادات اور کتاب الحج لکھے اور
امام ابو یوسفؒ نے مبسوط لکھی - پہر دوبارہ امام محمدؒ نے اسکو ترتیب دیا ان کتابون مین کل مسئلہ معہ
آیت وحدیث وآثار جو امام ابوحنیفہؒ نے مرتب کئے تھے لکھی جامع صغیر کی چالیس شرحین پانچوین
صدی تک ہوئین جو دنیا مین موجود ہین اور جامع کبیر کی بیالیس شرحین چھٹی صدی تک ہوئین

احد زیادات اور مبسوط کی بہی شارحین نے شرحین لکہین جنکی مصنفون کی نام اور پتہ اور تاریخ
اگلے قولون مین جہان مولویصاحب نے حنفیونکو کارنامہ امام ابوحنیفہؒ کے لکہنے کی ہدایت
فرمائی ہے ایک سوونٹی عالمون کی تحریرات کارنامونکا پتہ بتایا جاویگا انشاء اللہ تعالی لیس کل
ہفوات مولوی صاحب کی افترا و بہتان دہوکہ ہے اللہم احفظنا ہ

بادوست دشمنی وبدشمن تو دوستی ٭ ای وای برکسی که بود دوستدار تو ٭

قولہ اسکے جواب مین بعض حضرات کا یون کہدینا یا کتابون مین لکہدینا کہ امام صاحب سے
علماء زمانہ کو حسد وبغض ہوتا رہا اسلیئے انکی حدیثون کو چہوڑدیا بالکل غلط ہے کیونکہ حسد و
بغض کی کوئی وجہہ نہین تہی تحقیقات سے یہ پایا جاتا ہے کہ امام صاحب ایک آسودہ
حال اور با مروت کریم النفس اور عابد و زاہد شخص ہتے سوا ایسے شخص سے کسی مسلمان کو حسد
بغض نہین ہو سکتا دوسرے یہ کہ اگر حسد وبغض ہوتا بہی دو چار کو دس پانچ کو ہوتا تمام فقہائے
ومحدثین کو ہو نہیں سکتا تیسرے اگر بفرض محال یون مانا گیا کہ سبہی کو حسد وبغض تہا تو ان
فقہا اور محدثین کو اپنا پیشوا اور مقتدا کیون مانتے ہو یعنی جنہون نے امام صاحب سے
حدیث کی روایت اپنی کتابون مین نہین کی اون مین سے بڑے مشہور ومستند امام احمد بن
حنبل و شافعی و بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ ہین اگر انہون نے فی الحقیقت حسد کی ہی وجہہ
سے ان کی حدیثون کو نہین لیا تو یہ پیشوا ہونے کے قابل نہین تہے حسد وبغض رکہنے والے تو
حدیث کی رو سے ادنی درجہ کے مومن بہی نہین ہوتے پہر پیشوا و مقتدا کیونکر ہو جائینگے حالانکہ
چارون مذہب کے علما انکی بزرگی کے قائل ہین اس حساب سے تو شیعہ ہی کسیقدر سمجہدار
رہے کہ انہون نے فقہا اور محدثین اہل سنت کو حاسد باغض ٹہیرایا تو انکی بزرگی کو بہی نہین
مانتے مقبول شخصے عیب کرنے کو بہی ہنر چاہیئے علما سے مقلدین کو یہ بہی نہ آیا اور ان سب [illegible]

چھوڑ دیا جاوے اور محالات عقلی کو بھی ممکن مان لیا جاوے تو اسکا کیا جواب ہے کہ امام صاحب کی صد ہا
اوستاد اور ہزار ہا شاگرد بتلائے جاتے ہین وہ تو روایت کرتے کیا اونکو بھی حسد تھا **اقول**
یہہ بنایا ہوا سوال مولوی حمید اللہ صاحب کا جسکو بعض حضرات کی طرف نسبت کرکے لکھا ہے
غلط ہے اور اسکے جواب مین جو تفریعات مذکور ہوئین سب تک بندیان اوسکی بر بنا ئین ہین غرض
مولوی صاحب کی خفیونکو احمق اور جاہل بنانا تھا اور امام ابو حنیفہ رح کے شاگرد اور اوستادون کی ہجو منظور
تھی اسواسطے یہ بندش تمہید کی باندہی - امام شافعی کی مذہب کی کوئی کتاب نہین جسمین قول امام
ابو حنیفہ رح کا یا روایت اون سے موجود نہو باہم حنفی شافعیون کی اصول اور فقہ مین رداً اور قبولاً بحث
کی جاتی ہی اور شافعی کی اقوال صفت و ثنا امام صاحب مین جو آئی ہین لکھی گئی ہین اور مسند شافعی مین
بروایت امام صاحب حدیثین موجود ہین جنمین سے ایک بطور نمونہ سلسلہ روایت یہ مثال ہے
عن محمد بن الحسن عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ رح قال حدثنا عبد اللہ بن دینار
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم الولاء کلحمۃ النسب لا یباع ۱۲ یعنے ولا بھی مثل قرابت
نسب کے ہے جسکی بیع جائز نہین ہوتی اور امام شافعی کا قول خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین علی بن
میمون سے اسطرح نقل کیا ہی قال سمعت الشافعی رح انی لاتبرک بابی حنیفۃ رح واجیئی الی
قبرہ فاسال اللہ تعالی الحاجۃ عندہ فما تبعد منی حتی تنقضی حاجتی ۱۲ یعنی مینے شناہے
شافعی رح سے کہتے تھے مین برکت حاصل کرتا ہون امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور اونکی قبر کے پاس اکر
اللہ تعالی سے حاجت مانگتا ہون پس کچھ دیر نہین ہوتی اللہ تعالی میری حاجت پوری کر دیتا ہے ۱۲
اس سے ثابت ہوا کہ امام شافعی انوار فیضان امام صاحب کی قائل اور مقبولیت کاملہ اور ولایت تامہ
کے معتقد تھے اسلئے طلب حاجت مین اجابت دعا کے لئے مزار امام ابو حنیفہ رح پر آتے تھے اور
احمد بن حنبل کا قول اسطرح نقل کیا ہے انہ من اهل الورع والزهد و ایثار الاخرۃ بمحل لا یدرکہ احد

— یعنی امام ابوحنیفہؒ پرہیزگار اور زاہد لوگون مین سے تہے اور آخرت کی اختیار کرنے والے اسطرح
پر کہ نہین پا سکتا اوسکو کوئی ۱۲ اور امام بخاری تاریخ کبیر مین لکہتے ہین النعمان بن ثابت۔
ابوحنیفۃ الکوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ روی عنہ عباد بن العوام و ہیشم
ووکیع وھمام بن خالد وابومعاویۃ وقد روی عنہ عبد العزیز بن ابی رواد وعبد اللہ ۱۲ یعنی نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ
کوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ روایت کی ہے اون سے عباد بن عوام و ہیشم اور وکیع اور ہمام بن
خالد اور ابومعاویہ اور عبد العزیز اور عبد اللہ بن یزید مقری نے ۱۲ اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ امام بخاری اور امام مسلم کا امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ سے حدیث کی روایت کو اپنی صحیحین مین
نقل نکرنا اور انکی تقلیداً اصحاب سنن یعنی ترمذی ابوداؤد کا بہی نقل نکرنا اسکی وجہ حسد یا
کوئی عیب فسق سوء حفظ قلت ضبط نکارۃ نہین ہی۔ بلکہ وہ ایک علمی امر ہی جسکا بیان یہ ہے
کہ امام شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ دونو معاصر اور شاگرد امام مالکؒ کی ہین باوجود اسکی کہ احمد
بن حنبلؒ ابوحاتم اسحق بن راہویہ امام شافعیؒ کو حدیث و روایت کا مخزن تسلیم کرتے ہین مگر
امام بخاری اور امام مسلمؒ نے ایک حدیث امام شافعیؒ سے روایت نہین کی بلکہ ترمذی
ابی داؤد نسائی مین بہی انکی روایت نہین جسکی اصلیت یہ ہے کہ جو لوگ علم حدیث کی درس
تدریس مین مشغول رہتی اون مین دو فرقے ہتے ایک وہ جنکا کام صرف حدیثون اور روایتون کے
جمع کرنیکا تہا اونکو من حیث الروایت الفاظ حدیث جمع کرنے پر کوشش تہی ناسخ منسوخ سے
بہی کچہ سروکار نتہا کسی قید مجتہدانہ اصول پر لگانے کو ناجائز سمجہتے ہتے چنانچہ کسی مشہور محدث
کا فقہا پر یہ طعن ہے کہ مدعی اپنے دعوی زمین مین متوقع اور رہا اسکے چارون حدود کی پتہ اور حقیقت
زمین کی کیون کہتا ہے یہ بدعت ہے اور غلط قیاس ہے زمانہ رسول اللہ صلعم مین اور صحابہ مین
اسکا وجود نتہا۔ غرض اس قسم کی صدہا اقوال ہین جنسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محض اقوال و افعال کے

ناقل اس فرقہ کے لوگ ہین انکا نام اہل الروایت اہل الحدیث و محدثین ہے - اور جو اس طریقہ پر
عمل درآمد شرعی کرتے رہے وہ اصحاب ظواہر کہلائے دوسرا وہ جو بعد تصحیح نقل حدیث
ناسخ منسوخ وغیرہ امور پر لحاظ کرکے استنباط احکام و استخراج مسائل کرتا اگر کوئی حدیث
و آیت و آثار صحابہ نہ ملتی تو قیاس کرتا - یہ فرقہ مجتہد - اہل الرائے فقیہ کے نام سے مشہور
ہوا غرض جسمین جو صفت غالب ہوئی اوسی کے نام سے شہرت ہوئی اہل حدیث نے اہل رائے
سے اس بنا پر احتراز کیا کہ انپر رای غالب ہے اور حدیث سے فروع احکام کی تفریع قیاس
سے کرتے ہین چنانچہ احمد بن حنبل کا قول ہے قال نضر بن یحیی لاحمد بن حنبل ما الذی
نقمتم علیہ قال الرای قال الیس مالک یتکلم بالرای قال بلی ولکن ابو حنیفۃ
اکثر رایا منہ فقیل ھلا تکلمتم فی ھذا بحصتہ و ھذا بحصتہ فسکت احمدؒ یعنی نضر بن
یحیے نے احمد بن حنبل سے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ پر تمہارا کیا اعتراض ہے اونہون نے جواب دیا کہ
رای - نضر نے کہا کیا امام مالکؒ رای پر عمل نہین کرتے تھے امام احمدؒ بولے ہان لیکن
امام ابو حنیفہؒ رای کو زیادہ دخل دیتے تھے نضر نے کہا تو کیون موافق حصہ کے تم بات نہین
کرتے حصہ رسدی دونوںپر کلام ہونا چاہیئے امام احمد چپ ہو رہے - کچھ جواب نہ دیا اس سے
یہ معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ مین کوئی ایسا عیب نہ تہا جس پر امام احمدؒ یا امام بخاریؒ وغیرہ کو اون سے
روایت لینی مین انکار تہا بجز اسکے کہ تفریع مسائل شرعیہ پر اعتراض تہا اور اسکو عیب سمجھتے تھے
جیسے امام احمدؒ نے امام مالک پر تصنیف موطا مین مخالفت کی بدعت تہا یا امام ابو حنیفہؒ کی فقہی
مسائل پر اعتراض کیا چنانچہ اونکے قول سے صاف ظاہر ہے یہ ایک اجتہادی امر ہے صواب
و خطا کا محتمل حسد اور بغض کا ہمین خیال نہین ہو سکتا یہ سمجھ کی بات ہے جن لوگون کے نزدیک یہ
تفریع مسائل اصل غرض شریعت ہے تو یہ امام ابو حنیفہؒ کا کمال اور خوبی فہم و ادراک اور کمال

عملیہ ہے اور جو لوگ اسکو اچھا نہین سمجھتے تھے جیسے محدث مشہور نے حدود اربعہ عرضی دعوی مین لکھا بدعت بتایا اونکی نظر اغراض عوام پر نہین پڑی تہی اوسپر معترض ہوی اگر یہ سمجھتے کہ بغیر اسکے دینا و دین کا حصول ممکن نہین ایسا نہ کہتے اب اگر کوئی جاہل اپنی جہل اور عوام کی دہوکہ دہی کیواسطے اعتراض پیش کری تو اوسکا عدم فہم یا حسد اور تضلیل ہے۔

مولوی حمید اللہ صاحب کا یہ لکھنا کہ جنہون نے امام صاحب سے حدیث روایت نہین کی اور اسکی وجہہ حسد ہے تو یہ لوگ پیشوا ہونے کی قابل نہین رہی حق بات سے کسقدر دور ہے نعوذ باللہ اب تحقیقات مولویصاحب پر گفتگو ہے۔ فرماتے ہین کہ تحقیقات سے یہ پایا جاتا ہے آخر تک جسکی کیفیت یہ ہی کہ عابد زاہد کریم النفس عالم و فاضل لوگ ہمیشہ سے حاسدون کی نظر مین کہٹکتے ہین اور قدیم سے معاصرین مین تعصب مذہبی حسد و بعض طعن و تشنیع ہوتی آئی ہی اور آجتک اسکا سلسلہ مسدود نہین اگر اس مادہ کو اللہ تعالی قلوب اہل اسلام سے سلب فرمایا جسکا وجود ذات مسلمان مین ممکن نہوتا تو البتہ کہہ سکتے تہے کہ کسی مسلمان کو حسد و تعصب نہین ہو سکتا جب ایسا نہین ہی تو مولویصاحب کی محال عقلی ماننے سے محال نہین ہو سکتا ممکن الوجود اور کثیر الوقوع کی صدہا نظرین کتب اسلامیہ مین موجود ہین ذہبی ترجمہ حافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ مین لکھتے ہین رایت بخط ابن طاہر المقدسی اسحٰق اللہ عین ابی نعیم یتکلم فی ابی عبد اللہ بن مندہ وقد اجمع الناس علی امامتہ قلت کلام الاقران بعضہم فی بعض لا یعبأ بہ لا سیما اذا لاح لک انہ لعداوۃ او لمذہب او لحسد لا ینجو منہ الا من عصمہ اللہ وما علمت ان عصرا من الاعصار سلم اہلہ من ذلک سوی الانبیاء والصدیقین و لو شئت لسردت من ذلک کراریس ۱۲ یعنے راوی کہتا ہے کہ مینے ابن طاہر مقدسی کا لکہا ہوا دیکہا ہے وہ کہتا تہا کہ گرم کرے اللہ آنکہ ابی نعیم کی وہ ابی عبد اللہ

بن مندہ مین کلام کرتا ہے اور بیشک لوگ اوسکی امامت پر متفق ہین سو یہی کہتے ہین کلام معاصرین
بعض کے حق مین بعض کا معتبر نہین اور خاصکر جب عداوت اور تعصب مذہبی یا حسد کی وجہہ ظاہر ہوجا
اور ان باتون سے کسی نے نجات نہین پائی مگر جسکو اللہ تعالی نے بچایا اور مین نہین جانتا کہ کوئی
زمانہ ایسا ہو کہ اوسکا اہل سالم بچا ہو سوای نبیون اور صدیقون کی اور اگر مین چاہون تو دفتر کے
دفتر اسکی ثبوت مین پیش کردون ۱۲ اور امام مالک کہتے ہین لا یجوز شہادۃ القاری علی القاری ای العلماء
لانہم اشد الناس تحاسدا و تباغضا یعنے گواہی قاری کی قاری پر جائز نہین مراد قاری سے علما ہین اسواسطے
کہ ان لوگون مین حسد اور بغض زیادہ ہے ۔ عبد اللہ بن مبارک سے کسی نے کہا فلانا آدمی امام
صاحب کی نسبت کچھہ کہتا ہے اونہون نے یہ شعر پڑھا حسدوک واذا راوا فضلک ۔ اللہ بما فضلت بہ النجباء
یعنی تجھسے لوگ اسواسطے حسد کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے تجھے وہ فضیلت دی ہے جو بزرگون کو دیجاتی
ہے اسیطرح کسی نے عاصم نبیل سے کہا اونہون نے اسود دئلی کا یہ شعر پڑھا ۔ حسدوا الفتی اذ لم ینالوا سعیہ
فالقوم اعداء لہ وخصوم ۱۲ یعنے مرد جوان پر اسواسطے لوگون نے حسد کیا کہ اوسکی کوشش کو نہین پاسکے
اسلیے قوم اوسکی دشمن اور مخالف ہوگئی ۔ اور حافظ ابن عبد البر نے کتاب الانتقا اور خطیب نے تاریخ
مین سفیان بن وکیع سے روایت کیا کان ابو حنیفۃ یحسد وینسب الیہ ما لیس فیہ وقد اقبل
علیہ وکیع فراہ مفکرا فقال من این فقال من عند شریک ثم انشا یقول ۔ ان یحسدونی فانی غیر لائمہم
قبلی من الناس اہل الفضل قد حسدوا ۔ فدام لی ولہم ما بی وما بہم ۔ ومات اکثرنا غیظا بما یجد ۱۲ یعنے امام ابو حنیفہؒ پر لوگ حسد کرتے
اور جو بات اون مین نہ تہی اوسکی طرف منسوب کرتے ایک روز امام وکیع آئے اور آپ کو فکرمند دیکھا
دریافت کیا کیا فکر ہے آپ نے جواب دیا شریک کی طرف سے اور یہ اشعار پڑہے ۔ اگر لوگ مجھسے حسد
کرین مین اونکا ملامت کرنے والا نہین ہون کیونکہ مجھسے پہلے بہی اہل فضل پر حسد کیا گیا ہے پس میری
اور اونکے واسطے وہ ہی ہے جو میرے اور اونکے پاس ہے یعنی علم و فضل اور اونکے اکثر جو چیز اونہون نے

پائی یعنی حسد اوس سے پیچ و تاب کہا کر مر گئے ان قولون سے یہ بہی معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ کے فضل و
کمال پر لوگون نے حسد ہی کیا ہے۔ پس اگر کسی حاسد کا قول کوئی راوی صحیح سند سے روایت
کرے اور کوئی مقتدای زمانہ اوسکی صحت استناد کی وجہہ سے تسلیم کرے اور اوسکی حقیقت سے
واقف نہو تو اوسکی تسلیم سے وہ قول حاسد کا بدل نجائیگا پہر اگر کوئی شخص جسکو یہ معلوم ہوگیا
کہ وہ حاسد کا قول ہے اور اوسکو وہ مانے تو اوسپر یہ الزام نہین کہ اوسنے اپنے مقتدا کی تردید کی
یا اوسے مقتدا نہ جانا بلکہ الحق احق بالاتباع ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہین
استمعوا کلام العلماء ولا تصدقوا بعضهم فی بعض فو الذی نفسی بیدہ
لهم اشد تغایرا من التیوس فی ذرو بها ۱۲ احیاء یعنی تم سنو کلام علما کا اور بعض کی
بات بعض کی حق مین تصدیق مت کرو قسم اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے
بیشک وہ لوگ اپنی زبان درازی مین سانڈ بکرون سے بہی زیادہ باہم نفرت کرنے والے ہین
پس اس سے معلوم ہوا کہ جو متعلق علم شریعت علما اور مقتداونکی کلام ہین وہ سنی جاتی ہین اور جو باہم تعصب
مذہبی یا دیگر مشاجرات سے جسکا ہے وہ قابل التفات نہین جس بات مین وہ ہماری پیشوا ہین
اوسکو مانتے ہین۔ اور نہ اونکے فضائل و بزرگی سے انکار۔ لہذا کل تقریر مولوی صاحب کی جس
غرض پر وہ لائے ہین باطل ہوئی اب اس بات پر نظر ہے کہ اس تقریر کا کچہ اثر مولوی حمید اللہ
صاحب پر بہی عاید ہے یا نہین۔ ناظرین ملاحظہ کرین کہ مولوی صاحب اس بات کا اقرار کرتے
ہین اور کئی جگہ لکہ چکے ہین کہ امام ابو حنیفہ کی تقوی عبادت زہد سخاوت مروت دیانت
ذکاوت فقاہت فصاحت بلاغت کی تعریف معتبر کتابون مین موجود ہے اور اس قول مین
آسودہ حال بامروت کریم النفس عابد زاہد شخص بہی لکہتے ہین باوجود اس اقرار کے حسد کا شعلہ
تعصب اور بغض کی آگ ایسی بہڑکی کہ ان سب اعتبارات کو درگذر کرکے سنی الحنفذ۔

ضعیف جدا - ذاہب الحدیث - مضطرب الحدیث - کثیر الغلط - کم مایہ حدیث و قرآن جاہل از علم عربی - شریعت مین عقلی باتون کی بنانے والے - بدعقیدہ - یہ سب لفظ تحریر فرمائی خوب دلکے پھپھولے پھوڑے - مولویصاحب کا تحقیقی قول ہی کہ ایسے شخص سے یعنی آسودہ حال بامروت کریم النفس عابد زاہد سے کسی مسلمان کو حسد و بغض نہین ہو سکتا اس سے معلوم ہوا کہ مولویصاحب کی اسلام مین ابہی فرق ہی کیونکہ تحقیق کا نام لیکر حسد اور بغض اور تعصب سے جو صاف تحریر و تقریر سے ظاہر ہے امام صاحب اور اونکی مقلدین کو لکہا - اور حسد و بغض رکھنے والا حسب اقرار مولویصاحب حدیث کی رو سے ادنے درجہ کا بہی مومن نہین ہوتا اس حساب سے تو شیعہ ہی کسیقدر سمجھدار رہے کہ اونہون نے فقہا اور محدثین اہل سنت کو برا کہا تو اونکی بزرگی کبہی نہین مانا مولوی حمید اللہ صاحب امام ابو حنیفہ اور جملہ علماء مقلدین کو برا کہتے ہین اور امام صاحب کی برا کہنے کے الفاظ جو طعن اور جرح اور عیوب کے ہین نقل کرتے ہین اور دعوی سے بے اصل بات کو اصل بتاتے ہین اور پہر بزرگی کا بہی اقرار کرتے ہین[1] ؎ جائز با امامان شریعت تو تبرا داری * بعلوم اندار حسد و بغض و تقیہ داری * شیوہ جہل و تجاہل ہفوات و کبوات * آنچہ شیعان ہمہ دارند تو تنہا داری - چونکہ عیب کرنے کو بہی ہنر چاہئے - مولویصاحب یہ سمجھے کہ مین ناہنر مند اہل علم ہون اپنی ذاتی تحقیقات کی ذریعہ سے بندش باندہکر ممکن بلکہ کثیر الوقوع کو محالات عقلی بناکر اور نہی معقولی بن جاونگا الزامی سوال تنگ بندی کا گہڑ لونگا کہ امام صاحب کی صدہا اوستاد اور ہزارہا شاگرد

[1] حالانکہ اونکے پیشوا مولوی عبید اللہ صاحب نختی اپنی تقریر دلپذیر میں جو بنام عبد الحق اونکے ابن شہزادہ کی چہپی ہے لکہتے ہین اماموں کا برا کہنے والا فاسق اور ہمارا دشمن ابد ہمارے گروہ سے خارج ہی مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ نے اماموںکے برا کہنے والیکو چہوٹا رافضی لکہا ہی یعنی صحابہ کا برا کہنے والا بڑا رافضی اور اماموںکا برا کہنے والا چہوٹا رافضی ہی ۱۲

تبلائے جاتے ہین وہ تو روایت کرتے ذہبی کو معتبر اہل سنت والجماعت لکھا ہے اور خطیب

کی بڑی تعریف کی تو بیان اونہین نے ہی چھوڑ دیا - ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین لکہتے ہین وحدث

عن عطاء ونافع وعبدالرحمن بن ہرمز الاعرج وسلمۃ بن کہیل وابی جعفر محمد بن علی وقتادۃ وعمرو بن

دینار وابی اسحق وخلق کثیر وحدث عنہ وکیع ویزید بن ہارون وسعد بن الصلت وابو عاصم وعبدالرزاق

وعبید اللہ بن موسی وبشر کثیر - استادونکی نسبت خلق کثیر اور شاگردونکی بشر کثیر بتایا ہے اور جملہ

مورخین اہل اسلام اسیطرح لکہہ رہین ہین جنکی عبارت کی نام بچہلے قولون مین لکہے گئے تو کیا مولوی

صاحب انکو جہوٹا سمجہہ رہین ہین جو الزام دیکر یہ لکہتے ہین کہ امام صاحب کی صدہا اوستاد

اور ہزارہا شاگرد تبلائی جاتی ہین - وہ تبلانے والے ہی تو وہ ہی معتبر ہین جنکو تمنے معتبر مانا ہے

پہر اوپر ایسے انجان بنے کہ کہتے ہین وہ تو روایت کرتے - یہ تو احمق سے احمق بہی جانتا ہی

کہ اوستاد شاگردون سے روایت نہین کرتے اور جملہ مورخین شاگردونکا امام ابوحنیفہؒ سے

حدیث کا روایت کرنا لکہہ رہے ہین اور بشر کثیر کا لفظ اختیار کرتے ہین جس سے بے انتہا

تعداد نکلتی ہے - اصحاب صحاح کی روایت نکرنے سے امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا سلسلہ

روایت مسدود نہین ہوتا صدہا محدثین کی سنن اور موطائین اور مسانید اور کتاب الآثار

ہین سب اپنی اپنے درجہ مین مقبول ہین مولوی صاحب کا انحصار محدثین اصحاب صحاح پر کرنا

یا ان کتابون کے سوا اور کتب حدیث کی نفی کرنا اور یہ جتلانا کہ صحاح ستہ مین امام صاحب کی

روایت سے کوئی حدیث نہین آئی تو ان سے کسی نے روایت نہین کی جہالت ہی ان

لوگون کی روایت نکرنے کی وجہ تبلائی گئی ہی جو سمجہدار کو کافی ہے ؎

ہے مجنونانہ بات انکی نہین کچہ عقل سے بہرہ ۔ انہین اک ذرہ جو سمجہین مآل کار لا مذہب

قولہ اچہا ہزارونکو جانے دو امام ابویوسفؒ و امام محمدؒ تو بہت مشہور شاگرد ہین اور انکو

شان وشوکت اور حکومت بہی حاصل تہی اور اونہون نے کتابین بہی تصنیف کی ہین امام محمد
ہزارون قول فقہی امام صاحب سے نقل کئے ہین مگر حدیث کی کتاب لکہنے بیٹھے تو امام صاحب
کی روایتین نہ لکہین یعنی کتاب موطا امام محمد مین اکثر روایتین تو امام مالک سے ہین اور تہوڑی
سی دیگر محدثین سے ہین لیکن امام ابوحنیفہ صاحب کی سند سے مرفوع حدیثین تمام کتاب مین شاید چہ سات
ہون تو ہون پوری دس تو ہرگز نہین ہین اور ان چہ سات مین بہی کچھ تنقیح نہین ہے کہ صحیح
ہین یا نہین اور اس موطا مین کتاب التفسیر بہی ہے جسمین دس یا دس سے کم آیتون کی تفسیر
درج ہوئی ہے مگر اس قدر قلیل مین بہی امام ابوحنیفہ کے مذہب کا تذکرہ تو کردیا ہے کہ اونکا
مذہب بہی اسیکی موافق ہے مگر روایت تفسیر کی اون سے نہین کی یعنی یون نہین لکہا کہ ابوحنیفہ
صاحب نے اس آیت کی یون تفسیر کی ہے اقول مولوی صاحب کو کچھ بہی خبر نہین کہ امام محمدؒ نے
موطا بروایت امام مالکؒ لکہی یا امام ابوحنیفہؒ اور بے جانے بوجھے محقق بن گئے جناب من
امام محمدؒ نے بعد وفات امام ابوحنیفہؒ مدینہ شریف مین خدمت امام مالکؒ مین تین برس رہکر
منجملہ اور موطاؤن کے اپنے موطا لکہی اور جسقدر احادیث مطابق مسلک امام ابوحنیفہؒ ہین اونمین
لکہدیا ۔ وہو قول ابی حنیفہؒ جس سے یہ معلوم ہوگیا کہ امام مالکؒ و امام ابوحنیفہؒ اس حدیث مین متفق
ہین اور اسی پر عمل در آمد دونو کا ہے اور یہ اتفاق تمام احادیث موطا مین موجود ہے ۔ مگر چند
مسئلون مین جو خلاف امام مالکؒ کا تہا اوسکی مقابلہ مین روایت امام ابوحنیفہؒ کی معمول بہا لائی
ہین اور اوسکی تائید مین اثر صحابہؓ اور تابعینؒ بہی نقل کی ہی چونکہ ایسا اختلاف کم تہا اسواسطے
تیرہ مقام پیر روایت امام ابوحنیفہؒ سے اور چار مقام پر امام ابو یوسفؒ سے روایت کی ہے
اسپر محقق صاحب کا یہ اعتراض کہ امام محمدؒ کتاب حدیث کی لکہنے لگے تو امام صاحب کی روایتین
نہ لکہین سبحان اللہ موطا لکہین بروایت امام مالکؒ کی اور روایتین لکہتے امام ابوحنیفہؒ کے

چه خوش گفت است سعدی در زلیخا ٭ الا یا ایها الساقی ادر کاسا ناولہا۔

چونکہ تحقیق مولوی حمید اللہ صاحب کی بغرض مغالطہ دہی عوام ہے اصلی اونمین ایک دوسرا اعتراض بھی داخل کردیا کہ اس موطا مین کتاب التفسیر بھی جسمین تخمیناً دش یا دس سے کم آیتونکی تفسیر درج ہوئی ہی مگر اس قدر قلیل مین بھی امام ابو حنیفہؒ کی مذہب کا تو تذکرہ کردیا ہے کہ اونکا مذہب بھی ایکی موافق ہی مگر روایت تفسیر کی اون سے نہین کی۔ جبب مولوی صاحب یہ بھی کہتے ہین کہ تمام موطا مین امام محمدؒ روایت امام مالکؒ سے لکہہ رہی ہین اور موافقت مین قول امام ابو حنیفہؒ ذکر کرتے ہین پہر بھی تحقیق کی آنکہ نہ کہلی یہ اعتراض امام مالکؒ پر کرتے کہ وہ اوستاد اس فن کے مانے گئے اور مدینہ شریف کے رہنے والے تہے اونکو علم تفسیر مین کچھہ بھی دخل نہین تہا کُل دش روایتین تفسیر کی جسمین تین حدیثین تو ایک ہی آیت صلوۃ الوسطی کے ہین اور باقی سات آیتون کی روایت کی امام ابو حنیفہؒ پر اعتراض کرنا حماقت ہی یہ باب بھی اور موطاؤن مین نہین ہی یعنی اونہون نے کتاب التفسیر ہی نہین لکہی ضمنی مسائل کے ادلہ مین کہین لکہدیا ہے بہلا امام محمدؒ نے اتنا تو کیا کہ باب التفسیر بھی لکہا ۱۲۔ ؎

بنطق آدمی بہتر است از دواب ٭ دواب از تو بہ گر نگوئی صواب ٭

قولہ پہر انکے بعد امام طحاوی ایسے شخص ہین کہ حنفی لوگ اپنے مذہب کے فخر مین کہا کرتے ہین کہ طحاوی جیسے شخص نے شافعی مذہب کو چہوڑ کر حنفی مذہب اختیار کیا ہے اور فی الحقیقت ایسے محدث ہین کہ انکی بعد حنفیون مین کوئی شخص انکی برابر تو کیا ان سے جو تہائی مرتبہ والا بھی محدث نہین ہوا اور اونہون نے حنفی مذہب کی حمایت مین ایسا زور لگایا ہے کہ انکی بعد کسی اور سے ویسا نہین ہو سکا مگر اونکی سب کوشش اور محنت اس کام مین خرچ ہوئی کہ وہ حدیثین و آثار جمع کردی جن سے مذہب حنفی کے مسائل کی تائید ہوگی اگرچہ آن مین صحیح

اور غیر صحیح کی تنقیح نہین کی لیکن خیر لے تو آئی ۱۲ **اقول** امام طحاوی کا فخر ہے کہ اپنی
خوبی فہم اور تحقیقات عمدہ سے مذہب حنفی کو اختیار کیا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء آ
باقی رہا یہ کہنا کہ اُنکے بعد حنفیو نمین کوئی شخص ایسا نہوا کہ انکی برابر ہو یہہ مولوی حیدایسم
صاحب کی بے علمی ہے و فوق کل ذی علم علیم ۱۲ علماء محدثین و فقہاء و مفسرین ہر قرن مین
بحکم الاقدم فالاقدم ایسے ایسے ہوئے ہین کہ اپنے وقت مین آپ ہی نظیر تھے۔ طبقات
حنفیہ ملاحظہ کرو۔ بہر صورت مولوی صاحب کی ذات سے یہ اُمید نہتی کہ مسائل مذہب
حنفیہ کے استدلال و تائیدات مین حدیث و اثار کا ہونا بھی تسلیم کرینگے کیونکہ وہ قوت باصرہ اللہ تعالے
نے عطا نہین فرمائی جس سے مردمک چشم مین بینائی کی توقع کیجاوے اور کچھ علاج پذیر ہو مولوی صاحب
کی اس حالت پر یہہ اقرار کرنا کہ امام طحاوی نے وہ حدیثین اور آثار جمع کر دیئے جن سے مذہب حنفی
کی تائید ہو گئی منکر اگر بہولے سے حق بات کا اقرار کرے یہہ بھی غنیمت ہے ؎ نمود جلوۂ اعجاز
شمع مطلبی ۔ نماند شوخی چشم شرار بولہبی ۔ **قولہ** اور جس کام کی ضرورت تھی وہ بالکل نہین کیا
یعنی ضرورت تو اس بات کی تھی کہ امام ابو حنیفہؒ کے کارنامے قرآن و حدیث کی جمع کرتے یعنی یہہ کہ
اونہون نے حدیث کا علم فلان فلان معتمد و مستند محدثین سے پڑہا اور حدیث کی حفظ اور تنقید یعنی
جانچ پرکہہ مین ایسا ملکہ پیدا کیا اور علماء زمانہ مین سے فلان فلان معتمد اور مستند محدث نے انکی
حفظ و اتقان کی تصدیق کی اور کم سے کم تین ہزار حدیثین خوب صحیح اور پکی سند والی اور کم سے
کم پانسو آیات قرآنی کی تفسیر معتمد امام صاحب کی سلسلہ سے جمع کر دیتی **اقول** مولوی حیدالنسا
صاحب نے آنکہین بند کر کے خوب دائین بائین ہاتہ پہینکے اور دلمین خوش ہوئے کہ میری
اس مردانگی پر اور نیز بیوقوف معتقدین تو خوش ہو جائینگے اور کہین ہگے کہ ہماری مولوی صاحب
کی کیا فاتی تحقیقات عمدہ ہوئی کہ تیرہ سو ۱۳ برس کی علماء کی ہزارون تصنیفات پر ہاتہ صاف

کیا تھی کہ جن کتابون کی مقبولیت پر گفتگو کی تھی اور اوہین کارنامہ امام ابو حنیفہؒ کی موجود تھے
جیسے تاریخ کبیر بخاری تاریخ خطیب تذکرۃ الحفاظ مختصر خطیب تاریخ ابن خلکان تاریخ ابن
خلدون وغیرہ انکو بہی تہ کر کے طاق مین دہر دیا۔ کیون نہو تحقیق ایسی ہی ہوتی ہے جسمین حسد
بغض تعصب کا پورہ مضمون ہو اور ہر شخص اندازہ کر سکے جن کتابون مین سے اپنے مطلب کی
بات پر عدتھی باندہی تہی اونہین کارنامہ امام ابو حنیفہؒ کی یعنی فلان فلان تابعین سے امام
صاحب نے حدیثین پڑہین اور فلان فلان تبع تابعین اور محدثین نے امام صاحب سے
پڑہا اور امام بنایا اور مجتہد تسلیم کیا اور آپ کی امامت عدالت ثقاہت پر اتفاق کیا سب
کچھ موجود ہے یہ باتین مولویصاحب کو نظر نہین آئین مگر چشم احول سے حماد اور اعمش اور ابراہیم
نخعی اور امام محمد اور امام ابو یوسف کی برائیان دیکھ لین نعوذ باللہ۔ چونکہ مولویصاحب اپنی علاوت
قلبی سے عوام کو دہوکا دیتے ہین اسواسطے کچھ حال امام ابو حنیفہؒ کے کارنامونکا اس مقام پر لکھتا
ہون تا ناظرین اس دہوکہ پر متنبہ ہون۔ معلوم کرنا چاہیے کہ امام ابو حنیفہؒ نے بعد وفات حماد بن
ابی سلیمان ۱۲۰ھ مین جانشینی حمادؒ کی پائی اور شغل تدوین فقہ شروع کیا چونکہ یہہ کام وسیع اور پر خطر
تھا اسلیئے اس کام کو صرف اپنی رائے پر موقوف نہین رکہا بلکہ اپنے اجلہ شاگردوں اور مصاحبین فقہا
و محدثین کو اس کام مین شریک کیا چنانچہ امام طحاویؒ نے اسد بن فراتؒ سے روایت کی ہے کہ
تدوین فقہ مین امام ابو حنیفہؒ کے چالیس شخص ممتاز تھے جنمین سے یہہ لوگ ہین۔ یحییٰ بن سعید قطان[1]
عبد اللہ بن مبارک[2]۔ یحییٰ بن زکریا[3]۔ وکیع بن جراح[4]۔ یزید بن ہارون[5]۔ حفص بن غیاث[6]۔ ابو عاصم النبیل[7]
عبد الرزاق بن ہمام[8]۔ داؤد طائی[9]۔ فضل بن دکین[10]۔ حمزہ بن حبیب[11]۔ ابراہیم بن طہمان[12]۔ سعید بن
اوس[13]۔ عمر بن میمون[14]۔ فضل بن موسیٰ[15]۔ ابو یوسف[16]۔ محمد بن الحسن[17] زفر[18]۔ قاسم بن معن[19]۔ اسد بن
عمرو[20]۔ علی بن مسہر[21]۔ عافیہ بن یزید[22]۔ حبان[23]۔ مندل[24]۔ وغیرہم جب تنقیح و تنقید مسئلہ سے فراغت

پاتے اوسکو قلم بند کرتے چنانچہ اسی طور پر تیس سال گذرے اور امام ابو حنیفہ کا ۱۵۰ھ میں انتقال ہوا غرض زمانہ امام صاحب مین مجموعہ احادیث قرآنی مسائل فقیہ کی جانچ پڑتال اور استنباط مسائل کے دلائل مرتب ہوکر تحریر مین آچکے تہے اور سب سے اول یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے علماء کوفہ مین سند الحدیث اور فقہ حنفی کو ترتیب دیا چنانچہ کاشف ذہبی مین قول عجلی کا موجود ہے ہو ممن جمع لہ الفقہ والحدیث ۱۲ یعنی یحیی بن زائدہ اون لوگون مین ہین جنہون نے امام ابو حنیفہ کا فقہ و حدیث جمع کیا اور طبقات حنفیہ ملا علی قاری وغیرہ مین ہی عن عبد الرحمن الرازی انہ اول من صنف الکتب بالکوفہ ۱۲ یعنی یحیی بن زکریا نے اول کوفہ مین تصنیف کی ہے۔ چنانچہ ایسطرح پر مجموعہ فقہ امام ابو حنیفہ لکہا گیا جسکی تعداد مسائل قلائد عقود العقیان مین بارہ لاکھ نوے ہزار (۱۲۹۰۰۰۰) سے کچھ زاید لکہی ہوا سکے بعد امام محمد و امام ابو یوسف نے اُن مجموعہ مسائل مین سے خلاصہ مبوب اور مفصل بنائی اور ہر مسئلہ پر استدلال آیت و حدیث کا لکہا چونکہ تفصیل اول سے اُن خلاصون کا طرز اچہا تہا اس لیئے اُنکی مقبولیت عامہ ہوئی اور رواج ہو گیا جیسے فرا۔ کسائی۔ خلیل۔ اخفش۔ نحویونکی کتب ڈہونڈے نہین ملتین مگر اون مسائل کے خلاصہ مرتبہ شاگردان مشہور عالم ہین اسیطرح کل ذخیرہ مسائل ابو حنیفہ آج دنیا مین بکثرت موجود ہین جنکو ترتیب دیگر شاگردان امام صاحب نے تیار کیا اور اون سے حسب رواج زمانہ لوگون نے سند حاصل کی اور پڑہا اور بعد کی لوگون نے اُنکی شرحین لکہین اور اور اس علم کی ترقی دی جسکو نقشہ ذیل سے جو ایک چلو دریائے عظیم سے ہے یعنی ہزارون علمائے ہر قرنمین سے دس دس پانچ پانچ علما کی تصنیفات جو کارنامہ امام ابو حنیفہ کا ذرا سا نمونہ ہے ملاحظہ کرو۔ اور مولوی حمید اللہ صاحب کے دہوکہ اور حسد اور بغض کا اندازہ کرو۔

نقشہ یہہ ہے

نمبر	نام علماء حنفیہ مع مختصر ترجمہ	سنہ وفات	نام کتاب مصنفہ حدیث وتفسیر واصول وفقہ مذہب حنفی وتاریخ واسماء الرجال
۱	یعقوب بن ابراہیم بن حبیب ابو یوسف کان صاحب حدیث حافظا لزم ابا حنیفہؒ وولی القضاء ببغداد فی خلافۃ الہارون الرشید اول من وضع الکتب علی مذہب ابی حنیفہؒ واملاء ونشر ۱۲	۱۸۲ھ	امالی نوادر مسند ابی حنیفہؒ
۲	محمد بن الحسن الشیبانی تلمیذ ابی حنیفہؒ روی الخطیب عن الشافعی کان اذا اخذ فی المسائل کان قرآن ینزل لا یقدم حرفا ولا یؤخرہ وعن ابی عبید ما رایت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن ابراہیم الحلبی قال قلت لاحمد من این لک ہذہ المسائل الدقیقۃ قال من کتب محمد بن الحسن ۱۲	۱۸۹ھ	مبسوط، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر کبیر، سیر صغیر، زیادات، کتاب الآثار، مسند ابی حنیفہؒ، موطا بروایت امام مالکؒ
۳	معلی بن منصور ابو یحیی الرازی روی عنہ ابن المدینی وابو داود والترمذی وابن ماجہ والبخاری فی غیر الجامع وکان من کبار اصحاب ابو یوسفؒ و محمدؒ ۱۲	۲۱۱ھ	روی عن ابی یوسفؒ کتاب الامالی وکتاب النوادر وعن محمدؒ جامع الصغیر والکبیر وکتاب الآثار ۱۲

تصانیف	وفات	حالات	نمبر
روی عن محمدؒ - جامع الصغیر جامع الکبیر - زیادات آثار -	۲۱۸	علی بن معبد بن شداد ابو الحسن الرقی تلمیذ محمدؒ روی عنہ یحیی بن معین و محمد بن اسحق وغیرہ قال ابو حاتم ثقہ قال ابن حبان مستقیم الحدیث قال الحاکم ہو شیخ من اجلۃ المحدثین کان یحدث فی مصر	۴
روی عن محمد کتاب النوادر ورتب الفقہا علی ترتیبہ	۲۱۱	ابراہیم بن رستم ابو بکر مروزی تلمیذ امام محمدؒ - روی عنہ احمد بن حنبلؒ و سمع من مالکؒ والثوریؒ و حماد بن سلمۃؒ	۵
نوادر الفقہ نوادر الحدیث	۲۳۹	داؤد بن رشید الخوارزمی من تلمیذ محمد بن الحسن و حفص بن غیاث سکن بغداد و روی عنہ مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ والنسائی والبخاری بواسطۃ ۱۲	۶
نوادر الفقہ - نوادر الحدیث کتاب ادب القاضی - کتاب المحاضر کتاب السجلات	۲۳۳	محمد بن سماعۃ بن عبد اللہ بن ہلال بن وکیع تلمیذ ابو یوسفؒ و محمد بن الحسن کان من حفاظ الثقات لما مات قال یحیی بن معین مات ریحانۃ العلم ۱۲	۷
کتاب الاصول - الامالی السیر الصغیر نوادر	۲۰۰	موسی بن سلیمان ابو سلیمان الجوزجانی اخذ الفقہ عن محمدؒ و روی کتبہ محمد	۸

۹	محمد بن ازہر ابو عبد اللہ خراسانی کان من ائمۃ الحنفیۃ ۱۲	۲۵۱ھ	اختیارات الفقہاء
۱۰	محمد بن شجاع عبد اللہ الثلجی کان من بحر العلم وکان حسنا لتعبد وتہجد فقیہ العراق وکان یرغب الناس الی مذہب ابی حنیفۃ فلذلک تکلم فیہ احمد بن حنبل لنصرۃ لمذہب ابی حنیفۃ وقال ابن الجوزی کان مشبہا ولکنہ اخطأ لان الثلجی رد علی المشبہۃ فکیف یکون مشبہا ولہ کتاب فی الردمات فی صلوۃ العصر ساجدا ولد ۱۸۱ھ	۲۶۶ھ	تصحیح الآثار - کتاب المناسک کتاب النوادر - کتاب المضاربۃ کتاب الرد علی المشبہۃ
۱۱	بکار بن قتیبۃ بن اسد قاضی بصرۃ کان مولدہ ۱۸۲ھ تفقہ علی الہلال من اصحاب ابی یوسف وزفر وروی عنہ الطحاوی وابو عوانۃ وابن خزیمۃ وکان افقہ اہل زمانہ فی المذہب ولہ اخبار فی العدل والفقہ والنزاہتہ والورع وقبرہ بالقرافۃ بمصر یزار ویتبرک ویقال ان الدعاء عند قبرہ یستجاب ۱۲	۲۷۰ھ	کتاب الشروط کتاب المحاضر والوثاق کتاب الوثائق والعہود
۱۲	احمد بن عمر بن مہیر الخصاف اخذ عن ابیہ عن	۲۶۱ھ	کتاب اقرار الورثۃ - کتاب احکام الوقف کتاب احکام الحصیر کتاب مناسک الحج کتاب شروط الکبیر

	ابی حنیفہ کان عالما عارفا بمذہب ابی حنیفۃ وکان جلا کبیرا فی العلوم ممن یصح الاقتداء بہ ۱۲		کتاب شروط الصغیر کتاب الرضاع کتاب المحاضر والسجلات کتاب ادب القاضی کتاب النفقات کتاب الفقر کتاب الاحکام۔
۱۳	احمد بن ابی عمران بن عیسی ابو جعفر بغدادی قاضی مصر من اکابر الحنفیۃ رح تفقہ علی محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف و محمد وہو استاد الطحاوی رح	۲۸۰ سنہ	حجج البینۃ فی الحدیث والتفسیر والفقہ۔
۱۴	احمد بن محمد بن عیسی الازہر ابو العباس البرتی البغدادی تفقہ علی ابی سلیمان الجوزجانی عن محمد واخذ عن یحیی بن اکثم عن وکیع عن ابی حنیفۃ قال الخطیب کان ابو العباس ثقۃ حجۃ یذکر بالصلاح والعبادۃ وعن الصیمری کان من طبقۃ الخصاف و احمد بن ابی عمران ۱۲	۲۸۰ سنہ	روی جامع الکبیر۔ جامع الصغیر زیادات مبسوط۔ کتاب الحجج عن ابی سلیمان عن محمد رح
۱۵	احمد بن محمد بن سلامہ ابو جعفر طحاوی رح کان عالما بجمیع المذاہب محدثا حافظا ثقۃ ثبتا اماما حجۃ ولد ۲۲۹ھ	۳۲۱ سنہ	شرح معانی الآثار۔ احکام القرآن مشکل الآثار۔ شرح جامع صغیر شرح جامع کبیر تاریخ کبیر نوادر الفقہ
۱۶	احمد بن محمد بن عبد الرحمن طبری کان عالما فقیہا محدثا من طبقۃ ابی جعفر الطحاوی رح۔	سنہ	شرح جامع صغیر۔ شرح جامع کبیر۔

نمبر	نام و حال	سنہ	تصانیف
۱۷	عبد اللہ بن یعقوب بن حارث سبذمونی مکثر الحدیث مشہور ابا لاستاذ اخذ عن ابی عبد اللہ بن ابی حفص الکبیر عن ابیہ عن محمدؒ ۱۲	۳۴۰ھ	کشف الآثار مسند ابی حنیفہؒ
۱۸	عبید اللہ بن الحسین ابو الحسن الکرخی کان شیخ الحنفیۃ بالعراق تفقہ عن ابی سعید البردعی وعنہ ابو بکر الرازی و احمد بن محمد شاشی و احمد طبری کان اماما قانعا متعففا کثیر الصوم والصلوۃ ۱۲	۳۴۰ھ	مختصر الکرخی ـ شرح الجامع الصغیر شرح الجامع الکبیر ـ
۱۹	نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابو اللیث السمرقندی امام الہدیٰ اخذ عن ابی جعفر الہندوانی عن ابی القاسم الصفار عن نصیر بن یحییٰ عن محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف و محمد عن ابی حنیفہؒ ۱۲	۳۷۳ھ	تفسیر القرآن ـ نوازل ـ عیون ـ فتاوی ـ خزانۃ الفقہ ـ بستان العارفین ـ شرح جامع صغیر تنبیہ الغافلین ـ
۲۰	احمد بن حسین بن علی ابو حامد المعروف بابن طبری المروزی قال الخطیب انہ کان فقیہا عارفا ـ بالاصول کان حافظا للحدیث بصیرا بالتفسیر تفقہ ببغداد عن الحسن الکرخی ببلخ عن نصیر بن یحییٰ عن محمد بن سماعۃ عن	۳۴۰ھ	تاریخ بدیع

	ابی یوسف و محمد وقال ابن الاثیر فی الکامل کان عابدا محدثا ثقة ۱۲		
۲۱	محمد بن فضل ابوبکر البخاری الفضلی کان اماما کبیرا شیخا جلیلا معتمدا فی الروایة اخذ عن عبد اللہ بن یعقوب سبذمونی و مشاہیر الفتاوی مشحونة عن روایاتہ ۱۲	۳۸۱	فتاوی فضلی
۲۲	احمد بن علی ابوبکر رازی الجصاص مدرس بغداد قال الخطیب ہو امام اصحاب ابی حنیفہ فی وقتہ مشہورا بالزہد وتفقہ علیہ جماعة منہم محمد بن یحیی الجرجانی و محمد بن احمد الزعفرانی روی الحدیث عن عبد الباقی بن قانع وسمع ابا حاتم و عثمان الدارمی قال وتفقہ عن ابی سہل عن ابی الحسن الکرخی وبہ انتفع وتخرج عنہ اکثر فی احکام القران روی عنہ ابوعلی و ابو احمد حاکم قال ابن عقدہ کان من حفاظ الحدیث ۱۲	۳۷۰	احکام القران - شرح مختصر الطحاوی شرح جامع کبیر - شرح مختصر الکرخی شرح اسماء الحسنی - تنقید فی الاصول جوابات الرد علی من اعترض فی مسائل الحنفیہ -
۲۳	احمد بن محمد بن احمد ابوالحسن القدوری البغدادی اخذ الفقہ عن محمد بن یحیی الجرجانی عن احمد الجصاص عن عبید اللہ الحسن الکرخی عن ابی موسی البردعی عن موسی الرازی عن محمد بن الحسن	۴۲۸	مختصر القدوری - شرح مختصر الکرخی التجرید فی سبع مجلد - تقریب فی مسائل الخلافیہ -

نمبر	حالات	سنہ وفات	تصانیف
	کان ثقۃ صدوقا روی عنہ الخطیب کانت ولادتہ سنہ ۳۶۲ ۔		
۲۴	حسین بن علی بن جعفر ابو عبد اللہ القاضی الصیمری حدث عن ابی بکر بن محمد بن احمد الجرجانی وروی عنہ ابو بکر احمد بن علی الخطیب قال کان صدوقا وافر العقل جمیل المعاشرۃ کان من کبار الفقہاء ذکر ابن الاثیر حسین بن علی صیمری ہو شیخ اصحاب حنیفۃ فی زمانہ	سنہ ۴۳۶	تاریخ فی ذکر ابی حنیفۃ و اصحابہ فی مجلد کبیر ۔
۲۵	احمد بن محمد بن عمر ابو العباس ناطفی طبری کان اماما علامۃ حجۃ من علماء العراق تلمیذ ابی عبد اللہ الجرجانی ۱۲	سنہ ۴۴۶	اجناس ناطفی ۔ فروق المذاہب واقعات ناطفی ۔ ہدایۃ الاحکام
۲۶	عبد العزیز بن احمد بن نصر بن صالح شمس الائمۃ حلوائی البخاری تفقہ علی الحسین ابی علی النسفی عن ابی بکر محمد بن الفضل عن عبد اللہ السبذمونی عن ابی حفص عن ابیہ عن محمد ۱۲ وحدث شرح معانی الآثار عن محمد بن عمر عن محمد بن سعید الزردی عن الطحاوی و فی الانساب السمعانی ابو محمد شمس الائمۃ حلوائی شیخ عالم بانواع العلوم معظم للحدیث مع اہلہ ولم اشک انہ صاحب حدیث ۱۲	سنہ ۴۵۶	کتاب النوادر شرح مبسوط الحلوائی

٢٧	احمد بن منصور قاضی ابو نصر اسبیجابی کان اماما دریا متبحرا درس الطالبین وصار الرجوع من الفقہاء والمحدثین الیہ فظہرت لہ الآثار الجمیلہ	٤٨٠ھ	شرح مختصر طحاوی
٢٨	محمد بن الحسین بن محمد بخاری معروف بخواہر زادہ کان اماما فاضلا قال الذہبی فی سیر النبلا خواہر زادہ شیخ الحنفیۃ بما وراء النہر نعمان الوقت سمع اباہ- وابا نصر احمد بن علی الحازمی والحاکم ومحمد بن عبد العزیز القنطری وحدث عنہ عثمان بن علی البیکندی وعمر بن محمد بن لقمان وطائفۃ وذکر السمعانی کان من بحور العلم حافظا- ومشاہیر الفتوی مشحونۃ بذکرہ-	٤٨٣ھ	مختصر الفقہ تجنیس شرح مبسوط معروف خواہر زادہ
٢٩	محمد بن علی بن عبد الکریم البزدوی الامام الکبیر الجامع العلوم امام الدنیا فی الفروع والاصول قال السمعانی فقیہ ماوراء النہر وصاحب الطریقۃ ولہ تصانیف جلیلۃ قال عمر بن محمد فی القند کان امام ائمۃ علی الاطلاق والموفود الیہ من الآفاق ملاء الکون بتصانیفہ فی الاصول والفروع ١٢-	٤٨٢ھ	شرح مبسوط بزدوی احد عشر مجلد کشف البخاری للبزدوی شرح جامع کبیر شرح جامع صغیر تفسیر القرآن مائۃ وعشرون مجلدا اصل الکبیر فی الاصول غنیۃ الفقہا کشف بزدوی-

نمبر	نام و حال	سنہ وفات	تصانیف
۳۰	علی بن حسن بن علی ابو الحسن النیساپوری کان اماما عالما مفسرا قرا علی الحسین بن علی الصیمری عن ابی بکر محمد الخوارزمی عن الجصاص عن البردعی عن موسی بن نصر عن محمد عن ابی حنیفہ ۱۲	[illegible]	تفسیر القرآن نیشاپوری
۳۱	محمد بن احمد بن ابی سہل ابو بکر شمس الائمہ سرخسی کان اماما علامۃ حجۃ فقیہا لازم شمس الائمۃ الحلوائی وکان من کبار علماء ما وراء النہر ۱۲	۴۸۳ھ	شرح مبسوط سرخسی خمستہ عشر مجلدا شرح العبادات شرح سیر الکبیر
۳۲	علی بن الحسین رکن الاسلام ابو الحسن السغدی کان اماما فاضلا اخذ الفقہ عن شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی ۱۲	۴۸۸ھ	شرح جامع کبیر نتف الفتاوی
۳۳	علی بن محمد بن احمد ابو القاسم سمنانی کان اماما فاضلا تفقہ علی محمد بن علی الدامغانی الکبیر۔	۴۹۹ھ	تاریخ سمنانی روضۃ القضاۃ
۳۴	عبد الملک بن ابراہیم الہمدانی اخذ العلم عن ابراہیم الدہستانی عن علی الصندلی عن الحسین الصیمری عن ابی بکر محمد الخوارزمی عن ابی بکر احمد الجصاص الخ کان عالما مفسرا محدثا مورخا ۱۲	[illegible]	طبقات الحنفیہ طبقات الشافعیہ

۳۵	ابراہیم بن اسمٰعیل بن احمد الواحق رکن الاسلام الزاہد المعروف بالصفار کان من اہل بخارا موصوفا بالزہد والعلم تفقہ علی والدہ واخذ عنہ جماعۃ منہم فخر الدین قاضی خان حسن بن منصور بن محمود الاوزجندی ۱۲	۵۳۴ھ	تلخیص الزاہد کتاب السنن
۳۶	علی بن محمد بن اسمٰعیل بن علی بن احمد معروف بشیخ الاسلام سمرقندی الاسبیجابی لم یکن احد یحفظ مذہب ابی حنیفۃ ویعرفہ مثلہ فی عصرہ وتفقہ علیہ جماعۃ منہم صاحب الہدایۃ علی بن ابی بکر فرغانی ۱۲	۵۳۵ھ	شرح مختصر طحاوی شرح مبسوط
۳۷	طاہر بن احمد بن عبد الرشید بن الحسین افتخار الدین البخاری کان عدیم النظیر فی زمانہ وکان من اعلام المجتہدین اخذ عن حماد بن ابراہیم الصفار عن ابی یعقوب السیاری عن الحاکم النوقدی عن ابی جعفر الہندوانی عن ابی بکر الاسکاف عن محمد بن سلمہ عن ابی سلیمان الجوزجانی ۱۲	۵۴۲ھ	خلاصۃ الفتاوی خزانۃ الواقعات نصاب
۳۸	عبد الرشید بن ابی حنیفہ بن عبد الرزاق ابو الفتح ظہیر الدین الولوالجی امام فاضل تفقہ علی ابی بکر القفال محمد بن علی بن الحسن البرہانی البلخی ۱۲	۵۴۲ھ	فتاوی ولوالجیہ

۳۹	عبدالرحمن بن محمد بن امیرویہ بن محمد رکن الاسلام ابوالفضل الکرمانی ہوالشیخ الکبیر عدیم النظیر الامام الجلیل فقیہ الخراسان -	۵۴۳ھ	تجرید شرح الایضاح شرح جامع کبیر
۴۰	محمد بن محمد رضی الدین سرخسی کان اماما جامعا اخذ عن الصدر الشہید حسام الدین عمر عن ابیہ برہان الدین الکبیر عبدالعزیز عن الحلوائی ۱۲	۵۴۴ھ	محیط رضوی عشر مجلدات
۴۱	محمد بن عبدالرحمن بخاری المعروف بالعلاء الزاہد تفقہ علیہ شرف الدین عمر بن محمد العقیلی ۱۲	۵۴۶ھ	تفسیر کبیر عشر مجلدات
۴۲	احمد بن علی بن عبدالعزیز المعروف بالظہیر البلخی امام فاضل فی الفروع والاصول وعالم کامل فی المعقول والمنقول اخذ العلم عن عمر النسفی عن محمد النیروری عن ابویوسف السیاری عن ابی اسحق النوقدی عن ابی جعفر الہندوانی عن ابی بکر الاعمش عن ابی بکر الاسکاف عن محمد بن سلمہ عن ابی سلیمان الجوزجانی عن محمد عن ابی حنیفہ ۱۲ -	سنہ ۵۵۳ھ	شرح جامع صغیر فی اربع مجلد
۴۳	عبدالغفور بن لقمان بن محمد شرف القضاۃ تاج الدین الکردری امام الحنفیہ تفقہ علی ابی الفضل عبدالرحمن بن محمد ملقب شمس الائمہ	سنہ ۵۶۲ھ	شرح التجرید - شرح جامع صغیر شرح جامع کبیر شرح زیادات حیرۃ الفقہ
۴۴	عالی بن ابراہیم بن اسمعیل ناصرالدین		تفسیر القران معروف بہ ناصری

نمبر	نام و حالات	سنہ وفات	تصانیف
۴۴	ابو علی صاحب الفنون الکثیرۃ عالم التفسیر والفقہ والاصول ۱۲	۵۸۲ھ	المنابیع والمشارع فقہ
۴۵	احمد بن محمد بن عمر زاہد الدین ابو نصر عتابی بخاری کان من علماء الزاہدین احد المتبحرین فی الدین کان مفسرا محدثا محققا فقیہا وابدع وحقق بما لا یوجد فی غیرہ ۱۲۔	۵۸۶ھ	شرح زیادات۔ شرح جامع کبیر شرح جامع صغیر۔ فتاوی عتابیہ جوامع الفقہ۔ تفسیر القرآن۔
۴۶	ابوبکر بن مسعود بن احمد علاء الدین کاسانی اخذ العلم عن علاء الدین محمد سمرقندی عن صدر الاسلام ابی الیسر البزدوی عن میمون المکحولی عن مجد الائمہ سرخسی ۱۲	۵۸۷ھ	سلطان المبین فی اصول الدین
۴۷	احمد بن محمد بن محمود بن سعد غزنوی تفقہ علی محمد بن یوسف وابی بکر صاحب البدائع عن علاء الدین صاحب تحفۃ الفقہاء عن صدر الاسلام ابی الیسر بزدوی۔	۵۹۳ھ	روضۃ العلماء۔ روضۃ المتکلمین المنتقی
۴۸	حسن بن منصور بن محمود فخر الدین قاضی خان الاوزجندی الفرغانی کان اماما کبیرا وبحرا عمیقا غواصا فی المعانی الدقیقۃ مجتہدا فہامۃ تفقہ علی ابی اسحق بن ابراہیم وظہیر الدین المرغینانی وغیرہما قال قاسم بن قطلوبغا فی تصحیح القدوری	۵۹۲ھ	فتاوی قاضیخان اربع مجلدات امالی۔ محاضر۔ شرح زیادات شرح جامع صغیر۔ شرح ادب القضاۃ

	بالصحیح قاضیخان فہو مقدم علی التصحیح غیرہ لانہ فقیہ النفس ۱۲		
۴۹	علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی المرغینانی کان اماما فقیہا محدثا مفسرا متقنا محققا زاہدا اصولیا تفقہ علی عمر النسفی وابی اللیث وعلی ابی عمر بن علی البیکندی تلمیذ شمس الائمۃ السرخسی وغیرہ	۵۹۳ھ	ہدایۃ ـ منتقی ـ نشر المذہب تجنیس ـ مزید ـ مختارات ہدایۃ
۵۰	بدیع بن منصور قاضی فخر الدین قزبنی امام فاضل فقیہ کامل تفقہ علی نجم الدین البخاری وتفقہ علیہ مختار بن محمود الزاہدی صاحب القنیہ	۶۲۲ھ	بحر المحیط موسوم بمنیۃ الفقہاء
۵۱	عیسٰی بن سیف الدین ملک العادل ابی بکر بن ایوب لد بالقاہرہ وتفقہ علی جمال الدین محمود الحصیری کان عالما فاضلا متمیزا وکان بارعا فی الفقہ والادب والحدیث ۱۲	۶۲۴ھ	جامع صحاح کبیر لغت خلاصہ جامع کبیر وصغیر ترتیب مسند احمد بن حنبل
۵۲	حسام الدین العلیابادی امام فاضل فقیہ محدث مفسر کلامی تفقہ علی مجد الدین محمد بن محمود الاستروشنی عن ظہیر الدین محمد بن احمد البخاری عن الظہیر الحسن بن علی المرغینانی عن البرہان الکبیر عبد العزیز عن السرخسی عن الحلوائی عن	۶۴۳ھ	کامل الفتاوی ـ مطلع المعانی منبع المبانی ـ تفسیر القرآن فی اربع مجلد

	ابی علی النسفی عن محمد بن الفضل عن السندموانی عن ابی عبد اللہ عن ابیہ عن ابی حفص عن محمد عن ابحنیفہ ۱۲		
۵۳	عبید اللہ بن مسعود صدر الشریعہ ہو الامام العلامۃ حافظ قوانین الشریعۃ محدث مفسر عظیم القدر اخذ العلم عن جدہ محمود بن احمد عن ابیہ عن جمال الدین المحبوبی عن مفتی امام زادہ ومیاطی عن عماد الدین عن ابیہ شمس الائمۃ الزنجری عن شمس الائمۃ السرخسی الخ	۷۴۷ھ	شرح الوقایہ - نقایۃ الروایۃ تنقیح الاصول وتوضیح الاصول
۵۴	عبد الرحیم ابو الفتح زین الدین ابوبکر بن عماد الدین فقیہ فاضل ادیب کامل اخذ الفقہ عن ابیہ عماد الدین صاحب الہدایۃ وعلی حسام الدین علیابادی الخ السند۱۲	۶۵۱ھ	فصول عمادیہ
۵۵	محمد بن عباد بن ملک داؤد ابو عبد اللہ صدر الدین الخلاطی کان اماما فاضلا اخذ العلم عن جمال الدین محمود حصیری عن الحسن قاضی خان	۶۵۲ھ	تلخیص جامع کبیر - مقصد المسند شرح مسند ابوحنیفہ
۵۶	بکتمر نجم الدین الترکی الناصری کان عالما عارفا فقیہا بصیرا فی الحدیث والتفسیر اخذ عن عبد الرحمن بن شجاع الخ	۶۵۲ھ	نور اللامع والبرہان الساطع الحاوی فی الفقہ

۵۷	حسن بن محمد بن حسن الصاغانی کان فقیها محدثا نحویا ذا مشارکۃ تامۃ فی جمیع العلوم وکان الیہ المنتہی فی اللغۃ وکان من النقادین فی الحدیث اخرج احادیث الموضوعۃ فی رسالتین کابن الجوزی ولذلک عد من المشددین ۱۲	۶۵۰ھ	مجمع البحرین تکملۃ الصحاح نوادر اللغۃ مشارق الانوار - شرح صحیح البخاری رسالہ فی الموضوعات - مفتاح الدجی فی الحدیث -
۵۸	یوسف بن قزغلی بن عبد اللہ البغدادی محی الدین سبط ابن الجوزی تفقہ علی جمال الدین محمود الحصیری وعن جدہ العلامۃ ابن الجوزی کان عالما فقیہا واعظا وفی الاذکار مشہور الجدہ ۱۲	۶۵۴ھ	شرح جامع کبیر - ایثار الانصاف تفسیر القرآن - منتہی سیرۃ الرسول لوامع فی احادیث الجامع مرآۃ الزمان مسند ابی حنیفہ مناقب ابی حنیفہ
۵۹	داود بن عیسی بن ابی بکر بن ایوب فقیہ فاضل ادیب کامل اخذ الفقہ عن ابیہ عن الحصیری عن قاضی خان ۱۲	۶۵۶ھ	مطلوب الفقادی
۶۰	عمر بن احمد عقیلی حلبی معروف بابن العدیم کان عدیم النظیر فضلا ونبلا ورایا وذکاء وکتابۃ وبلاغۃ وافتی ودرس وسمع بدمشق وحلب و بغداد وقدس وحرمین الروم وطلب الحدیث	۶۶۰ھ	تاریخ حلب خلافیات الفقادی
۶۱	علی بن محمد بن علی نجم العلماء حمید الدین الرامشی البخاری کان اماما کبیرا محدثا مفسرا اصولیا فقیہا حافظا متقنا تفقہ علی شمس الائمۃ الکردری و	۶۶۶ھ	شرح النافع شرح الجامع الکبیر شرح الہدایۃ

	حدث عن جمال الدین عبید اللہ محبوبی و تفقہ عنہ عبد اللہ بن احمد نسفی صاحب الکنز جمال الدین محمد بن احمد صاعدی ۱۲		
۶۲	عبید اللہ بن محمود بن مودود ابو الفضل مجد الدین موصلی اخذ عن جمال الدین حصیری وکان عدر ساہشہد ابی حنیفۃ کان من افراد الدہر فی الفروع والاصول وکانت مشاہیر الفتاوی علی حفظہ۔	۶۸۳ھ	مختار الفتاوی اختیار
۶۳	محمد بن محمد ابو الفضل البرہان الدین النسفی کان اماما عالما فاضلا متقسرا محدثا اصولیا متکلما۔	۶۸۷ھ	تلخیص تفسیر کبیر رازی۔ عقائد النسفی[1]
۶۴	احمد بن علی بن ثعلب مظفر الدین المعروف بابن الساعاتی کان امام العصر فی العلوم الشرعیۃ ثقۃ حافظا متقنا فی الفروع والاصول اخذ عن تاج الدین علی بن سنجر عن ظہیر الدین عن الحسن قاضی خان ۱۲	۶۹۴ھ	مجمع البحرین ابن الساعاتی بدائع
۶۵	محمد بن سلیمان بن الحسن جمال الدین ابو عبد اللہ المفسر المعروف بابن النقیب البلخی کان زاہدا عالما فقیہا مفسرا وکان لہ مشارکۃ تامۃ فی العلوم	۶۹۸ھ	تفسیر القرآن ۹۹ جلد

[1] صاحب کشف الظنون نے عقاید النسفی کو عمر نسفی کی تصنیف بتائی ہے جنکا انتقال ۵۳۷ھ میں ہوا مگر زرقانی وغیرہ مورخین نے محمد بن محمد برہان الدین نسفی کی بتائی ہے اسواسطے لکھا گیا۔

۶۶	عبداللہ بن احمد بن محمود ابو البرکات حافظ الدین النسفی کان اماما کاملا عدیم النظیر فی زمانہ راسا فی الفقہ والاصول بارعا فی الحدیث و معانیہ تفقہ علی شمس الائمۃ الکردری و بدرالدین خواہر زادہ ۱۲	۷۱۰ھ	کنز الدقائق - منار کشف الاسرار - تفسیر مدارک
۶۷	احمد بن ابراہیم بن عبد الغنی بن اسحق ابو العباس السروجی کان اماما فاضلا راسا فی المنقول والمعقول تفقہ علی قاضی القضاۃ جمال الدین حصیری عن قاضی خان عن ابراہیم بن اسمعیل الصفار عن ابیہ عن ابی یعقوب السیاری عن ابی اسحق النوقدی عن الہندوانی عن الاسکاف عن محمد بن سلمہ عن ابی سلیمان الجوزجانی عن محمد عن ابی حنیفہ و للقاضی خان اسانید آخر۔	۷۱۰ھ	غایۃ السروجی کتاب ادب القضا فتاوی سروجیہ
۶۸	حسن بن علی بن حجاج بن علی حسام الدین السغناقی ترکستانی تفقہ علی حافظ الدین الکبیر محمد بن محمد بن نصر البخاری درس فی مشہد ابی حنیفہ و تفقہ عنہ قوام الدین محمد الکاکی حسب معراج الدرایہ والسید جلال الدین الکرلانی حسب الکفایہ کما علم مما فیہما تحریرا ۱۳	۷۱۱ھ	شرح التمہید فی التوحید شرح المفصل کافی شرح بزدوی نہایہ شرح ہدایہ

نمبر	نام و حالات	سنہ وفات	تصانیف
۶۹	محمد بن عبدالرحمن بن محمود سمرقندی البخاری کان شیخا کبیرا عالما متبحرا درس صنف و افتی	۶۹۳ھ	عمدۃ الطالب لمعرفۃ المذاہب
۷۰	علی بن بلبان بن عبداللہ علاء الدین الفارسی الفقیہ النحوی ابوالحسن اخذ الفقہ عن شمس الدین احمد السروجی عن محمد بن الطلاطی محمد بن عباد عن جمال الدین محمود الحصیری عن حسن بن منصور قاضی خان کان متبحرا عالما وقورا ۱۲	۷۳۹ھ	ترتیب صحیح ابن حبان ترتیب معجم الطبرانی سیرۃ النبی شرح تلخیص جامع الکبیر
۷۱	عبدالعزیز بن احمد بن محمد علاء الدین البخاری تفقہ علی حافظ الدین محمد البخاری عن الکردری عن علی بن ابی بکر صاحب الہدایہ عن عمر النسفی عن محمد البزدوی ۱۲	۷۳۰ھ	التحقیق فی الاصول کشف الاسرار شرح اصول بزدوی
۷۲	عثمان بن ابراہیم بن مصطفی بن سلیمان فخر الدین الماردینی النحوی اللغوی محدث مفسر ادیب او استاد عبدالقادر قرشی صاحب جواہر المضیہ و علی بن عثمان ماردینی وہو شیخ کبیر	۷۵۰ھ	شرح الجامع الکبیر
۷۳	ابراہیم بن سلیمان رضی الدین الرومی کان اماما عالما فاضلا شیخا قرا علی جماعۃ من الفضلاء ثم ورد دمشق و قراء علیہ جماعۃ کثیرۃ و حج سبع مرۃ	۷۳۲ھ	شرح الجامع الکبیر ست مجلد و شرح المنظومہ۔

٧٤	عثمان بن علی بن محجن ابو محمد فخر الدین الزیلعی کان عالما مشہورا درس بالقاہرہ وافتی و نشر العلم وانتفع بہ الناس ۱۲	٧٤٣ھ	شرح جامع کبیر تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق
٧٥	احمد بن عثمان بن ابراہیم بن مصطفی ماردینی الترکمانی تفقہ علی ابیہ واخیہ ودرس وصنف وافتی والتصانیف حسنۃ فی الفقہ والاصول والحدیث والنحو والمنطق وغیرہ ۱۲	٧٤٤ھ	شرح جامع کبیر شرح ہدایہ
٧٦	احمد بن علی بن احمد فخر الدین مولدہ سنہ طلب الحدیث وسمع ببغداد من جماعۃ وبدمشق من الجزری المعروف بابن الفصیح کان اماما جامعا للعلوم کان مدرسا بمشہد ابی حنیفہ اخذ الفقہ عن الحسن السغناقی صاحب النہایۃ عن حافظ الدین محمد البخاری عن شمس الائمۃ کردری۔	٧٥٥ھ	شرح جامع کبیر نظم الکنز نظم السراجیہ نظم المنار
٧٧	ابراہیم بن علی بن احمد بن عبد الواحد قاضی القضاۃ نجم الدین طرسوسی کان من مشائخ الکبار عالما فقیہا جامعا للعلوم ۱۲	٧٥٨ھ	فتاوی طرسوسیہ انفع الوسائل فی اخذ المسائل
٧٨	محمد بن اسحق بن احمد ابو حفص سراج الدین الہندی کان اماما عالما وہو من اعزۃ تلامذۃ ابی القاسم التنوخی تلمیذ حمید الدین الضریر ۱۲	٧٧٣ھ	توشیح شرح الہدایۃ زبدۃ الاحکام المنیفہ فی ترجیح مذہب ابی حنیفہ شرح زیادات شرح جامع کبیر شرح جامع صغیر

۷۹	احمد بن ابراہیم بن ایوب ابو العباس شہاب الدین العینتابی قاضی دمشق ۱۲	۷۶۷ھ	شرح مجمع البحرین۔ شرح المغنی
۸۰	عبد الوہاب بن احمد بن وہبان ابو محمد دمشقی اخذ الفقہ عن فخر الدین احمد بن علی عن الحسن السغناقی عن حافظ الدین محمد البخاری عن شمس الائمہ کردری عن صاحب الہدایہ کان اماما عالما فی العربیہ والفقہ والحدیث ۱۲	۷۶۸ھ	شرح درر البحار شرح القصیدہ فی الفقہ مجلدین
۸۱	طاہر بن اسلام بن قاسم بن احمد الخوارزمی اخذ العلم عن السید جلال الدین الکرلانی صاحب الکفایہ شرح الہدایہ	۷۷۱ھ	جواہر الفقہ
۸۲	عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم ابو محمد القرشی کان اماما عالما فاضلا جامعا للعلوم محدثا فقیہا مورخا ادیبا ثقہ حافظا اخذ العلم عن جماعۃ منہم علاء الدین علی بن عثمان الترکمانی ۱۲	۷۷۵ھ	عنایہ شرح معانی الآثار ترتیب تہذیب الاسماء بستان فی فضائل النعمان۔ جواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ۔ رد ابن ابی شیبہ عن ابی حنیفہ
۸۳	محمد بن عبد الرحمن بن علی المعروف بشمس الدین ابن الصائغ کان نحریرا متبحرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون سمع الحدیث بمصر وشام ذکرہ السیوطی فی البغیہ ۱۲	۷۷۶ھ	التعلیقہ فی المسائل الدقیقہ شرح المشارق مجمع الفرائد سبع عشر مجلد منہج القویم فی القرآن العظیم تفسیر۔
۸۴	احمد بن علی بن منصور ابو العباس شرف الدین الدمشقی کان اماما فاضلا فقیہا سمع الحدیث وحدث ثقہ ثبتا۔	۷۸۲ھ	شرح مختار الفتوی تحریر مختصر مختار الفتوی

نمبر	نام و حالات	سنہ	تصانیف
٨٥	علی بن محمد بن علی معروف بسید شریف الجرجانی عالم اہل الشرق فرید العصر وحید الدہر سلطان علماء العالمین افتخار المفسرین اخذ العلم عن والدہ محمد بن علی جرجانی وعن العلامہ مبارک شاہ	٨١٦ھ	خلاصۃ الطیبی شرح تفسیر بیضاوی شرح مشکوٰۃ شرح وقایۃ الروایۃ تفسیر الزہراوین شرح سراجی
٨٦	محمد بن محمد بن محمود البخاری المعروف بخواجہ پارسا خلیفہ خواجہ بہاء الدین نقشبند اخذ العلم عن ابی الطاہر محمد بن محمد بن الحسن عن عبید اللہ المحبوبی صدر الشریعہ عن جدہ تاج الشریعہ ۱۲	٨٢٢ھ	فصول ستہ فصل الخطاب
٨٧	محمد بن محمد شہاب الدین بن یوسف الکردری الخوارزمی الشہیر بالبزازی صاحب الفتوی کان من افراد الدہر عالما فی الفروع والاصول ۱۲	٨٢٧ھ	فتاوی بزازیہ مناقب الامام الاعظم
٨٨	عبد اللہ بن علی ابو عبد اللہ تاج الدین المعروف بقاضی منصور سجستانی کان عالما بجمیع المذاہب متبحرا فی الفنون ۱۲	[illegible]	بحر الجاری فی الفتاوی مجمع اقوال مذاہب اربعہ نظم المختار فقہ حنفی۔ سراجی فرائض
٨٩	یعقوب بن ادریس بن عبد اللہ الکندی اخذ العلم عن محمد بن حمزہ الانصاری کان عالما ماہرا فی الحدیث	٨٣٣ھ	شرح مصابیح السنۃ شرح الہدایۃ
٩٠	احمد بن محمد بن الحسن ابو العباس تقی الدین الشمنی قال السیوطی واحد عصرہ فی العلوم خضعت لہ رجالہا تفقہ بالشیخ یحیی السیرامی اخذ الحدیث عن ولی الدین العراقی وبرع فی الفنون ۱۲	٨٧٢ھ	تفسیر بحر المحیط مغنی اللبیب

۹۱	محمد بن سلیمان بن سعد بن مسعود الرومی محی الدین استاد جلال الدین السیوطی قال السیوطی هو شیخنا العلامة استاذ الاستاذین لازمته اربعة عشر سنة فما جئته مرة الا وسمعت منه من التحقیقات والعجائب ما لم اسمعه قبل ذلک فضائله وتبحره فی البغیة وحسن المحاضره	۸۷۹ھ	تفسیر القرآن مسمی بہ تیسیر التفسیر مسند الحدیث مع شرحه مسمی بہ تیسیر الحدیث
۹۲	حسن چلپی بن محمد شاه بن شمس الدین محمد بن حمزه الفناری کان عالما فاضلا جامعا محققا مدققا نحویا بصیرا بالمعانی والبیان فقیها عالما بالفروع والاصول مع تفسیر القرآن صار مشتهرا مدرسا بالمدارس مجلسا	۸۸۶ھ	حاشیۂ تلویح حاشیۂ مطول حاشیۂ شرح مواقف حاشیۂ تفسیر بیضاوی
۹۳	اسمعیل شمس الدین الکورانی کان عالما فاضلا کاملا فقیها محدثا بارعا فی العلوم مات فی القسطنطنیه	۸۹۳ھ	غایة الامانی فی تفسیر القرآن کوثر الجاری شرح صحیح بخاری
۹۴	حمزة القرامانی کان عالما فاضلا ماهرا فی علوم الشرعیة	۸۹۹ھ	تفسیر التفسیر حاشیة البیضاوی
۹۵	محمد بن فرامرز المعروف بالمولوی خسرو اخذ العلم عن البرهان الدین حیدر الهروی کان بحرا زخارا بالمعقول والمنقول جامعا للفروع والاصول	۸۸۵ھ	غرر مع شرحه الدرر مرقات الاصول حواشی تلویح۔ مرآة الاصول
۹۶	یوسف بن جنید التوقاتی معروف باخی چلپی اخذ العلم عن السید احمد القریمی والمولوی خسرو کان مدرسا بقسطنطنیه وکان مشتغلا بالعلم ومطالعة الکتب۔	۹۰۵ھ	ذخیرة العقبی معروف بہ چلپی هدایة المهتدین
۹۷	یعقوب بن سید علی کان مدرسا بقسطنطنیه صاحب التصانیف البدیعه ۱۲	۹۳۱ھ	شرعة الاسلام۔ مفتاح الجنان فی الفقه والحدیث ۱۲

۹۸	احمد بن سلیمان الرومی المشہور بابن کمال باشا دخل القاہرۃ فلقیہ اکابر العلماء وناظروا فاعجبوہ فصاحۃ کلامہ واقروا لہ بالفضل وصنف فی فنون کثیرۃ تزید علی ثلاث مائۃ رسائل وکان فی کثرۃ التصانیف ینبغی فی دیار الروم کالجلال الدین السیوطی فی المصر ۱۲	۹۴۰ھ	تفسیر القرآن - حاشیۃ الکشاف حاشیۃ بیضاوی - شرح ہدایہ اصلاح - ایضاح حاشیۃ تلویح وغیرہ
۹۹	احمد بن عبد اللہ القریمی تلمیذ حافظ الدین محمد البزازی صاحب الفتوی البزازیہ کان عالما فاضلا محدثا مفسرا فقیہا ۱۲	۸۶۲ھ	حاشیۃ تلویح - حاشیۃ شرح عقاید حاشیۃ شرح اللب سید عبد اللہ
۱۰۰	ابو السعود بن محی الدین العماد شیخ کبیر عالم نحریر لا فی العجم لہ مثیل ولا فی العرب لہ نظیر ذی الاصول والفروع قوۃ کاملۃ وقدرۃ شاملۃ وفضیلۃ تامۃ واحاطۃ عامۃ اخذ العلم عن موید زادہ تلمیذ جلال الدین الدوانی تلمیذ تلمیذ السید شریف جرجانی ۱۲	۹۸۲ھ	تفسیر ابو السعود
۱۰۱	علی بن سلطان محمد الہروی معروف بملا علی قاری کان فرید العصر وحید الدہر فی العلوم العقلیۃ والنقلیۃ وکان محققا متقنا فی الحدیث والفقہ والتفسیر اخذ العلم عن ابی الحسن البکری واحمد بن حجر المکی وعبد اللہ السندی وقطب الدین المکی واشتہر ذکرہ فی الآفاق ۱۲	۱۰۱۴ھ	شرح موطا امام محمد - شرح الشفا شرح مسند ابی حنیفہ - بیوا احنفکی شرح مشکوۃ - شرح نخبہ اثمار الجنیہ فی طبقات الحنفیہ وغیرہا

نمبر	نام و حالات	سنہ وفات	تصانیف
١٠٢	احمد بن یوسف بن احمد دمشقی القرمانی کان عالما فقیہا مورخا من علمائہ الکبار ۱۲	١٠١٩	اخبار الدول و آثار الاول
١٠٣	مصطفی بن عبد اللہ المعروف بکاتب چلپی الاستنبول کان عالما فاضلا ماہرا فی الفنون مورخا جامعا للعلوم العقلیۃ والنقلیۃ المشہور فی الآفاق	١٠٦٧	کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون
١٠٤	شیخ ابراہیم بن حسین بن احمد مفتی المکۃ المعظمۃ کان من اکابر الفقہاء الحنفیۃ وکان عالما متبحرا بحیث ان علماء کل اقلیم یشیرون الی جلالتہ وفور علمہ ۱۲	١٠٩٩	شرح موطا امام محمد ۲ جلد ــ عمدۃ البصائر شرح تصحیح القدوری
١٠٥	عبد الحکیم بن شمس الدین علام الہند کان عالما فاضلا ماہرا جامعا للعلوم مشہورا فی الفنون المشہور بعبد الحکیم السیالکوٹی ـ	١٠٦٧	حواشی تفسیر بیضاوی شرح مواقف حواشی توضیح ترجمہ نملیتہ ـ
١٠٦	عبد الحق بن سیف الدین البخاری کان عالما مشہورا فاضلا محدثا کاملا لا حاجۃ فی تعریفہ یعرف بالمحدث الدہلوی ۱۲	١٠٥٢	مدارج النبوت شرح المشکوۃ عربی لمعات شرح المشکوۃ فارسی ـ
١٠٧	شیخ ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبد الرحیم دہلوی کان من اجلۃ النبلاء وکبار العلماء ماہرا فی العلوم الظاہرۃ والباطنۃ ۱۲	١١٧٦	شرح موطا مالک نوادر الاحادیث فتح الخبیر فوز الکبیر فتح الرحمن حجۃ اللہ البالغہ ازالۃ الخفاء تاویل الاحادیث عقد الجید وغیرہ
١٠٨	عبد العلی بن ملا نظام الدین لکھنوی الملقب بہ بحر العلوم کان عالما فاضلا جامعا للعلوم مشہورا	١٢٢٥	حواشی اکثر کتب الاصول والمعقول والتفسیر لا یسع تفصیلہا فی ہذا المقام

	لایخفی فضائلہ وتبحرہ		ولایخفی علی الماہر ۱۲
۱۰۹	شیخ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی کان عالما فاضلا محدثا مفسرا فقیہا عارفا باللہ	۱۲۳۹ھ	فتح العزیز بستان تحفہ وغیرہ مالایحصی عددہ۔ فی ہذا المقام
۱۱۰	عبد الحی بن عبد الحلیم اللکہنوی کان عالما متبحرا جامعا للعلوم فقیہا مفسرا محدثا صنف فی العلوم کتبا جامعا لایخفی علی ماہر ما حسن بیانہا وتہذیبہا وتوضیحہا مالایوصف ۱۲	۱۳۰۴ھ	دررالبہیہ طبقات الحنفیہ۔ حواشی ہدایہ حواشی وقایہ۔ شرح الموطا وغیرہ مالایحصی عدد تصنیفاتہ ۱۲ فی ہذا المقام

اب مولوی صاحب غور کی نظر سے دیکھیں کہ جس کام کی ضرورت تھی یعنی کارنامے امام ابوحنیفہؒ کے قرآن وحدیث کی ہر صدی مین کیسے کیسے علمائے حنفیہؒ نے جمع کئے ہزارون علمائے ہر قرن مین سے دس دس پانچ پانچ نام لکھنے سے اسقدر تعداد ہوگئی جو نقشہ ہذا مین موجود ہے جنکے سوا علما محققین اور تراجمہ طبقات اسماء الرجال مین موجود ہین۔ اور ہر مذہب کے علماؤن نے طبقات بنائی ہین باقی رہا اساتذہ اور تلامذہ امام صاحب کا حال تذکرہ ہوچکا اور مستند محدثین اور تابعین نے امام ابوحنیفہؒ کے حفظ واتقان ودیگر اوصاف حمیدہ کی جو تعریفین کی ہین اونکے نام معہ عبارات بنظیر اشخاص مین مذکور ہین دیکھو اور پانسو آیات قرآنی کی صدہا تفسیرین مذہب حنفی مین موجود ہین کتاب الاحکام خصاف احکام القرآن طحاوی احکام القران جصاص ہدایۃ الاحکام ناطقی منبع المبانی حسام الدین علیابادی منبع القویم ابن الصائغ تیسیر التفسیر محی الدین رومی۔ وغیرہ کی مشہور ہین قطع نظر اسکے فقہ کی احکامی کتاب وہ کونسی ہے جسمین دلائل آیت قرآنی موجود نہین

وہ مسئلہ اوسی آیت کی تفسیر ہے اور ہزارون احادیث کی سلسلہ روایات مسانید اور کتاب
الآثار مین موجود ہین جو ہر قرن کے علماؤن نے تنقیدین کین اور شرحین لکہین جنمین سے کچھ
نقشہ مین بہی مذکور ہین علمائے حنیفہ کا جو فرض مذہبی تہا کہ امام ابو حنیفہؒ کی آیات و احادیث
کی تفسیر ونکو تلاش کرکے جمع کردیا اور کم سے کم پانسو آیات کو شرط اجتہاد قرار دیا اگرچہ احکامی
آیات قرآن مجید مین کچھہ کم تین سو ہین مگر انکی موئد اور مفسر ملاکر پانسو کی تعداد ہے اسلیے اوسپر
مین یہ غور لگائی اور کوشش کرکے خوب چہان بین علمائی کی کہ ہر مسئلہ مین آیت قرآنی
اور حدیث رسولؐ اور اثر صحابہؓ لکہدیا اور اوسپر یہ کیا کہ شافعی مذہب کے محدثین جیسے بیہقی اور
دار قطنی وغیرہ اور صحاح ستہ جسکو چارون مذہب کے علما مانتے ہین اور نیز دیگر محدثین مقلدین
یا منتسبین مذہب کی صحاح اور مسانید اور موطا امام مالکؒ کی روایتون اور حدیثون سے
ہر مسئلہ کو مطابق اور اپنی دلیل کا موید دکہادیا اور اونکی روایتون کو نقل کردیا تا کوئی معترض
یہہ نکہہ سکے کہ اسکی دلیل صرف روایت ابو حنیفہؒ ہے تا اس اعتراض کے پوری بیخ کنی ہو جاوے
اور جن مسائل پر اختلاف تہا اوسکی مطابقت کے لیے میزان بنادی تا ہر مذہب کے مسئلہ کو اوس
میزان پر وزن کر لو پس جس مسئلہ کی حقیقت دیکہنا چاہو ان علما کی تقیید سے نکال کر دیکہلو
بے سند کوئی قول نہ نکلیگا پہر اگر اسپر بہی کوئی بے بصر یہ کہے کہ امام صاحب کی سلسلہ سے
ملکی سندوالی حدیثین یا تفسیر آیات جمع نہین ہین یہ اوسکی گمراہی اور حق سے دوری ہے
بے وجہ کہولتا نہین اچہا زبان کا :۔ آتا ہے مونہہ مین تہوکا ہوا آسمان کا
قولہ پہر بہت عجیب وغریب لطف یہ ہوا کہ پچہلے اصولیون نے اجتہاد کے واسطے وہ شرط
لگادی کہ جسکا حنفی مذہب مین کہین آنا نہ پتا یعنے نور الانوار مطبوعہ نولکشور صہ ۲۱۱ بحث الاجتہاد
مین مجتہد کیواسطے یہ شرط لکہی ہے کہ اقل مرتبہ پانچسو آیات قرآنی متعلق احکام اور تین ہزار حدیثین

متعلق احکام مع حالات اونکی راویون کی جانتا ہو اسیطرح توضیح وتلویح وغیرہ دیگر کتب اصول مین بہی
لکہا ہوا ہے۔ **اقول** یہہ عجیب غریب مولوی حمید اللہ صاحب کی محققی اور ہمہ دانی کا دعوا ہوا
کہ اصولیون نے جو شرط اجتہاد کے واسطے لگائی ہے اوسکا اتا پتا جو شخص فقہ اور اصول سے
واقف نہو اوسے کیا پتہ لگے اور جو تعصب کی پٹی آنکہ پر باندہے اوسے کیا نظر آوے اگر مولوی
صاحب آنکہہ کہولکر دیکہتے تو پانسو آیتون کا پتہ وہین عبارت مین موجود تہا جسکی عبارت یہہ ہے
وذلک قدر خمس مائة اية الفقهاء جمعتها انا فی التفسيرات الاحمدية ۱۲ جسکا یہ مطلب
ہوا وہ مقدار پانچسو آیتہ ہے جسکو مین نے اپنی تالیف تفسیر احمدی مین جمع کیا ہے ۱۲ اور تفسیر
احمدی ہر جگہ دستیاب ہوتی ہے ملا احمد مکی صاحب مولف نور الانوار اوسمین لکہتے ہین فاخذت
اجمع الایات التی استنبطت عنها الاحکام الفقیهة والقواعد الاصولية
والمسائل الکلامية بالترتیب القرانية ثم فسرتها باحسن وجهه
من التفسير وشرحتها باکمل جهة من التحرير اخذ تامن الکتب المتداولة
لفحول العلماء والزبر المتعارفة بین العلماء والصلحاء ۱۲ یعنی مین نے اون آیتون کو جمع
کیا ہے جنسے احکام فقیہ اور قواعد اصول یا اور مسائل عقائد کا استنباط ہوتا ہے اور ترتیب
پارہ اور سورت موافق قرآن مجید کے رکہی ہے اور پہر مین نے بہت اچہی طرح تفسیرون سے
اخذ کر کے تفسیر کی اور پورے طور پر اوسکی شرح لکہی اور یہ سب مضامین مین نے بڑے بڑے
علماؤنکی معمول بہ کتابون اور اماموں اور نیک لوگون کے فتاؤن اور دفترون سے لیا ہے
پس مولویصاحب کی عجیب غریب لطف کی تحقیق ہے کہ بالکل بیہودہ ہوکر دینے کے واسطے
بندش باندہے ہے یہ تو دیکہا کہ ملا احمد جیون مکی نے پانچسو آیت کی تفسیر متعلق احکام لکہی ہے
بے پتہ بات پر بندش نہین باندہی اگر مولوی حمید اللہ صاحب کو اسکا پتہ نہ لگے تو یہ اونکی نوبہار

علم کی خوبی ہے۔ **قولہ** ان حضرات کا فرض مذہبی یہہ تہا کہ امام ابو حنیفہ صاحب کی احادیث
اور آیات کی تفسیرون کو تلاش کرتے جسقدر ملجاتین اوسیقدر کو اجتہاد کی شرط ٹہیراتے یا یون
کرتے کہ اجتہاد کی شرط مین آیتون اور حدیثون کی تعداد مقرر نکرتے۔ **اقول** بحمد اللہ علماء
حنفیہ نے امام ابو حنیفہ کے آیات و احادیث کی تفسیرون اور مسائل استنباطی کی دلیلونکو
تلاش کرکے احکام قران وغیرہ کی تفسیرین اور مسانید بن لکہین جنکے نام اور پتہ مصنفون
کے ترجمہ مین مذکور ہو چکے اور جسقدر آیات و حدیث عند التلاش احکامی ملین اونکو شرط اجتہاد
قرار دیا۔ مولوی حمید اللہ صاحب اپنی بے علمی سے یہہ سمجہہ رہین کہ یہہ کام علماء حنفیہ نے
نہین کیا اسواسطے راے بتاتے ہین۔ چونکہ مولویصاحب کی راے لینے کی ضرورت نہین
اسلئے اونکو وا ہیں بیجا لی تہی ہے ؎ حاجت بگفتگوی ندارد زبان تو ✣ سوزد چو شمع بر سر حرفی زبان تو
قولہ سو یہہ حضرات اگرچہ مذہبی امور مین اکثر غفلت اور بے پروائی کرتے چلے آئے ہین لیکن
اصول مقرر کرنے مین ان کی غفلت و بے پروائی نے کمال ہی کردیا کیونکہ امام صاحب کی حدیثین
تو صحیح روایت سے ایکسو بھی جمع نہ کین اور تفسیر معتمد کی روائیتین دس بیس بھی بہم نہ پہونچائین
اور مجتہد کے واسطے تین ہزار حدیثون اور پانچسو آیتون کی شرط لگادی **اقول** اسکے جواب
مکرر ہو چکے ہین مگر بمزید اطمینان ستہ بارہ وضاحت سے عرض کرتا ہون جناب من مذہب
حنفی کی علماون نے اپنے فرض مذہبی کو اچہی طرح جیسا چاہئی ادا کیا۔ قرآن مجید کی تفسیرین
لکہین اور اوسمین مذہبی اقوالون اور اختلاف ائمہ کو واضح کرکے لکہا۔ حدیثین جمع کین غرضکہ
لکہین یہانتک کہ جملہ محدثین پر منت رکہی۔ خداتعالی سے اجر کی مستحق ہوئے۔ رسول اللہ
صلعم کو خوشنود کیا۔ دیکہو مسند احمد بن حنبل جو آج دنیا مین موجود ہے اوسکی ترتیب علماء
حنفیہ نے دی جس سے فائدہ حاصل کرنے والونکو آسانی اور کتاب کی جامعیت اور محافظت

ہوئی جسکو عیسی بن سیف الدین نے سنہ ہجری مین درست کیا اور لکھوایا۔ صحیح ابن حبان کی
پریشانی کو حنفیون نے دور کیا۔ معجم طبرانی کی بے ترتیبی کو دفع کیا قاعدہ سے خوبصورت اور عمدہ
ترتیب دیکر علی بن بلبان نے سنہ ہجری مین جلوہ گر کیا۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔
صحیح نسائی۔ ابی داؤد کو عرب سے علماء حنفیہؒ لائے اونپر شرحین لکھین اسماء الرجال چڑھائی شروحات
سے جمع کرکے حاشیہ لکھے برسون محنتین کین صحت کا مقابلہ کیا جسقدر نسخون مین اختلاف تھا بیان کیا
اوسکی لغت کی تفسیرین اور حل معانی کی تشریحین بنائین یہانتک کہ اونکو چھپوایا ہندوستان مین
علم رسول اللہ صلعم کو پھیلایا اور ایسی ارزانی کی کہ گھر گھر یہہ کتابین موجود ہوئین حتی کہ نومسلمون کو
بھی دعوی ہمہ دانی کی ہوگئی اور نابلد جہلا عالم اور محدث بنگئے ؎ کس نیاموخت علم تیر از من +
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + علماء حنفیہؒ نے مذہبی امور مین غفلت و بے پروائی نہین کی بلکہ انکی کوشش نے
اس کمال کو پہونچایا کہ کل مذاہب حقہ اسلامیہ کو آئینہ علم رسول صلعم بنادیا متکلف اور مختلف مسائل
کی تشریح احادیث کتب فقیہ کی تخریج زلت قلم ناسخین کی تصحیح خطاے البشریت سے جو کسی مولف سے
غلطی واقع ہوئی تھی اوسکی تصریح اور مسلک حق کی تنقیح کردی اختلاف مذاہب اربعہ کی تطبیق کردی
اور تخفیف و تغلیظ کے قواعد میزانیہ پر وزن کرکے ہر مذہب کی حقیقت کو دکھادیا۔ پس اگر امام مالک
امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ و دیگر ائمہ اصحاب حدیث ہین اور اونکا مذہب مطابق احادیث رسول
اللہ صلعم ہے تو ضرور امام ابوحنیفہؒ بھی اصحاب حدیث ہین اور اونکا مذہب بھی مطابق اونہین
احادیث کی ہے جنکی مطابق اور ائمہ کی مذہب ہین اگر تفسیر معتمد اور حدیث مستند اونکو میسر آئین تو
وہی تفسیرین اور حدیثین امام ابوحنیفہؒ کو ملین بلکہ اونسے زیادہ تین وجہ سے اول تقدم زمانی دوسری
زیادتی علم حدیث اہل کوفہ تیسری ملاقات اجلہ تابعین جنکو قربت زمانہ رسول اللہ صلعم سے پوری ہے
اور جس مسئلہ فقہی کو امام ابوحنیفہؒ نے استنباط کرکے شایع کیا اوسکی مآخذ یعنی تفسیر و حدیث

محدثین اوسوقت سے حاصل کی چنانچہ قول اعمش و دیگر اساتذہ امام صاحب سے ظاہر ہے جب
اعمش نے امام ابوحنیفہؒ سے مسئلون کی فتوی دریافت کئے پوچھا من این لک ھذا قال
من احادیثک التی رویتہا عنک ۱۲ یعنی یہ جواب تمنے کہان سے دیئے امام ابوحنیفہؒ نے کہا
اون حدیثون سے جنکو مین نے تمسے روایت کیا ہے۔ پہر اونہین حدیثون کو جنسے امام صاحب نے
مسئلہ فقہی نکالے اور استخراج کی اصل قرار دی اور اصول اجتہادی کی کام مین لائے۔ امام بخاری
امام مسلم۔ امام ترمذی۔ امام ابوداود۔ امام نسائی۔ ابن ماجہ وغیرہ نے اساتذہ امام ابوحنیفہ
سے روایت کرکے خواہ کسی واسطہ سے ہو اپنے جامعون مین جمع کیا اور صحت کا حکم لگایا۔ چونکہ
وہ حدیثین امام ابوحنیفہؒ کی عمل مین آئین اسلیئے وہ ہی حدیثین جو ان محدثون نے اس سلسلہ سے
جمع کین پس وہ امام ابوحنیفہؒ کی صحیح روایتین ہین۔ پہر تلمیذان امام صاحب کی سلسلہ سے
محدثین نے روایتین کین گو اوسمین حدثنا ابوحنیفہ نہو مگر یہ ضرور ہے کہ اون شاگردون سے
اوسکی جانچ اور پرکہہ بحضور استاد حاصل کی اور استنباط مسائل مین وہ داخل ہوئین بعد ازان
طالبین حدیث کو روایتًا پہونچایا جسکی تصریح امام ابویوسفؒ کی قول مین موجود ہے فانیتہ بہا
فمنہا ما یقول فیہ ھذا غیر صحیح او غیر معروف یعنی جو حدیثین مین مشائخ کوفہ سے پاتا اوسکو امام ابوحنیفہؒ
کے پاس لاتا اونمین سے کسیکو غیر صحیح یا غیر معروف بتاتے۔ غرض جو حدیثین شاگردان امام جیسا
جیسے یحیی بن زکریا حفص بن غیاث عبد الرزاق محمد بن الحسن ابو عاصم وکیع وغیرہم نے روایت
کین اور راویون سے اصحاب صحاح نے اپنی اپنی صحیحون مین نقل کیا ہے پس وہ حدیثین وہ ہین جنپر

لہ امام ابو یوسف بغداد حافظ اور جامع الحدیث ہین یحیی بن معین و احمد بن حنبل اجلہ محدثین ان سے روایت حدیث کرتے ہین سمعانی
کہتا ہے ولم یختلف یحیی بن معین و ابن المدینی فی کونہ ثقۃ فی الحدیث یعنی یحیی بن معین اور ابن مدینی انکی
ثقاہت حدیث پر متفق ہین ۱۲ منہ

نظر اصلاح امام ابوحنیفہؒ ہو چکی ہے - کیونکہ یہ وہ لوگ ہین جو جلسہ امام ابوحنیفہؒ کی حاضر باش اور
تدوین فقہ کی معین اور اشاعت مسائل فقہ کے ساعی رہین ہین پھر یہہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انکی مبلغ
علم کی معلومات نہوئی ہو اور جن حدیثون کی یہہ راوی تھی وہ فقہ کے کام مین نہ لائے گئے ہون
اور الفاظ و معانی اور علل ظاہری و باطنی پر بحث نہوئی ہو - اور پھر استادان امام ابوحنیفہؒ جنکے
نام پہلے لکھے گئے ہین - جیسے علقمہ بن مرثد - علی بن اقمر - عدی بن ثابت - محارب بن دثار -
سلیمان بن مہران - عکرمہ مولی ابن عباس - عبدالرحمن بن ہرمز - محمد بن المنکدر - عبداللہ بن عمر
بن حفص - عبداللہ بن دینار - محمد بن مسلم زہری - وغیرہم کی روایتون سے کل صحاح ستہ پر ہے
ہزارون حدیثین انکی بخاری و مسلم وغیرہ کتابون مین موجود ہین - اور انہین لوگون کی حدیثون
پر بعد تحقیق و تنقید امام ابوحنیفہؒ نے مسائل فقیہ کو وسعت دی ہے پس جو حدیثین ان شیوخ
سے امام ابوحنیفہؒ نے بالمشافہہ حاصل کین تھین وہ دوسری اور تیسری صدی کے محدثون نے
دو یا تین واسطون سے پائین اور ان واسطون مین جرح و تعدیل کر کے سلسلہ سند جیسے اور
راویان زمانہ سے چلایا یعنی بصری شامی مکی مدنی وغیرہ ایسے ہی شاگردان امام ابوحنیفہؒ و اوستادان
امام سے حدیثین روایت کین پس جو حدیثین اس سلسلہ کے صحاح مین موجود ہین وہ امام ابوحنیفہؒ
کے سند کی صحیح حدیثین ہین - اسواسطے کہ جس سلسلہ سے امام ابوحنیفہؒ نے اوس حدیث کو قابل
حجت قرار دیکر باخذ استنباط مسائل بنایا ہے اوسی سلسلہ سے بخاری اور مسلم نے اوس حدیث
کو صحیح سمجھکر اپنی کتاب مین لکھا ہے اور علی ہذا القیاس دوسری مسانید اور سنن مین بھی اون لوگون سے
روائتین کین ہین جو تدوین فقہ امام ابوحنیفہ مین شریک رہین ہین[1] پس اون سے بخاری اور مسلم کا
روایت کرنا عین امام ابوحنیفہؒ سے روایت کرنا ہے اور محدثین کا اون حدیثون کو صحیح کہنا اور اپنی کتابون

[1] اور جنکی نسبت امام ابوحنیفہ کا یہ قول تھا انتم مسار قلبی وجلاء حزنی -

مین درج کرنا ہی صحیح روایتین حدیث وتفسیر امام صاحب کی جمع کرتا ہے تو اب کسیکا یہ کہنا کہ
امام صاحب کی حدیثین صحیح روایت کی ایکسو بہی جمع نہین کین کسقدر جہالت اور تضلیل ہے نعوذ باللہ
؎ نہ عیبست اینکہ سازد تا گریبان چاک داما نرا * کہ او در بیخودی نشناسد از دامان گریبان را *
قولہ خیر یہانتک علمای اہل سنت الجماعت کے بائیس[۲۲] آدمی تو وہ مذکور ہوئے کہ جنہون نے امام
ابوحنیفہ کی حافظ کو ناقص بتلایا ہے اور اکتیس[۳۱] آدمی وہ مذکور ہوئے جنہون نے حدیث و
قرآن کی جانچ پرکہ مین اور عربی کے علم مین امام صاحب کو ناقص بتلایا ہے اور اون دلیلون کا
بیان ہوا جن سے مولوی احمد علی صاحب کی دعوی غلط ہوی کہ ہمارا مذہب مضبوط اور اعلی درجہ کا ہی
اقول مولوی حمید الله صاحب خواب سے بیدار ہوئے اور تمثل احلام مین جو دیکھا تہا یاد آیا
جسکا ذکر فرماتے ہین مگر تعبیر اولٹی ہوگئی یعنی بائیس[۲۲] شخص جنکو داہین بائین سے گہیر کر سمجہے تہے
کہ ہمارے ہمدرد ہین امام ابوحنیفہ کی حافظ کو ناقص بتاتے ہین جس سے آنکہون مین سرور اور
دلکی تازگی ہوتی ہی یہان یہ پیش آیا کہ اونکے سردار علامہ ذہبی اور حافظ ابن عبدالبر صاحب
تمہید پہر گئی اور سارے حوالی موالی ان سردارونکی پہر جانے سے دست[...] کنارہ گیر ہوئے
حافظ صاحب نے یہ فرمایا جو شخص امام ابوحنیفہ کو عیب لگا دے یعنی جو عیوب عند المحدثین
قابل جرح ہین جیسے ضعیف جدا - ذاہب الحدیث - مضطرب الحدیث - ناقص الحافظہ - کثیر الخطا -
کثیر الوہم - وغیرہ کی طرف منسوب کرے اوسکا ہرگز اعتبار مت کرو اور جو اسکے درپے ہو وہ
گمراہ ہے اور علامہ ذہبی نے بہی امام صاحب کی تعریفین کین حافظ الحدیث کی جماعت مین
داخل کرکے ثقاہت عدالت امامت ثابت کی اور حافظ صاحب کی موافقت مین
تقریرین بیان کین جن سے باقی ماندہ بیس شخص کے جماعت جنکو زبردستی گہیرا تہا
مان نہ مان مین تیرا مہمان سے علیحدہ ہوگئی اور ایسے ہی وہ اکتیس[۳۱] شخص جنکو مولوی صاحب نے اپنی

تسکین دل کے لیئے تجویز کیا تہا کہ یہہ امام صاحب کو علم قران وحدیث مین ناقص بتلاتی
ہین کچہہ تو تعریف گو اور مدح خوان امام ابوحنیفہؒ کی نکلی اور کچہہ ایسی تھی جنکا تعاقب سینتیس ۳۷ شخصون
نے کیا جنکے قولون سے وہ کل دعوی غلط ہو گئے اور اوسپر چہیاسٹہ ۶۶ اشخاص بزرگان دین
وحامیان شرع متین نے اپنے ایکسو دس ۱۱۰ قولون سے اور جناب رسول اکرم صلعم نے اپنے
بشارت لوکان الدین عند الثریا۔ لناولہ رجل من ابناء فارس اور اللہ جل علی نے وعدہ رضا
والذین اتبعوہم باحسان سے جملہ اوصاف حمیدہ تابعی حافظ القران والحدیث فقیہ العراق
والعجم اعلم الناس وغیرہ ثابت کردئے۔ اس درمیان مین ایک مسوس نے یہہ وسوسہ ڈالا کہ امام
ابوحنیفہؒ کے کارنامہ کسی حنفی نے جمع نہین کئے اسلئے ایکسو دس ۱۱۰ علماؤن کی تصنیف کارنامہ
امام ابوحنیفہ کے پیش ہو گئے۔ پس مولوی حمید اللہ صاحب کی کل تحقیق غلط ہوئی اور یہہ دعوی
کہ مذہب حنفی ضعیف ہے باطل ہوا۔ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ۔ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور

قولہ اب علماء اہل سنت والجماعت مین سے اونکو لکہتا ہون جنہون نے امام صاحب کی
عقاید اور مسائل پر اعتراض کئے ہین وہ یہ ہین۔ ابن عیینہ۔ ابن مبارک۔ ابویحیی حمانی یمنی
عبدالحمید بن عبدالرحمن۔ ابن عیاش۔ احمد انصراعی۔ قاسم بن معن مالک بن انس محمد بن
ادریس شافعی۔ اوزاعی۔ مسعر بن کدام ابوسلمہ کوفی۔ اسرائیل معمر۔ فضیل بن عیاض۔ ابویوسف
ایوب سفیان۔ ابومطیع حکم بن عبداللہ۔ یزید بن ہارون۔ ابوعاصم النبیل۔ عبداللہ بن
داؤد عامر ہذلی۔ ابوعبدالرحمن الحزبی۔ عبداللہ بن یزید المقری۔ شداد بن حکم۔ مکی بن
ابراہیم۔ وکیع بن جراح۔ نضر بن شمیل المازنی۔ یحیی بن سعید قطان۔ ابوعبید حسن بن عثمان
القاضی۔ یزید بن زریع ابومعاویہ جعفر بن ربیع۔ ابراہیم بن عکرمۃ القزوینی۔ علی بن عاصم
حکم بن ہشام عبدالرزاق حسن بن محمد اللیثی یحیی بن ایوب حفص بن عبدالرحمن۔ زافر بن سلیمان ایادی

اسد بن عمرو ۔ حسن بن عمارہ یحیی بن فضیل ۔ ابو الجویریہ حطان ۔ یزید الکمیت ۔ علی بن حفص البزار

ملیح بن وکیع ۔ محمد بن عبد الرحمن المسعودی ۔ یوسف السمتی ۔ خارجہ بن مصعب ۔ قیس بن ربیع

حجر بن عبد الجبار حفص بن حمزۃ القرشی حسن بن زیاد جعفر بن عون ۔ العمری عبد اللہ بن

رجاء الغدانی محمد بن عبد اللہ انصاری ۔ عبد اللہ بن عیاب ۔ حجر بن عبد اللہ الحضرمی ۔ ابن وہب

العابد ابن عائشہ ۔ ابو اسحق فزاری ۔ حماد بن ابی سلیمان ۔ بخاری ۔ حافظ ابن عبد البر ۔

جناب پیران پیر ۔ اور چونکہ دوسرے اعتراضوں سے غرض نہیں ہے صرف حافظ اور علم حدیث

و قرآن سے بحث ہے اسلئے انکے وہ قول لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا کہا ہے نام بھی

صرف اسوجہہ سے لکھدیئے ہین کہ مولوی احمد علی صاحب جو بہت لکھ رہے ہین اور اپنی

آپ کو اہل سنت و الجماعت اور بڑا عالم فاضل کہتے ہین اور اہل حدیث کو اسلام سے خارج

اور اہل حدیث کی بڑی بڑے علما کو رافضی تبلایا کرتے ہین اونکو اس لکھنے کا اور تیغی کا

نتیجہ معلوم ہو جائے ۔ اور چونکہ مولوی احمد علی صاحب اپنے مذہبی بھائیون کی اس طور پر تفعل

تسلی کیا کرتے ہین کہ ہمارے مذہب پر جو اعتراض ہین وہ شیعون کی کتابون مین سے لئے

گئے ہین اسلئے مین یہ بھی لکھے دیتا ہون کہ یہ چہاسٹھہ نام تاریخ خطیب بغدادی اور تمہید شرح

موطا اور تاریخ کبیر امام بخاری اور میزان الاعتدال اور غنیۃ الطالبین وغیرہ مین موجود ہین

اور جو کچھ اونھون نے کہا ہے وہ بھی موجود ہی اگر یہ نام اور اعتراض ان کتابون مین نکلین

تو جو سزا میرے واسطے تجویز کرین مجھکو منظور ہے ۔ **اقول** جن لوگون کے نام مولوی حمید اللہ

صاحب نے مسائل و اعتقاد امام ابو حنیفہؒ پر اعتراض کنندہ تجویز کرکے تحریر فرمائے ہین اونمین سے

حماد بن ابی سلیمانؒ امام ابو حنیفہؒ کے اوستاد ہین جنکی سجادگی اپنی خلافت امام صاحب نے

سنہ ۱۲۰ھ مین پائی اور ابو یوسفؒ شاگرد امام صاحب کے ہین جنکی نسبت تاریخ ابن

خلکان سے مولویصاحب نے یہ قول نقل کیا ہے لولا ابو یوسف ما ذکر ابو حنیفہ یعنے ابو یوسف
نہوتے تو امام ابو حنیفہؒ کی شہرت نہوتی - اب خیال کرنا چاہیئے کہ جسکی خلافت سے امام
ابو حنیفہؒ نے امامت پائی اور جسکی شہرت دینے سے مشہور ہوئی وہ اونکی مخالف کیسے
ہو سکتے ہین جو اونکی مسائل اور عقاید پر اعتراض کرتے اگر امام صاحب کے مسائل اور
عقاید پر اعتراض تہا اور در حقیقت وہ مسائل و عقاید باطل ہتے جو قابل اعتراض ہتے
تو خلافت حماد کی کیسے پائی اور ابو یوسف نے باوجود اعتراض کے اونکے مذہب کے
تشہیر کی جو حمق سے احمق کو ہی تسلیم نہو - پہر اوسپر یہ طرہ کہ حماد بن ابی سلیمان کو
مولویصاحب نے لہ اوہام - رمی بالارجاء دو عیب لگا کر اور ابو یوسف کو
کثیر الغلط - متروک - قرار دیکر ضعیف بتایا اور انکی ضعف کو اچہی طرح اپنے عندیہ مین
ثابت کیا اور اس قول مین علماء معتبرین اہل سنت والجماعت مین شمار کیا یہ عجیب بات ہے

ع این کار از تو آید مردان چنین کنند * اور قاسم بن معن - فضیل بن عیاض
ابو مطیع - یزید بن ہارون - ابو عاصم نبیل - وکیع بن جراح - یحیی بن سعید قطان - علی بن
عاصم - عبد الرزاق - عبد اللہ بن مبارک - اسد بن عمرو یہہ گیارہ شخص منجملہ چالیس اشخاص
شاگردان امام ابو حنیفہؒ ہین جنہون نے فقہ امام ابو حنیفہؒ کی تعریفین کین اور اوسکی تدوین
مین مشیر اور ساعی رہے اور اوسکو جمع کرکے لکہا اور یہ قول فیصل بیان کئے قال وکیع من
زعم ان الحق فیما خالف ابا حنیفۃ فوضع اللہ وحدہ وکیع نے کہا جسنے یہ گمان کیا کہ حق امام ابو حنیفہ
کے خلاف مین ہے یا یہ سمجہا کہ جس شخص نے ابو حنیفہؒ کا خلاف کیا وہ حق ہے تو اوسنے اپنا
نیا اکیلا مذہب بنایا - جو اشارہ ومن یتبع غیر سبیل المومنین اور من شذ شذ کی طرف کیا اور
عبد اللہ بن مبارک نے کہا لیس احد احق ان یقتدی بہ من ابی حنیفۃ یعنے امام ابو حنیفہ سے

زیادہ کوئی شخص مستحق نہین کہ اوسکی اقتدا کی جاوے ۱۲ فضیل بن عیاض کہتے ہین کان ابوحنیفۃ انکان فی المسئلۃ حدیث صحیح تبعہ وانکان من الصحابۃ فکذلک والا قاس فاحسن القیاس ۱۲ یعنے امام ابوحنیفہؒ ایسے تھے کہ اگر کسی مسئلہ مین صحیح حدیث ہوتی اوسکی پیروی کرتے اور اگر اثر صحابہ کا ہوتا اوسکا ہی اتباع کرتے اور جو کسی مسئلہ مین حدیث صحیح اور اثر صحابہ نہوتا تو اوسوقت بہت اچھا قیاس کرتے ۱۲ اور اسیطرح ان سب کے قول ہین جو معترضین کی دفع اعتراض کے واسطے ان لوگون نے بیان کئے ہین مثلاً اگر کسی جاہل معترض کا یہ اعتراض ہو کہ مذہبی مسائل امام ابوحنیفہؒ کے حق نہین بلکہ حق جانب مخالف مین ہے یا امام ابوحنیفہؒ کا قول غلط ہے اور فلانے کا صحیح ہے۔ اسکا جواب امام وکیع نے یہ دیا کہ جسکا گمان یہ ہو اور ایسا سمجھے وہ شخص جماعت مسلمین سے علحدہ ہوا اور اوسنے اکیلا ہو کر نیا مذہب نکالا جسکا یہ مطلب ہوا کہ مذہبی مسائل امام ابوحنیفہؒ کے صحیح ہین اور غلط گمان کرنے والے کا قول باطل ہے ۱۲ اور اگر کسی کا یہ اعتراض ہو کہ مذہب ابوحنیفہؒ کا قابل اقتدا نہین اسکا جواب عبداللہ بن مبارک نے یہ دیا۔ کہ مذہب ابوحنیفہؒ قابل اتباع ہے اور امام ابوحنیفہؒ ہی اس بات کے مستحق ہین کہ اونکی اقتدا کیجاوے اور شخص کوئی ایسا نہین ہے۔ اور اگر کسیکا یہ اعتراض ہو کہ مذہب ابوحنیفہؒ خلاف حدیث صحیح اور آثار صحابہ ہے اسلیے ضعیف ہی اسکا جواب فضیل بن عیاض نے یہ دیا کہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا قوی ہے اور اعلیٰ درجہ کا مضبوط اسلئے کہ امام ابوحنیفہؒ صحیح حدیث رسول اللہ صلعم اور اثر صحابہ کی پیروی کرتے تھے جب حدیث و اثر کی صحت اچھی طرح ثابت نہوتی تو بہت اچھا قیاس کرتے ضعیف اس مذہب کی کہنے والیکا قول باطل ہے اب ناظرین حق پسند ملاحظہ کرین کہ۔

جب یہ لوگ معترضین کے اعتراض و الزامات کے دفع کرنے والے ہین پہر انکو فہرست
معترضین مین شامل کرنا دہوکا دینا ہے اور مسعر بن کدام۔ اسرائیل۔ مسعر۔ مکی بن ابراہیم۔
نضر بن شمیل علی بن عاصم۔ خارجہ بن مصعب۔ ابن داود۔ یحیی بن ایوب۔ حافظ ابن عبد البر
یہ دس شخص منجملہ فہرست معترضین ہی تعریف اور ثناگو امام ابو حنیفہ ہین۔ چنانچہ مسعر بن
کدام کا قول ہے من جعل اباحنیفہ بینہ وبین اللہ رجوت ان لایخاف ۱۲ یعنی جو شخص اپنے اور اللہ
تعالی کی درمیان ابو حنیفہ کو کرے مجہے امید ہے کہ اوسے پہر کچہہ ڈر نہین۔ اس سے حقیقت
امام حنیفہ کے مسائل اور اعتقاد کی مسعر بن کدام نے ثابت کر دی اور امام صاحب کا سچا
اور مقبول مقتدا ہونا بتا دیا اور مقلدین حنیفہ کو بشارت سنائی اور حافظ ابن عبد البر نے کہا
لاتتکلم فی ابی حنیفہ بسوء ولاتصدقن احدا یسیئ القول فانی واللہ مارایت افضل
ولااورع ولاافقہ منہ ۱۲ یعنے امام ابو حنیفہ کے حق مین کوئی برائی کی بات مت کہو اور ہرگز
کسی برا کہنے والی کی بات کو تصدیق مت کرو قسم اللہ کی مین نے افضل اور پرہیزگار
اور فقیہ اون سے زیادہ اور بڑا نہین دیکہا۔ جب ان لوگون نے فیصلہ کر دیا کہ امام ابو حنیفہ
پر اعتراض کرنے والے کی بات کی تصدیق مت کرو پہر اپنے قول اور قاعدہ کے خلاف
اعتراض کرنا جس سے یہ سمجہا جاتا ہے کہ یہ لوگ پابند اپنے قول او قاعدہ کی نتہی کیسے ہو سکتا
ہے لہذا انکو جماعت معترضین مین شمار کرنا باطل اور گمراہی ہے۔ اور امام مالک۔ امام
شافعی۔ امام احمد۔ امام اوزاعی۔ امام ثوری۔ امام ابن عیینہ یہ لوگ مجتہدین مذہب ہین
اور امام بخاری مجتہد منتسب اور باقی مقلد جنکی اقوال تابع مجتہد کی ہین چونکہ مجتہد مطلق
صاحب مذہب ہین اور اونکے قواعد اصول کے اختلاف کی وجہہ سے فروعی مسائل مین اختلاف
ہوا اگر اس باہمی اختلاف کو جو ہر مجتہد نے اپنی استنباط و استخراج مسائل فرعی مین مدلل بدلیل

بیان کیا ہی مولوی صاحب اعتراض سمجھتے ہین تو یہ لازم آئیگا کہ ہر مجتہد کا اجتہاد باطل
اور قابل اعتراض ہے مثلاً مولوی حمید اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ امام ابو حنیفہؒ کے عقاید
ومسائل پر علمانے اعتراض کیا ہے پس ضرور وہ اعتراض حق ہونے عقاید اور مسائل پر ہوا
اور جب وہ حق نہین ہی تو ضرور باطل ہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ کی عقائد ومسائل باطل
ہین۔ اور امام ابو حنیفہؒ کا مجتہد ہونا سب کو تسلیم ہے اس سے مولوی صاحب کو بہی انکار
نہین۔ اس صورت مین مجتہد کا اجتہاد باطل ٹہیریگا اور یہ کہنا پڑیگا کہ جو مجتہد مسلم ہے اوسکا اجتہاد
باطل ہے لہذا کل مجتہدونکا اجتہاد باطل اور اونکی عقاید ومسائل پر اعتراض ہے اسلیے
کل مذاہب اہل سنت حق پر نہوئی۔ اور یہ جملہ آئمہ محدثین ومجتہدین وعلمای اہل سنت والجماعت
کے نزدیک باطل ہے نعوذ باللہ من ہذا العقیدۃ الفاسدہ۔ چنانچہ کردری نے امام شافعی سے
روایت کی ہے قال رحمہ اللہ ان المجتہدین القائلین محکمین متباینین بمنزلہ رسولین
جاءا بشریعتین مختلفین وکلاہما حق وصدق ۱۲ یعنے امام شافعیؒ نے کہا دو مجتہد مخالف دو حکمون کے
حکم دینے والے بمنزلہ دو رسول کے ہین جو مختلف دو شریعتین لیکر آئے اور دونو شریعتین حق
اور دونو رسول سچے ہین۔ اگر کوئی یہان یہ خدشہ پیدا کرے کہ المجتہد قد یخطی ویصیب آیا ہی
اور ظاہر ہے کہ حکم متباینین مین صواب ایک جانب ہوگا پس دوسرے کی خطا کو بہی صواب
کہنا کیسے درست ہوا اسکا جواب جلال الدین سیوطی نے اسطرح دیا ہے علی ان المخطی من
المجتہدین انما اخطا فی عدم ادراکہ الافضل والاولی کما عتب علی الصحابۃ فی
اختیار الفداء لانہ غیر الافضل مع انہ حکم صواب ۱۲ یعنے مجتہدین مین سے مخطی کے
خطا افضل اور اولے نہ پانے کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ حکم اوسکا خطا پر ہوا بلکہ حکم اوسکا صواب
پر ہے جیسا صحابہ پر عتاب اختیار فدیہ مین عدم فضلیت پر ہوا کیونکہ حکم صواب پر ہے ۱۲

اور جمع الجوامع مین اسطرح لکہا ہے ونعتقد ان اباحنیفة ومالکا والشافعی والسفیانین
والاوزاعی وابن جریر وسائر ائمة المسلمین علی هدی من الله تعالی ولا التفات الی من یتکلم
فیهم بما هو بریئون منه فقد اوتوا من العلم اللدنیة والمواهب الالهیة والاستنباطات
الدقیقة والمعارف الغزیرة والدین والورع والعبادة والزهادة والجلالة بمجال لا یسامی ١٢

یعنے ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور دونو
سفیانؒ اور امام اوزاعیؒ اور ابن جریرؒ یہ سب ائمہ مسلمین جو اللہ کی طرف سے ہدایت
ہوئی اوسپر ہین اور جو شخص ان لوگون مین سے کسی کی حق مین کلام کرے اوسکی طرف التفات
نہین کیونکہ یہ لوگ جو اونکے حق مین کلام کیا جاتا ہے اوس سے بری ہین اور بیشک ان لوگون کو
علم لدنی اور بخشش الہی اور استنباطات دقیقہ اور غور کی فہم اور دین داری اور پرہیزگاری
اور عبادت اور زہادت اور بڑی بزرگی ایسی عطا ہوئی ہے کہ اوس محل پر کوئی برابری نہین
کرسکتا ١٢ پس یہ عقیدہ جملہ علمائی اہل سنت والجماعت کا ہے اسلئی کوئی ان مجتہدین عظام
کی اعتقاد و مسائل پر معترض نہین اور جو شخص معترض ہوا اور اماموں کو برا کہا اور ان سے
سوء ظن ہوا وہ موافق فتوی مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی چہوٹا رافضی ہے اور
انہین لوگون کو مولوی احمد علی صاحب رافضی بتایا کرتے ہین علماء محدثین جو حاملان علم رسول
اللہ صلعم ہین نعوذ باللہ اونکو برا کوئی مسلمان نہین کہتا۔ **فرقہ محدثہ** مین سے جو مولویصاحب
برعکس نہند نام زنگی کافور اہل حدیث بنتی ہین اور امام ابوحنیفہؒ پر اعتراض کرکے توہین کرتے
ہین اور بہت **تکبر کرتے ہین** اور اپنے زعم مین ہمچو ما دیگرے نیست محدث اور محقق بنکر
امام صاحب اور جملہ علمای حنفیہ کو اچہی طرح برائے کے الفاظ اور شماتت کے کلمات لکہکر
بجوالی عالم فاضل بنتے ہین لکہتے ہین کہ چونکہ دوسرے اعتراضون سے غرض نہین ہی صرف حافظ

اور علم حدیث و قرآن سے بحث ہے اسلیئے انکے وہ قول لکہنے کی ضرورت نہین کہ کیا کیا
کہا ہے - اگر صرف حافظہ کی بحث ہتی تو امام صاحب کی جید الحافظ ہونے مین شک نہین ہو سکتا
اور علم حدیث و قرآن کے آپ ایسے عالم ہتے کہ اللہ تعالی نے سینہ کہولدیا تہا اور علم لدنی عطا
فرمایا - پہر اوسکے سوا جس چیز کی بحث نہ تہی دور از کار کیون چہونٹی تہمتین باندہین اور نامہ
سیاہ کیا شاید اسمین آپ کی شیخی بڑہ گئی اور آپ کے مذہبی بہائیون کی تسلی ہوگئی اور اس
شیوہ تشنیع سے یعنی جیسے شیعون کی عادت لعن و تبرا ہے - آپ کی تحقیق کی عزت افزائی
ہوئی اسلیئے آپنے یہ چہپا "سہڑہ نام بے تحقیق" لکہدیئے اور کتابون کی حوالہ بہی باوجود
اسکے کہ دعوی کی خلاف اوسمین مدعا موجود ہے دیدیا ہے یعنی تاریخ خطیب بغدادی
مین یہ لکہا ہے انہ رای انس بن مالک واخذ الفقہ عن حماد بن سلیمان وسمع عطا بن ابی
رباح وابی اسحاق السبیعی ومحارب بن دثار والہیثم بن حبیب الصواف ومحمد بن المنکدر
ونافعا مولی عبد اللہ ابن عمر وہشام ابن عروۃ وسماک ابن حرب وروی عنہ عبد اللہ بن المبارک ووکیع
الجراح والقاضی ابو یوسف ومحمد بن الحسن الشیبانی وغیرہم وکان عالما عاملا زاہدا عابدا ورعا تقیا کثیر الخشوع دائم التضرع الی اللہ
یعنی ابو حنیفہؒ نے انس ؓ بن مالک صحابی کو دیکہا حماد بن سلیمانؒ سے فقہ حاصل کیا عطا بن
ابی رباح - ابی اسحق سبیعی محارب بن دثار ہیثم بن حبیب صراف محمد بن منکدر - نافع مولی عبد اللہ
بن عمر - سماک بن حرب سے حدیثین لین عبد اللہ بن مبارک - وکیع بن جراح - قاضی ابو یوسف
محمد بن حسن شیبانی وغیرہم نے امام ابو حنیفہؒ سے حدیثین روایت کین - عالم - عامل - زاہد - عابد
پرہیزگار - متقی ہتے - اللہ سے بڑے ڈرنے والے - خدا کی حضور مین ہمیشہ گریہ و زاری کرنے والے
ہتے - پس خطیب کے کارنامہ حسب ہدایت مولوی حمید اللہ صاحب لکہا ہے - یعنی مولوی صاحب نے
جو یہ فرمایا ہی کہ جس کام کی ضرورت ہتی وہ بالکل نہین کیا - کارنامے قرآن و حدیث کے جمع کرنے

یعنے یہ کہ امام ابو حنیفہؒ نے فلان فلان معتمد اور مستند محدثین سے پڑہا اسلئے - نوسو پچاس برس
پیشتر مولوی حمید اللہ صاحب کی خطیب بغدادی نے یہ کارنامہ لکھا تہا اور اسمین معتمد اور
مستند محدثین سے امام صاحب کا حدیث روایت کرنا بتایا ہے اور خلاف مدعا مولویصاحب
کی یہ تقریر کی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ عالم ہتے حدیث کا علم ان لوگون سے جنکے نام بتائی ہین حاصل
کیا ہے چونکہ مولویصاحب کو دوسرے اعتراضون سے غرض نہین ہے صرف حافظ اور
علم حدیث و قرآن سے بحث ہے اسلئے یہ عبارت خطیب کی دکہائی گئی کہ مولوی صاحب نے
جو دعوی کیا ہے کہ معترضین امام صاحب کے چہپائے ہوئے نام اس تاریخ مین موجود ہین یہ
دعوی غلط اور مدعا کے خلاف ہے اور تاریخ کبیر امام بخاری مین یہ لکہا ہے النعمان بن ثابت
ابو حنیفۃ الکوفی مولی بنی تیم اللہ ابن ثعلبۃ روی عنہ عباد بن العوام و ابن المبارک
و ھشیم و وکیع و مسلم بن خالد و ابو معاویۃ و المقری " امام بخاری نے ان لوگون کے نام بتائے
جنہون نے امام ابو حنیفہؓ سے حدیثین روایت کین اور کوئی نقص اور عیب جو عند المحدثین
قادح ہو بیان نہین کیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ سوء حفظ یا فسق اور قلت ضبط یا ضعف وغیرہ
کا کوئی اعتراض نہین پس مدعا مولویصاحب کا اس سے ثابت ہوا - اور میزان الاعتدال مین
ذکر ائمہ متبوعین کا مستقل نہین ہوا ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ مین ان لوگون کا زمرہ حفاظ حدیث
مین ذکر کیا ہے پس مولویصاحب نے میزان الاعتدال کے جس صفحہ کا حوالہ دیا ہے اوسمین
معترضین عقاید و مسائل امام حنیفہؒ کی چہپائے ہوئے نامون مین سے دس پانچ تو درکنار ایک
ہی نہین اور غنیۃ الطالبین مین نہ اعتراضات مسائل و عقاید امام صاحب کی تفصیل ہے
اور نہ معترضین کے نام اور جس اعتراض پیران پیرؒ و امام بخاریؒ کی امام صاحبؒ پر غیر
مقلدین غش ہین وہ عقیدہ مرجیت کا لکہا ہے جسکی گفتگو ترجمہ حماد مین آگے آوے گی

اگرچہ اس پر مولویصاحب کی گفتگو ہی نہین اب یہہ دعوی کہ اگر یہہ نام اور یہ اعتراض
ان کتابون مین نہ نکلین تو جو سزا میرے واسطے تجویز کرین مجھکو منظور ہے۔ اور اس سے
پہلے صاف صاف مولوی صاحب نے یہ لکھا ہے۔ چونکہ دوسرے اعتراضون سو غرض
نہین اسلیئے انکے وہ قول لکھنے کی ضرورت نہین کہ کیا کیا لکھا ہے اور اس قول مین یہ فرماتے
ہین۔ کہ اگر یہ نام اور یہہ اعتراض ان کتابون مین نہ نکلین الخ سبحان اللہ اعتراضون کا
مولوی صاحب نے ذکر نہین کیا کہ وہ کون سے اعتراض ان کتابون مین ہین جنکے عدم وجود
پر مولوی صاحب مستحق سزا ہون اور سینہ زوری سے مدعی نہین ؎

گر خاک شود دشمن و بر باد رود ❊ غافل نشوی کہ بار گردے دارد ❊

اسواسطے مقدمہ اشارہ معہود فی الذہن مولویصاحب کو حوالہ احکم الحاکمین کیا جاتا ہے
جس سزا کی مستحق ہونگے وہ ہی دیگا ہم کچھہ تجویز نہین کر سکتے ۱۲ ؎

خاک ایسی گفتگو پر کہ ناحق کی ڈہول ہو ❊ بس مختصر کرو کہین قصہ نہ طول ہو

قولہ اسکے بعد ضمیمہ کی طور پر امام صاحب کے بعض مشہور استادون اور مشہور شاگردون کی
ہی وہ حال لکھتا ہون جو علم حدیث اور حافظہ کی متعلق ہی **اقول** یہانتک تو تحقیقات
مولوی حمید اللہ صاحب کی جرح وقدح امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ تہے سو بحمد اللہ اوس
تحقیق کی تکذیب وتضلیل کے تنقید ہی ہوگئی اور بعد ثبوت مقدمہ دربار احکم الحاکمین
مین دائر ہوا اب جو سزا مناسب ہوگی ہو رہے گی۔ اب یہان سے مولویصاحب استادان
وشاگردان امام حنیفہ کی ہجو اور تفضیح شروع کرتے ہین اور اسکو ضمیمہ قرار دیتے ہین چونکہ اہل
فرقہ محدثہ یعنے لامذہب اپنی کو اہل حدیث سمجھتے ہین اسلیئے اگر کسیکو برا کہین برا بناوین تو
یہ جرح وتعدیل کے مسئلہ کی آڑ بناکر مرفوع القلم بنتے ہین اگر کوئی حنفی اوس جرح سے جواب مین

جارح کے قول پر نقض کرے وہ نعوذ باللہ اہل حدیث کا برا کہنے والا ہوتا ہے اور لطف یہ ہے کہ حضرات اہل اس فرقہ کی جو پابند کسی مذہب کے نہین ہین اسواسطے مطلق العنانی نے اونکو یہ آزادی دی ہے کہ مذاہب اربعہ کی علماؤنکا قول جو اپنے مدعا کی موافق کوئی پایا اوسکی تعریف کردی اور جو نہوا اوسکی برائی کرنے لگے اور یہ ظاہر ہے کہ تمام دنیا مین علوم علمای مذاہب اربعہ کا گھوم رہا ہے اور علم کیسا کہانسے لاوین پہر صورت طعن وجرح علما پر غیر متقلدمن کی جرارت بڑہی ہوئی ہے اور اس طعن وجرح علما مین جو باہم فیصلہ علمائے مذاہب اربعہ ہے اوسکو نہین مانتے اگرچہ کتاب وسنت کی موافق ہو چونکہ عوام ناظرین اس مسئلہ سے واقف نہین ہین اسلئے قول جلال الدین سیوطی کا اونکے رسالہ کا دی سے نقل کرتا ہون وہ یہ ہے۔ قد قامت الادلۃ فی الکتاب والسنۃ علی تحریم احتقار المسلمین والتشدید فی غیبتہم بما ہو صدق وحق فضلا عما یکذب فیہ الجارح فان قال لا بد من جرح الرواۃ والنقلۃ وذا الفاسق والمجروح من الجملۃ فالجواب اولا ان کثیرا ممن جرحہم لا روایۃ لہم فالواجب فیہ شرعا ان یسکت عن جرحہم ویمہلہ وثانیا ان الجرح انما جوز فی الصدر الاول حیث کان الحدیث یوخذ من صدور الاحبار لا من بطون الاسفار فاحتیج الیہ ضرورۃ للذب عن الآثار ومعرفۃ القبول والمردود من الاحادیث والاخبار واما الآن فالعمدۃ علی الکتب المدونۃ جسکا مطلب یہ ہے کہ قرآن وحدیث مین دلیلین موجود ہین۔ کہ حقارت کرنا مسلمان کا حرام ہے اور مسلمانون کی عیب کرنے مین سختی اور وعید ہے اگرچہ وہ باتین جنسے حقارت اور غیبت ہو وہ حق اور سچے ہون چہ جائیکہ عیب لگانے والا جہوٹ کہے۔ پس اگر کوئی یہ کہے کہ راویان حدیث اور ناقلان اخبار کے فسق اور عیوب کی تمیز کے لیے جرح کرنا ضروری ہے

تا حدیث کی صحت اور غیر صحت مین فرق و امتیاز ہو۔ اسکا جواب دو طرح پر ہے اولاً یہ کہ
اکثر جن لوگون پر طعن ہوا ہے اون سے روایت نہین ہوئی پس شرعاً واجب ہوا کہ اونکی
جرح پر سکوت کرے اور چہوڑ دے دوسری یہ کہ صدر اول مین جسوقت علما کی سینون
سے حدیث لی جاتی تہی اور کتابون مین نہین تہین اوسوقت بضرورت اس بات
کے کہ پہچان حدیث مقبول اور غیر مقبول مین ہو جا حاجت پڑے اور جرح کرنا جائز
ہوا اور آس زمانہ مین اسکی ضرورت نہین رہی کیونکہ کتابین تیار ہوگیئن ۱۲ یعنی جسمین
مشہور و غیر مشہور صحت و ضعف کی تصریح ہوگئی۔ پس علمائون نے کتب فقہ کو مدلل بدلائل
قرآن و حدیث عمل کرنے والون کے واسطے دستور العمل بنا دیا اور دریافت حقیقت دلیل کے
واسطے کتب احادیث و تفاسیر مدون ہوگیئن۔ چونکہ غیر مقلدین کی بنیاد مذہب علماء
دین کا طعن کرنا ہے اسلئے صراحتاً و اشارتاً جسطرح بنتا ہے طعن کرتے اور برا کہتے ہین
چنانچہ اسکا حال بخوبی گذشتہ اقوالون مین واضح ہو چکا ہے اور آیندہ قولون مین
موجود ہے۔ اللهم احفظنا عن سوء الاعتقاد و مکائد اللسان **قولہ** پس واضح ہو کہ امام ابو
حنیفہ رح کی مشہور اوستاد حماد بن ابی سلیمان ہین۔ اونکی نسبت تقریب التہذیب
مطبوعہ فاروقی صفحہ ۶۲ مین لکہا ہے فقیہ صدوق ہین مگر روایت مین وہم ہوتا ہے۔ یعنی
حافظ پکا نہین تہا اور یہ پانچوین طبقہ کے ہین اور انکو مرجیہ ہونے کا الزام لگایا ہے۔
اور میزان الاعتدال ج اول صفحہ ۲۷۹ ہے تکلم فیہ بالارجاء یعنی اوپر مرجیہ ہونے کا اعتراض کیا گیا
ہے اور صفحہ ۲۸۰ مین ہے کہ ابو حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث قابل حجت نہین ہے یہ فقہ مین
تو اچہے ہین مگر حدیث کی روایتین شک و تردد سے خالی نہین اعمش نے کہا کہ یہ ثقہ نہین تہے ۱۲
اقول ۔ حماد کوفہ کے مشہور امام اور اوستاد وقت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ صلعم

حدیثین سنین خود ہی تابعی ہین اور بڑے بڑے تابعین کے فیض صحبت سے مستفید ہوی
انکا درس گاہ مرجع عام تہا مسعر بن کدام شعبہ۔ ثوری منصور حکم وغیرہ۔ جو ائمہ فن
حدیث ہین انکی حلقہ درس مین شامل ہوے اور حدیثین روایت کین حضرت عبداللہ
بن مسعودؓ صحابی رسول صلعم کے سلسلہ فقہ کا انہین پر مدار تہا امام ابو حنیفہؒ انہین کے سجادہ
نشین ہوئے مغنی مین لکہا ہے۔ حماد بن ابی سلیمان ھو ابو اسمعیل الکوفی یعد تابعیا
سمع انس بن مالکؓ والنخعی وکان اعلمھم برای النخعی روی عنہ المنصور والحکم وشعبۃ
والثوری مات سنۃ عشرین ومائۃ ۱۲۰ یعنے حماد بن ابی سلیمان ابو اسمعیل کوفی ہین تابعیون مین
شمار کئے گئے ہین حضرت انسؓ سے حدیث سنی اور ابراہیم نخعی سے اور تہی بڑے عالم۔ فقہ نخعی
کے انسے منصور اور حکم اور شعبہ اور ثوری نے روایت کی سن ایکسو بیس مین انتقال ہوا اور
اسیطرح اکمال مین لکہا ہے قال ابن عیینہ ما کان بالکوفۃ مثل الحکم وحماد ۱۲ یعنے سفیان
بن عیینہ نے کہا کوفہ مین مثل حکم اور حماد کے اور کوئی شخص نہ تہا ۱۲ من تذکرۃ الحفاظ اور مرجیہ ہونیکا
جو انپر الزام لگایا گیا ہے وہ جہوٹ ہے خود اسکے ناقلین نے تصریح کردی چنانچہ اوسی میزان
الاعتدال مین جسمین سے مولوی حمید اللہ صاحب نے تکلم فیہ یعنی انپر مرجیہ ہونے کا اعتراض
کیا گیا ہے لکہتے ہین سمع من انس وتفقہ بابراھیم النخعی روی عنہ سفیان
وشعبۃ وابو حنیفۃ وخلق تکلم فیہ للارجاء ولولا ذکر ابن عدی لہ ما ذکرتہ ۱۲ جسکا یہ مطلب ہے
کہ حماد نے حضرت انسؓ سے حدیثین سنین جس سے معلوم ہوا تابعی ہین۔ اور فقہ حاصل کیا ابراہیم
نخعی سے اور اون سے سفیانؒ اور شعبہ اور ابو حنیفہؒ نے روایت کی اور آدمیون نے اونپر
کلام مرجیہ ہونے کا کیا ہے (جسکا ثبوت نہین) اگر ابن عدی اسکا ذکر نکرتا تو مین اسکو بیان
نکرتا (یہ دیباچہ میزان الاعتدال مین لکہا) یعنی ابن عدی جنکے کامل مین با وجود ثقاہت

اور جہالت راوی کی ادنی بات اور بے ثبوت پر اعتراض کردیا ہے ولم ار من الرای ان احذف اسم واحد ممن له ذکر بتلیین فی کتب الائمة المذکورین خوفا من ان یتعقب علی لاانی ذکرته لضعف فیه عندی اور مین نے مناسب نہین سمجھا کہ نام کسیکا اونمین سے حذف کرون جنکا ضعف کتب آئمہ مذکورہ مین لکہدیا ہے اس خوف سے کہ مجہپر اسکا تعاقب ہو یعنی مین بوجہ ثقاہت وجہالت کے اوس شخص کا ذکر نکرون یا جرح کا قول نہ لکہون تو کوئی کہنے والا مجہپر یہ الزام دے کہ فلان شخص کو ابن عدی نے کامل مین لکہا ہے یا یہ قول جرح نقل کیا ہے اوسے ذہبی نے کیون چہوڑدیا اسواسطے مین نے ذکر کیا - کوئی یہ نسمجہے کہ مین نے جنکا ضعف نقل کیا ہے وہ میرے نزدیک ضعیف ہین - قال معمر ما رایت احدا افقه من هولاء الزهری وحماد وقتادة - وقال یحیی بن معین حماد ثقة - قال العجلی کوفی ثقة کان افقه اصحاب ابراهیم قال النسائی ثقة الا انه مرجیٔ ۱۲

معمر نے کہا مین نے کسیکو افقہ ان لوگون سے زیادہ نہین دیکہا - یحیی بن معین نے کہا حماد ثقہ ہین عجلی نے کہا حماد کوفی ثقہ ہین اور بڑے فقیہ اصحاب ابراہیم مین سے تہے - نسائی نے کہا ثقہ ہین مگر مرجیہ ہین اب ناظرین ملاحظہ کرین کہ خلاف شرط ناقلین جرح کے - اپنی بیوقوفی اور عدم اطلاع سے شتر بے مہار ہوکر مثل منشی مگس نویس کی طرح اپنے کو قابل تجویز کرکے جنکا تابعی ہونا اور ثقاہت اور جلالت کا ثبوت اظہر من الشمس ہو اور محدثین کتب حدیث مین اوس سے روایت کی جاوین - اوسپر عدم ثقاہت اور عیب مرجیت کا لگادین اور لفظ جرح کو لکہا اگر آپ یہ بات دیکہکر خوش ہون کہ امام ابوحنیفہ کے اوستاد حماد بہی مجروح ہین یعنی الحفظ مرجیہ عدم ثقاہت انکی بہی ثابت ہی نعوذ باللہ اب سنئے اوستاد امام بخاری یعنی علی بن مدینی جنکی نسبت امام بخاری کا یہ قول ہے ما استصغرت نفسی بین یدی احد الا بین یدی علی بن المدینی ۱۲

یعنی جس اعتقاد اور عاجزی سے مین علی بن مدینی کے سامنے حاضر ہوا ہون کسی اور کے سامنے
ایسا حاضر نہین ہوا۔ اونکے حال مین ذہبی میزان الاعتدال ترجمہ علی بن مدینی مین لکہتے ہین ذکرہ
العقیلی فی کتاب الضعفاء فقال جنح الی ابن ابی داود الجھمیۃ ۱۲ یعنے ذکر کیا عقیلی
نے کتاب الضعفاء مین کہا مائل ہوا طرف ابن ابی داود جہمیہ کی قال عبد اللہ بن احمد کان ابی
حدثنا عنہ ثم امسک عن اسمہ وکان یقول حدثنا رجل ثم ترک حدیثہ بعد ذلک ۱۲ یعنے عبد اللہ بن
احمد بن حنبلؒ نے کہا میرا باپ علی بن مدینی سے ہمکو روایت کرتا پہر اوسنے اونکا نام لینا چہوڑ دیا
اور کہنے لگا حدثنا رجل پہر اسکے بعد اوسکی حدیث ترک کردی ۔ امتنع مسلم عن الروایۃ عنہ
فی صحیحہ لھذا المعنی کما امتنع ابو زرعۃ وابو حاتم من الروایۃ عن تلمیذہ لاجل مسئلۃ اللفظ ۱۲ یعنے امام مسلمؒ نے اپنی
صحیح مین علی بن مدینی سے روایت نہین کی بوجہ جہمیتہ کے جیسے ابو زرعہ اور ابو حاتم نے
اونکے شاگرد محمد بن اسمعیل بخاری سے بوجہ قایل ہونے حدوث تلفظ قرآن روایت نہین کی
قال عبد الرحمن ابن ابی حاتم کان ابو زرعۃ ترک الروایۃ عن علی ۱۲ یعنی کہا عبد الرحمن
بن ابی حاتم نے ابو زرعہ نے روایت علی بن مدینی سے ترک کردی تہی وقد ترکہ ابراھیم
الحربی وذلک لمیلہ الی احمد بن ابی داود ۱۲ یعنی بیشک ابراہیم حربی نے
ترک کیا اسوجہہ سے کہ اوسکا میل طرف احمد بن ابی داود کی تہا۔ اور وہ جہمیہ ہے قال سفیان
یلومونی علی حب علی ۱۲ یعنے سفیان نے کہا لوگ مجہکو محبت علی بن مدینی پر ملامت کرتے ہین
یعنی اون سے ملنا اور روایت کرنا پسند نہین کرتے قال عبد اللہ القواریری سمعت
یحیی القطان یقول یلومونی فی حب علی بن المدینی وانا اتعلم منہ ۱۲ یعنے عبد اللہ قواریری نے
کہا مین نے یحیی قطان سے سنا ہے وہ کہتے ہے مجکو لوگ محبت علی بن مدینی سے ملامت
کرتے ہین اور مین اون سے سیکہتا ہون یعنی حدیث روایت کرتا ہون قال احمد بن

خیثمۃ فی تاریخہ سمعت یحیی بن معین یقول کان علی بن المدینی اذا
قدم علینا اظہر السنۃ واذا ورد الی البصرۃ اظہر التشیع" یعنی احمد بن خیثمہ نے اپنی تاریخ مین
لکھا ہے کہ مین نے یحیی بن معین سے سُنا ہے وہ کہتے تھے کہ علی بن مدینی جب ہمارے پاس
آتا ہے سُنت کو ظاہر کرتا ہے یعنی سُنت جماعت کی مذہب کی باتین کہتا ہے اور جب
بصرہ مین جاتا ہے شیعہ مذہب کو ظاہر کرتا ہے اور مروزی نے روایت کی ھذا کذاب
انما ھو کلوہ الی عالمہ" یعنے کہا احمد بن حنبلؒ نے علی بن مدینی کذاب ہے

اوسنے اس حدیث مین کلوہ الی ربہ کہا ہے سواے اسکے نہین وہ کلوہ الی عالمہ ہے۔
وہ ہی ولید سے روایت کرتا ہے اور مین نے بھی ولید سے سنا ہے پس مولوی حمید اللہ صاحب
غور کی نظر سے ملاحظہ فرماوین کہ علی بن مدینی اوستاد امام بخاری کو ضعیف۔ متروک
جہمیہ۔ شیعہ۔ کذاب۔ جو عالی درجہ کے جرحین ہین عقیلیؒ۔ عبداللہ بن احمد۔ امام مسلم
ابو زرعہ۔ ابو حاتم۔ عبدالرحمن بن ابی حاتم۔ ابراہیم حربی۔ سفیان۔ عبداللہ قواریری
یحیی بن سعید قطان۔ احمد بن خیثمہ۔ یحیی بن معین۔ احمد بن حنبل۔ مروزی۔ ان چودہ
شخصون نے جو محدثین ہین اور جرح تعدیل پر علمار حدیث اُن سے فتوی لیتے ہین
کیسی جرحین کی ہین یہانتک کہ امام محمد بن اسمعیل بخاری کو بھی معتزلہ کہا۔ اور متروک بتایا۔ پس
ایسے شخص کی حدیثون کا کیا اعتبار رہا جسکا مذہب جہمیہ اور شیعہ ہو اوسکی حدیثین صدہا
صحیح بخاری مین موجود ہون اور خود امام بخاری معتزلہ ہون پھر اونکی صحیح کی کیا وقعت ہی
امام ذہلی جو دوسرے اوستاد امام بخاری کے ہین اور بیسیون حدیثین اونکی سند سے بخاری
مین موجود ہین اس بات پر یعنی قرات قران کو حادث کہتے تھے۔ امام بخاری کو مجلس سے
نکلوادیا اور عام حکم دیدیا کہ جو شخص ہمارے حلقہ درس مین آوے وہ شخص بخاری کے

پاس آمد و رفت نہ رکہے اور اوسسے روایت نہ لے اور جو آوے جاوے اور روایت
اوسکی لے وہ ہمارے حلقہ مین نہ آنے پاوے چنانچہ اس واقعہ کو حافظ ابن حجر نے فتح الباری
مین تفصیل کے ساتہ لکہا ہے پس اگر ان جرحون پر اعتبار نکیا جاوے اور انکے جواب دیے
جاوین جیسے ذہبی نے عقیلی کا جواب بڑے غصہ سے دیا ہے افمالک عقل یا عقیلی اتدری فیمن تکلم
یعنی کہان ہے تیری عقل اے عقیلی کیا سمجہتا ہے جس شخص مین تو کلام کرتا ہے پس اگر حماد بن
ابی سلیمان اوستاد امام ابو حنیفہ کی اتہام مرجیت پر یا خود امام ابو حنیفہؒ پر جو کسینے مثل
دار قطنی وغیرہ کے بہ الزام مرجیت یا ضعف کا لگایا ہے اگر یہ کہین کہ یہ غلط ہے اور اوس کہنے والے کی عقل
کہان گئی جو ایسے شخصون پر الزام لگاتا ہے اور کیا جانتا ہے کہ اونہون نے کیا کہا ہے
جو کلام کرتا ہے۔ تو یہ کہنا قابل تسلیم نہو عجب حق پوشی اور زبردستی ہے غیر مقلدین
بڑی خوشی سے دو ذکر غنیۃ الطالبین پیران پیرؒ کو جسمین الحاقی قول بہ نسبت امام ابو
حنیفہؒ مرجیہ ہونے کا لکہا ہے۔ دکہایا کرتے ہین کہ امام ابو حنیفہؒ کے گروہ یعنی حنفیونکو مرجیہ
لکہا ہے۔ حالانکہ عقاید حنفیہ کی کتابین دنیا مین اس کثرت سے موجود ہین کہ جنکی شمار
نہین ملکہ سواے کتب عقاید حنفیہ اور مذہب کی کتاب اس فن کی ہندوستان مین
مستقل مشہور موجود نہین اور اوسپر یہ اشاعت کہ زبان اردو مین نظم اور نثر ہر مسئلہ کو
سوال وجواب کرکے بچونکی تعلیم کے واسطے علمانے کردیا اور صنعت چہاپہ سے جگہ جگہ
پہیلادیا پہر بہی ان پیران نابالغون نے بچون کے ساتہ بہی تعلیم نہ پائی اور اوسکی آنکہون
نے نہ دیکہا اور وہ ہی ورد ہین چہ شک کی کہانی ہر زبان رہی جاتی ہے خلاف عقل ونقل ہم
نگر گہری خطا آیا ہے اس لئے سر پیٹا جاتا ہے۔ آجتک اس مسئلہ کی تحقیق نہوئی کہ ان بزرگونکا
اس مسئلہ مین کیا مسلک ہے اسلئے بطور خلاصہ یہان دیکہا جاتا ہے

مسئلہ

عمل جزو ایمان ہے یا نہین جواب اس مسئلہ مین بحث ہے اور اوسمین دو قول ہین
اول عمل جزو ایمان ہے اسلئے ایمان کم و زیادہ ہوتا ہے اسکی قائل خوارج اور معتزلہ
اور محدثین ہین۔ دوم عمل جزو ایمان نہین اسلئے اصل ایمان مین کمی و زیادتی نہین ہوتی
اسکے قائل مرجیہ اور حنفیہ ہین۔ اسپر یہہ بحث ہے کہ جو شخص تارک عمل ہو
یعنی احکام الہی فرایض و محرمات وغیرہ بجا نہ لاوے وہ مومن ہے یا کافر خوارج
کہتے ہین تارک عمل مرتکب کبیرہ ہے اور وہ کافر ہے جسکا انجام کار خلود فی النار ہے
معتزلہ کہتے ہین تارک عمل نہ مومن ہے نہ کافر فاسق ہے اور اسکا انجام کار
بہی خلود فی النار ہے محدثین کہتے ہین تارک عمل کافر نہین ہو اور نہ مخلد فی النار
بلکہ بعد تعذیب یا عفو نجات پاویگا مرجیہ کہتے ہین ترک عمل مین کچھہ نقصان نہین ہوتا
اور ایمان دار مواخذہ سے بری ہو جسکا آل کار جنتی ہے حنفیہ کہتے ہین ترک
عمل سے کافر نہین ہوتا (یہ قول موافق محدثین کے ہوا) جو شخص ایمان کے ساتھ عمل
بجا لاوی وہ مومن جنتی ہے اور جو ایمان اور عمل دونو کا تارک ہو وہ کافر اور دوزخی
ہے اور جو شخص ایمان رکھے اور ترک عمل کرے وہ بوجہہ ترک فرایض گنہگار ہے خدا تعالے
کو اختیار ہے چاہے معاف کرے یا عذاب دے جسکا انجام کار نجات ہو یہ بہی موافق
مذہب محدثین ہوا فرق اس مین صرف عمل کو جزو ایمان کہتے ہین ہے دیگر محدثین جزو ایمان
قرار دیتے ہین اور حنفیہ جزو ایمان نہین کہتے پس محدثین عمل کو جزو ایمان قرار دینے
مین خوارج اور معتزلہ کی عقاید مین شامل ہین اور ابو حنیفہ جزو ایمان عمل کو قرار نہ دینے
مین مرجیہ کے اور حکم مین جیسے خارجیون اور معتزلہ سے دیگر محدثین علحدہ ہین ایسے ہی
مرجیہ سے حنفیہ جدا ہین اور نیز حکم مین محدثین اور حنفیہ موافق ہین۔ جس سے معلوم ہوا

کہ بظاہر تنازع لفظی ہے جس کے بحث علم عقاید مین موجود ہے۔ تمہید ابو شکور سالمی
مین لکھا ہے ثم المرجئیۃ علی نوعین مرجئیۃ مرحومۃ وھم اصحاب النبی صلعم
ومرجئیۃ ملعونۃ وھم الذین یقولون بان المعصیۃ لا تضر والعاصی لا یعاقب
وروی عن عثمان بن ابی لیلی انہ کتب الی ابی حنیفۃ رح وانتم مرجئیۃ فاجابہ
بان المرجیۃ علی ضربین مرجیۃ ملعونۃ وانا بریٔ منہم ومرجیۃ مرحومۃ وانا منہم
وکتب فیہ بان الانبیاء کانوا کذلک الا تری الی قول عیسیٰ ع ان تعذبہم
فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ۱۲ یعنی مرجیہ دو قسم پر ہین مرجیہ
مرحومہ وہ اصحاب رسول اللہ صلعم ہین۔ اور مرجیہ ملعونہ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ گناہ
ضرر نہین کرتا اور گنہگار عذاب نہ دیا جاوے گا۔ اور عثمان بن ابی لیلی سے روایت کی
گئی ہی کہ اونہون نے امام ابو حنیفہ رح کو لکھا تہا کہ تم لوگ مرجیہ ہو امام ابو حنیفہ نے جواب دیا
مرجیہ دو قسم ہین ایک قسم مرجیہ ملعونہ ہین اور ہم اون سے بری ہین اور دوسری
قسم مرجیہ مرحومہ ہے اور ہم اون مین ہین اور اوسمین یہہ بہی لکھا کہ جسقدر انبیا
گذرے ہین وہ بہی مرجیہ مرحومہ تہے کیا تمنے قول حضرت عیسی علیہ السلام کا نہین
دیکہا ان تعذبہم الخ یعنی اگر تو اونکو عذاب دے پس بیشک وہ تیرے بندے ہین
یعنی تجہے اختیار ہے اور اگر تو اونکی مغفرت کرے پس بیشک تو عزت والا حکمت والا ہی
جس سے یہ معلوم ہوا کہ گنہگار مشیت ایزدی مین ہی چاہے عذاب دیکر اور چاہے مغفرت کری
الشار عذبہ وان شاء غفر لہ اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ رح اور جملہ حنفیون کا ہے اور اسی کی
قایل دیگر محدثین ہین پس جیسے مرجیت امام ابو حنیفہ کی ہوئی ویسے ہی دیگر محدثین کی ہی
چنانچہ ذہبی نے میزان الاعتدال مین جسمین سے مولوی حمید اللہ صاحب نے قول

مرجیت حماد بن ابی سلیمان کا نقل کیا ہی لکہا ہے ولا عبرۃ بقول السلیمانی کان من المرجیۃ مسعر و حماد بن ابی سلیمان و النعمان و عمر بن مرۃ و عبد العزیز بن ابی رواد و ابو معاویۃ و عمر بن ذر و سرد جماعۃ - قلت الارجاء مذہب لعدۃ من اجلۃ العلماء لا ینبغی التحامل علی قائلہ یعنی سلیمانی کے کہنے کا کچھ اعتبار نہیں جو اوسنے کہا کہ یہ لوگ مرجیہ تہے یعنی مسعر بن کدام - حماد بن ابی سلیمان امام ابو حنیفہؒ عمر بن مرۃ - عبد العزیز بن ابی رواد - ابو معاویہ عمر بن ذر - اور بہت لوگونکا ذکر کیا - مین کہتا ہون ارجا کتنے ہی بڑے بڑے علماؤنکا مذہب ہے اوسکی قائل پر تحامل یعنی گرفت کرنا لائق نہیں ہے - اور ملل و نحل مین لکہا ہے رجال المرجیۃ کما نقل الحسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رض و سعید بن جبیر و طلق بن حبیب و عمر بن مرۃ و ابو معاویۃ و عمر بن ذر و محارب بن دثار و مقاتل بن سلیمان و حماد بن ابی سلیمان و ابو حنیفہ رح و ابو یوسف و محمد بن الحسن و قدید بن جعفر و ہولاء کلہم ائمۃ الحدیث لم یکفروا اصحاب الکبائر بالکبیرۃ ولم یحکموا بتخلیدہم فی النار خلافا للخوارج والقدریۃ ۱۲ یعنی مرجیہ لوگ جیسا نقل کیا گیا ہی حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب اور سعید بن جبیر اور طلق بن حبیب اور عمر بن مرۃ اور محارب بن دثار اور مقاتل بن سلیمان اور حماد بن ابی سلیمان اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد بن الحسن اور قدید بن جعفر ہین اور یہ سب لوگ ائمہ حدیث ہین مرتکب کبیرہ کو کافر نہین کہتے اور مخلد فی النار کا حکم نہین لگاتے یہ لوگ مخالف خوارج و قدریہ کے ہین - پس ایسی مرجیت کو جسکی حقیقت سے علماء ہر قرن نے آگاہ کردیا اور خود اس لفظ کی ناقلین نے اوسکی تردید کردی پہر معرض جرح مین لانا محقق بننا مسلمان کا کام نہین ہی علماء شیعہ نے منجملہ اعتراضات مذہبی امام ابو حنیفہؒ پر بڑے زور سے اتہام مرجیت کا لگایا تہا

جسکو علماء اہل سنت نے رد کیا اب حضرات غیر مقلدین نے اس تبرا اور طعن مین اونکی
تقلید کی بہلا شیعہ لکہین تو جائے تعجب نہین کیونکہ اہل سنت والجماعت کی مخالف ہین
اور اکابر صحابہ کی شان مین گستاخ ہین تعجب تو یہ ہی کہ پوری سنت جماعت محقق اہل
حدیث بنکر اپنے موہنہ سے میان مٹہو اون اعتراضون کو لین اور ثابت کرین اگر
مولوی احمد علی صاحب نے یہ کہا کہ مذہب حنفی پر جو اعتراض ہین وہ شیعون کی کتابون
سے لئے گئے ہین کیا سچ نہین ہی بیشک یہ سچ ہے جسپر مولویصاحب کو برا معلوم ہوا
اور اوسکو یون بتایا کہ اہل حدیث کو اسلام سے خارج بتلایا کرتے ہین اور سہپر نکہرنے اور
شیخے کا نتیجہ مولوی احمد علی صاحب کو دکہایا سبحان اللہ جن کتابون کا اعتراض لائی بحمد اللہ
اوسی سے جواب دیا گیا اب بہی نشرماین اختیار ہے وما علینا الا البلاغ ٥

دیکہہ کہنا مان میرا تو نہ چہو اوس زلف کو ٭ حشر ہوگا جان پر تیری قیامت آئیگی ٭

قولہ اور ایک اوستاد انکی سلیمان بن مہران الکاہلی کوفی اعمش ہین جیسا کہ مولوی عبد الحی
صاحب کے رسالہ الرفع والتکمیل مطبوعہ فاروقی کے صفحہ سے ثابت ہی ان کی نسبت
میزان الاعتدال جلد اول صفحہ ٣٥٣ مین ہے انما افسد حدیث اہل الکوفۃ ابو اسحاق والاعمش
یعنی کوفہ والون کی حدیث کو ابو اسحق اور اعمش نے خراب کردیا۔ وقال احمد فی حدیث الاعمش
اضطراب کثیر اور امام احمد نے کہا کہ اعمش کی حدیث مین اضطراب یعنی کچاپن بہت ہے
قال ابن المدینی الاعمش کان کثیر الوہم ١٢ یعنی علی بن مدینی نے کہا کہ اعمش کو روایت مین
وہم بہت ہوتا تہا یعنی حافظ پکا نتہا ۔ اقول افسوس مولوی صاحب نے امام اعمش
حافظ الحدیث ثقہ شیخ الاسلام کے حال پر بہی رحم نفرمایا یہی خیال کرتے کہ صحیح بخاری
اور دیگر کتاب صحاح ستہ مین ہزارون حدیثین اعمش کی روایت سے لکہی ہوئی ہین

یہہ خادم حدیث رسول اللہ صلعم ہین طبقہ تابعین مین ہین اینر تو جرح نکرین اور بہت سے اوستاد دوسرے امام ابوحنیفہ کی ہین اون سے دو چار نام لکہکر تبرا کردیتے اور مولوی احمد علیصاحب کو اونکے نکہرنے کا نتیجہ دیکہائے یہان تو صحیح بخاری صحیح مسلم و دیگر کتب حدیث کا فیصلہ کردیا۔ کیونکہ جب اعمش اور ابواسحاق فزاری مفسد الحدیث قرار پائے اور علم رسول اللہ صلعم کو جو کوفہ مین تہا انہون نے خراب کیا جسکی دلیل آپ نے میزان الاعتدال صفحہ ۳ سے نقل فرمائی ہے انما افسد حدیث اھل الکوفۃ ابواسحاق والاعمش اور اہل کوفہ کی حدیث کا خراب کرنا ان دونوپر حصر کیا تو امام ابوحنیفہ پر کیا الزام رہا جو مولوی صاحب نے صفحہ ۲۷ و صفحہ ۲۸ مین قول احمد۔ مالک۔ شافعی۔ طاؤس۔ زہری کا نقل فرمایا کہ حدیث اہل کوفہ مین نور نہین۔ مغز جاتا رہا۔ صحت و سلامتی کم ہے اسناد مشرقی ہے۔ جب مفسدان حدیث اہل کوفہ کا حال معلوم ہوگیا اور راوپر حصر کردیا یعنی ابواسحاق فزاری۔ اور اعمش ہین تو مولویصاحب کا اس سے اشارہ امام ابوحنیفہ اور اونکے شاگردون پر کرنا جہوٹ ہے خود اونکی تحقیق سے اور پکی دلیل ہونے کی وجہہ سے جہونٹ ثابت ہوا۔ اور امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ پر یہ بڑا الزام عاید ہوا کہ ایسی مفسدونکی حدیثین اپنے صحیحون مین لکہین اور راونکی روایتون کو خراب نجانا۔ ہزارون آدمی اسی پر حیران تہے کہ مذہب حنفی کی تعریفین تو کیسی کیسی سنتے تہے اور مولوی حمید اللہ صاحب کی تحقیق سے کیا نکلا اب صحیح بخاری اور صحیح مسلم و دیگر کتب حدیث کے مصنفون اور راویونکا کچا حال مولویصاحب نے ایسا کہولا کہ جس کو دیکہکر لاکہون آدمی حیران ہونگے کہ جن کتابون کو اصح الکتب کہتے تہے اور جن محدثین کو اوستاد المحدثین بتاتے تہے اونکے راوی اعمش اور ابواسحاق مفسد فی الحدیث ابراہیم نخعی جنہون نے مسروق سے نہین سنا

جہوٹی روایتین اونسے کردین اور علی بن مدینی ایسے ہتے جنکا حال پہلے معلوم ہوا اور
علی ہذا القیاس اور بہت لوگ ایسے ہین جنپر اس سے بہی زیادہ جرحین ہین تو باقی کیا رہگیا
مولوی صاحب بڑے محقق بڑہیا محدث جس گدی پر بنتے تہے ایسا کچا حال کہولا کہ اپنا
ڈہیر ہی بگاڑدیا معلوم ہوا کہ مولوی احمد علی صاحب جو فرقہ غیر مقلدین کو برا کہتے ہین
رافضی بتلایا کرتے ہین اسکی یہ وجہہ ہی کہ یہ لوگ علما ربانیین کو برا کہتے ہین اور بقول
شخصے گڑی کونلہ اوکہاڑ کر سیاہ روئی کرتے ہین چنانچہ عیان راچہ بیان جہوٹے الزام
بزرگون پر قایم کئے اور ایسے کہرے بنے کہ یہ بہی لکہدیا کہ ہم بفضلہ تعالی امام صاحب
پر جہوٹ کا الزام ہرگز نہین لگاتے - اور یہ بہی لکہتے ہین کہ بزرگون کے برا کہنے ہین
بہی حنفیونکو تمبر بہت بڑہا ہوا ہے - اور یہ بہی لکہتے ہین کہ سچی بات لکہدی تو متعصب ہے
جاہل ہے گستاخ ہے حاسد ہے - اب ذرا انصاف کرکے خدا سے ڈر کر یہ کہدین کہ بزرگون
کے برا کہنے ہین آپ کا کونسا نمبر رہا اور بڑے بڑے علماء حدیث کو جنہے امام بخاری امام
اعمش - ابو اسحق - حماد بن ابی سلیمان ابراہیم نخعی وغیرہ کو مرجیہ اور ضعیف اور غیر ثقہ
کسنے بتایا جس سے امام بخاری کی اور اونکی کتاب کی پوری توہین نکلی مذاہب اربعہ تو
درکنار جس مذہب کو یہ تجویز کیا تہا کہ یہ مذاہب اربعہ سے علحدہ ہے اور اوسکے عامل ہم
ہین اور ہمارا مذہب اہل حدیث ہی - تو اس مذہب کے راویون اور اونکی جامعون کی
کیا وقعت کی یہان تک کہ صحیح بخاری کی راویون کی خوب حقیقت کرکری کی ایسے ہی
سچی بات لکہدینے والیکو متعصب جاہل گستاخ حاسد کہتے ہین اب آپ نے اپنی جان
پر کہیل کر سچی بات لکہی اور اپنی دانست مین حق کو محقق ادیب عالم ہوئے - تو کیا آپ
واقعی ہوگئے نعوذ باللہ اللہم احفظنا - ایسی ہی پکی دلیل کا دہیان رکہنا واجب بتایا

گیا تھا ۔ از حیرت ما بنود واقف ؛ آئینہ بہ پیش یار بردم ؛ اب دیکھئے
وہی ذہبی جسکی میزان الاعتدال ہے اپنی دوسری کتاب تذکرۃ الحفاظ مین لکھتا ہے
الاعمش الحافظ الثقہ شیخ الاسلام ابو محمد سلیمان بن مہران الاسدی الکاہلی
مولاھم الکوفی اصلہ من بلاد الری رای انس بن مالکؓ وحفظ عنہ وروی
عن ابن ابی اوفی وابی وائل وزر وابی عمرو الشیبانی والمعرور بن سوید وابراھیم النخعی
وخلق کثیر وعنہ شعبۃ والسفیانان وزائدۃ ووکیع وعبید اللہ بن موسی ویعلی بن عبید وابو نعیم وخلایق
یعنی اعمش ۔ حافظ ثقہ ۔ شیخ الاسلام ابو محمد سلیمان بن مہران قبیلہ بنی اسد مولی انکے اہل
کوفی کے رہنے والے ہین اصل اونکی شہر ری سے ہے ۔ انس بن مالک صحابی کو دیکھا اور حدیثین
اون سے یاد کین اور عبد اللہ بن ابی اوفیؓ اور ابی وائلؒ سے روایت کی اور زر اور ابی عمر
شیبانیؒ اور معرور بن سوید اور ابراہیم نخعیؒ اور بہت تابعیوں سے حدیثین روایت کین اور
اعمش سے شعبہ اور سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری اور زائدہ اور وکیع اور عبید اللہ بن
موسی اور یعلی بن عبید اور ابو نعیم اور بہت مخلوق حدیث کی روایت کرتے ہین ۱۲ قال ابن
عیینۃ کان الاعمش اقرأھم لکتاب اللہ واحفظھم للحدیث واعلمھم بالفرائض"
کہا ابن عیینہ نے اعمش قرآن شریف کے قاری بڑے تلاوت کرنے والے اور سب لوگون مین
بڑے حافظ حدیث اور بڑے عالم فقہ تھے ۔ قال الفلاس کان الاعمش یسمی مصحفا من صدقہ
فلاس نے کہا اعمش کی صداقت کی وجہ سے نام مصحف ہوگیا تھا قال یحیی القطان الاعمش
علامۃ الاسلام یحیی قطان نے کہا اعمش اسلام کا نشان ہی ۱۲ قال الحربی ما خلف الاعمش
اعبد منہ للہ ۱۲ حربی نے کہا پیچھے اپنے اعمش نے اپنے سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والا
نہین چھوڑا ۱۲ قال وکیع بقی الاعمش قریبا من سبعین سنۃ لم تفتہ التکبیر"

وکیع نے کہا زندہ رہے اعمش قریب ستر برس کی تکبیر اولے فرض نماز کی اون سے فوت نہین ہوئی ۱۲ قال ابن المدینی دار علم الثقات علی الزہری وعمرو بن دینار بالحجاز وقتادہ ویحیی بن کثیر بالبصرۃ وابی اسحق والاعمش بالکوفۃ یعنے ابن مدینی نے کہا۔ ثقات کے علم کا گہر۔ علی زہری اور عمرو بن دینار حجاز مین اور قتادہ اور یحیی بن کثیر بصرہ مین اور ابی اسحق اور اعمش کوفی مین ابن مدینی نے اعمش اور ابو اسحاق کو علم ثقہ کا گہر بتایا یعنی جنے ثقہ لوگو نکا علم حاصل کیا انہین کی گہر سے پایا ہے۔ قال احمد بن عبدۃ سمعت اباداؤد الطیالسی یقول وجدنا الحدیث عند اربعۃ الزہری وقتادہ وابو اسحق والاعمش فکان قتادۃ اعلمہم بالاختلاف والزہری اعلمہم بالاسناد وابو اسحق اعلمہم بحدیث علی وابن مسعود وکان عند الاعمش من کل ہذا یعنے احمد بن عبدہ نے کہا مین نے سنا اباداؤد طیالسی سے وہ کہتے تھے کہ ہمنے علم حدیث کو چار شخصون کے پاس پایا۔ زہری قتادہ ابو اسحق اعمش پس ان مین قتادہ اختلافات کے بڑے عالم تھے اور زہری اسناد کی اور ابو اسحق بڑے عالم احادیث حضرت علی وعبد اللہ بن مسعود کی تہی اور اعمش ان سب چیزون کے عالم تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعمش زہری اور قتادہ اور ابو اسحق تینون پر علم حدیث مین تفوق رکھتے تھے قال الذہبی سیرۃ الاعمش یطول شرحہا وہی مذکورۃ فی تاریخی الکبیر وفی طبقات القراء وتقع عوالیہ فی صحیح البخاری وفی جزء ابن عرفۃ وابن الفرات والغیلانیات وکان راسا فی العلم النافع والعمل الصالح ۱۲ یعنے ذہبی نے کہا اخلاق واوصاف وعادات وحالات اعمش کی شرح بہت دراز ہے اونکا ذکر میری تاریخ کبیر اور طبقات القرا مین مذکور ہے اور اونکے اسانید عالیہ صحیح بخاری مین واقع مین اور جزو ابن عرفہ اور ابن الفرات اور غیلانیات مین ہین اور اعمش علم نافع اور عمل صالح کے سردار تھے ۱۲

اب غور کی نظر مین مولوی حمید الله صاحب ملاحظہ کرین کہ اونکی تحقیق کیسی رہی جسکو حافظ الحدیث - ثقہ - شیخ الاسلام - متصف صدق - علامۃ الاسلام - دار علم الثقات - راسا فی العلم - بڑے بڑے مشاہیر محدثین نے بتایا ہو اوسکو مفسد الحدیث مضطرب الحدیث سئی الحافظہ ثابت کرین اور بڑی خوشی سے وہ قول جسکو معتبرین محدثین نے یعنی امام بخاری امام مسلم ابی داؤد ترمذی ابن ماجہ نسائی نے تسلیم نہین کیا اور وہ جرح جسکو جامع اسماء الرجال نے نقل کر کے جواب دیا ہے نظر تحقیق مین صحیح نظر آئے اور اسلئے شروع مطلب تحقیق مین یہ قاعدہ بتایا تہا کہ دلیل کی طرف دہیان رکہنا واجب ہے تو کیا اسی طور کی دلیل پر دہیان رکہنا واجب بتایا گیا ہے بڑے شرم کی بات ہے جب عیب گیری پر نظر تہی تو بقول شخصے عیب کرنے کو بہی ہنر چاہیئے اس بات کا تو لحاظ رکہا ہوتا کہ ہمنے پہلے اس قسم کی مضمون لکہے ہین کہ فلان فلان سے اکابر شیوخ محدثین نے روایت اپنی کتابون مین نہین لکہی اسوجہہ سے اون فلان فلان پر اعتراض ہے - یہان اوسکے برخلاف بقول شخصے دروغ گو را حافظہ نباشد کیا ہے - یعنی جن شخصون سے اکابر شیوخ محدثین نے روایت لی بلکہ کثرت سے لی وہ ہی مفسد الحدیث اور سئی الحفظ کی عیب مین مبتلا تہے - جس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ کو اس سے غرض نہین بلکہ جس پہلو سے بنے علما محدثین و فقہای کرام کے اہانت کرین - سو ایسا کیا جسکی شاہد آپ کی تحریرین موجود ہین قول قول ناظرین ملاحظہ کر سکتے ہین - اس پر اگر کوئی شخص شیعہ یا رافضی بتلائے تو اوسکی شکایت بیجا ہے ؎

بس ناصحا یہہ تیر ملامت کہان تلک ٭ باتون سے تیرے آہ کلیجا تو چہن گیا

قولہ امام صاحب کی اوستاد الاستاد یعنی حماد اور اعمش کے اوستاد ابراہیم نخعی ہین

اونکی نسبت شعبی جو کہ امام ابوحنیفہؒ کی بڑے اعلیٰ درجہ کی اوستادون مین سی ہین
اونہون نے یعنی شعبی نے کہاہے ذلک الذی یروی عن مسروق ولم یسمع منہ شیئا
یعنی یہ ابراہیم نخعی ایسے شخص ہین کہ مسروق سے روایت کرتے ہین حالانکہ مسروق سے
کچھہ نہین سنا اعمش کہتے ہین مارایت احدا اروی بحدیث لم یسمعہ من ابراہیم یعنے مین نے ابراہیم
کو ہی ایسا دیکھاہے کہ ایسے شخص کی حدیث کو روایت کردی جس سے نہین سُنی امام
ذہبی کہتے ہین کان لایحکم العربیۃ یعنی اونکو عربی کا علم اچھا نہتھا - **اقول** جواب اعتراض
جرح ابراہیم نخعی کا پہلے جوابون مین گذرا فقاہت اور ثقاہت علم حدیث انکی مسلمہ ہی علقمہ اور
اسود سے اُنکی روایتین مرفوع بخاری اور مسلم مین موجود ہین اور محدثین نے جو روایت
ابراہیم کی ہے اُسپر فخر - روایت تابعی عن تابعی کا کیاہے جیسا امام نواوی نے باب
تحریم الکبر مین اسناد منجاب ہین جو اسطرح روایت ہے - قال منجاب انا ابن مسہر
عن الاعمش عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلعم الخ لکھاہے
وفی ہذا الاسناد الثانی لطیفتان من لطائف الاسناد احدہما ان فیہ
ثلثۃ تابعین یروی بعضہم عن بعض وہم الاعمش وابراہیم وعلقمۃ
والثانیۃ انہ اسناد کوفی کلہ یعنی اس اسناد مین دو خوبیان پاکیزگی اسناد سے ہین
اول یہہ کہ اسمین تین تابعین ایک دوسرے سے راوی ہی اور وہ اعمش اور ابراہیم اور
علقمہ ہین اور دوسرے اس حدیث کی سند کی راوی وہ سب کوفی ہین - جنکی سند پہ
محدثین فخر کرین خوبی اور لطافت تجویز کرین سو یہہ بولنے محدث اعتراض کرین عجب
بات ہی احادیث منقطعہ و مرسلہ کی راویون پرکسینے اعتراض نہین کیا امام مالک وغیرہ محدثین
کی صدہا حدیثین منقطعہ و مرسلہ و معلقہ کتابون مین موجود ہین شعبی اور اعمش نے اون

احادیث کا جو ابراہیم مسروق سے روایت کری حالت تبائی ہی کہ مسروق سے سماعت
ابراہیم کی نہین ہے اگر یہہ صحیح ہوتی تو اعمش نے صدہا روایتین ابراہیم سے لین اور صحیحین
مین موجود ہین کیون لیتے خود اعمش اور شعبی کی قول تعریف ابراہیم مین موجود ہین جنکو
ذہبی نے تذکرہ مین اور دیگر مورخین نے نقل کیے ہین قال الاعمش کان ابراہیم صیرفیا
فی الحدیث ۱۲ یعنے اعمش نے کہا ابراہیم علم حدیث مین صراف حدیث یعنی پرکہنے والا حدیث
کا تہا قال سعید بن جبیر تستفتونی وفیکم ابراہیم النخعی ۱۲ یعنی سعید بن جبیر نے کہا تمہارے
پاس ابراہیم نخعی موجود ہین اور مجہسے تم فتوی پوچہتے ہو یعنی اون سے پوچہو۔ قال الشعبی
لما بلغہ موت ابراہیم مات افقہ اہل الکوفۃ ما خلف بعدہ مثلہ فقیل لہ اتقول اہلہا
وانت فیہم فقال مات افقہ اہل مکۃ فقیل لہ اتقول ہذا وفیہا عطاء ومجاہد
فقال مات افقہ اہل المدینۃ فقیل لہ اتقول ہذا وفیہم سالم بن عبد اللہ
وعروۃ بن الزبیر فقال مات افقہ اہل الدنیا رحمہ اللہ ۔
یعنے شعبی کو جب خبر وفات ابراہیم نخعی کی پہونچی افسوس سے کہا اپنے پیچہے اپنی مثل کسیکو
نہین چہوڑا تہذیب التہذیب مین ہے ۔ ابو عمران النخعی مفتی اہل الکوفۃ کان رجلا صالحا
فقیہا یعنی ابراہیم نخعی مفتی اہل کوفہ کی نیک شخص فقیہ تہے ۔ قال الاعمش کان خیرا فی الحدیث
اعمش نے کہا علم حدیث مین بہتر شخص ابراہیم تہے ۔ قال ابو سعید العلائی ہو مکثر من الارسال
وجماعۃ من الائمۃ صححوا مراسیلہ ابو سعید علائی نے کہا ابراہیم کی مرسلہ حدیثین زیادہ ہین اور ائمہ
محدثین نے انکی مراسیل کو صحیح رکہا ۱۲ اگرچہ انکی مناقب کثرت سے منقول ہین مگر اسے
قدر کافی ہی کہ بخاری و مسلم کو انکی حدیث پر فخر ہے ۱۲ پس بیہودہ تعریض وکنایات مولوی
حمید اللہ صاحب کے باطل ہین ؎ ای دردیتا کس سے کہون راز محبت + عالم مین سخن چینی ہی یا طعنہ زنی ہی

قولہ اب شاگردونکو لیجیے بہت اعلے درجہ کے شاگرد امام ابو یوسف ہین جنکو تاریخ ابن خلکان جلد دوم صفحہ ۳۰۳ مین لکھا ہی لولا ابو یوسف ماذکر ابو حنیفۃ ۱۲ یعنی امام ابو یوسف نہوتے تو امام ابو حنیفہ کی شہرت نہوتی میزان الاعتدال جلد دوم صفحہ ۶۱۲ مین ہی قال الفلاس صدوق کثیر الغلط وقال البخاری ترکوہ ۱۲ یعنی فلاس نے کہا کہ یہہ سچے ہین مگر بھولنے والے بہت ہین اور بخاری نے کہا کہ محدثین نے انکو ترک کردیا ہے اور خطیب بغدادی جلد دوم صفحہ ۱۸ مین ہے قال ابن المبارک انی لااستثقل مجلسا فیہ ذکر ابی یوسف وانہ لما قیل لہ مات ابو یوسف قال مسکین یعقوب ما اغنی عنہ ما کان فیہ ۱۲

یعنی ابن مبارک نے کہا کہ جس مجلس مین ابو یوسف کا تذکرہ ہو مین اُس مجلس مین بیٹھنا نہین چاہتا اور جب ابن مبارک کو یہہ خبر ملی کہ ابو یوسف صاحب کا انتقال ہوگیا تو کہنے لگے مسکین ابو یوسف نے جو کچھہ حاصل کیا تہا وہ اُنکے کچھہ کام نہ آیا- اور لسان المیزان مین ہے کہ ابن مبارک نے کہا ہی کہ ابو یوسف ضعیف الروایت ہین اور یہہ ابن مبارک امام صاحب کے شاگرد ہین اور حنفیون کے نزدیک بہت معتمد ہین- **اقول**- مولوی حمید اللہ صاحب اوستادان امام ابو حنیفہ رح کی لعن وطعن سے فراغت پاکر اب شاگردان امام ابو حنیفہ رح صاحب پر تیر چلانیکو تیار ہوتے ہین- مگر بقول شخصے

پہونچے کب گوشہ نشینونکو ضرر دشمن سی + آتش سنگ کو کچھہ خوف نہین پانیکا

بحوالہ میزان الاعتدال قول فلاس کا نقل فرمایا- کہ فلاس نے کہا ابو یوسف رح سچے ہین- مگر بہولنے والے بہت ہین اور بخاری نے کہا کہ محدثین نے انکو ترک کردیا- اس کتاب مین مولویصاحب کو یہہ دو قول نظر آئے اور باقی چھوڑدیے- وہ یہ ہین- قال عمر الناقد کان صاحب سنۃ ۱۲ یعنی عمر ناقد نے کہا امام ابو یوسف صاحب الحدیث تھے ۱۲

قال ابوحاتم یکتب حدیثہ ۱۲ ابوحاتم نے کہا اونکی حدیثین لکھی جاتی ہین یعنی محدثین اونکی حدیثین لکھتے ہین جس سے معتبر ہونا اونکی حدیث کا ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محدثین نے انکو ترک نہین کیا ۱۲ قال المزنی ہو اتبع القوم للحدیث ۱۲ مزنی نے کہا ابویوسف رح زیادہ تابع قوم سے تہے حدیث کے واسطے یعنی علم حدیث کا زیادہ حاصل کیا تہا۔

قال الطحاوی سمعت ابراہیم بن داود البراسی سمعت یحیی بن معین یقول لیس فی اصحاب الرای اکثر حدیثا ولا اثبت من ابی یوسف ۱۲ امام طحاوی نے کہا مین نے سنا ابراہیم بن داود براسی سے اونہون نے سنا یحیی بن معین سے وہ کہتے تہے فقہا کے جماعت مین زیادہ جاننے والا احدیث کا اور ثبت یعنی حافظ و ثقہ زیادہ امام ابویوسف رح سے اور کوئی نتہا قال ابن عدی لیس فی اصحاب الرای اکثر حدیثا منہ یعنی ابن عدی نے کہا اصحاب فقہ مین بہت حدیث والا زیادہ امام ابویوسف رح سے اور شخص نتہا پس بمقابلہ قول فلاس کی۔ عمر ناقد۔ ابوحاتم۔ مزنی۔ یحیی بن معین ابن عدی کی قول تعدیل کی موجود ہین گو صدوق کا لفظ فلاس نے بھی کہا ہے مگر کثیر الغلط کہنا اوسکا معتبر نہین کیونکہ یحیی بن معین نے اثبت بتایا ہی جس سے حافظ اور ثقاہت نکلتی ہی اور خطیب نے ترجمہ مین ابویوسف رح کے یہ لکھا ہی وہو صاحب ابی حنیفۃ وکان فقیہا عالما حافظا ۱۲ یعنی وہ شاگرد ابوحنیفہ رح کے ہین اور فقیہ عالم و فاضل تہے۔ وروی عنہ محمد بن الحسن الشیبانی و بشر بن الولید الکندی و علی بن جعد و احمد بن حنبل و یحیی بن معین اور روایت کیا اونسے امام محمد اور بشر بن ولید کندی اور علی بن جعد اور احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے۔ اور ذہبی نے اور زیادہ نام بتاکر خلق سوا اہم کہا ہی۔

روی البیہقی عن ابی یوسف انہ سئل عن الاخذ عن سفیان الثوری فقال اکتب عنہ فانہ ثقۃ ما عدا حدیث ابی اسحق عن جابر الجعفی ۔ روایت کی بیہقی نے ابویوسف سے دریافت کیا گیا کہ سفیان

لوڑی سے حدیث لینا یعنی روایت کرنا کیسا ہی کہا اُن سے حدیثین لکھو بیشک وہ ثقہ ہین مگر
حدیث ابی اسحق کے جو جابر جعفی سے روایت کرین وہ نہ لکھو کیونکہ اسمین کلام ہی ۱۲
اس سے معلوم ہوا کہ محدثین زمانہ جرح و تعدیل راویان حدیث کی جانچ پرکہ مین امام ابو
یوسفؒ سے دریافت کرتے اور اس فن کا امام جانتے - پس امام بخاری کا کہنا انکو محدثین نے
ترک کردیا ہے اگر مراد اس سے جملہ محدثین ہین تو یہہ خلاف واقع ہی اور اگر مراد اس سے
جملہ محدثین نہین ہی تو جن نے اُسنے روایت ترک کی ہی اُسکی وجہہ بھی میزان الاعتدال
مین موجود ہے قال ابن راھویہ ثنا یحیی بن آدم قال شہد ابو یوسف عند
شریک فردہ وقال لا اقبل من یزعم ان الصلوٰۃ لیست من الایمان ۱۲ یعنی ابن راہویہ نے کہا ہمکو
حدیث کی یحیٰی بن آدم نے - کہا شہادت یعنی گواہی امام ابو یوسفؒ نے شریک کی مجلس
مین دی اُسنے اُنکی گواہی قبول نکی اور یہ کہا کہ جو عمل کو یعنی نماز کو جزو ایمان نہ بتادی
مین اُسکی گواہی قبول نہین کرتا یہ ایسی بات ہے جیسے ابو زرعہ اور ابو حاتم نے علی بن
مدینی اور امام بخاری کو کہا یعنی علی بن مدینی احمد بن داؤد جہمیہ کے پاس بیٹھتا ہی اسواسطے
اُسکی روایت ترک کردی ہی اور امام بخاری تلفظ یعنی قرات قرآن کو حادث کہتے ہین پس
معتزلہ ہوگئے لہذا اُنسے روایت بھی متروک ہوئی پس قول بخاریکا بحق امام ابو یوسفؒ
اسی قبیل سے ہے حافظ ابن عبد البر نے کتاب الانتہا فی فضائل الثلاثہ - الفقہا مین اسطرح
لکھا ہی - ان ابا یوسف کان حافظا وانہ کان یحضر المحدث و یحفظ خمسین ستین حدیثا
ثم یقوم فیملیھا علی الناس وکان کثیر الحدیث ۱۲ یعنی ابو یوسفؒ حافظ الحدیث تھے اور
محدث کے حضور مین حاضر ہوتے پچاس ساٹھہ حدیثین یاد کرلیتے پھر کھڑے ہوتے یعنی
مجلس سے چلے جاتے اور دیگر طالبین حدیث کو وہ سب حدیثین یاد اور حافظہ سے لکھوادیتے

اور کثیر الحدیث تھے ۱۲ اس سے اچھی طرح پر امام ابو یوسف کی حافظہ کی بابت بالتصریح
ثبوت ہو گیا کثیر الغلط کہنے والے کا قول غلط رہا - وقال محمد بن جریر الطبری وتحامی
حدیثہ قوم من اہل الحدیث من اجل غلبۃ الرای علیہ وتفریعہ
الفروع والاحکام مع صحبتہ السلطان وتقلد القضاء ۱۲ محمد بن جریر طبری نے کہا
کہ ایک قوم اہل حدیث اونکی حدیث سے اس لیے پرہیز کرتے تھے کہ امام ابو یوسف
کو غلبہ رای یعنی فقہاہت کا تھا اور فروع اور احکام کی تفریع کرتے تھے اور سلطان کی
صحبت میں رہتے اور قاضی تھے ۱۲ اور مطابق اس قول ابن جریر کے میری والد ماجد عم
فیضہ کا رؤیا ہے جو بیفائدہ نہیں ہے اس جگہ نقل کرتا ہوں قال رایت فی المنام
انی دخلت فی حلقۃ اہل العلم فاذا فیہ شیخ جلیل القدر عظیم الشان
وکان حولہ من المستفیدین یسئلونہ وہو یجیب احسن الجواب فقلت السلام
علیکم ورحمۃ اللہ فقال وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - فقلت انی اختلج
فی قلبی شیئا ان اجزت لی اتکلم بہ فقال قل - فقلت قال النسائی فی کتاب
الضعفاء النعمان بن ثابت ابو حنیفۃ الکوفی کان کثیر الخطاء والغلط مع قلۃ
روایتہ اھو کما قال النسائی ام لا فاجاب بان قولہ کان کثیر الخطاء - یعنی
کان یجتہد ویستنبط فروع المسائل - وہذا عندہ خطاء - لان المجتہد یخطی
ویصیب وقولہ کثیر الغلط لانہ یحکم بخلاف مایفہم من معنی ظاہر لفظ الحدیث
کقولہ صلعم لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ - قال ابو حنیفہ المراد بہذا النفی
نفی الکمال ای لا ثواب ویفہم من ظاہر لفظہ نفی الجنس وہذا عند النسائی
کثیر الغلط وانکان فی نفس الامر حق وقولہ مع قلۃ روایتہ - یعنی لم یشتغل

ابوحنیفة بروایة الحدیث خاصة مثل المحدثین فی زمانه بل روی
استنباط مسائله مع دلائله من الاحادیث التی روی عن الشیوخ وبهذا
لم یرو بعض اهل الحدیث عنه ظنا بانه ادخل الرأی والقیاس لا بانه کان لا یعلم الحدیث
فانتبهت وشکرت لذلك واندفع الاختلاج من قلبی والحمد لله علی اوله واٰخره
یعنی مین نے خواب مین دیکھا کہ حلقہ اہل علم مین داخل ہوا ہون اور اوس حلقہ مین ایک شخص بزرگ
جلیل القدر عظیم الشان بیٹھے ہین اور گرد اونکے شاگردونکا حلقہ ہے یکے بعد دیگرے مسائل
دریافت کرتے ہین اور فائدہ حاصل کرتے ہین اور جیسا وہ سوال کرتے ہین وہ بزرگ اونکو
جواب دیتے ہین مین نے سلام مسنون عرض کیا اونہون نے جواب دیا بعد اسکے مین نے
عرض کیا میرے جی مین بہی کچھ خلجان ہے اگر آپ مجھے اجازت دین تو مین عرض کرون
فرمایا کہو مین نے عرض کیا کہ امام نسائی نے کتاب الضعفا مین یہ لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ کوفی
بہت بہولنے اور خطا کرنے والے شخص تہے باوجودیکہ روایت حدیث کی اون سے کم ہوئی
جسمین یہ خیال ہے کہ باوجود کم ہونے روایت کی خطا اور غلطی ہوئی تو ایسے بڑے مشہور امام کا
ایسا حال ہونا سمجھہ مین نہین آتا۔ آیا جیسا امام نسائی نے کہا ہے امام ابوحنیفہؒ ایسے ہی تہے
یا کچھہ اور بات ہے۔ اون بزرگ نے جواب دیا کہ نسائی نے جو کثیر الخطا کہا ہے اوسکی یہ
مراد ہے کہ امام ابوحنیفہ اجتہاد کرنے اور استنباط فروعی مسائل کا کرتے تہے اور یہ نسائی کے
نزدیک خطا ہے یعنی مجتہد کے حق مین قد یخطی و یصیب آیا ہے جس سے اجتہاد مسائل مین
خطا صواب کا احتمال ہے اسلئے سبکو ہی خطا بتا دیا۔ اور قول نسائی کا کثیر الغلط اسکا یہ مطلب ہے
کہ امام ابوحنیفہ نے جو ظاہر لفظ حدیث سے معنی مفہوم ہوتے تہے اوسکے خلاف حکم دیا جیسے
حدیث لا وضو لمن لم یذکر اسم اللہ یعنی وضو جو شخص بسم اللہ پڑہکر نکرے اوسکا نہین ہوتا

امام ابوحنیفہؒ نے کہا اوسکا وضو ہوجاتا ہے مگر تو اب وضو کا جو اوسکا کمال ہے وہ نہین ملیگا
تو ابوحنیفہؒ نے مراد نفی سے نفی کمال کی رکھی یہ نسائی کی نزدیک امام ابوحنیفہؒ کی غلطی ہے گو
نفس الامر مین بات امام ابوحنیفہؒ کی حق ہی اور قول نسائی کا مع قلت روایتہ اسکا یہ مطلب
ہے کہ ابوحنیفہؒ نے موافق قواعد محدثین زمانہ خاص سلسلہ روایت حدیث کا بدون قلت
کی بیان کم کیا ہے اور استنباطی فرعی مسائل کی دلیلون مین اون حدیثون کو جنکو اپنی
شیوخ سے پایا تہا زیادہ روایت کیا اسیوجہ سے بعض محدثین نے انکی جملی اور یکی
دلیلین جو حدیثین تہین انسے روایت نہین کین اور یہ خیال باندہ لیا کہ امام ابوحنیفہؒ نے
حدیثون مین قیاس اور رائی کو داخل کردیا ہی۔ اسلئے انکی روایت حدیث مین شبہ
ہوگیا۔ اس خیال سے روایت نکی اور اسکی یہ وجہ نہین تھی کہ امام ابوحنیفہ حدیث نہ جانتے
تھے۔ اسکے بعد مین بیدار ہوا اور الله تعالی کا شکر کیا کہ جو میری دلمین خلجان تہا بحمد الله وہ اچھی
طرح دفع ہوگیا ۱۲ اگرچہ اس تفسیر رؤیا کا محل اعتراض مولوی صاحب کے اُس جواب مین تھا
جہان قول نسائی کا نقل ہوا ہے مگر اوسوقت مجھے اُس کا حال معلوم نہتا جب والد ماجد یورپ
سے تشریف لائی اور مین نے اُس عبارت نسائی کو بغرض استفسار پیش کیا فرمایا کہ مجھے بہی عرصہ
سے اسمین تردد تہا ایک روز مجھے شب کو خیال تہا کہ کسی سے دریافت کرون مگر کسی عالم مشہور پر
ایسا وثوق نہتا کہ جسکو مین یہہ سمجھتا کہ میری اسس سوال سے وہ مجھسے بدظن نہوگا اس فکر
مین سو رہا اور الله تعالی نے میری امداد فرمائی اور حقیقت اس قول سے مین آگاہ ہوا
جسکا اثر اطمینان میری قلب پر ایسا مرتسم ہے کہ اگر اسکا ذکر ہوتا ہے تو وہ ہی نقشہ اور وہی
صورت اور وہی لذت پاتا ہون جو اوس وقت میسر آئی۔ اگرچہ اکابر دین کے حالات
مین جلال الدین سیوطیؒ و ابن الصلاحؒ وغیرہم نے تحریر فرمایا ہے کہ جب کسی مسئلہ مین بزرگان

دین کو تردد ہوتا عالم رویا اور مراقبہ مین خود جناب سرور کائنات صلعم سے استفادہ حاصل کرکے
رفع تردد کرتے مگر بقول شخصے چہ نسبت خاک را با عالم پاک *
کہان مین اور کہان رویائے صادقہ لیکن بہ برکت محبت رسالت پناہ و فیض ارواح
مقدسہ آبا و اجداد این عاجز و خلوص اعتقاد ارادت قلبی اگر ایک جرعہ مشرب فیض سے
مجہہ ناکارہ کو بہی عنایت ہوجاوے تو اوسکی رحمت عامہ سے بعید نہین ؎

ویدم بطمع منذ بر اشعورہ مستہترا | فی لقمۃ یخوانہ او جرعۃ من حانہ
وکذلک یشکر نعمۃ وصلت الی بابہ | وجد ودہ وفوادہ ولسانہ وجنانہ

اور کوئی صاحب اسکو بعید از قیاس نہ سمجہین کیونکہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے
فتوحات مکیہ مین ایک باب مستقل تحریر فرمایا ہے جسمین اخذ احکام اسی طریق سے خاصکر بیان کئے ہین
جس کا کچہہ خلاصہ دراسات اللبیب فی اسوۃ الحسنۃ بالحبیب سے لکہتا ہون۔ فما ظنک
بالمتجردین بالاخذ عن باطن رسول اللہ صلعم من کمل العارفین من اہل نبوۃ الولایۃ
من الاولیاء ممن عقد لہم الشیخ الاکبر الامام ابن العربی رح بابا فی الفتوحات المکیۃ وبین ما
خصوا بہ من طریق معہود فی اخذ الاحکام عن النبی صلعم فقال ان احدہم اذا احتاج فی واقعۃ
او سوال عن حدیث فیعی ما قال صلعم قال و ہذا کما سال جبرئیل ع من الایمان وشرائع الاسلام
فاجابہ صلعم وو عوہ۔ قال ونصحح من ہذا الطریق احادیث النبی صلعم فرب حدیث صحیح
عند اہل الفن لا یثبت عندنا من ہذا الطریق ورب موضوع عندہم یصح بقولہ صلعم ہذا حدیث قلتہ
لیعنے کہا ملا معین نے۔ پس اون لوگون کے حق مین جو مجرد و باطن رسول اللہ صلعم سے احکام
لیتے والے ہین تیرا کیا گمان ہے۔ وہ عارفان کامل اہل نبوت ولایت اولیاء اللہ مین جنکی
کیفیت مین شیخ اکبر امام ابن عربی نے ایک باب فتوحات مکیہ مین جداگانہ منعقد

کیا ہے اوسمین خاص اور متفرق طریقون سے جو اخذ احکام رسول اللہ صلعم سے اونکو حاصل
ہین بیان کیا ہے اور اس طرح کہا ہے کہ جب اون لوگون مین سے کسیکو کوئی واقعہ
پیش آیا اور اوسمین یا کسی حدیث کی حقیقت مین استفسار حال منظور ہوا۔ معاً جناب
رسالت مآب صلعم کو مراقبہ یا خواب مین دیکھا اسطور پر کہ حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے
اور جس مسئلہ کی حاجت اوس ولی کو پیش ہے آپ سے دریافت کرتے ہین اور جسطرح
آپ نے ارشاد فرمایا وہ ولی یاد کرتا ہے اور یہہ طریقہ ایسا ہے جیسے جبرائیلؑ نے ایمان
اور شرائع اسلام کا سوال کیا تھا اور آپنے جو جواب دیا صحابہ نے اوسے یاد کیا۔
ابن عربی نے کہا۔ ہم اسیطرح احادیث رسول اللہ صلعم کو صحیح کرتے ہین یعنی جب ہمکو اوسکی
صحت یا معنی مفہوم لفظ مین تردد ہوتا ہے صاف کرتے ہین پس بہت سی ایسی حدیثین
ہین کہ اہل حدیث کے نزدیک اونکی شرط پر صحیح ہین اور ہمارے یہان وہ صحیح ثابت نہین
اور بہت حدیثین اہل حدیث کی نزدیک موضوع و غیر صحیح ہین کیونکہ موافق اونکی شرط کے
نہین ہین اور ہمارے نزدیک آنحضرت صلعم کے فرمانے کے بموجب جو فرماتے ہین اس
حدیث کو مین نے کہا ہے۔ صحیح ہین۔ چنانچہ اونکی مثالین شیخ نے بہت سی بیان فرمائین
اور صاحب دراسہ نے بھی چند اقوال نقل فرمائی منجملہ اونکے یہ قصہ نقل کیا ہے سالت رسول اللہ
صلعم فی تلک الرؤیا من المطلقۃ الثلث فی لفظ واحد وھو یقول لہا انت طالق
ثلاثا فقال صلعم ھی ثلث کما قال لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ فکنت اقول لہ
یا رسول اللہ صلعم فان قوما من اھل العلم یجعلون ذلک طلقۃ واحدۃ فقال صلعم ھؤلاء
حکموا بما وصل الیھم واصابوا فیہ فہمت من ھذا تقریرہ حکم کل مجتہد مصیب یعنی مین نے اوسے
خواب مین رسول اللہ صاحب سے مطلقہ ثلثہ کا مسئلہ دریافت کیا جو کسینے ایک دفعہ مین

اسطرح کہا انت طالق ثلاثا پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ اوس عورت کو تین طلاقین ہو جاوینگی
جیسے اوسنے کہا اور وہ اوسکی واسطے حلال نہوگی تا آنکہ وہ عورت دوسرے شخص سے
نکاح کرے پس مین عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلعم بیشک ایک قوم اہل علم اوسکو ایک
طلاق قرار دیتے ہین پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے اون لوگون نے جیسے اونکو پہونچا حکم کیا ہے
اور اونکا حکم صحیح ہے۔ پس مین اس تقریر سے سمجہہ گیا کہ حکم ہر مجتہد کا صواب ہے۔
اب اہل بصیرت و انصاف ملاحظہ کرین کہ فقہاے کرام و مجتہدین عظام جو مرجع
خلائق ہین اور اونکے اوصاف حقہ ایسی ہین جو محتاج بیان نہین اور اونکے دلونکو اللہ
تعالے نے اپنے علم کا مخزن بنایا اور اونکے راستہ محققہ کو مقبول انام کیا پہر اگر اون
مقبولان بارگاہ الٰہی پر کوئی شخص جرح کرے یا اوس راستہ کو جو بعد جرح و تعدیل علماے
ہر قرن نے جانچ لیا اور اہل کشف نے حضور رسالت مآب صلعم مین پوچہہ پاچہہ کرے
ضعیف بتادی۔ یہ گمراہی نہین تو اور کیا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی انصاف مین لکہتے
ہین فالتمذہب للمجتہدین سر الہمہ اللہ تعالی العلماء وجمعہم علیہ من حیث یشعرون او لایشعرون حاصل کلام یہ
ہے کہ مجتہدین کی مذہب کی پابندی ایک اللہ تعالی کا راز ہے جسکو اوسنے علماؤن پر الہام
فرمایا اور اون سب کو اوسپر متفق کیا اور وہ اوسکو جانتے ہین۔ نظر برین تحریر عبارت جرح
جو مولوی حمید اللہ صاحب نے میزان الاعتدال سے کی ہے باطل ہے چنانچہ خود میزان کی
عبارتین مذکور ہین اور قول خطیب بغدادی کا جو عبداللہ بن مبارک کی روایت سے
لکہا ہے۔ مولوی سید صدیق حسن قنوجی نے۔ تاج المکلل مین لکہا ہے وقد نقل الخطیب البغدادی
فی تاریخہ الکبیر الفاظا عن عبد اللہ بن المبارک وغیرہم ینبو السمع عنہا فترکت ذکرہا ۱۲
یعنی خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ کبیر مین ابی یوسف کی حق مین عبداللہ بن مبارک

وغیرہم سے الفاظ نقل کئے ہین اونکے سننے سے نفرت ہوتی ہی مین نے اوسکا ذکر چھوڑدیا
جس سے معلوم ہوا کہ وہ قابل محبت نہین اور بے ثبوت بات ہے قطع نظر اسکے۔ قاعدہ مقررہ
ہے کلام الاقران بعضہم فی بعض لا یعبأ بہ جسکا ذکر کئی جگہہ اوپر ہوچکا ہے مولویصاحب نے
بڑے وثوق اور اعتبار پر ماکان فیہ ما اغنی عنہ سے امام ابویوسف کی نعوذ باللہ سوء خاتمہ
کا ایما نکالاہے یہ گستاخی اور گمراہی کی بات ہی اگر یہ ثابت ہو کہ عبداللہ بن مبارک نے
بعد خبر واقعہ امام ابویوسف یہ کہاہے کہ مات مسکین یعقوب ما اغنی عنہ ماکان فیہ اوس سے
اونکی حسرت بے ثباتی دنیا اور بمقابلہ اجل کچھہ فضل وکمال مال اولاد کی وقعت کا اور قوت
کا اظہار ہے جیسے کسی کا قول ہے ؎ کچھہ ہی حاصل باکمالون کو نہین یہان جز زوال٭
مورد نقصان ہوا جب ماہ کامل ہوگیا٭ جسکا یہ مطلب ہی کہ امام ابویوسف باوجود اس
شان وجلالت کے موت سے نہ بچے اور ان کی علم اور فقاہت اور حکومت اسلامی نے
موت کا مقابلہ نہ کیا آخرکار انتقال کرگئے - یہ معنی نہین ہین کہ جو علم وحکومت اسلامی امام
ابویوسف نے حاصل کی تہی وہ سب ضائع ہوئی نہ علم کام آیا اور نہ فقاہت اور نہ عبادت
اور نہ ریاضت سب بیکار ہوئی نعوذ باللہ سلب ایمان ہوگیا علم وعمل کچھہ کام نہ آیا اللہم حفظنا
عن سوء الاعتقاد پیشوا اونکی نسبت ایسا گمان کہنے والا خود سیاہ رو سیاہ باطن ہے
اور یہ جو قول عبداللہ بن مبارک کی نسبت کرکے لکھاہے کہ ابویوسف ضعیف الروایۃ ہین
قابل اعتبار نہین کیونکہ سمعانی نے کہا۔ لم یختلف یحیی بن معین واحمد بن حنبل
وعلی بن المدینی فی ثقتہ فی النقل ۱۲ تاج المکلل یعنی یحیی بن معین اور احمد بن حنبل اور علی
بن مدینی نے امام ابویوسف کی ثقاہت مین نقل حدیث کی اختلاف نہین کیا یعنی امام
ابویوسف کی ثقہ ہونے مین ان تینون اماموں کا اتفاق ہی پس قول ضعیف الروایۃ کا باطل ہے

اور جو ایسا اعتقاد رکھے کافر ہے - خطیب نے ابی رجا سے اور اُسنے محمویہ سے روایت کی کہ مین نے
محمد بن حسن کو خواب مین دیکہا دریافت کیا تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا اُنہون نے جواب
دیا کہ اللہ تعالے نے مجھسے فرمایا کہ مینے تجھکو علم کا ظرف بنایا ہی مین تجھکو عذاب نہ دون گا
اسلیے بخش دیا دریافت کیا امام ابو یوسف کے ساتھ کیا ہوا کہا وہ مجھ سے اوپر کے درجہ مین
ہین دریافت کیا امام ابو حنیفہ کہا وہ اعلے درجہ مین کئی طبقہ اوپر ہین ۱۲

جنت مین کب دئے ہین وہ رضوانکو مرتبے + جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

قولہ دوسرے بہت مشہور شاگرد امام محمد ہین اُنکی نسبت میزان الاعتدال جلد دوم ص ۳۲۴
مین ہی لینہ النسائی وغیرہ من قبل حفظہ یعنی انکو ضعیف کہا ہی نسائی نے اور دیگر محدثین نے
حافظہ کی وجہہ سے اور لسان المیزان مین انہین کے ترجمہ مین ہی قال ابو داود لا یکتب حدیثہ
اور ابو داود نے کہا کہ اُنکی حدیث کی روایت لینی جایز نہین ہی - **اقول** جس صفحہ سے
مولوی حمید اللہ صاحب نے تضعیف امام محمد پر قول نسائی کا نقل کیا ہی اُسی جگہ میزان الاعتدال
مین یہہ بھی اُس سے آگے لکھا ہوا ہے یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
قویا فی مالک ۱۲ یعنی مالک بن انس وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور علم حدیث وتفسیر اور
فقہ کے بڑے دریا تہے اور امام مالک کی حدیث مین قوی راوی تہی اس عبارت مین بحر العلم
اور قوی بتایا اور مراد علم سے علم حدیث اور قرآن ہی کیونکہ فقہ کو علیحدہ عطف سے بیان کیا ہے
اور پہر اسمین مبالغہ اسطرح کیا کہ بجاے بحر کی بحور بتایا اول تو بحر ہی دریاے عظیم کو کہتے ہین
اور اسپر جمع جس سے یہ مفہوم ہوا کہ علم کا دریاے بے پایان یعنی جسکی کچھ انتہا نہین ذات امام
محمد تہی جسکی شہادت اقوال شافعی مین بروایت خطیب وسمعانی ولسان المیزان موجود ہے
جس سے قول نسائی کا بحق امام محمد باطل ہوا اور لسان المیزان مین بمقابلہ قول ابی داود یہہ

لکھا ہوا ہے عن الربیع سمعت الشافعی یقول حملت عن محمد وقر بعیر کتبا یعنی ربیع نے
کہا یعنی شافعی سے سُنا وہ کہتے تھے مین نے امام محمد سے ایک اونٹ کے بوجھ کتابونکا علم حاصل کیا ہے
جسکا یہ مطلب ہی جو مین نے علم امام محمد سے سیکھا اگر وہ تحریر مین آوے تو ایک بار شتر ہو
اور خطیب کی روایت مین دو اونٹ کا بوجھ روایت ہی اور تاج المکلل مین اس لفظ سے
حملت من علم محمد بن الحسن وقر بعیر لکھا جو موید ترجمہ عبارت اول کا ہی جس سے بحر العلم امام
محمد کا ناپیدا کنار سمجھا جاتا ہے اسی واسطے ذہبی نے میزان الاعتدال مین بحور العلم لکھا
اور نیز لسان المیزان مین لکھا ہی قال عبد اللہ بن علی المدینی عن ابیہ فی حق محمد بن الحسن
صدوق ۱۲ یعنے علی بن مدینی امام محمد کے حق مین کہتے ہین وہ محدثین کی نزدیک سچے ہین
اور خطیب نے یہ روایتین لکھی ہین عن الشافعی کان اذا حدثہم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہم الموضع ۱۲ یعنے امام شافعی کہتے ہین جب امام محمد لوگون کو حدیثین امام مالک سے سناتے
اونکی نشست گاہ بھر جاتی اور اتنی زیادہ آدمی جمع ہوتے کہ بیٹھنے کی جگہ تنگ ہو جاتی
وعن الشافعی کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لا یقدم حرفا ولا یوخرہ ۱۲ یعنے امام شافعی کہتے
ہین کہ جب امام محمد کوئی مسئلہ بیان کرنا شروع کرتے گویا وحی نازل ہوتی ہے ایک حرف بھی مقدم
و موخر نہ تہا۔ وعن ابراہیم الحربی قال قلت لاحمد بن حنبل من این لک ہذہ المسائل الدقیقۃ قال من کتب
محمد بن الحسن ۱۲ ابراہیم حربی نے کہا مین نے احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ یہ باریک مسئلہ
تمنے کہانسے پائے کہا محمد بن حسن کی کتابون سے وعن ابی عبید ما رایت اعلم من کتاب اللہ عنہ ۱۲ یعنی
ابو عبید نے کہا کہ مین نے مفسر القرآن امام محمد سے بڑھکر نہین دیکھا وعن یحیی بن معین قال کتبت
جامع الصغیر من محمد بن الحسن ۱۲ یحیی بن معین نے کہا مین نے جامع صغیر محمد بن
حسن سے لکھی ہے اور کتاب الانساب سمعانی مین ہے قال الشافعی ما رایت اذکی و اعقل

من محمد بن الحسن" یعنے امام شافعی نے کہا مین نے بڑا ذکی اور عقلمند محمد بن حسن سے زیادہ
کسیکو نہین دیکہا وروی عنہ قال ما نا ظرت احدا الا تغیر وجہہ ما خلا محمد بن الحسن ولو لم
یعرف نسائہم لحکمنا انہم من الملائکۃ یعنے مین نے ایسا کسیکو نہین دیکہا جو وقت
دریافت مسائل اوسکا چہرہ متغیر نہوا ہو۔ مگر محمد بن الحسن اگر اونکی ازدواج دنیا مین مشہور نہوتی
یعنی نکاح کرنا اور اس لوازمہ البشریت کی شہرت تو بیشک ہم حکم کرتے کہ وہ فرشتے ہین وروی
عن احمد بن حنبل انہ قال اذا کان فی المسئلۃ قول ثلاثۃ لم یسمع مخالفتہم فقیل لہ
من ہم قال ابو حنیفۃ و ابو یوسف و محمد" یعنے احمد بن حنبل سے روایت کی گئی ہے کہ بیشک احمد نے کہا
جب کسی مسئلہ مین تینون کے قول ہون تو اوس مسئلہ مین کسیکی مخالفت نہ سنی جائیگی پس
لوگون نے دریافت کیا وہ کون ہین کہا۔ ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور محمد بن حسنؒ ۱۲ اب ملاحظہ
کرین کہ جسکی شاگردی پر امام شافعی یون فخر کرین کہ مین نے بارشتر برابر علم محمد بن حسن سے
حاصل کیا۔ امام احمد بن حنبلؒ یون کہین یہ دقیق مسئلہ مین نے علم محمد بن حسن سے پائی یحیی
بن معین اپنا اعتبار اسطرح دلائین کہ جامع صغیر کو مین نے محمد بن حسن سے لکہا۔ علی بن مدینی
اوستاد امام بخاری یہ کہین کہ وہ محدثین کی نزدیک سچے ہین۔ ذہبی اسطرح لکہین کان بحور
العلم والفقہ۔ قویا فی مالک اور شافعی اپنی روایت پر شہادت دین کہ جب حدیث سناتی
سامعین کو بیٹہنے کی جگہ نہ ملتی اور جب بیان کرتے گویا وحی اوترتی ہے اگر تعلق تدوجیت کا
نکیا ہوتا ہم اونکو فرشتہ بتاتے ابو عبید کہین کہ مفسر القرآن امام محمد سے زیادہ مین نے
کسیکو نہین دیکہا احمد بن حنبل کہین کہ جب ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے قول متفق
ہون تو دنیا مین کسی عالم محدث و مفسر و فقیہ کا اوس مسئلہ مین ہرگز اختلاف نہین سنا
جائیگا گویا وہ مسئلہ اجماعی ہو گیا۔ بڑے افسوس اور تعجب کا مقام ہے کہ مولوی حمید اللہ

صاحب کو یہ کچھہ بہی نظر نہ آیا جن کتابون کے حوالہ سے طعن نقل کئے اونہین مین سب کچھہ یہ بہی موجود تھا اب تبلایئے یہ کیون نظر نہین آیا۔ ناظرین کہہ سکتی ہین کہ حسد اور دشمنی کا باعث ہی

؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر *

؎ سیہ نامہ کرنے کے واسطے محقق بنے عوام کو دہوکہ دینے کے واسطے تحقیق لکہی *

کل جو خلوت مین وہ بت محو خود آرائی تہا * آئینہ پشت بدیوار تماشائی تھا
تیر قامت نے کیا خوب ہی سیدھا اوسکو * سرو گلشن کو بہت دعوی رعنائی تھا

قولہ خلاصہ اس تحقیقات کا یہ ہوا کہ امام ابو حنیفہ پر اگرچہ بہت سے اعتراضات عقائد و مسائل کے بہی معتمد علمائے اہل سنت والجماعت کے اقوال سے مستند کتب اہل سنت والجماعت مین موجود ہین لیکن اونکی تقوی و پرہیز گاری۔ عبادت زہد۔ اور ذہانت اور فقاہت وغیرہ کی شہادت مین بہی معتمد علمائے اہل سنت وجماعت کے اقوال سے مستند کتب اہل سنت وجماعت مین اس قدر موجود ہین جنکی وجہ سے انصافاً یہ امر قابل تسلیم ہے کہ امام صاحب بڑے مرتبہ والے بزرگون مین سے تہے اللہ تعالی اونپر بہی اور ہمپر بہی رحمت کرے آمین مگر حدیث کے بارے مین معتمد محدثین اور فقہا کا قول مستند کتب اہل سنت والجماعت مین بہی پایا گیا ہے کہ امام صاحب ضعیف ہین اور اونکے مشہور استاد حماد اور اعمش اور ابراہیم نخعی اور مشہور شاگرد ابو یوسف و محمد بہی ضعیف ہین۔

اقول خلاصہ تحقیقات مولوی عبید اللہ صاحب کا یہ ہوا کہ جملہ اعتراضات باطلہ اور تحقیق کا جواب اونہین کتابون سے دیا گیا جسکا وہ حوالہ دیتے تہے چونکہ مولویصاحب نے یہ چالاکی کی تہی کہ اعتراض اوس کتاب مین سے لکھدیا اور جواب اوسکا وہین موجود تہا چھوڑ دیا ہے اور یہ سمجہے کہ اس گیدڑ بہپکی سے مین جیت جاونگا کہانتک کوئی تلاش کریگا

اپنی اپنی فکر مین سب مبتلا ہین بلکہ اسی مصلحت سے کہ شاید حنفیونکا جوش باقی رہے جیسے جامع مسجد
مین تقریر سے مجہے مات فاش ہی ہو تحریر مین بہی نہ چلنے دین ایک اشتہار دیدیا جسکا نام اصلاح
عام رکہا اور اوسکے مطلب کو یون جلوہ گر کیا کہ عمل کی رو سے سنت کی چلن پر خوب پکے
ہون اور قلم کو استعمال آمیز الفاظ کی استعمال سے قطعاً روک لین جب یہ اصلاح عام منظور تہے
تو ایسے باطل تحقیق کیون قلم بند فرمائی اور ہزارون جلد ونکی اشاعت کرکے عوام کو دہوکہ اور
پریشانی مین ڈالا اور جگہ جگہ جہلاون کو لڑنے کے واسطے ہدایت نامہ تیار کردیا اب چاہے
اوس باطل تحقیق سے یا تو خود نادم اور پشیمان ہوکر اپنی معافی کی تمہید ڈالو یا اپنی چالاکی کی
اسطرح نبیاد قایم کرو بہر صورت ہمین لازم ہے بقول شخصے اگر بینم کہ نابینا و چاہ است.
وگر خاموش بنشینم گناہ است ✦ مولویصاحب کی ہفوات اور زبان درازی اور گستاخی
اور بے دینی اور کذب و افترا کی جلون کی حقیقت کو ظاہر کرین تا عوام الناس مین
جنگ و جدل بزرگان دین کی اہانت پر دین کا نقصان اور خرابی اسلام واقع نہو سو
بحمد اللہ مولوی صاحب کی پوری قول نقل کرکے جواب دیا گیا تا کہ ناظرین کو اونکے قول
دیکہنے کے جداگانہ ضرورت نہ پڑے. اب اس قول مولوی صاحب پر نظر کرو اور دیکہو
قاعدہ نقادین اسماء الرجال کا یہ ہی کہ جس راوی پر جرح اور تعدیل کے اقوال مختلف ہوتے
ہین اون سب کو لکہتے ہین اور ایسا دنیا مین کوئی نہین ہے کہ اوسکی سب موافق و
مخالف تعریف کرین لہذا اچہی بُرے سب طرح کی قول اوسکے حق مین ہوتے ہین اور مورخین
اونکو اس غرض سے لکہتے ہین کہ عند التقابل جرح و تعدیل پر نظر ڈالکر محاکمہ کرین اور جس
شخص کی بہلائی پر اتفاق عام ہو چکا ہو اسکے حق مین کسیکا قول جرح معتبر نہ رکہین چنانچہ کئی
جگہ اسکا ذکر ہو چکا ہی اور یہان عبارت فتح المغیث امام سخاوی سے لکہا جاتا ہے۔ ینبغی

لهذا لحکایة اهل الجرح والتعدیل لیتبین مالعله خفی علی کثیر من الناس
وقد یکون الاختلاف للتغییر فی الاجتهاد ۱۲

یعنی حکایت اقوال جرح وتعدیل اسواسطے لکھنا لائق ہی تا جو بات اکثر لوگون پر مخفی ہی
اچھی طرح ظاہر ہو جاوے اور کبھی یہ اختلاف بوجہ اجتہاد اور تغیر رای کی ہوتا ہے اوس مین
تمیز ہو جا اسی واسطے علمانے ہر جارح کے قول کو مان لینا جائز نہین رکھا اگرچہ وہ جارح ائمہ حدیث
اور مشہور علمای امت ہون جب تک اوس جرح کی تنقیح نہو جا اگر ایسا نہو تو کوئی ہی سالم
نہین رہ سکتا ابن حزم جو چوتھی صدی کی محدث ہین اور حضرات غیر مقلدین انہین
مانتے ہی ہین امام ترمذی امام بغوی اسمعیل صفار ابو العباس وغیرہ کو مجہول بتاتے ہین
چنانچہ سخاوی نے فتح المغیث مین لکھا ہے قلت وکابن حزم فانہ قال فی کل من ابی
عیسی الترمذی وابی القاسم البغوی واسمعیل بن محمد الصفار وابی العباس وغیرھم
من المشہورین انہ مجہول ۱۲ یعنے مین کہتا ہون کہ ایسے ہی حال ابن حزم کا ہے اوسنے ابو عیسی
ترمذی اور ابو القاسم بغوی اور اسمعیل بن محمد صفار اور ابی العباس وغیرہ مشہور لوگون کو
مجہول بتایا چونکہ یہ باب جرح پر خطر ہے مبادرت قول جرح پر کرنا اور بے سمجھے مان لینا
اور جسکو چاہین اوسکی جرح پر تیار ہو جائین گمراہی ہے ۔ نئی روشنی والے محدث اپنی کو
بڑا قابل اور ماہر فن جرح وتعدیل سمجھکر بزرگان دین کو ضعیف کرتے ہین اور ہر طرح کی
اہانت کو روا رکھتی ہین ۔ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد اور پھر کھرے ہی
بنتے ہین گویا محقق کا خاتمہ انہین کی ذات پر موقوف تھا دیکھو امام ابو حنیفہ اور اون کے
اوستادون اور شاگردون کی کسقدر توہین کی اور کیسے کیسے طعنہ دیئے اب اوسپر
یہ تقریر فرماتے ہین تقوی ۔ پرہیزگاری ۔ عبادت زہد و امانت ۔ فقاہت وغیرہ کی

شہادتین اسقدر موجود ہین جنکی وجہ سے انصافاً یہ امر قابل تسلیم ہے کہ امام صاحب بڑی
مرتبہ والے بزرگون مین سے تھے سبحان اللہ یہ مطابق قول اوس شخص کے ہوا جو کہتا ہے
مین قرآن مجید کو منزل من اللہ مانتا ہون اور رسول اللہ صلعم کی رسالت بھی تسلیم ہے
مگر وجود جبریل کا ثبوت نہین جس وجود کا نام جبریل رکہا ہے وہ کوئی چیز نہین پس جو شخص
یہہ کہے کہ قرآن مجید جبریل لیکر آئے یہ محض غلط ہے - اسیطرح مولویصاحب فرماتے ہین کہ
امام ابوحنیفہ متقی پرہیزگار عابد زاہد ذہین فقیہ سب کچھ تھے اور یہ قابل تسلیم ہے مگر ان
کو حدیث و قرآن کا علم نتہا بلکہ علم عربی سے نجانتے تھے پس جو کوئی یہ کہے کہ امام صاحب
حافظ الحدیث اور حافظ و مفسر القرآن تہے یہ قول اوسکا صحیح نہین جسکا ثبوت پیش
کر چکے ہین اب ملاحظہ کرو کہ جیسے اوس شخص نے وجود جبریل کی نفی سے قرآن کو بظاہر تسلیم
کر کے انکار کیا اسطور پر کہ وحی کو باطل کر دیا - ایسے ہی مولوی صاحب نے وجود علم حدیث
و قرآن کی نفی سے امام صاحب کے تقوی عبادت زہد ذکاوت فقاہت کو ظاہراً تسلیم
کر کے سب کو باطل کر دیا کیونکہ تقوی اور عبادت بدون واقفیت قرآن و حدیث کچھہ
نہین ہو سکتا ذہانت بدون حافظہ کی بی معنی چیز ہے قطع نظر اسکی ذہانت اون کے
عقلیہ باتون مین کس کام کی ہی فقہ بی قرآن و حدیث کے نہین - معلوم نہین کہ مولوی صاحب
نے حنفیون کو احمق سمجھکر سہلائی اور بیجا کہا یا - یا بدبختی اور بدعقیدتی و اغوای عوام
مد نظر رکہا - یا اپنی جہالت اور بے علمی سے یہی سمجھے تھے بہر صورت امام صاحب کی ساتھ
انکے اوستادونکو یعنی اعمش اور ابراہیم نخعی کو بھی شامل کر لیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولویصاحب
نے تمہید بخاری اور مسلم وغیرہ محدثین ائمہ پر پورا ہاتھ صاف کرنیکو اوٹھائی ہو کہ فقہا
کو رد کر کے آنکی بھی خبر لونگا ۝

پہرتہین در پردہ شب مجلس مین اُسکی شوخیان + لیگیا دل سبکے وہ اور سب سے شرماتا رہا

قولہ - اب اس سی فارغ ہونیکے بعد وہ لکھتا ہون جو مینے اس رسالہ کے صہ۶ مین یہہ وعدہ کیا تہا کہ حنفی مذہب کے بڑی بڑی مقدس کہلانیوالے علما اپنی مذہب کے تائید کے واسطے بے سند باتین لکھدینے یا اپنی طرف سے کوئی بات بنالینی بلکہ حدیث مین کمی بیشی کردینی بلکہ جہوٹی حدیث بنالینے کا ثبوت اس رسالہ مین کسی موقع پر لکھون گا سو واضح ہو کہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم سہارنپوری نے جو اس زمانہ کی مقدس علما حنفیہ مین سے تہے اپنے رسالہ دلیل القوی مین لکھا ہے صرح الزیلعی بان حدیث عبادۃ ضعفہ احمد وجماعۃ یعنی زیلعی نے صریح کی ہی کہ حدیث عبادہ کو جو کہ قرأۃ خلف الامام کی بارہ مین ہی امام احمد اور ایک جماعت ضعیف کہا ہے اور دارقطنی کی یہ روایت لکھدی لا یقران احد منکم شیئا من القران اذا جہرت بالقران قال الدارقطنی رجالہ کلہم ثقات یعنی رسول اللہ صلعم نے اپنی مقتدیون کو فرمایا جسوقت مین قراءۃ جہر سے پڑہا کرون تو تم مین کوئی کچہہ نہ پڑہا کرے دارقطنی نے کہا اسکی راوی سب ثقہ ہین اب زیلعی اور دارقطنی ہندوستان مین بہت موجود ہین بہلا کوئی عالم حنفی ان دونو روایتون کو ان دونو کتابون مین سے نکال تو دی پس ان روایتون کے لکھدینے سے بے سند بات کا لکہدینا بہی ثابت ہوا اور حدیث کا بنانا بہی ثابت ہوا ۱۲

قول مولویصاحب اپنی گریبان مین موہنہ ڈالکر دیکہین کہ اپنی نفسانیت کی تائید مین کی جہوٹی سندشین باندہین مُنہری قاعدہ بنائی اینچاتانی کرکے گنتیان پوری کین کہان کی کہان لگائی شرم نہ آئی خدا کا خوف نہ کیا بزرگان دین کی اہانت کو حقی سمجی شیوہ کی محدثی جانا اور اوسپر یہ الٹای وعدہ کا دعوی کہ علمای حنفیہ کے بڑے بڑے مقدس اپنی تائید کی واسطے بے سند باتین لکہتے ہین کم و بیش حدیثون مین کرتے ہین موضوع

حدیثین بنا لیتی ہین - نعوذ باللہ ہ

شہرہ کیا بانگ انا الحق نے کیا منصور کا ∴ دعویٰ باطل سے ہو جاتے ہین اکثر نامور

جنابمن موضوع حدیث کا دیدہ و دانستہ روایت کرنا یا خود بنانا باعث دخول نار ہے جسکی سخت وعید ہی مقدس لوگ ایسا نہین کرتے اگر مولویصاحب کو علماء حنفیہ کی سوء خاتمہ پر ایمان ہی اسلیئے یہہ اینچ پینچ ہین تو کوئی بھی کسی مذہب کا عالم ہو مشہور اور مقدس ہو اس طریقہ سے نہین بچ سکتا کچہہ متقدسین علمائے حنفیہ نے ہی یہہ کام نہین کیا کہ اپنی کتابون مین بے ثبوت اور موضوع حدیثین لکھدین بلکہ یہ الزام سب پر عاید ہے - دار قطنی بیہقی مستدرک حاکم - موطا امام مالک - مسند شافعی - مسند احمد بن حنبل - ابن ماجہ - ترمذی وغیرہ یہ لوگ تو حنفی مذہب نہین ہین ان کتابون مین بے ثبوت بات لکھدینی اور موضوع حدیث روایت کر دینے کا الزام جنکو تم اپنا پیشوا مانتے ہو ابن تیمیہ - ابن حزم - ابن جوزی وغیرہ نے لگایا ہے اور ثابت کرکے دکہایا ہے چنانچہ چند اقوال مولویصاحب کے آیندہ قول مین مذکور ہونگے دیکہہ لو اور اس قسم کی ہفوات مولویصاحب کا اندازہ کر لو - پس اگر مولوی احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری خادم صحیح مسلم و بخاری یا جملہ محدثین نے اپنے رسالہ دلیل القوی مین حدیث لا یقران احد منکم لکہا ہے نعوذ باللہ اپنی طرف سے نہین بنایا - بلکہ اکثر محدثین نے اختلاف اسناد سے کم و بیش الفاظ اور واقعہ شان نزول اس حدیث کو روایت کیا ہے - لفظ الا بام القرآن یا الا بفاتحۃ الکتاب کے استثناء ذکر کرنے پر اختلاف ہے جسکی ثبوت و عدم ثبوت پر گفتگو ہے لا تقرؤا شیئا من القرآن اذا جہرت - یا لا تقرؤا بشیٔ من القرآن یا لا یقران احد منکم شیئا من القرآن اذا جہرت - ان اختلاف الفاظ متن پر اتنی جلد مین اختلاف نہین ہے کیونکہ مآل کار سب کا ایک ہی ہے - جسکا پورا ذکر اس مقام پر لکہنا ایک مستقل رسالہ بنانا ہے

انشاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی بخیر ہے اور اللہ آپ کو بھی زندہ رکھے تو بقول شخصے یار باقی صحبت باقی آپ کی سمجھ کی موافق لکھکر دکہا دینگے اگرچہ علمانے اس مسئلہ مین صدہا رسالے لکھے ہین مگر ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است۔ غرض قول زیلعی کا بان سن بیث عبادہ ضعفہ احمد و جماعۃ اور دجال کلھم ثقات" یہ دونو قول زیلعی اور دار قطنی مین موجود ہین یا نہین اسپر تو مجیب نے یہ زور باندہا کہ جناب مولوی احمد علی صاحب محدث مرحوم کو وضاع حدیث بنا دیا اور ان دونو قولون کو جو زیلعی اور دار قطنی کا ہے متن حدیث مین داخل کرکے دہوکہ دینے کے واسطے بڑے دعوی سے کہا بہلا کوئی حنفی عالم ان دونو ردلیترون کو ان دونو کتابون مین سے نکال تو دے تا اسپر لوگ دہوکا کہا دین کہ لا یقرأن احد منکم شیئاً من القرآن یہ حدیث مولوی احمد علی صاحب مرحوم نے اپنے دل سے بنالی ہی اور سنن ابی داؤد مین ان لفظون سے موجود ہے فلا تقرؤا بشئی من القرآن اذا جهرت" اور کتاب دار قطنی کے تین نسخہ ہین ایک بروایت ابن بشران دوسرا بروایت ابو طاہر تیسرا بروایت توقانی جنکی آپس مین تقدیم و تاخیر اور کمی و زیادتی کے علاوہ نسب اور نسبت راویون اور الفاظ مین اختلاف ہے۔ تو کیا مولوی حمید اللہ نے ان تینون نسخون کو ملاحظہ کرکے یہ دعوی کیا ہے اور یہہ تینون نسخہ ہندوستان مین بہت موجود ہین جسپر الزام بے سند بات لکہدیتی اور حدیث بنانے کا عاید ہوسکی سبحان اللہ مولوی احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری شارح بخاری نے حاجی محمد اسحاق صاحب مرحوم دہلوی سے مکہ معظمہ مین رہکر علم حدیث پڑہا حرم کی کتب خانہ مین حاضر رہے احادیث کی جہان بین کی کتب حدیث و شروحات سے احادیث صحاح ستہ کی شرحین لکہین بخاری شریف پر حاشیہ چڑہایا جنکی فیض اور حسن سعی سے مدعیان اہل حدیث محدث بنے ان پر یہ بدگمانی اور یہ بے ادبی کی الفاظ کہے بے سند بات لکھدی اور حدیث بنالی اگر ہماری تلاش مین وہ قول نہین ملے تو غایت

ما فی الباب یہ ہی کہ ہمین اسکا پتہ نہین لگا اسواسطہ ہمین اطمینان نہین جیسے مولوی عبدالحی وغیرہ
نے اپنے قولون مین لکھا ہی جنکو مولویصاحب نے اعتراض التزامی بنایا ہے اور اپنی محققی کا
خاکا دکہایا ہے جسکو ادنےٰ فہم وعقل ہے وہ بہی ایسا نہین کرتا سعدیؒ

شکوہ از دست تو ہر جا نتوانم کردن ✤ زاریٔ من بسر کوئی تو دیدن دارد ✤

قولہ اور علامہ عینی سے تعلیق الممجد حاشیہ موطا امام محمد صفحہ ۹۶ مین منقول ہی وسئل یحی بن
معین عن ابی حنیفۃ فقال ما سمعت احدا ضعفہ ۱۲ یعنی یحی بن معین سے پوچھا گیا کہ ابو حنیفہ
کے بارے مین آپ کیا کہتے ہین اونہون نے کہا کہ مین نے کسیکو یہ کہتے نہین سُنا کہ وہ
ضعیف ہین حالانکہ یحی بن معین کے اس قول کا ثبوت کسی سند معتمد سے کسی کتاب معتمد
مین نہین ہی بہلا مولوی احمد علی صاحب اس روایت کا ثبوت معتبر سند سے دکہلا تو دین
ہان یحیی بن معین سے تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۱۵۲ مین امام صاحب کی نسبت اتنا تو منقول
ہے لا باس بہ لم یکن یتھم ۱۲ یعنی ان کی روایت قبول کرنے مین کچھ مضائقہ نہین اون پر جہوٹ
کی تہمت نہین لگائی گئی سو ہم لوگ بہی بفضلہ تعالی امام صاحب پر جہوٹ کا الزام ہرگز نہین
لگاتی ہین ۱۲ **اقول** مولوی عبدالحی مولف تعلیق الممجد معتبر شخص ہین حتی الامکان بے تحقیق
بات نہین لکہتے اور علامہ عینی شارح بخاری بہی ایسے آدمی نہین جو نقل اخبار بلا سلسلہ سند
اوسکا معتبر نہو اگر ایسا ہے کہ ہر نقل خبر کے واسطے بہی سلسلہ سند کا ضروری ہے تو اکثر ترجمون
مین علماء کے مورخین نے اقوال معلقہ بلا سند ذکر کیے ہین کوئی بہی معتبر نہو۔ حالانکہ علما کا اتفاق ہے
کہ جن کتابون کو علماء ہر زمانہ نے معتبر مانا اور اونکے اقوال استدلال مین نقل ہونے لگے اومین
سند کی ضرورت نہین چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث عقد الجید مین بحوالہ رازی لکہتے ہین اما
ان یکون لہ سند الیہم او من کتاب معروف تداولتہ الایدی نحو کتب محمد بن الحسن ونحوھا

لانہ بمنزلۃ الخبر المتواتر والمشہور یعنے طریق نقل مین دو طریقہ ہین - یا تو اوس قول کے واسطے سلسلہ
سند کا اوسکی طرف منتہی ہو یا ایسی مشہور کتاب سے لیا ہو جسکو دست بدست علمانے لیا جیسے
کتابین محمد بن الحسن کی یا دوسرے مجتہدین مشہور کی تصنیفات اسواسطے کہ وہ بمنزلہ خبر مشہور
اور متواتر کے اون سے ہین یعنی اوسکی قبول کرنے مین کوئی شک نہین - اور تدریب الراوی
مین اوستاد ابو اسحق اسفرائنی سے نقل کیا - الاجماع علی جواز النقل من الکتب المعتمدۃ ولا
یشترط اتصال السند الی مصنفہا وذلک شامل لکتب الحدیث والفقہ ۱۲
یعنی کتب معتبرہ سے جواز نقل پر اجماع ہے اور اتصال سند مصنف تک شرط نہین اور یہ قاعدہ
کتب حدیث اور فقہ سبکو شامل ہی ۱۲ غرض مولوی حمید اللہ صاحب نے علامہ ذہبی کی تذکرہ سے
قول یحیی کا جو معلق بلا سند ہی اوسکو تسلیم کیا اور علامہ عینی اور مولوی عبد الحی کی نقل کو غیر معتبر جانا
اور اوسکی سند کی طالب ہوئی اسوجہ سے کہ یہ حنفی مذہب ہین اگرچہ علامہ ذہبی بھی مقلد ہین
مگر شافعی ہین اسوجہ سے اونکی نقل معتبر رہے پس اس اعتبار پر حافظ ابن حجر مکی نے خیرات
الحسان مین قول یحیی کا اسطرح لکھا ہے فقال ثقۃ ما سمعت احدا ضعفہ ۱۲ اور ابن حجر شافعی المذہب
ہین جیسی علامہ ذہبی مستند اور شافعی مذہب ہین ایسی ہی ابن حجر مستند اور شافعی مذہب ہین
پس درصورت استناد و نقل روایات جیسے ذہبی کا قول نقل معلق بلا سند ہے ایسے
ہی حافظ ابن حجر کا ہے پس ایک کو تسلیم کرنا اور دوسرے کو نہ ماننا ہٹ دہرمی ہے قطع نظر اسکے
جب قول یحیی موافق نقل علامہ ذہبی مولویصاحب نے معتبر مانا اور تسلیم کیا تو ہماری مدعا کے لیے
یہی کافی ہی کیونکہ لا باس بہ یحیی ابن معین کا بجای ثقہ ہے یعنی لفظ ثقہ کی جگہ لا باس بہ کہتے ہین -
مقدمہ فتح الباری مین یونس بصری سے روایت کیا ہے قال ابن الجنید عن ابن معین
لیس بہ باس وھذا توثیق عن ابن معین ۱۲ یعنی ابن جنید نے کہا لیس بہ باس ابن معین سے

یہ توثیق ہے اور فتح المغیث مین قول ابوزرعہ کا لکھا ہے کہ یحیی بن معین سے دریافت کیا۔
ما تقول فی علی بن حوشب الفزاری قال لا باس بہ قال قلت لم لا تقول انہ ثقة ولا
نعلم الا خیرا قال وقد قلت لک انہ ثقة ١٢ یعنی تم علی بن حوشب کے حق مین
کیا کہتے ہو یحیی نے کہا لا باس بہ ابوزرعہ نے کہا تم کیون اوسکو ثقہ نہین کہتے ہو اور ہم اوسے بہتر
جانتے ہین یحیی نی کہا مین نے اوسکو ثقہ بتایا ہے اور بدر بن جماعہ نے مختصر مین کہا قال ابن معین
اذا قلت لا باس بہ فهو ثقة یعنی یحیی بن معین نے کہا جب مین کسیکے حق مین لا باس بہ کہون۔ وہ
ثقہ ہے۔ پس مولوی حمید اللہ صاحب کا قول یحیی مین لا باس بہ کا ترجمہ اسکا کچھ مضائقہ نہین غلط
ہے اسکے یہ معنی ہین کہ امام ابوحنیفہ عند المحدثین ثقہ ہین اور کسی عیب سے متہم نہین جسکا مآل
کار ثقاہت اور عدم ضعف ہی اور یہی مطلوب ہے اگر ما سمعت احدا ضعفہ کو تسلیم نکرو تو کچھ قادح
مدعا نہین۔ جہوٹے الزام لگانے مین امام صاحب و دیگر علماء حنفیہ کے مولوی حمید اللہ
صاحب نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا پہر کہرے بنکر یہ کہنا کہ ہم بفضلہ تعالی امام صاحب
پر جہوٹ کا الزام ہرگز نہین لگاتے سراسر جہوٹ ہے۔

نہین مشتاق آئینہ کی وہ جو صاف طینت ہین ، صفا سو عارضی ہی اور کدورت اوسکی ذاتی ہے

قولہ اسیطرح علامہ عینی نے حدیث رفع الیدین کی منسوخ ہونے کا دعوی کر دیا حالانکہ نسخ کی روایت
صحیح موجود نہین ہی چنانچہ تعلیق الممجد حاشیہ موطا امام محمد حدث مین مولوی عبد الحی مرحوم لکہتے
ہین اما دعوی نسخہ کما صدر عن الطحاوی مغترا بحسن الظن بالصحابة التارکین لہ وابن
الهمام والعینی وغیرهم من اصحابنا فلیست بمبرهن علیها بما یشفی العلیل ویروی الغلیل
یعنی اس حدیث کی منسوخ ہونیکا دعوی طحاوی اور ابن الہمام اور عینی نی کر دیا ہے صرف اس
اعتقاد پر کہ بعض صحابہ سے جب اسکا ترک پایا گیا تو منسوخ ہی ہوگا کیونکہ صحابہ ایسی نہین تہے

جو سنت کو ترک کر دیتے اس اعتقاد پر کوئی ایسی چیز نہین ہی جو بیمار کو صحت دے یا پیاسے کی
پیاس کو بجہا دے۔ یعنی جو شخص مسئلے کی تحقیقات کرنیوالا ہے اوسکے واسطے تو دلیل کی
ضرورت ہی صرف اعتقاد یا خیال باندہ لینے سے کام نہین چلتا۔ اسیطرح وہ ہے جو کہ ابن جوزی
نے اثر ابن عباسؓ و ابن الزبیر کی بابت ترک رفع الیدین کی بارہین کہا تہا کہ یہ دو تو اثر پہچانے
نہین جاتے علامہ عینی نے محض اپنے اعتقاد سے اوس کی تردید کر دے یہ نہ دیکہا کہ دونو اثر
کسی صحیح سند سے آئے ہی یا نہین چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے تعلیق الممجد ۸۹ مین
کہا ہے وفیہ نظر ظاہر مالم یوجد سند اثر ابن عباس و ابن الزبیر فی کتاب من کتب
الاحادیث المعتبرة کیف یعتبر بہ بمجرد حسن الظن بالناقلین مع ثبوت خلافہ عنہما
بالاسانید المعتبرة ۱۲ یعنی عینی کے اس قول پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ جب تک حضرت ابن عباس
و ابن الزبیر کی یہ دو تو اثر یعنی قول کسی معتبر کتاب حدیث مین نہ پائی جائین تب تک صرف ایسا
اعتقاد کر لینے سے کہ انکے نقل کرنے والے بہت بزرگ یا بڑے عالم تہے کیونکر صحیح مان لیا جاوے
حالانکہ اسکا خلاف ان دونو صحابیون رضؓ سے کئی سندون کے ساتھ ثابت ہے اس قدر بیان
سے یہ بہی ثابت ہوا کہ بڑے بڑے متبحر اور محقق کہلانے والے علماء حنفیہ بے سند بات لکہنے اور بلا
دلیل کوئی دعوی کر دینے سے پرہیز نہین کرتے اس سے علامہ عینی کا ثقہ نہونا ثابت ہو گیا
جس کا ثبوت مین نے دینے کو کہا تہا ۱۲ اقول یہ مسئلہ رفع الیدین کا تمام زمانہ مین قدیم سے
مختلف فیہ رہا اور آجتک اوسکی صفائی نہوئی اور طرفین کے دلائل موجود ہین اور قدر محقق یہین
ثبوت رفع و عدم رفع دونو رسول اللہ صلعم سے ثابت ہین اگر فرق ہے تو کثرت اور قلت روایات
پر ہے۔ اگرچہ نسخ کی صحیح روایت موجود نہین مگر معارض رفع احادیث صحاح وحسان ضرور
موجود ہین اور قاعدہ قرار پا چکا ہے ان وقع التعارض بین السنتین فالمیل الی اقوال الصحابة ۱۲

یعنے جب تعارض درمیان دو حدیثون کی واقع ہو تو اقوال صحابہ کی طرف رجوع کرتا ہے پس
عند التعارض یعنی رفع یدین کرنا- اور نہ کرنا دونو فصل کی احادیث مین جب باہم اختلاف ہوا
تو اقوال و افعال صحابہ پر نظر کرنا ضرور پڑا اور بوجہ تعارض روایات آثار صحابہ مین بہی اختلاف
ہے - علامہ عینی وغیرہ نے دعوی نسخ کا جیسے مولوی حمید اللہ صاحب سمجہین ہین یعنی نسخ مرفوعی
نہین کیا جس پر یہہ الزام عاید ہو کہ علماے حنفیہ بے سند بات لکہتے اور بلا دلیل دعوی کرنے
سے پرہیز نہین کرتے - یہ الزام دینا باطل ہے بے سمجہے من گہڑت اعتراض کرنا دین و شریعت
کی توہین ہی - علامہ عینی کا دعوی نسخ اجتہادی ہی اور اس قسم کی اجتہادی نسخ کی مسئلہ کتب
فقہای شافعیہ و حنفیہ مین صدہا موجود ہین کہ عند تعارض الدلیلین یہ اجتہاد ہوتا ہے چونکہ مجتہد
یخطی و یصیب کے تحت مین ہی ممکن ہی کہ دعوی اوسکا صواب ہو چونکہ یہہ دعوی اجماعی نہین ہوتا
اسلیے اگر کوئی معاصر یا متاخر اسپر تحقیق زاید کرے گنجایش ہی جو ماہرین پر پوشیدہ نہین اور اسی
بات کا اشارہ دونو عبارتون تعلیق الممجد سے پایا جاتا ہے جو مولوی صاحب سمجہے وہ نہین ہے
پس جب علامہ عینی وغیرہ نے عند التعارض اقوال صحابہ دیکہے اور اون مین بہی تعارض اختلاف
پایا اسلیے رجوع الی القیاس کرنا پڑا تا تحری قلب اور نور فراست المومن سے اطمینان ہو جاے
اور وہ یہ ہے کہ اکثر صحابہ تارکین رفع یدین تہے حتی کہ بعض اسکی بہی قائل ہے کہ اول امر مین رفع
یدین کرتے تہے اور بعد کو ترک ہوا اور بعض راوی رفع یدین کی حدیث روایت کرتے ہے
اور اوسکے خود عامل نہ تہے اور بعض صحابہ کی روایات باختلاف راویان رفع اور عدم رفع
دونو طور پر روایت ہوئین اور بہت سے رفع یدین کرتے تہے اور اوسکے راوی تہے چنانچہ
ابن الہمام نے فتح القدیر مین لکہا ان الآثار من الجانبین خلا بل من ان یقع عنہ صلعم
کل واحد منہما ۱۲ یعنی روایات صحابہ دونو جانب سے مروی ہین پس یہ ضرور ہے کہ رفع اور

عدم رفع دونو فعل آنحضرت صلعم سے ہوی - اس سے یہ معلوم ہوا کہ تحقیق کرنے والون نے جو
ضرورت تھی یعنی دلائل طرفین کے دیکھنے کی وہ اچھی طرح دیکھی صرف اعتقاد یا خیال نہین باندھا -
مولوی حمید اللہ صاحب کا لفظ یعنی کی بعد یہ شرح کرنا کہ صرف اعتقاد یا خیال باندہ لینی سے کام
نہین چلتا اٹکل سے مولویصاحب نے علما کے برا کہنے کے واسطے خود یہ خیال باندہ لیا ہے غرض
جب ان علماؤن نے دونو جانب کی دلیلون کو دیکھا - اور ایک سے کرنا اور دوسرے سے نکرنا
پایا گیا - چونکہ مزیت ترجیح کے لیے زیادتی تعداد روات ضروری نہین بخلاف شافعیہ کے کہ اونکی
اصول مین زیادتی روات ترجیح کی واسطے معتبر ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جب اصل واقعہ کا
ثبوت ہو جائے تو اوسکی مقابل پر اگر کثرت اشخاص یعنی عدم ثبوت پر ہون تو اسکی وجہہ سے وہ
ثبوت کالعدم نہوگا - یعنی جب رفع یدین نکرنا ثابت ہوا اگرچہ اس ثبوت کی شہادتین یعنی حدیثین
بہ نسبت رفع یدین کرنے کی کم ہین مگر بعد ثبوت واقعہ کی روایات کثیرہ اوس ثبوت کو کالعدم نہین
کرسکتین یعنی یون نہین کہ رفع یدین نکرنے کے ثبوت کی شہادتین کم ہین بمقابلہ کثرت کی وہ معدوم
ہوگئین گویا وجود نہین رہا - اگر یہ بات تسلیم کیجاوے تو اون آثار صحابہ کی جنسے عدم رفع ثابت تھا
خطا اور غلط کہنا ہوگا یا کان لم یکن ماننا پڑیگا اور یہ باطل ہے اور اگر اسکی مطابقت فعل مین
کرد تو دو نقیضون کو جمع کرنا جو محال ہے کیسی ہوگا یعنی یون کہو کہ ایک رکعت مین رفع یدین کرنا
چاہئے اور دوسری مین نکرنا - اور دونو روایتون پر عمل ہو یہہ کیسے ہوسکتا ہے اور اگر یون کہو کہ فرضون
مین کرین اور نوافلات مین نکرین یا یون کہین کہ چھہ مہینہ رفع یدین اور چھہ مہینہ ترک کرین - پہر صورت
فعل مین بھی ترک لازم آویگا پس جب یہہ نہین ہوسکتا ناچار ایک کو منسوخ مانین گے اور بہ ظاہر یہ
کہ عدم رفع عدیم الاصل ہے جسکا اصل ہی معدوم ہو وہ منسوخ کیا ہوگا پس لامحالہ رفع یدین کو منسوخ
کہنا چاہئے - جیسے ابن الہمام نے کہا غایۃ الامر ان احدھما منسوخ والظاہر نسخ الرفع -

واما عدم الرفع فهو عدم اصلی فلا یقبل النسخ ١٢ اس قدر بیان سے یہ ثابت ہوا کہ علمای حنفیہ
بے سند بات اور بلا دلیل عقلی و نقلی کوئی دعوی نہین کرتے جو اسکو نسمجھے یہ اوسکا جہل ہے
علما پر الزام اس عدم فہم کا عائد نہین ہوسکتا پس علامہ عینی متبحر شخص اوسکی فقاہت اور
ثقاہت پر کوئی جاہلانہ اعتراض وارد نہین ہوگا جس کا ثبوت مولویصاحب نے دینے کا
وعدہ کیا تہا وہ کالعدم ہے

ما از ان محتسبانیم کہ ساغر گیرند ؞ نہ از ان مفلسگانیم بزر لاغر گیرند
بیکی دست می خالص ایمان نوشند ؞ بیکی دست دگر پرچم کافر گیرند

قولہ علامہ عینی نے دارقطنی کی ضعیف اور متعصب ہونے کے واسطے یہ دلیل بیان کی
تہی کہ اوسنے امام ابوحنیفہ جیسے شخص کو ضعیف بتلایا اور ضعیف اور بے سند روایتین اپنی
کتاب مین لایا ہے سو علامہ عینی نے یہہ دو تو کام بہت بڑہکر کیے ہین کیونکہ دارقطنی نے
امام صاحب کو اول تو محض اپنی رائے سے ضعیف نہین کہا بلکہ بہت سے بڑے بڑے
محدثین کے قول کے موافق کہا ہی جس کا مفصل بیان اوپر گذر چکا دوسرے ایسی وجہ
سے کہا ہی کہ جو تمام محدثین کے نزدیک ضعف کی بڑی وجہ ہی یعنی ناقص الحافظہ ہونا اور
عینی نے دارقطنی کو اول تو محض اپنی رای سے ضعیف کہا کیونکہ معتمد محدثین سے کسی نے اوسکو
ضعیف نہین کہا دوسری اوسکو بے سند روایتین کو صرف اپنی کتاب مین لکھدینے کی
وجہ سے ضعیف کہدیا اور اپنا یہہ حال کہ بے سند باتون کا دعوی کر دیا جیسا کہ مولوی عبدالحی
کے قول سے اوپر لکہا گیا ہے اب سوچنا چاہیئے کہ جیسے بات کو صرف اپنی کتاب مین لکہدینے
والا شخص ضعیف ہوجاتا ہے تو ایسی بات کا دعوی کرنے اور اوسی کی بنا پر کسی پکی بات
کو رد کر دینے والا شخص کیون ضعیف نہین ہوتا پس علامہ عینی کا اگر وہ قول اور قاعدہ ٹہیک ہے

جو اونہون نے دار قطنی کے متعصب اور ضعیف ہونے کے واسطے تصنیف کیا ہی تو علامہ عینی
بہت ضعیف اور بہت متعصب ٹہرے اور اگر وہ قول اور قاعدہ غلط ہے تو دار قطنی متعصب
اور ضعیف نہین رہے۔ مولوی احمد علی صاحب کے طلبا جنہون نے یہہ ثبوت مجہسے مانگا تہا
ان دونو مین سے جس پہلو کو چاہین پسند کرین ہر ایک پہلو مین انکی واسطے کچہہ نہ کچہہ مصیبت ہی ہے
اقول علامہ عینی نے جو تعصب دار قطنی کا امام ابو حنیفہؒ سے بیان کیا ہے وہ ٹہیک اور مسلم ہی
جسکی تصدیق کتب غیر مقلدین مین بہی موجود ہی چنانچہ انکی پیشوا ملا معین صاحب الدراسات تحریر
فرماتے ہین۔ وهذا الدار قطني القادح في الاحرف المبحوث عنها قد طعن في امام الائمة ابي حنيفه
وضعف ما دار عليه من الاحاديث بسببه وكذا الخطيب البغدادي تعدا فرط في
ذلك ولم يعبأ بهما ومن حذى حذويهما مع الاتفاق على توثيقه وجلالة قدره
وعظيم منقبته التي بها نال العلم في الثريا على ما يشير اليه قوله صلعم لوكان العلم في الثريا لناوله رجال من فارس
یعنے یہہ دار قطنی قدح کرنے والا مباحث حروف مین اسنے طعن کیا اماموں کی امام ابو حنیفہؒ کے حق
مین اور جو حدیثین روایت ہوئین انہین طعنون کی سبب سے اونہین ضعیف کر دیا اور اسیطرح خطیب
بغدادی نے امام صاحب کی طعن کرنے مین بڑی زیادتی کی۔ لہذا دار قطنی اور خطیب کا قول امام
ابو حنیفہؒ کی حق مین لائق اعتبار نہین اور جو شخص ان دونون کی قول کی مطابق ہو وہ بہی
معتبر نہین۔ کیونکہ امام ابو حنیفہؒ کی ثقہ ہونی اور جلالت قدر اور بڑی بڑی تعریفون پر سبکا
اتفاق ہی اور بہت بڑے منقبت امام ابو حنیفہؒ کی یہہ ہے کہ علم دین کو ثریا سے لے آئے یعنی
جسپر اشارہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر علم ثریا مین ہوگا اوسکو حاصل کرینگی آدمی اہل فارس کے
وہ امام ابو حنیفہؒ ہین ۱۲ اب مولوی حمید الہ صاحب خود بہ غور کی نظر سے دیکہین کہ ما معین پر
انکا اعتراض نہین چل سکتا وہ دراستہ اللبیب مین کیا لکہتے ہین۔ یعنی دار قطنی کے طعن اور

اون طعنون کی وجہ سے ضعیف کہدینے کو اور خطیب کی زیادتی جو اوسنے امام ابوحنیفہؒ کے
حق مین کی ہی صاف طور پر لکھدیا کہ قابل اعتبار نہین اور جنہون نے اونکی قولون کی موافق
نقل کیا اونہون امام صاحب کو ضعیف کہا غلط ہے کیونکہ امام صاحب کی ثقاہت اور جلالت
قدر پر سب کا اتفاق ہی ضعیف کہنے والیکا قول مردود غیر مقبول ہے اور بڑی بڑہیا
تعریف مطابق بشارت پیشین گوئی رسول اللہ صلعم دین کو بلندی آسمان تحت ثریا سے
حاصل کرنے والا شخص امام ابوحنیفہؒ ہین جس سے معلوم ہوا کہ دارقطنی نے تعصب اور محض اپنی
رای سے امام صاحب کو ضعیف کہا بڑی بڑے محدثین نے امام ابوحنیفہؒ کو ثقہ بتایا اور جلیل القدر
عظیم المنقبت پر اتفاق کیا چنانچہ مورخین اسماء الرجال نے صاف لکھا لا یشک فی دینہ وفی
ورعہ وتحفظہ ۱۲ یعنی امام ابوحنیفہؒ کی دین داری پرہیزگاری اور حافظ پکا ہونے مین
شک نہین کیا جاتا ہے بلکہ مولوی سید صدیق حسن صاحب قنوجی نے تاج المکلل ترجمہ امام
ابوحنیفہؒ مین اسی عبارت کو نقل کیا جس سے ناقص الحافظہ کہنے والیکا قول مردود اور
تعصب ظاہر ہے پس جس شخص کا تعصب بالبداہتہ ثابت ہوا اوسکی متعصب کہنے والے پر
کوئی قصور لازم نہین آتا۔ اور یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ دارقطنی کو متعصب کہنے والے علامہ
عینی ہی اکیلی نہین ہین بلکہ پیشوای غیر مقلدین یہی یہی کہتی ہین اور علامہ عینی نے دارقطنی
کی تضعیف نہین کی بلکہ اونکی بے اوبانہ قول پر کہ باوجود اپنی کتاب مین بہت بہرنے کی
ائمہ دین پر اعتراض کرین اور ضعیف بتادیں اونکو ضعیف کہنے کا حق کہان سے حاصل
ہوا حالانکہ امام شافعیؒ جنکی وہ مقلد ہین اور تائید مذہب شافعیؒ مین مثل بیہقی کی بیڑا اوٹھاتی
ہین اونکی امام شافعیؒ امام ابوحنیفہؒ کی تعریف اور توثیق کرین اونکی تلمذ کا اقرار ہو اسکا خیال
نکرین مولوی حمید اللہ صاحب اپنی کج فہمی کی تحقیق پر علامہ عینی کی تضعیف ثابت کرین

سبحان اللہ پس علامہ عینی پر کوئی الزام عائد ہوا اور دارقطنی پر جو تعصب کا ثبوت تہا
وہ محقق رہا ہلئی دونو پہلو مولوی حمید اللہ صاحب کی ناقص اور نخلج رہے جس کروٹ
پر استلقا چاہین اونکے واسطے کچہ نہ کچہ مصیبت و رنج ہے ؎

خون شد دل خدنگ تو تا از تو دور شد ٭ او نیز رفتہ رفتہ بہ پہلوی من نشست

قولہ اور مذہب کی تائید کیواسطے کسی حدیث مین کمی بیشی کرنے کا حال یہ ہے کہ ابن ماجہ
باب القراءۃ صلا۶۱ مین حدیث من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ کی سند مین مولوی
فخر الحسن صاحب شاگرد رشید مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم دیوبندی نے جبکہ مطبع فاروقی
مین ابن ماجہ چہپنے کے وقت تصحیح کرنے والے تہے عن جابر عن ابی الزبیر مین ایک واو
بڑہا دیا یعنی عن جابر و عن ابی الزبیر بنا دیا یہ اس مطلب سے کہ جابر جعفی اور ابو زبیر دو راوی
ایک طبقہ کی ہوجاوینگے تو حنفیونکو یون کہنے کی گنجایش ملجائیگی کہ جابر جعفی اور ابو زبیر دو شخص
ایک استاد سے روایت کرنے والے ہین اور جابر ضعیف ہی اور ابو زبیر ثقہ ہے تو جابر کو چہوڑ
دو ابو زبیر کو لے لو تو حدیث صحیح ہوگئی چنانچہ اسکے چہپنے کے بعد مولوی عبد الجبار صاحب
عمر پوری کا مناظرہ مولوی اشتاق احمد یا کسی دوسرے مولوی حنفی سے ہوا تو مولوی حنفی
صاحب نے اس روایت قراءۃ الامام لہ قراءۃ کو پیش کرکے اسکی صحیح ہونے کی یہی دلیل تحفہ مین
لکہدی جسپر مولوی محمد سعید صاحب مرحوم محدث بنارس نے مولوی فخر الحسن صاحب کی چوری
پکڑی اور اسکی تائید مین معانی الآثار امام طحاوی کو پیش کردیا جسکی باب قراءۃ خلف الامام صلا۱۲۹
جلد اول مین دو سندین اس روایت کی آئین ہین دونو مین عن جابر عن ابی الزبیر موجود ہی
اقول اس واقعہ کا قصہ ہمین معلوم نہین کہ کہانتک صحیح ہے اور کیا غلط ہے البتہ یہ معلوم ہے کہ
جب مولوی سید صدیق حسن صاحب قنوجی نے بحالت نوابی ریاست بہوپال اپنی تصنیفات

غیر مقلدی-شائع کی اور علمای حنفیہ نے اونکی چوری اور غلطیان پکڑین اور مولوی عبدالحی صاحب
مرحوم لکہنوی نے اون چوریون اور فاش غلطیون پر بذریعہ اشتہارات ورسائل و اخبارات اطلاع
دی- اس خیال سے کہ شاید اسپر اطلاع پاکر ترمیم کرین-مگر نواب صاحب نے صرف یہ لکہکر
کہ وقت نقل تحریر ہماری طرف سے التزام صحت کا نہین رہا-چہٹی پائی اور وہ اسی طرح اونکی
تصانیف مین موجود رہین مگر بحمد اللہ علمای حنفیہ نے اچہی طرح ظاہر کردیا تاکوئی دہوکہ نکہاوے
جیسے اس عاجز نے مولوی عبید اللہ صاحب کی تحقیق کا سب کچا حال کہولدیا ہے تا ناظرین
دیکہکر معلوم کرلین کہ علمای حقانیونکو کیسے کیسے دہوکہ دیکر طعن کیا ہے اللہم احفظنا-

قولہ اس سے بہی بڑہکر یہ ہے کہ توضیح وتلویح مین جو اصول فقہ مین اعلیٰ درجہ کی کتاب مانی
جاتی ہی اور مطبع نولکشور مین چہوٹی تقطیع مین طبع ہوئی ہے اوسکی صفحہ ٢٢٩ مین اس اصول کی
تائید کی واسطے کہ جو قرآن کے خلاف حدیث ہو اوسکو قبول نہ کرنا چاہیئے یہ حدیث لکہی ہے
یکثر لکم الاحادیث من بعدی فاذا روی لکم حدیث فاعرضوہ علی
کتاب اللہ فما وافق فاقبلوہ وما خالف فردوہ ١٢ یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے
کہ تمپر بہت سی حدیثین پیش ہونگی سو تم یہ کام کرنا کہ جب کوئی حدیث سنو اوسکو قرآن شریف سے ملاکر
دیکہ لیا کرنا پس جو حدیث قرآن شریف کے موافق ہو اوسکو قبول کرلیا کرنا اور جو مخالف ہو اوسکو رد
کیا کرنا حالانکہ یہ حدیث موضوع ہے اور طرہ یہ ہے کہ اوسی توضیح تلویح مین اوس حدیث کو لکہنے کے
بعد یہ عبارت بہی ہے عن یحیی بن معین انہ حدیث وضعتہ الزنادقۃ ١٢ کیا یہ بات تعجب کے قابل
نہین ہے کہ اس حدیث کو زندیقون کا بنایا ہوا ہونا بہی جانتے ہین اور اس اصول کو بہی قایم
رکہتے ہین کہ جو حدیث قرآن شریف کی خلاف ہو اوسکو ماننا نہین چاہیئے بہت ظاہر بات
ہے کہ جب تک یہ حدیث صحیح نہو تب تک وہ اصول قائم نہین ہو سکتا اور کوئی حدیث صحیح

غیر منسوخ قرآن شریف کی مخالف و معارض ہو ہی نہین سکتی کیونکہ قرآن شریف ہی رسول اللہ صلعم کی معرفت ہمکو پہونچا ہے اور حدیثین بھی آپ کے ہی ذریعہ سے ہمکو ملین ہین یہ بات کیونکر ہوسکتی ہے کہ آنحضرت صلعم قرآن شریف کی خلاف حکم دیتی اور اس سے بہی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ اسکے آگے یہ عبارت ہی وایراد البخاری ایاہ فی صحیحہ لاینافی الانقطاع وکون احد رواتہ غیر معروف یعنے بخاری جو اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح مین لایا ہے اس سے اسکی سند منقطع ہونی اور ایک راوی غیر معروف ہونے کو منافات نہین ہی یعنی ہوسکتا ہے کہ ایسے راوی بخاری مین آجاوین حالانکہ اس روایت کا بخاری مین پتہ نہین ہی اور نہ صحیح بخاری کی ایسی شان ہے کہ اوس مین ایسی روایت آئی ہو ۱۲ **اقول** مولویصاحب اس قاعدہ اصول کو غلط بتاتے ہین اسلئے کہ اصولیون نے اسکو موضوع حدیث سی بنایا ہی اور موضوع حدیث سی کوئی قاعدہ مقرر نہین ہوسکتا۔ مولویصاحب کو بھی تسلیم ہی کہ کوئی حدیث صحیح غیر منسوخ قرآن شریف کے مخالف ہو نہین سکتی۔ اس سی یہ معلوم ہوا کہ حدیث صحیح غیر منسوخ قرآن شریف کی موافق ہوتی ہی۔ چونکہ مخالف اور معارض قرآن شریف نہین ہی اسیوجہ سے اوسکو صحیح اور غیر منسوخ جانا اب غور کرو کہ قاعدہ اصول مین اور قول مسلمہ مولوی حمید اللہ صاحب مین کیا فرق رہا جو اسکو غلط بتادیا اور اوسکی تردید پر حاشیہ چڑہایا۔ جس تقریر کا خلاصہ یہ ہوا۔ کہ قرآن شریف ہمکو آنحضرت صلعم کی معرفت ملا ہی اور حدیثین بہی آپ کی ذریعہ سی ہمکو ملین پس یہ نہین ہوسکتا کہ حکم رسول اللہ صلعم کا مخالف قرآن شریف کی ہو ضرور وہ حکم موافق حکم قرآن شریف ہو گا۔ اب اسپر یہہ نہی دو کاری کہ اگر کوئی شخص ہمکو حدیث روایت کری اور وہ منسوخ ہو یا موضوع اور ہمکو اوسکا منسوخ ہونا معلوم نہوا اور اوسکی موضوع ہونے کو بہی ہم نجانین تو اب اوسکو کسطرح پہچانین کہ منسوخ ہی یا موضوع یا باوجود اسکے کہ روایت اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے مگر موافق قرآن مجید کے

نہین تو ضرور یہ کہنا ہوگا کہ روایت صحیح غیر منسوخ مخالف قرآن شریف کی نہین ہوتی اسلئی یا تو
اسکی صحت مین خرابی ہی اس واسطے مطابق قرآن شریف کے نہوئی یا یہ منسوخ ہے جب صحت
روایت مین کلام ہوا تو ضعف یا موضوعیت اوسکی ثابت ہوئی اور اگر صحت مین کلام نہین
تو منسوخیت نکلی اسی کو اصولیون نے اسطرح بیان کیا کہ جو حدیث موافق کتاب الہہ کی ہو قبول
کرو اور مخالف ہو اوسی چہوڑ دو - کیونکہ اگر وہ حدیث صحیح اور غیر منسوخ ہوگی تو وہ مخالف و
معارض ہو نہین سکتی پس قبول کرتے ہین اوسکی انکار نہین اور جب معارض و مخالف ہے
تو ضرور صحیح نہین یا منسوخ ہی لہذا اوسی قبول نہین کر سکتے - اور یہی مطلب مولوی صاحب
کی عبارت سے ہی ثابت ہی پہر اس قاعدہ کی مخالفت کیا ہوئی یہ بات تعجب کی قابل نہین
تو اور کیا ہے کہ وہ ہی قاعدہ خود ہی بتادین اور پہر اوسی کی تردید کرین - اب رہی یہ بات کہ
یکثر لکم الاحادیث من بعدی الخ موید اس قاعدہ مین جو اصولیون نے یہ حدیث لکہی ہے یہ کیسی ہے
قاعدہ من حیث القاعدہ تو ٹہیک اور مسلم ہے اسکا انکار نہین ہو سکتا مگر دلیل اس قاعدہ
کے واسطے اس حدیث کو کہنا اور حوالہ صحیح بخاری کا دینا جسطرح اور تعجب اور زیادہ عجیب مولویصاحب
کو دکہانا پڑا وہ کیا باعث ہی وہ یہ ہے کہ صدر الشریعۃ نے توضیح اور ملا جیون نے نور الانوار بحث ناسخ
و منسوخ مین اصول شافعیہ سے اس حدیث کو اونکی دلیل مین اسطرح بیان کیا ہے و تمسک الشافعی
فی عدم جواز نسخ الکتاب بالسنۃ بقولہ علیہ السلام اذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوہ
علی کتاب اللہ تعالی فما وافق فاقبلوہ و ما خالف فردوہ فکیف ینسخ بہا - ۱۲
یعنی حنفیون نے حدیث مشہورہ و متواترہ کو مرتبہ مین قرآن مجید کے حکم کے برابر کہا ہے اور یہ
کہا کہ جسطرح احکام قرآن مجید سے ثابت ہوتی ہین ان حدیثون سے بہی اوسیطرح ہوتے ہین حتی کہ
اگر ناسخ منسوخ کی بحث آکر پڑی تو جیسے قرآن شریف کی آیت ناسخ دوسری آیت کی ہو اسیطرح

اقسام حدیث بہی آیت کی ناسخ ہوگی شافعی کہتے ہین کہ حدیث کسی قسم کی ہو قرآن شریف کی
آیت کی ناسخ نہین ہوسکتی اور اسکی یہ دلیل ہے کہ حضرت نے فرمایا جب تمکو مجھسے کوئی حدیث
روایت کی جاوے تو اوسکو اللہ تعالی کی کتاب پر پیش کرو پس جو اوسکی موافق ہو قبول کرو اور
جو مخالف ہو اوسے مت مانو۔ شافعی کہتے ہین جب مخالف قرآن کے حدیث کو ہمین ماننے کا
حکم نہین ہی تو وہ ناسخ قرآن کے کیسے ہوگی جس سے معلوم ہوا کہ صورت مخالفت پر حدیث لائق
صحت نہ رہی تو ناسخ بہی نہین ہوسکتی حنفیون کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ نسخ مین
حکم مطلق کی مدت کا بیان ہی پس یہ جائز ہے کہ حکم رسول کی مدت کا بیان حکم خدا سے اور
مدت حکم خدا کا حکم رسول سے بیان ہو پس مولوی حمید اللہ صاحب کا اعتراض بابت اس
حدیث کی کہ حنفیون کی کتاب اصول مین موجود ہے حالانکہ یہ موضوع ہے بیجا ہے یہ اعتراض
شافعیون پر ہونا چاہیے کہ اونہون نے اپنا اصول موضوع حدیث پر قرار دیا۔ باقی رہا یہ خدشہ کہ علامہ
تفتازانی مصنف تلویح نے جو شرح توضیح کی ہے دوسرے مقام پر یعنی قاعدہ معارضہ کتاب و سنت
کی بحث مین اس حدیث کی بابت یہ لکہا ہے ذکر یحیی بن معین انہ حدیث وضعتہ الزنادقہ
اور اوس سے آگے اور زیادہ تعجب کہکر وایراد البخاری ایاہ فی صحیحہ کا جملہ لکہا ہے چونکہ مولوی صاحب
نے اس کتاب کو نہ کسی اوستاد سے پڑہا اور نہ کسی عالم سے اوسکی حقیقت دریافت کی اسلئے
بے تحقیق اعتراض اپنی ہمہ دانی اور اظہار محققی کے لیے لکہدیا جناب من علامہ تفتازانی گو شارح
توضیح اصول حنفیہ ہین مگر خود شافعی المذہب ہین طبقات شافعیہ اور کشف الظنون اور بغیتہ الوعاۃ
جلال الدین سیوطی وغیرہ مین دیکہو اگر کسی حنفی نے اس خیال سے کہ مذہب حنفی کی کتابونکی شرحین
لکہین ہین تو یہ حنفی ہونگی لکہدیا ہے تو وہ صحیح نہین پس علامہ پر اعتراض کرنے سے علماء حنفیہ پر الزام
عاید نہین ہوسکتا بیسجھے بوجہ اعتراض بیجا ہے - اب یہ بات غور طلب ہے کہ علامہ تفتازانی ایک

مشہور محدث ہین جلال الدین سیوطی اور حافظ ابن حجر وغیرہ نے محدث اور فقیہ اور عالم ہمہ دان لکھا ہے
باوجود اسکے ایسی دلیل وہ کیون لائے جو مورد اعتراض کہ بلا ہوی اسپر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حدیث جن لفظون سے مشہور علی الالسنہ ہی وہ الفاظ عند المحدثین حضرت سے ثابت نہین مگر معنی
اس حدیث کی ثابت ہین وہ بے اصل نہین کیونکہ مختلف الفاظون سے محدثین نے مرفوع مرسل
منقطع کئی وجہون سے یہ حدیثین روایت کی ہین چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی نے تعقبات مین بعد
ذکر حدیث ابی ہریرہ کی لکھا ہے وہ یہ ہے۔ اذا حدثتم بحدیث یوافق الحق فخذوا بہ حدثت بہ
اولم احدث ۱۲ یعنی جب تمکو کوئی حدیث روایت کی جاوی جو موافق حق یعنی قرآن شریف
کی ہو پس اوسے لیلو حدیث کی ہو مینی یا نہ حدیث کی ہو۔ اسپر معترض نے یہ اعتراض کیا تھا کہ اس
حدیث کا راوی اشعث بن نزار ہے اور اوسکے حق مین لیس بشئی ہے اور اوسکی دوسری سند
مین یزید بن ربیعہ ہے اور وہ ابو الاشعث سے اور وہ ثوبان سے روایت کرتا ہے اور یزید مجہول
ہے اور ابو الاشعث کی ثوبان سے سماعت نہین یعنی اسلئی یہ حدیث منقطع ہوئی۔ چنانچہ تلویح
مین اسی سند پر بحث کی ہے جس سی معلوم ہوا کہ جس حدیث کو بالفاظ نقل کیا ہے وہ اس حدیث کی
لفظونکا معنی ہے ۱۲ اسکے جواب مین یہ لکھتے ہین کہ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے دوسری وجہ سے
ان لفظون مین روایت کیا ہے ما جاءکم عنی من خیر قلتہ اولم اقلہ فانا اقولہ فانا اقلہ وما اتاکم
من شر فانا لا اقول الشر ۱۲ یعنے جو تمہارے پاس مجسے خیر و بہلائی کی حدیث آوے یعنی جسکا اچھا ہونا تمکو
قرآن شریف یا فراست سے معلوم ہو مین نے اوسکو کہا ہو یا نکہا ہو پس مین اوسکا کہنے والا ہون
مین نے ہی اوسکو کہا ہے اور جو تمہارے پاس شر کی حدیث آوے یعنی مخالف کتاب الٰہ ہو
پس مین شر کی بات نہین کہتا ہون اور امام بخاری نی اپنی تاریخ مین کئی سند اور مختلف
لفظون سے بیان کیا ہی جسکو ناقلین نے ایراد البخاری فی تاریخہ کی جگہ فی صحیحہ لکھا ہے جس سے

یہ اعتراض ہوا کہ اسکا بخاری مین پتہ نہین اور نہ صحیح بخاری کی ایسی شان ہی۔ گو صحیح بخاری
کی ایسی شان نہین مگر امام بخاری کی یہ شان ہی کہ اپنی تاریخ مین اس حدیث کو کئی طریق سے لائی
ہین چنانچہ سیوطی لکھتے ہین ۔ واخرجہ البخاری فی تاریخہ من وجہ اخر عن سعید بن المقبری
مرسلا بلفظ ما سمعتم عنی من حدیث تعرفونہ فصدقوہ ۱۲ یعنی تم جو حدیث مجھسے سنو یعنی
میری روایت تمکو پہونچے ۔ اور تم اوسکو پہچانو یعنی قرآن شریف سے ملاکر پس اوسکو سچا جانو
اور مانو ۔ اسکے آگے بخاری نے یہ کہا ورواہ یحیی بن آدم عن ابی ہریرۃ وہو وہم لیس فیہ
ابو ہریرۃ ۱۲ یعنے اس حدیث کو یحیی بن آدم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہی یہ اوسکو وہم
ہوا اس مین ابو ہریرہؓ نہین ہین اور دوسری سند سی بخاری نی ان لفظون سے روایت کیا
اذا جاءکم الحدیث عنی تلین قلوبکم فانا امرتکم بہ ۱۲ یعنی جسوقت تمہارے
پاس میری حدیث آوی جسکو تمہاری دل قبول کرین پس وہ حکم مین نے تمکو کیا ہے ۔ اور طریق
ابن عباسؓ بن سہل سے اسطرح پر اذا بلغکم عن النبی صلعم ما یعرف ویلین الجلد فقد یقول
النبی صلعم الخیر ولا یقول الا الخیر وقال ہذا اشبہ واصح ۱۲
یعنی جسوقت تمکو آنحضرت صلعم سے وہ حدیث پہونچے جسکو پہچانا جاوے اور تم قبول کرو اور
مائل ہو پس بیشک فرماتے ہین آنحضرت خیر کو اور سوای خیر کے اور نہین کہتے اور اسکے لیے کہا
یہ بہ نسبت اور روایتون کی اشبہ او راصح ہے ۱۲ اس سے معلوم ہوا ۔ کہ یہ حدیث بی اصل
نہین مفہوم اور معنی حدیث پر لفظونکو منطبق کرلیا ہے پس جو لوگ روایت بالمعنی جائز رکھتے ہین
وہ موضوع نہین کہین گے ۔ چنانچہ حسن چلپی نے حاشیہ تلویح مین اوسکی مفہوم پر اسطرح مع سند
اشارہ کیا ہے عما روی عن محمد بن جبیر بن مطعم ان النبی صلعم قال ما حدثتم عنی مما تنکرونہ
فلا تصدقوا فانی لا اقول المنکر انما یعرف ذالک بالعرض ۱۲

یعنی مخالفت حدیث کی عرض کئی قرآن شریف پر معلوم نہین ہو سکتی جبکی یہ معنی ہوے کہ جو تمکو
میری حدیث پہونچے اور اوسکو تم مخالف پاؤ تو مت مانو کیونکہ مین مخالف بات نہین کہتا
ہون اس سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ جو حدیث موافق قرآن کی ہو قبول کرو اور مخالف کو چھوڑ دو
اور نوادر الاصول مین بروایت مقری عن ابی ہریرہ رضہ اس طرح پر ہے اذا حدثتم عنی بحدیث تعرفونہ ولا
تنکرونہ قلتہ او لم اقلہ فصدقوہ فانی لا اقول ما یعرف ولا ینکر و اذا حدثتم عنی بحدیث تنکرونہ
ولا تعرفونہ فکذبوا بہ فانی لا اقول ما ینکر ولا یعرف اسمین صراحت زیادہ ہی جسکا مطلب یہ ہے
کہ جب تمکو مجھسے حدیث روایت کی جاوے اور تم اوسے مخالف پاؤ اور نہ پہچانو پس مت
مانو۔ اسواسطے کہ مین ایسی بات نہین کرتا کہ جو مخالف ہو اور پہچانی نجاوے یعنی قرآن مجید کی موافق
مین بات کرتا ہون جو مخالف ہو اوسی جان لو کہ میری بات نہین ہی اوسے مت لو۔ اور
احمد اور بزار نے سند صحیح سے موافق شرط کی مرفوعاً ابی حمید او ابی اسید سے اسطرح روایت کی ہے
اذا سمعتم الحدیث عنی تعرفہ قلوبکم وتلین لہ اشعارکم وابشارکم وترون انہ منکم
غیر بعید۔ او منکم قریب فانا اولیٰکم بہ واذا سمعتم الحدیث عنی تنکرہ قلوبکم وتنفر
اشعارکم وابشارکم وترون انہ بعید منکم فانا ابعدکم منہ ۱۲
یعنی جب تم کوئی حدیث میری سنو تمہارے دل اوسے پہچانین اور تمہارے شعور اور دریافت اسکی
طرف مائل ہون اور تم دیکھو کہ وہ تمہاری فہم و دریافت سے قریب ہی پس مین تمسے اولیٰ ہون
یعنی کہا ہے اوسے مانو اور جب تم کوئی حدیث میری سنو ایسی حدیث کہ تمہارے دل اسکا انکار
کرین اور تمہاری فہم و دریافت مخالف ہو اور تم جانو کہ یہ بات تمسے بعید ہی پس مین بھی اوس سے
بعید ہون یعنی میرا کہا ہوا اوسے مت سمجھو ۱۲ پس ان حدیثون سے اچھی طرح ظاہر ہو گیا کہ
حدیث اذا روی لکم عنی حدیث الخ جسکو اصولیان شافعیہ نے استدلال مین نقل کیا ہے

بالمعنی صحیح ہے اور موید اسکی روایتین امام بخاری - امام احمد بن حنبل - حکیم ترمذی صاحب
نوادر الاصول - اور محدث مسند بزار مین جو اوپر مذکور ہوئین (موجود ہین) لہذا یہ حدیث موضوع نرہی
علامہ تفتازانی محدث اور محقق شخص ہے باوجود قول یحیی ابن معین کے جو اوسے خود نقل
کیا ہے اگر کوئی دلیل اسکی صحت کی نہوتی محل استدلال مین نہ لاتا - پس اعتراض مولوی حمید اللہ
صاحب کا باطل ہے حنفیون پر اسوجہ سے کہ وہ اپنی قاعدہ کی دلیل مین نہین لائے اور
شافعیون سے اسطرح پر کہ یہ حدیث دراصل موضوع نہین لہذا دونو مذہب کے فقہا اس اعتراض
سے بری ہین - قطع نظر اسکے خود مولوی حمید اللہ صاحب اپنے رسائی فہم اور خوبی تحقیق سے
سے قائل ہین کہ حدیث رسول اللہ صلعم کی صحیح غیر منسوخ معارض کتاب اللہ نہین ہو سکتی چونکہ
اپنے قول مین صحیح غیر منسوخ کی قید لگائی ہے جس سے یہ ظاہر ہی کہ جو حدیث صحیح نہوگی یعنی
موضوع ہو یا ضعیف ہو یا صحیح ہو غیر منسوخ نہو وہ مخالف ہوگی - پس صورت اول مین - فما وافق
فاقبلوہ یعنی حدیث صحیح غیر منسوخ اور صورت ثانی مین یعنی صحیح نہو غیر منسوخ نہو فما خالف فردوہ
ثابت ہوا - پس جو حدیث صحیح اور غیر منسوخ ہوگی وہ مخالف نہین ہوگی اوسکی موافقت
کی قاعدہ اصول مین مذکور ہین موافقت کرینگی - اس پر یہ بحث کرنا اور اپنی کج فہمی سے
یہ سمجھنا یا بالغرض دہوکہ اہل اسلام کو یہ دکہانا کہ یہ قاعدہ اصول کا غلط ہے دلیل اسکی
موضوع حدیث ہی اسپر کوئی قاعدہ اصول کا قایم نہین ہو سکتا اغوای عوام دور از کار ہے

۵ دعوی کیا تہا گل نے مثل تیری رنگت بو کا ٭ دہولین صبا نے مارین غنیم نے منہ پہ تہو کا

قولہ اور درمختار مطبوعہ نولکشور کے مقدمہ مین صفحہ ۴ یہ حدیث لکہی ہے عنہ علیہ السلام
ان آدم افتخر بی وانا افتخر برجل من امتی اسمہ نعمان وکنیتہ ابو حنیفہ
ہو سراج امتی ۱۲ یعنی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام نے میرے ساتھ فخر کیا اور

مین اپنی امت کی ایک شخص کے ساتھ فخر کرتا ہون جسکا نام نعمان ہے اور کنیت ابوحنیفہ ہوگی
وہ میری امت کا چراغ ہے۔ حالانکہ تدریب الراوی صـ١٠١ اور مجمع البحار صـ٥١٥ جلد ٣ اور میزان الاعتدال
صـ٣٢٥ جلد ٢ وغیرہ مین صاف لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے مگر علامہ علاء الدین مولف در مختار
نے بڑی دلیری اور بے تکلفی سے اس حدیث کو لکھکر یون کہدیا ہے کہ ابن جوزی کا اس
حدیث کو موضوع کہنا تعصب کی وجہہ سے ہے **اقول** فقہاے عظام و محدثین کرام و صوفیاے
والا مقام نے فضائل اعمال و مناقبات مین نقل حدیث مین خود تساہل کیا ہے اور یہ قاعدہ
مقرر فرمایا ہے یجوز عند العلماء التساہل فی اسناد الضعیف دون الموضوع من غیر بیان
ضعفہ فی المواعظ والقصص وفضائل الاعمال الا فی صفات اللہ تعالی واحکام الحلال والحرام
یعنی جائز ہے علما کے نزدیک آسانی کرنا یعنی روایتون مین بہت چھان بین نکرنا ضعیف حدیث
مین جو موضوع نہو بلا بیان ضعف کی۔ مواعظ۔ اور قصص۔ اور فضائل اعمال مین یعنی ان باتون مین
تسلیم کرنا اور معتبر رکھنا جائز بتایا ہے بلکہ ایسا کیا ہے۔ بخلاف صفات اللہ تعالی اور احکام
حلال و حرام کی کہ اونمین اچھی طرح چھان بین روایت مین کرتے ہین چنانچہ احمد بن حنبل رح نے کہا
اذا روینا فی الحلال والحرام شددنا واذا روینا فی الفضائل ونحوها تساہلنا یعنی جب
جب ہم حلال و حرام مین حدیث روایت کرتے ہین اوسکی راویون کی تحقیق مین سختی کرتے
اور فضائل وغیرہ کی روایت مین بہت جرح قدح راویون پر نہین کرتے ضعیف روایت کو تسلیم کرتے
ہین اور حافظ ابن عبد البر نے کہا احادیث الفضائل لا تحتاج فیہا الی من یحتج بہ یعنی احادیث
فضائل مین ہم محتاج ایسے راویون کی نہین ہوتی جو قابل حجت تسلیم کیے جاوین۔ یعنی روایات
ضعیف اور مجروح قبول کرتے ہین احمد حلبی نے انسان العیون مین لکھا ہے لا یخفی ان السیر
تجمع الصحیح والسقیم والضعیف والبلاغ والمرسل والمنقطع والمعضل دون الموضوع

یعنی یہہ بات علم والون پر پوشیدہ نہین کہ علم تواریخ مین احادیث صحیح سقیم ضعیف - بلاغ - مرسل منقطع معضل - سوای موضوع کے سب طرح کی جمع کی جاتین ہین اور اوسمین کلام نہین کیاجاتا فضائل و مناقب مین سوای موضوع کی سب قسم کی حدیثین تسلیم کرتے ہین اور جرح قدح راویون پر نظر نہین کرتے نظر برین مولوی حمید اللہ صاحب کا علامہ علاءالدین مولف درمختار پر اعتراض بیجاہے کیونکہ حدیث مدح امام ابوحنیفہ سراج امتی کی مختلف عنوان اور مختلف الفاظ سے متعدد طرق پر مورخین اور اصحاب سیر نے روایت کی ہے چنانچہ اوس مقبول کتاب مین جسکو سُننے کی واسطے آنحضرت صلعم تشریف لائے یعنی تاریخ خطیب بغدادی مین کئی سلسلون سے مروی ہی جسسے بخوف طوالت صرف دو سلسلہ سند کے یہان مذکور ہین انا الحسن بن عثمان الواعظ انا جعفر بن محمد الواسطی - انا القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی وابو عبداللہ احمد بن محمد بن علی القصری قالا حدثنا ابو زید الحسین ابن الحسن بن علے بن عامر الکندی بالکوفۃ انبا ابو عبداللہ محمد بن سعید المروزی انبا سلیمان بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر انبا بشر بن یحیی اخبرنا الفضل بن موسی السینانی عن محمد بن محمد بن عمر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رض عن رسول اللہ صلعم قال ان فی امتی رجلا وفی حدیث القصری - یکون فی امتی رجلا اسمہ النعمان وکنیتہ ابوحنیفۃ ہو سراج امتی ہو سراج امتی ہو سراج امتی ۱۲

قال الخطیب اخبرنا احمد بن عمر بن نوح النہروانی ہذا من اصل کتابہ انبا ابو بکر محمد بن اسحق القطیعی حدثنی ابو احمد محمد بن حامد محمد بن ابراہیم السلمی انبا محمد بن یزید عبد اللہ السلمی انبا سلیمان بن قیس عن ابی المعلی بن مہاجر عن ابان عن انس قال قال رسول اللہ صلعم سیاتی من بعدی رجل یقال لہ النعمان ویکنی ابا حنیفۃ لیحیین دین اللہ

وسنتی علی یدیہ ۱۲ **قال الخطیب** لم اکتب ھذا الحدیث الا من ابن الرحیم انتہی پس روایت اول
مین لفظ سراج امتی مذکور ہے چونکہ اوسکی سلسلہ سند مین ابوعبد الله محمد بن سعید مروزی راوی
مجروح اور متہم ہے اسلئے اس حدیث کو موضوع گمان کرلیا اور علامہ ابن جوزی نے بے تکلف
موضوع کہدیا کیونکہ جب صحیح اور حسن حدیثون کو موضوع بتاتے ہین ابن جوزی بڑے دلیر ہین
ضعیف کو موضوع کہدینا اونکے نزدیک کیا بات ہی اگرچہ دوسرے سلسلون مین محمد بن
سعید مروزی راوی نہین ہے جو موضوع ہونے کا گمان صحیح ہو اور اوسکی قائل کو مصیب کہا
جاوی - اور یہ نہین ہوسکتا کہ کسی راوی کے اتہام وضع پر کسی حدیث کو موضوع کہین تو دوسری
روایت بہی جو اور راویون نے روایت کی ہو وہ بہی موضوع ہوجاوے شوکانی فوائد مجموعہ
مین لکہتے ہین وحکم ابن الجوزی بکونہ موضوعا من حدیث علی لاینافی
ثبوتہ من حدیث غیرہ کما ھو معروف من اصطلاح اہل الفن یعنی حکم کرنا ابن جوزی کا حدیث خلاصہ
کو روایت علی سے کہ یہ موضوع ہے اوسکے ثبوت کو جو اور روایت سے ہو نفی نہین کرتا یعنی وہ
موضوع نہوگی جو اصطلاح اہل فن حدیث مین مشہور ہے جس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کسی طرق
پر بوجہ اتہام راوی حدیث کو کسی محدث نے موضوع کہا تو اور دوسری طرق سے وہ حدیث
مروی ہو موضوع نہین ہوگی بلکہ اوس متہم شخص کی روایت کی تقویت ہوگئی اور ثبوت
اصل پر حکم وضع کا جاتا رہیگا چونکہ اس حدیث سراج امتی کی جملہ طرق پر محدثین نے کچہہ نہ کچہ کلام
کیاہے اسلئے اوسکی ضعیف ہونے کی خود ناقلین بہی قائل ہین مگر محل فضائل و مناقب مین
بقاعدہ مقررہ جسکا ذکر اوپر ہوچکاہے نقل کرتے ہین علامہ علاء الدین نے بعد نقل اس حدیث
کی یہ عبارت لکہکر لانہ روی بطرق مختلفہ اسی کی طرف اشارہ کیاہے جس سے ظاہر ہے
کہ اونکا دعوی الشرطیہ شیخین اس حدیث کی صحت کا نہین ہی بلکہ موضوع ہونیکا انکار ہے جسکی شرح مین

امام طحطاوی نے اس کو واضح کرکے اسطرح بیان کیا قوله بطرق مختلفة ای باسانید متعددة
فلا اقل من ان یکون ضعیفا لا موضوعا علی ان الضعیف اذا کثرت
طرقه ارتقی الی مرتبة الحسن فلذا ادعی ان هذا الحدیث حسن لکثرة طرقه
یعنی قول صاحب درمختار کا طرق مختلفہ سے مراد اوسکی اسانید متعددہ ہین پس غایت امر یہ ہوا کہ
یہ حدیث ضعیف ہی موضوع نہین اور جب ضعیف کی طرق کثیرہ ہون تو وہ مرتبہ حسن پر پہنچتی ہے
اسی واسطے دعوی کیا گیاہے کہ بوجہ کثرت طرق روایت کی یہ حدیث حسن ہے اور محقق شامی
نے اسکی شرح مین یہ لکھا قوله وردی بطرق مختلفة العدد تبسطها العلامة طاش کبری مشیرا بالله اصلا فلا اقل من ان یکون ضعیفا
یعنی قول اوسکا بطرق مختلفة اسکو علامہ طاش کبری نے واضح کرکے بسط سے بیان کیا ہے اس سے
اشارہ ہے کہ اس حدیث کی اصل ہے غایت یہ ہی کہ ضعیف ہونے پر قابل قبول ہے کیونکہ اسپر
کوئی اثبات حکم شرعی مرتب نہین یعنی مناقب فضائل مین حدیث ضعیف کو تسلیم کرتے ہین پس
علامہ علاءالدین نے بے اصل بات نہین لکھی اور بلا تحقیق بڑی دلیری اور بے تکلفی سے ابن
جوزی کی تعصب کو ظاہر نہین کیا علامہ ابن جوزی کی اس غضب پر کہ احادیث صحیحہ اور عین
صحاح ستہ کو بھی موضوع بتایا ہے اور اونکی اس کرتوت پر علمائے علاوہ تعصب کے جو الفاظ
اونکی نسبت لکھی ہین اونکو بھی ملاحظہ کرو۔ حدیث صلوة التسبیح کو ابن جوزی نے موضوع بتایا
شوکانی نے فوائد مجموعہ مین اوسکی نسبت یہ لکھا قال السیوطی فی اللآلی ما حاصله انه اخرج
حدیث ابن عباس ابوداؤد وابن ماجة والحاکم وحدیث رافع اخرجه الترمذی وابن ماجة
وقال ابن حجر لا باس باسناد حدیث ابن عباس وهو من شرط الحسن
فان له شواهد تقویه وقد اساء ابن الجوزی بذکره فی الموضوعات وقد رواه ابوداود من حدیث
یعنی جلال الدین سیوطی نے لآلی مین کہا جسکا حاصل یہ ہے کہ حدیث ابن عباس کو ابی داؤد

اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور حدیث رافع کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ اور ابن حجر نے کہا کہ حدیث ابن عباس کی سند لا باس بہ ہے اور یہ غرض حدیث کی حسن ہونے کی ہے اور اوسکے شواہد ہین جو اوسکی تقویت کرتے ہین اور بیشک برا کیا ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات مین ذکر کیا حالانکہ ابی داؤد نے ابن عمر سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور تحت ذکر حدیث من مات فی احد الحرمین استوجب شفاعتی۔ قال فی اللآلی افرط ابن الجوزی فی ایراد ھذین الحدیثین فی الموضوعات ۱۲

یعنی بڑی زیادتی ابن جوزی نے کی جو ان دونون حدیثون کو موضوعات مین لایا۔ اور بعد ذکر حدیث من قال للمدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ۔ لکھا ہے قال ابن حجر فی القول المسدد اخطا ابن الجوزی فان یزید وان ضعفہ بعضھم من قبل حفظہ فلا یلزم ان کل ما یحدث [illegible] موضوع ویشھد لہ ما فی الصحیح البخاری وغیرہ

یعنی ابن جوزی نے بڑی خطا کی۔ بیشک یزید راوی کو اگرچہ بعضون نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے مگر یہ لازم نہین آتا کہ جو حدیث وہ حدیث کرے موضوع ہو اور اسکا شاہد صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے۔ اور بعد ذکر حدیث غلاء السعر بالمدینۃ۔ لکھا ہے قال ابن حجر اغرب ابن الجوزی فاخرج ھذا الحدیث فی الموضوعات وقال ھذا حدیث لا یصح وقد رواہ ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی والبزار وابو یعلی واسنادہ علی شرط مسلم وصححہ ابن حبان والترمذی وعند ابن ماجۃ والبزار ونحوہ عن ابی سعید باسناد حسن ۱۲

یعنے ابن حجر نے کہا یہ بڑی غریب بات ابن جوزی نے کی اس حدیث کو موضوعات میں لایا اور کہدیا کہ یہ حدیث صحیح نہین۔ اور بیشک اس حدیث کو ابی داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی اور بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور سند اسکی مسلم کی شرط پر ہے اور ابن حبان

اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا اور ابن ماجہ اور بزار وغیرہ نے ابی سعید سے بواسطہ سند حسن روایت کیا۔ اور بعد ذکر حدیث الربا سبعون بابا کے لکھا۔ ولم یصب ابن الجوزی بادخال هذا الحدیث فی الموضوعات فان المذکور قد احتج به اهل الصحیح وقد وثقه جماعة ۱۲

اور اچھا نہین کیا ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین داخل کیا حالانکہ حدیث مذکورہ سے اہل صحیح نے حجت پکڑی اور بیشک توثیق کی اوسکی ایک جماعت نے باقی اور صدہا حدیثین اسیطرح باوجود اونکی صحت کی ابن جوزی موضوعات مین لایا ہے اور اسائہ۔ افرط۔ اخطاء۔ اغرب۔ لم یصب۔ وغیرہ الفاظ علامہ ابن جوزی کی شان مین جلال الدین سیوطی ابن حجر شوکانی وغیرہ نے استعمال کئی انکو کیا منصب تہا کہ بے تکلفی اور بڑی دلیری سے ایسے سخت الفاظ کہدی۔ اگر ان حضرات کو ایسے الفاظ کہنے اور لکہنے کا منصب ہے تو علامہ علاؤالدین نے ابن جوزی کی صریح تعصب پر کہ جسکی دلیل موجود ہی تعصب تہا یا تو کیا قصور کیا۔ دیکھو امام ابو یوسف کو علامہ ابن جوزی پہچانتے بہی نہین اور صدہا جگہ انکا ذکر ہی کرتے ہین حدیث ما کروا بالصدقة کے راویون مین امام ابو یوسف ہین لکھتے ہین فیه ابو یوسف لا یعرف ۱۲ یعنے اس کی روایت مین ابو یوسف ہین اور وہ پہچانے نہین جاتے جسکا جواب جلال الدین سیوطی یہ لکھتے ہین۔ قلت اخرجه البیهقی فی الشعب و ابو یوسف هو القاضی المشهور صاحب ابی حنیفة وله شاهد من حدیث علی اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسند ضعیف یعنی مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی اور ابو یوسف قاضی مشہور صاحب ابو حنیفہ ہین اور اس حدیث کا شاہد حدیث علی ہی جسکو طبرانی نے اوسط مین سند ضعیف سے روایت کیا ہی۔ اب خیال کرو اس سے زیادہ اور کیا تعصب ہوگا کہ امام ابو یوسف کو لا یعرف کہکر حدیث کو موضوع بنادیا۔ حالانکہ اونکی

روایت بیہقی مین اور اوسکا شاہد طبرانی مین موجود ہے اسیوجہسے علامہ علاؤ الدین نے
ابن جوزی کی تعصب کو ظاہر کیا پس جو شخص اسکو نہ سمجھے اور رد اوٹہا الزام قایم کرے
یہہ اوسکی ناانصافی و بدباطنی ہے ؎

سیہ روئی نہ لیجا حشر مین دنیای فانی سے ✤ سیہ نامہ کو دہوای بے خبر اشکون کی پانی سے

قولہ جب یہ حال ہی کہ علامہ سعد الدین تفتازانی جیسے نامی گرامی عالم حنفی توضیح وتلویح جیسے
اعلی درجے کی کتاب اصول فقہ مین موضوع حدیث لکہدین اور یون ہی کہدین کہ یہ حدیث
بخاری مین ہی اور علامہ علاؤ الدین جیسے نامی عالم حنفی درمختار جیسے مشہور کتاب کے مقدمہ
مین موضوع حدیث لکہکر اوسکی صحیح ہونے پر ایسا زور دین کہ موضوع کہنے والے کو متعصب
قرار دین تو حنفی مذہب کی کس کتاب اور کس عالم پر معتمد ہونے کا بہروسہ کیا جاوے۔

اقول۔ علامہ سعد الدین۔ تفتازانی نامی گرامی عالم شافعی المذہب نے تلویح مین جو
حدیث بالمعنی قاعدہ تعریض مین لکہی ہے موضوع نہین اوسکا صحیح ہونا اور امام بخاری کا
روایت کرنا مع دیگر اسانید وحوالہ مذکور ہوا یہ الزام لگانا اون پر جہوٹ ہے۔ اور علامہ
علاؤ الدین کا درمختار مشہور کتاب مین حدیث سراج امتی کا لکہنا اوسکی پوری کیفیت اوپر کے
قول مین گذری اونکی نسبت اتہام لگانا کہ موضوع حدیث کے صحیح ہونے پر زور دیا ہے۔
باطل اور دعوی غلط ہے۔ لہذا حنفی مذہب کی جملہ کتب مشہورہ اپنی اپنی درجہ مین مقبول
اور علماے متعمدین کی تنقید وتحقیق پر علی قدر مراتب اعتماد ہے ؎

بے زبان ہے بدزبان سوسن ✤ اس چمن مین کسے مجال سخن

قولہ چنانچہ مولوی عبد الحی صاحب مرحوم لکہنوی نے بہی رسالہ نافع کبیر مقدمہ جامع صغیر
صـ۱۳ مین لکہا ہی فکم من کتب معتمدۃ اعتمد علیہ اجلۃ الفقہا مملو

من الاحادیث الموضوعة ولاسیما الفتاوی فقد وضح لنا بتوسیع النظر ان اصحابهم وان کانوا من الکاملین لکنهم فی نقل الاخبار من المتساھلین
یعنی کتنی ہی ایسے مستند کتابین جنپر بڑی بڑی فقہانے اعتماد کیاہے موضوع حدیثون سی بہری ہوئی ہین خصوصًا فتاوی یعنی ان مین اور بہی زیادہ ہین اور تلاش اور تحقیق کرنے سے ہمکو یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان کتابون کی مصنف اگرچہ بڑے بڑے کامل علماء تہے لیکن حدیث کی روایتون مین غفلت کرنے والے تہے **اقول** مطلب مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کا یہ ہے کہ بہت سی کتب معتمدہ اہل حدیث پر اجلہ فقہائے اعتماد کرکے حدیثین نقل کین اور اون محدثین معتمد کی اسانید منقولہ مین جہان ہین انکی اس خیال سے کہ محدث مشہور نے جس سند سے اپنی کتاب مین حدیث نقل کی ہی ضرور وہ قابل اعتبار ہے یہ خیال نہین کیا کہ وہ احادیث موضوعہ سے بہری ہوئی ہی اور خاصکر اہل فتاوی کے بالکل محدثین کی بہروسہ پر اپنی فتاوان مین ان حدیثون کو نقل کیا اونہین یہ چاہیئے تہا کہ اون معتمد محدثین کی روایت پر اعتماد نکرتے اور اوس سند کو اپنی طور پر بہی جانچ کرتے تا نقل اخبار مین تساہل نہوتا چنانچہ اگلی عبارت مین مویداس معنی کی وضح کرکے اسطور پر بیان کیا لم یوردوا ما اوردوا مع العلم بکونھا موضوعا بل ظنوہ مرویا واحالوا نقد الاسانید علی نقاد الحدیث لکونھم اعتنوا عن الکشف الحثیث اذلیس من وظیفتھم البحث عن کیفیة روایة الاخبار انما ھو وظیفة حملة الآثار فلکل مقام مقال ولکل فن رجال ۱۲ یعنے فقہائے جو حدیثین اپنی کتابون مین نقل کی ہین موضوع سمجھکر نہین کین بلکہ اونکا گمان یہ ہوا کہ اس حدیث کو فلان فلان محدثین نے روایت کیاہے اسلئے نقد اسانید کو اونکی ہی رکہہ پر چہوڑا اور خود اوسکی سند پر بحث نہین کی اس خیال سے کہ اون محدثین نے اوسکی کشف حالت پر اچہی طرح بحث کرلی ہے جس سے

بے پرواہی ہوگئی پس کیا ضرورت ہے کہ اب اوسکی سند مین بحث کرین کیونکہ کیفیت حال روایت و اخبار کا کام جامعین حدیث کا ہے اور فقہا کا کام اون آثار کو لیکر صورت عمل مین لانا ہی کیونکہ ہر چیز کی گفتگو کا مقام جدا ہے اور ہر فن کے لوگ علحدہ ہین پس درحقیقت یہ اعتراض کتب جامعین حدیث پر ہے جیسے بیہقی دارقطنی مستدرک ابن ماجہ ابن خزیمہ صحیح ابن حبان تاریخ بخاری مسند دارمی وغیرہ کہ باوجود تعلاوی انکی جامعین کے پہر بھی احادیث موضوعہ جمع کردین اور فقہا نے اونکے اعتبار پر اپنی کتابون مین درج کردیا جو ظاہر بین بدطینتون نے اسکا فقہا پر اعتراض کیا کہ ضعیف اور موضوع روایتین فقہا نے اپنی کتابون مین لکھین اور غفلت کی۔ اسی بنیاد پر علامہ ابن جوزی وغیرہ نے صدہا حدیثون کو باوجود اوسکی صحت کے ادنی شبہہ پر موضوع لکھدیا اصح الکتب صحیح بخاری اور صحیح مسلم و دیگر صحاح مین موضوع حدیثین نکالدین چنانچہ جلال الدین سیوطی نے اونکی تفصیل لکھی اور تین سو حدیثون کی تعداد پر تعاقب کیا مسند احمد مین اڑسٹھ حدیثین موضوع بتائین اور ضعیف کا شمار نہین چنانچہ ذہبی سیر النبلا مین لکھتی ہین فی مسند احمد جملۃ من الاحادیث الضعیفۃ مما یسوغ نقلها ولا یجب الاحتجاج بها وفیہ احادیث معدودۃ شبیہ موضوعۃ لکنها قطرۃ فی بحر۔ یعنے مسند احمد مین بہت سے احادیث ضعیفہ ہین کہ حجت اور دلیل مین لانا درست نہیں اور کتنی حدیثین بصورت موضوع ہین لیکن وہ بہت نہین ایسے ہین جیسے دریا مین قطرہ اور سنن ابی داود مین نو جامع ترمذی مین تیس سنن نسائی مین دس ابن ماجہ مین تیس ۳۰ مستدرک مین ساٹھ بیہقی ابن خزیمہ صحیح ابن حبان دارقطنی تاریخ بخاری مسند دارمی موطا امام مالک وغیرہ مین صدہا تک نوبت پہونچی پہر بتلائے کہ کس کتاب پر فقہ کی ہو یا حدیث کی پورا بہروسا ہو اور اوسکو منزل من الله مانکر اور اوس کے جامع اور مصنف کو رسول سمجھکر جو خطا کا شبہہ نہ آسکے اعتماد کیا جاوے۔

جناب من اعتراض ہی کوئی نہین بجا بشریت ہے - لاکہون اور ہزارون حدیث و آثار مین سعی اور کوشش کرکے حتی الامکان صحیح نکالنا انہین بزرگو نکا کام تہا جسکا مجموعہ بنایا اور فقہا کرام نے استنباط مسائل کا اون سے کام لیا اور اگر کوئی اتفاقاً ہزار مین ایک دو حدیث و اثر یا قول ضعیف و موضوع نکلی ممکن ہے یہ لوگ معصوم نہی جسکو مابعد کی شارحین و متخرجین نے شروح اور تخاریج مین صاف کردیا اگر کوئی کوتاہ بین اپنی بے دینی سے ان نوادرات پر - اکثر کو چہوڑ کر اعتراض کرے یا پایہ اعتبار سے اون بزرگون کی تصنیف کو گرادے یہ صریح گمراہی ہے نعوذ باللہ منہا - پس کتب فقہ اپنی درجہ مین اور کتب حدیث اپنی درجہ مین سب معتمد اور لایق اعتبار ہین جو حدیث یا قول مخدوش ہے اوسکا ماننا ضرور نہین نہ یہ کہ کوئی کتاب فقہ یا حدیث قابل اعتبار اور بہروسہ کی نہین رہی ؎

دور اتنی رہے محرومی قسمت سے کہ تم ٭ سمجہے ہندی مضمون کو بہی بتان فرخار

قولہ پس حنفی مذہب کی حالت مولوی احمد علی صاحب کی زبانی جمع خرچ کے حساب سے تو ایسی ہے کہ سب مذہبون مین سے اعلیٰ اور افضل اور پکا اور مضبوط ہے اور علامہ علاء الدین مصنف درمختار کی تعریف کی رو سے ایسی ہی کہ اسلام کے اندر قرآن شریف کی بعد سب سے بڑا معجزہ اسلام کا مذہب حنفی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی باوجودیکہ پیغمبر ہین مگر آخر زمانے مین جب دنیا مین آوینگے تو معاذ اللہ حنفی مذہب ہی کی تابعداری کرینگے جیسا کہ درمختار کے مقدمہ ص مین صاف لکہا ہوا ہے اقول چاند پر خاک ڈالنے سے نہین پڑتی مولوی حمید اللہ صاحب کی باطل کرنے سے مذہب حنفی باطل نہین ہوتا - مولوی احمد علی صاحب کی زبانی جمع خرچ سے آج افضلیت اور پختگی مذہب حنفی کی معلوم نہین ہوئی جو کہا جاوے کہ اس مذہب کے مداح و ثنا خوان مولوی احمد علی ہوے بارہ سو برس سے

ثبوت تہا۔ علامہ علاء الدین نے درمختار میں مذہب حنفی کو معجزہ اسلام بعد القرآن بتایا کیا
گناہ کیا پہلے سے ہی ایسا کہتے اور لکھتے آئے بلکہ مزید بران جو شخص مذہب حنفی کا دشمن
امام ابوحنیفہؒ کا مخالف ہو اوسی سنت جماعت ہی نہیں بتایا امام ابوحنیفہؒ بیشک اس امت
پر اللہ کی رحمت ہے اور بہت بڑا معجزہ اسلام جسکی شہادت اقوال تابعین اور تبع تابعین سے
بسلسلۂ اسانید موجود ہیں اخبرنا محمد بن القاسم انا السری بن یحیی انبا
شعیب بن ابراہیم قال قال لی عبد العزیز بن ابی رواد بیننا وبین الناس ابوحنیفۃ
فمن احبہ وتولاہ علمنا انہ من اہل السنۃ ومن ابغضہ علمنا انہ من اہل البدعۃ ۱۲
یعنی شعیب بن ابراہیم نے کہا کہ مجھسے عبد العزیز بن ابی رواد نے کہا ہمارے اور لوگوں کے
درمیان ابوحنیفہؒ ہیں جس شخص نے ابوحنیفہؒ کو محبوب اور دوست رکھا ہمنے جانا کہ وہ
اہل سنت سے ہے اور جس شخص نے آپ سے بغض رکھا ہمنے جانا کہ یہ بے دین بدمذہب
ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد مکی نے موفق میں اخبرنا الحسن بن ابی بکر انا القاضی
ابونصر احمد بن محمد البخاری سمعت محمد بن خلف سمعت محمد بن سلمۃ یقول قال
خلف بن ایوب صار العلم من اللہ تعالی الی محمد صلعم ثم صار الی اصحابہ ثم صار الی التابعین
ثم صار الی ابی حنیفۃ واصحابہ فمن شاء فلیرض ومن شاء فلیسخط ۱۲
یعنی محمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ کہا خلف بن ایوب نے پہونچا علم اللہ تعالے سے طرف محمد صلعم کے
پہر پہونچا طرف صحابہ رسول اللہ صلعم کی پہر طرف تابعین کی پہر طرف ابی حنیفہؒ اور اون کے
اصحاب کی پس جو شخص چاہے راضی ہو اور جو چاہے ناراض ہو۔ روایت کیا اس حدیث کو مناقب
موفق میں خطیب بغدادی نے۔ انبانا الحسن بن یزید انبانا عبد العزیز بن محمد قال ہارون
بن عباس بن الہیثم بن خالد انا ابن المبارک یحدث عن ابی حنیفۃ فتکلم رجل حضر المجلس

فیہ فقال عبداللہ علی وجہ الغضب آیش تریدون منہ آیش تریدون منہ
من رفعہ اللہ فہو الرفیع ومن اختارہ اللہ فہو المختار لو رأیتہ لعرفت ان اللہ
خلقہ رحمۃ لہذہ الامۃ وقال یا قوم اکثرتم علینا من لم یجالس ابا حنیفۃ ولم ینظر
فی علمہ فہو محروم ناقص ۱۲ یعنے کہا ہارون بن عباس نے کہ ہمکو عبداللہ بن مبارک امام
ابوحنیفہؒ سے حدیث کرتے تہے ایک شخص نے جو حاضر مجلس تہا امام ابوحنیفہؒ کی شان مین کلام
کیا پس عبداللہ نے غصہ کرکے کہا تم لوگ آپ سے کیا چاہتے ہو کیا ارادہ رکہتے ہو۔ اسیطرح
تین بار کہکر کہا جس شخص کا اللہ تعالٰے مرتبہ بڑہاوے پس وہ بڑا ہے اور جسکو وہ پسند کرے وہ
مختار ہے اے شخص اگر تو اونکو دیکہتا پہچانتا کہ اللہ تعالی نے اونکو اس امت کے واسطے رحمت
پیدا کیا ہے۔ اور کہا اے قوم تم ہمارے پاس زیادہ آتی ہو جو شخص نہ بیٹہا امام ابوحنیفہؒ کے
پاس اور اوسنے نظر اونکی علم مین نہین کی وہ علم سے محروم اور ناقص ہے اخبرنا قاسم بن عباد
انبانا احمد بن عبداللہ السراج عن عبدان سمعت عبداللہ بن المبارک یقول
لولا مخافۃ ان انسب الی الافراط ما قدمت علی ابی حنیفۃ احدا وقال
لیس للعلماء غنیۃ عن ابی حنیفۃ ولو فی تفسیر الحدیث ۱۲ یعنے عبدان نے کہا مین نے سنا
عبداللہ بن مبارک کہتے تہے اگر اس بات کا خوف ہوتا کہ لوگ افراط کی طرف منسوب
کرینگے یعنے یون کہین کہ ابوحنیفہؒ کی طرف داری کرتے ہین تو مین ابوحنیفہؒ پر کسیکو مقدم نکرتا
اور کہا علما کو ابوحنیفہؒ سے بے پرواہی نہین ہو سکتی اگرچہ تفسیر حدیث مین ہو یعنی آپ کے
علم کی ہر شخص کو ضرورت ہے اگر حدیث کی نہین تو تفسیر حدیث ضرور لینا پڑیگی۔ انبانا علی بن
المحسن انبانا یعلی بن حمزۃ سمعت بشر بن یحیی سمعت ابن المبارک یقول علیکم
بالاثر ولا بد للاثر من ابی حنیفۃ فیعرف بہ تاویل الحدیث ومعناہ ۱۲ بشر بن یحیی نے کہا سنا

یمن نے ابن مبارک سے کہتے تھے حاصل کرو تم احادیث اور ضرور قول ابو حنیفہ کی تو کہ اوس سے
تاویل حدیث اور معنی اوسکی پہچانے جاتے ہین حدثنا احمد بن محمد البزاز انبا جعفر بن محمد
انبا الحسن بن جمعۃ قال سمعت شداد ایقول لولا من اللہ علینا بابی حنیفۃ
واصحابہ حیث بینوا ھذا العلم وشرحوا لم نکن ندری ما نختار ذلک
وما ناخذ بہ ۱۲ حسن بن جمعہ نے کہا مین نے سنا شداد سے کہتے تھے اگر ہمارے اوپر احسان
اللہ تعالی کا ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب سے نہوتا جو انہون نے علم کو بیان کیا اور اوسکی شرح کی
ہم نجانتے کہ کیا اوسمین سے اختیار کرین اور کیا چیز لین ۱۲ حدثنا سعد بن عبد اللہ المروزی
عن ابی الطیب طلحۃ بن الحسین الصالحانی عن ابی الفتح احمد بن محمد العطار
عن ابی احمد الحسن بن عبد اللہ العسکری باسنادہ عن ثابت الزاھد قال کان الثوری
اذا سئل عن مسئلۃ دقیقۃ یقول ما کان احد یحسن ان یتکلم فی ھذا الامر الا
رجل قد حسدناہ ثم یسئل اصحاب ابی حنیفۃ ما یقول صاحبکم فیحفظ الجواب ثم یفتی بہ ۱۲
یعنے ثابت زاہد نے کہا سفیان سے جب کوئی مسئلہ دقیق دریافت کیا جاتا تو وہ کہتے کوئی
شخص اچھا جواب دینے والا اس مسئلہ مین نہین تھا مگر وہ رجل جس سے ہم حسد کرتے تھے پھر اصحاب
امام ابو حنیفہ سے دریافت کرتے کہ تمہارے امام صاحب اسمین کیا کہتے ہین جب اون سے اوس کا
جواب پاتے یاد رکھتے اور پھر فتوی دیتے ۱۲ اخبرنا زید بن یحیی البلخی حدثنی اسحق بن اسرائیل
سمعت محمد بن عمر الواسطی یقول کان مالک بن انس کثیرا ما یقول بقول ابی حنیفۃ
ویتفقدہ وان لم یکن یظہرہ ۱۲ محمد بن عمر واسطے نے کہا کہ مالک بن انس اکثر فتوی دیتے
قول ابو حنیفہ پر اور اونکی اقوال کی تلاش رکھتے اگرچہ اس بات کو ظاہر نکرتے ۱۲ اخبرنا الفضل
بن بسام انبا اسمعیل بن اسحق انبا اسحق بن محمد قال کان مالک ربما

اعتبر بقول ابی حنیفۃ فی المسائل ۱۲ اسحق بن محمد نے کہا اکثر امام مالک قول
ابوحنیفہ کو مسئلون مین اعتبار کرتے ۱۲ حدثنا عبد اللہ بن عبید اللہ انبا ابو عبد اللہ
محمد بن اسلم سمعت یحیی بن اکثم یقول کان مالک ابن انس ثبتا فی الحدیث
واما الرای فکان النعمان بن ثابت احمد لدینا منہ ۱۲ یعنے محمد بن اسلم نے کہا
مین نے سنا یحیی بن اکثم سے کہتے تھے امام مالک ثقہ حافظ حدیث مین تھے لیکن فہم مسایل امام
ابوحنیفہ کی ہمارے نزدیک بہت پسند تھے اخبرنا احمد بن صالح سمعت اباعبد اللہ
بن الازہر یقول سئل خلف بن ایوب عن مسئلۃ فاجاب وذکر فیہ قول
ابی حنیفۃ وابی یوسف فقال لہ السائل فما قولک فیہ فقال خلف احکی لک
عن جبلین جلیلین تقول لی ما قولک فیہ یعنے ابوعبداللہ بن ازہر نے کہا خلف بن ایوب سے
مسئلہ دریافت کیا گیا اونہون نے جواب دیا اور اوسمین قول ابوحنیفہ اور ابویوسف کا
بتایا سائل مذکور یافت کیا تمہارا قول اسمین کیا ہے خلف نے کہا مین تجھکو دو پہاڑ لوگون کے
قول سے بتاتا ہون اور تو مجھسے کہتاہے کہ تیرا کیا قول ہے ۱۲ اخبرنا احمد بن محمد بن
موسی انبا ابراہیم بن محمد انا ابی سمعت ابا معاویہ قال کان اشیاخنا
یفتون ویہابون فاذا وافق فتیاہم فتیا ابی حنیفۃ سروا بذلک قلت من ہم قال
منہم ابن ابی لیلی یعنے ابراہیم بن محمد نے کہا مجھے میرے باپ نے خبردی کہ مین نے ابومعاویہ
سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ فتوی دیتے اور ڈرتے کہ فتوی ہمارا غلط ہو جب اونکا
فتوی امام ابوحنیفہ کی فتوی کی موافق ہوتا تو خوش ہوتے کہ ہمارا فتوی صحیح رہا۔ مین نے کہا وہ
شیخ تمہارے کونسے ہین اونہون نے جواب دیا اون شیخون مین سے ایک ابن ابی لیلی بھی ہین
حدثنا سہل بن خلف بن وردان سمعت عطاء بن موسی الجرجانی انبانا صدقۃ

سمعت عبد الرحمن بن مهدی قال کنت نقالا للحدیث فرأیت الثوری امیر المومنین فی
العلماء وابن عیینة امیر العلماء وشعبة عیار الحدیث وابن المبارک صراف الحدیث ویحیی بن
سعید قاضی العلماء وابا حنیفة قاضی قضاة العلماء ۱۲ یعنی صدقہ نے کہا مین نے
سنا عبد الرحمن بن مہدی سے اونہون نے کہا مین نے سنا عبد الرحمن بن مہدی سے اونہون نے
کہا مین حدیث کا ناقل تہا پس مین نے دیکہا سفیان ثوری کو علما مین امیر المومنین اور ابن عیینہ کو
امیر العلما اور شعبہ کو کسوٹی حدیث کی اور ابن مبارک کو حدیث کا صراف اور یحیی بن سعید کو علما
کا قاضی اور امام ابو حنیفہؒ کو علما کی قاضیونکا قاضی ۱۲ انبانا عبد الرحیم بن عبد الله انبانا الخلیل
بن نهد السمنانی انبانا هشام بن عبید الله سمعت کنانة یقول علم ابی حنیفة
کله مفهوم مستعمل وعلم غیره یدخل فیه حشو کبیر ۱۲
یعنے ہشام بن عبد اللہ کہتے ہین مین نے سنا کنانہ سے وہ کہتے تہے علم ابی حنیفہؒ کا سب سمجہا ہوا
عمل کیا جاتا ہے اور غیرون کا علم اوسمین بہت سے بہرت داخل ہے حدثنا محمد بن المهدی
قال علی بن نصر سمعت محمد بن عبد العزیز سمعت ابی یقول سمعت عبد الله
یقول قبح الله من تناول شیخا بسوء یعنی ابا حنیفة رح ۱۲ یعنے کہا عبد العزیز نے
سنا مین نے عبد اللہ سے کہتے تہے بد روکری اللہ اوس شخص کی جو برائی تا امحس کری امام ابو حنیفہ
کی ۱۲ انبانا احمد بن محمد الکوفی انبانا عبد الله بن ابراهیم انبانا الحسن الخلال سمعت
مزاحم بن داود بن علیة عن ابی البختری قال دخل ابو حنیفة علی جعفر بن محمد الصادق
فلما نظر الیه جعفر قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنة جدی صلعم بعد ما اندرست
وکان مفزعا لکل ملهوف وغیاثا لکل مهموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتهدیهم
الی الواضح من الطریق اذا تحیروا فلک من الله العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق

یعنی ابو البختری نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ حضرت امام جعفر صادق کے پاس آئے حضرت امام نے
انکی طرف دیکھ کر فرمایا مین تجھکو دیکھتا ہون کہ تو میرے جد امجد صلعم کی سنت کو زندہ کریگا
اور ہر پریشان کا تسلی دینے والا اور ہر غمگین کا فریادرس ہوگا اور متحیر لوگ جو راہ چوک گئی ہین تیرا
راستہ چلین گے اور جو لوگ راہ پانی سے حیران ہین وہ تجھسے سیدھا راستہ پاوینگے پس تجھکو اللہ کی
طرف سے مدد اور توفیق ہی یہانتک کہ تیرا راستہ اللہ والے چلین گے حدثنا عبد اللہ بن محمد انبانا
مکرم بن احمد انبانا ابن عطیۃ انبانا ابن سماعۃ انبانا ابو یوسف قال کان ابو حنیفۃؒ
فی المسجد الحرام یفتی الناس فوقف علیہ جعفر بن محمد ففطن لہ فقام ثم قال یا ابن رسول اللہ
صلعم لو شعرت بک اول ما وقفت ما رآنی اللہ اقعد وانت قائم فقال
لہ اجلس یا ابا حنیفۃ فاجب الناس فعلی ھذا ادرکت اٰبائی یعنے کہا ابو یوسفؒ نے
امام ابو حنیفہؒ کعبہ شریف مین لوگون کو فتوی دیتے تھے اور امام جعفر صادقؒ حلقہ مین کہڑے تھے جب
امام ابو حنیفہؒ نے دیکھا کھڑی ہوگئے اور کہنے لگے یا ابن رسول اللہ اگر مین جانتا کہ آپ کہڑے ہین اور
آپکے کھڑے ہونے کی اول مجھے اطلاع ہوتی تو یہ نہ ہوتا کہ مین بیٹھون اور آپ کہڑے رہین
حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ای ابو حنیفہؒ تم بیٹھو اور لوگون کو مسئلے بتاؤ مین نے اسی پر
اپنے اباؤ و اجداد کو پایا ہے یعنی اس وقت تعظیم کا میری خیال مت کرو جو کام تم کر رہے ہو
یہ میرے آبا و اجداد کا ہے تم اسکے لائق ہو کر فتوی دو جو مسئلہ لوگ دریافت کرین بتاؤ اخبرنا
عمر بن عاصم انبانا محمد بن یزید سمعت حماد بن قیراط سمعت یس الزیات وکان من فقہاء
اہل الحدیث یقول اصحاب الرای اعداء السنۃ اصحاب الرای اہل الاھواء فلما
ابو حنیفۃ و اصحابہ فانہم قاسوا علی السنۃ ۱۲ یعنے یسین زیات فقہائی اہل حدیث سے
تھے کہتے تھے اصحاب رای سنت کی دشمن ہین اصحاب رای اہل ہوا ہین لیکن امام ابو حنیفہؒ اور

۱۹

اونکے اصحاب یہ لوگ اہل رائی نہین ہین بیشک ان لوگون نے قیاس کیاہے سنت پر حدثنا
قیس بن ابی قیس قال محمد بن عبد العزیز سمعت محمد بن مزاحم اخی سہلا سمعت ابا حنیفۃ
یقول عجبت لقوم یقولون بالظن وان اللہ تعالی لم یرض لنبیہ صلعم
ذلک فقال تبارک وتعالی ولا تقف مالیس لک بہ علم ۱۲ محمد بن مزاحم کہتے ہین کہ
مین نے اپنے بہائی سہل سے سُنا اور وہ کہتے ہین مین نے امام ابوحنیفہؒ سے سُنا وہ کہتے تہے مجہے
اوس قوم سے تعجب ہے کہ ظنی بات کو کہتے ہین اور ظنیات پر عمل کرتے ہین باوجودیکہ اللہ تعالی اپنے
نبی صلعم کیلئے امورات ظنیہ پر راضی نہین اور یون ارشاد فرماتاہے ولا تقف الخ اور مت پیروی
کر جس چیز کا تجہکو علم یعنی یقین ہو اخبرنا الامام الاجل رکن الاسلام ابو الفضل عبد الرحمن
بن محمد امیرویہ الکرمانی قراءۃ علیہ بخوارزم عن ابیہ انا القاضی امام ابوبکر عتیق
بن داود الیمانی ان قال قائل لم قدمتم مذہب ابی حنیفۃ علی سائر المذاہب قلت لانہ اقدم
واقوم واسبق وادق واحصر واجمع واسہل وامنع وافرض واحفی
واحسب واعرب واصح واوضح ولانہ للکتاب اکثر موافقۃ وللسنۃ اشد مساوقۃ
وللصحابۃ اکثر اتباعا ومع السلف اوفر اجماعا۔ ولانہ اصلح سلفا
وارجح خلفا واعلم اصحابا واقطع جوابا واصح معانی وادق مبانی واثبت
اساسا واقوی قیاسا۔ الخ۔

اگر کوئی لکہنے والا یہ کہے کہ تمنے مذہب حنفی کو سب مذہبون پر کیون مقدم کیا۔ مین کہون گا
کہ مذہب حنفی زیادہ مضبوط اور پرانا ہے اور سب سے پہلا اور باریک نظر پر مبنی ہے اور
حصر مسائل اور جامعیت اور آسانی اور مانعیت غیر اسمین خوب ہے اور مقدم اور
فہم اور خلوص اور کفایت اور بے مشکلی اسکی ظاہر ہوئی ہے اور صحت اور وضاحت معنی

بہت اعلی ہے اسواسطے کہ قرآن شریف کی موافقت حدیث شریف کی پیروی آثار صحابہ
کا اتباع اسمین بہت ہے اور طریق اجماعی سلف کا مجموعہ ہے اور اسواسطے کہ سلف نے اسکو
اچھا جانا اور خلف نے رجوع کیا اور اصحاب علم اوسکی ماہر ہوے اور قطعی جواب اسمین موجود
ہین اور صحت معانی اور دقیق مطلب مین بے نظیر اور اپنی بنیاد مین قوی اور قیاس مین یکتا ہے
اب مولوی حمید اللہ صاحب بغور ملاحظہ فرماوین کہ یہ بیس حدیثین کتاب الانساب تاریخ
خطیب۔ کشف الآثار[۱] عبد اللہ بن محمد حارثی۔ مسند قاضی صیمری تلمیذ دارقطنی سے بسند
متصل موفق الدین[۵۳] بن احمد مکی خوارزمی نے مناقب مین نقل کی ہین جنمین۔ عبد العزیز بن رواد
خلف بن ایوب۔ عبد اللہ بن مبارک۔ شداد بن حکیم محمد بن عمرو اسلمی۔ اسحق ابن محمد یحیی بن اکثم
ابو معاویہ۔ عبد الرحمن بن مہدی۔ محمد بن عبد العزیز۔ امام محمد جعفر صادق۔ یاسین زیات
سہل۔ عتیق بن داود یمانی ان چودہ شخصون کی حدیثون سے مذہب حنفیہ کی مقبولی۔
افضلیت۔ یکتا پن سب سے اعلی مذہب۔ سب مذہبون سے اقدم۔ سب مذہبون سے زیادہ
قرآن وحدیث و آثار صحابہ کی مطابق ہونا ثابت ہو بلکہ روایت عبد العزیز وخلف بن
ایوب سے یہ بہی ثابت ہی کہ جو شخص مذہب حنفی کو برا کہے امام ابو حنیفہ پر طعن کرے وہ
بے دین اور بد مذہب ہی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جسقدر امامان مقتدای مذہب ہے تھے
سب امام ابو حنیفہ کی پیرو تھے اور موافق مذہب حنفی کی فتوی دیتے تھے اور اسیطرح عمل تھا
چنانچہ سفیان ثوری۔ ابن ابی لیلی۔ امام مالک۔ امام احمد بن حنبل۔ وکیع بن جراح۔
یحیی بن سعید قطان۔ عبد اللہ بن مبارک وغیرہ کی اقوال اسکی خود شاہد ہین۔ اور کئی جگہ یہ

---

[۱] عبد اللہ بن محمد حارثی او ستاد المتوفی ۳۴۰ھ[۵۲] مورخ خطیب ان سے روایت کرتا ہے اور ان کی حق میں صدوق
دار قطنی نے بتایا ۴۰۰ھ مین وفات پائی [۵۳] موفق الدین بن احمد مکی خوارزمی المتوفی ۵۶۸ھ جلال الدین سیوطی نے
بغیۃ الوعاۃ مین انکا ترجمہ لکہا ہے۔

حوالون اور سند سے مذکور ہوئے دیکھ لو۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ کے فتوے کو امام محمد جعفر صادق رحمتہ تسلیم کیا اور آپ کی یعنی ابو حنیفہؒ کی تعریف کی اور فرمایا کہ فتوی دو علی ہذا ادرکت اباۓ۔ اونکی موید قول فرمایا۔ اور امام صاحب نے خود یہ فرمایا کہ ظنیات پر حکم یقینی دینے والے پر مین تعجب کرتا ہون جس سے یہ معلوم ہوا کہ مین تحقیقی بات پسند کرتا ہون معاذ اللہ اگر مذہب حنفیہ ضعیف ہے تو کل مذاہب مقبولہ اہل سنت بدرجہ غایت ضعیف ہین جس سے یہ ثابت ہوا کہ دنیا مین کوئی مذہب سنت جماعت کا قوی اور صحیح نہین فقہا کی ہون یا اہل حدیث کی اسلئے فقہا عیال ابو حنیفہؒ ہین انہین کی اصول سے اونکی اصول قایم ہوئی اگر مذہب حنفی کی بنیاد ضعیف ہے تو بنا بر فاسد علی الفاسد وہ بھی باطل ہے۔ اور محدثین یا تو مقلد ہوئی جیسے امام نسائی شافعی امام ابو الحسن دار قطنی شافعی امام ابو بکر بیہقی شافعی حافظ ابو بکر خطیب شافعی۔ یہ ایسے لوگ تھے جنہون نے مذہب شافعی پر منت اور احسان رکھا چنانچہ بستان المحدثین مین ابو بکر بیہقی کی نسبت یہ لکھا ہے

منت و احسان او بر شافعی زیرا کہ در تصانیف خود نصرت بمذہب او نمودہ و تایید و نصرت او رواج این مذہب دوبالا گشتہ اور علی ہذا القیاس اور محدثین کی نسبت بھی اسی قسم کی اقوال موجود ہین بس یہ لوگ اہل حدیث کہلا کہلا مقلد امام شافعیؒ کی تھی امام بخاری امام مسلم یہ مجتہدین منتسبہ تھی یعنی مسائل فرعیہ مین اجتہاد خود کرنے والی۔ اور اصول مین شافعی مذہب کا لحاظ رکھنے والے تھے۔ چنانچہ تفصیل حافظ جلال الدین سیوطی نے مسئلہ اجتہاد کو یعنی مجتہد مطلق اور منتسب کو اسطرح بیان کیا ہے۔ ان الاجتہاد المطلق علی قسمین مطلق غیر منتسب کما علیہ الائمۃ الاربعۃ و مطلق کما علیہ اکابر اصحابہم الذین ذکرناہم ولم یدعوا الاجتہاد المطلق غیر المنتسب بعد الائمۃ الاربعۃ

الا الامام محمد بن جریر الطبری ولم یسلم لہ ۱۲ یعنے اجتہاد مطلق دو قسم ہے ایک مطلق
غیر منتسب جیسا کہ ائمہ اربعہ کا تہا دوسرے مطلق منتسب جیسے اونکے بڑے بڑے شاگردونکا
تہا جنکا پہلے ہم نے ذکر کیا ہے اور بعد ائمہ اربعہ کی اجتہاد مطلق غیر منتسب کا (یعنی کیسیکی طرف
اصول و فروع مین منسوب نہو بذاتہ اصول قایم کرکے فروع مسائل کا استنباط کرے) کسی نے
دعوی نہین کیا مگر امام محمد بن جریر طبری نے ایسا دعوی کیا اور کسینے اسکو نہین مانا اس سے
معلوم ہوا کہ مجتہد مطلق بعد ائمہ اربعہ کی اور کوئی نہین ہوا اور نہ کسینے اسکا دعوی کیا محمد بن
جریر طبری نے اجتہاد مطلق کا دعوی کیا تہا اوسکو علمای اہل سنت والجماعت نے تسلیم نہین
کیا۔ پس جسقدر علما و فضلا محدثین و فقہا ہوے چاہے بڑے درجہ کے جیسے امام بخاری۔
امام مسلم وغیرہ۔ یا چہوٹے درجہ کے ہون جیسے امام ترمذی امام طحاوی وغیرہ منتسبین یا مقلدین
مین داخل ہین جس سے یہ ثابت ہوا کہ جملہ فقہا اور محدثین مذاہب اہل سنت والجماعت کا
سلسلہ ایک دوسری سے وابستہ ہے بپابندی قواعد استنباط و باعتبار شروط حدیث جن
مسئلون مین باہم خلاف ہی اونکی تعداد حنبلی۔ مالکی حنفی مین بہت کم ہے یعنی مذہب مالکی
اور مذہب حنفی کا اختلاف اور مذہب حنبلی اور حنفی کا اختلاف متعدد مسائل مین ہی جسکی شہادت
موطا امام مالک اور کتب فقہ حنبلی سے ظاہر ہے شافعی مذہب اور حنفیہ مین کسیقدر اختلاف
بہ نسبت ان مذہبون کی زیادہ ہے جسکی تفصیل کتب اصول فریقین مین موجود ہے چنانچہ
مسند خوارزمی مین لکہا ہے ان کتب ابی حنیفۃ لایخالفہا احمد الا فی عدۃ مسائل اقل مما یخالف
فیہا الشافعی وغیرہ ۱۲ یعنے کتب مذہب حنفی مین مخالفت مذہب حنبلی کی نہین ہے
مگر چند مسائل مین جو شافعی وغیرہ کی اختلاف سے بہت کم ہے اور رسالہ مذہب معتدل مولوی
عبید اللہ صاحب مرحوم مین لکہا ہے۔ یہان اتنا سمجہ لیجیے کہ اصول دین اور بڑے مسائل

ضروریہ مین تو کچھ اختلاف نہین ہی ہان بعضی مسائل فروعی جزوی مین اختلاف ہے جو مسئلے
کہ قرآن اور حدیث سے اچھی طرح ظاہر نہ ہوی اون مین علمائے امت نے بسبب اختلاف
روایات کے یا بسبب قیاس اور اجتہاد کے اختلاف کیا ہے اور حضرت رسول کریم صلعم
کو بہی منظور تہا کہ یہ اختلاف ہو اور اس اختلاف کو آپ نے رحمت فرمایا ہے اور دوسرے
جگہ لکہا ہے۔ قرآن اور حدیث کے معنی ٹہیک ہی ہین کہ محققین مفسرین محدثین مجتہدین
سلف صالح نے سمجہی ہین نہ وہ کہ بعضی ملحد اور بعضے بدعتی اور بعضے جاہل کج فہم اس زمانہ کے
دعوی عمل بالحدیث کا کرنے والے بلکہ بعضے واعظ بے علم بلکہ بعضے مولوی صاحب بہی کچھ کا کچھ
سمجہتے اور لوگون کو گمراہ کرتے ہین نعوذ باللہ منہا۔ پس ایک مذہب کے تضعیف یا ابطال
دوسرے مذہب کی تضعیف و ابطال کو مستلزم ہے۔ جو صریح گمراہی ہے۔ لہذا علامہ
علاؤ الدین مصنف در مختار نے اسلام کی اندر قرآن شریف کے بعد سب سے بڑا
معجزہ اسلام کا حنفی مذہب کو بتایا کیا قصور کیا جو قابل اعتراض ہوا لو کان الدین عند
الثریا لناوله رجل من ابناء فارس ۱۲ کا مصداق بلا شبہہ معجزہ ہے۔ معترض کا اعتراض باطل ہے
باقی رہا حضرت عیسی علیہ السلام جب دنیا مین تشریف لائینگے باوجودیکہ پیغمبر ہین مگر تابع ملت
اسلام ہونگے جس طرح حدیث مین آیا ہے۔ انجیل کے تبلیغ پر مامور نہونگے جو مذاہب متبعہ
اہل سنت پر اونکی پیروی سے معاذ اللہ کہا جاوے اور یہ ظاہر ہے کہ تبلیغ رسالت
خاتم الانبیا مین کوئی نقص نہین رہا جس کے تبلیغ پر پیغمبر کی ضرورت ہو اور ختم رسالت
بلکہ جیسے حضرات شیعہ عیب لگاتے ہین کہ مہدی آخر الزمان تشریف لاکر جو اصلی قرآن
شریف اونکے پاس ہی تبلیغ کرینگے جب ہدایت حق ہوگی اوسوقت تک سب امت گمراہی
پر ہے اس طرح اہل سنت کہین کہ حضرت عیسی دنیا مین تشریف لاکر سب مذاہب کو باطل کرینگے

معاذ اللہ حنفی شافعی مالکی حنبلی مذہب کے تابعداری نہین کرین گے جس سے معلوم ہوا کہ اوقت
تک مدعیان اتباع سنت باطل پر رہے نعوذ باللہ حالانکہ یہ جمہور علما اہل سنت کے خلاف ہے
کیونکہ مہدی آخر الزمان اور حضرت عیسٰی کا آنا بطور خلافت رسول صلعم و مجدد دین ہوگا جو قول
فعل و سنت و آثار صحابہ سے مروی ہین درایت و فقاہت سے بحکم لیتفقہوا فی الدین عمل
کرینگے اور امت اونکی تابع ہوگی اور یہی اصل انتشار اسلام ہے اور یہی اصول مذاہب ارلبعہ اہل
سنت ہے اور اسیکا مدعی ہر مجتہد ہے اور اسیکے حاصل کرنیکو مجتہد نے اجتہاد کیا ہے۔ پس مجتہد
نے اپنے قاعدہ کی موافق حدیث کو صحیح پاکر استنباط مسائل کیا اور فقیہ کہلایا۔ ایسے ہی محدث نے
اپنے قاعدہ کی موافق حدیث کو صحیح سمجھکر معہ سند کے نقل کیا اور محدث کہلایا بہر صورت مجتہد
فقیہ اور مجتہد محدث نے جو اصول روایت یا اصول درایت سے کام لیا وہ اتباع سنت ہے
اسلیئے ہر گروہ نے خواہ وہ محدث ہو یا فقیہ اپنی حقیت مسایل اور حدیث پر دعوی کیا البتہ
دعوی پر قراین حالی اور تسلیم اہل حق اوسکی صداقت کی دلیل ہے۔ پس اگر صاحب درمختار نے
یہ لکھا کہ فتوی حضرت عیسٰی کا موافق مذہب حنفی کے ہوگا کیا گناہ کیا جس پر معاذ اللہ مولوی
حمیداللہ صاحب نے لکھا۔ اسیطرح اگر علما شافعی مالکی حنبلی یہی یہی کہین تو کیا قصور ہے
اسواسطے کہ استنباط جزئیات مسائل ہین اگر مجتہد سے خطا واقع ہوئی اور نظر متقدمین مین وہ خطا
آتی یا نقل حدیث مین محدث سے قصور ہوا اور نظر آخذین مین وہ نہ آیا اور اوسکو خلیفہ برحق
خواہ مہدی آخر الزمان ہون یا حضرت عیسٰی نے صاف کیا اور اوس خطا اور قصور سے مطلع
فرمایا تو وہ عین مذہب مجتہد مطابق اقوال مجتہدین اذا صح الحدیث فہو مذہبی وغیرہ کے ہوا
اس صورت مین تصحیح مذہب ہوا یا ابطال معاذ اللہ چونکہ مولوی صاحب کو اپنی تحقیق تقریر و
تحریر مین آزادی اور کبیا کی ہے کوئی کیا کر سکتا ہے جو جی مین آیا لکھا اور آیندہ بھی اختیار ہے

گو اسکی مضرت کا تجربہ خود حضرات غیر مقلدین کر چکے اور کر رہے ہین چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۸۸۸ء جلد ۱۱ نمبر ۲ مین اس تجربہ کو لکھتے ہین پچیس برس کے تجربہ سے ہمکو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بیعلمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بنجاتے ہین وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہین۔ کفر و ارتداد و فسق کی اسباب دنیا مین اور بہی بکثرت موجود ہین مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کیلیے بیعلمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بہاری سبب ہے گروہ اہل حدیث مین جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہین وہ اس نتائج سے ڈرین اس گروہ کی عوام آزاد اور خود مختار ہو جاتے ہین اور یہ امر اس فرقہ کی بے مذہبی ترقی کیلیے سخت مضرت رسان اور سد راہ ہے ۱۲ اسلئے ہم بحوالہ خدا کرتے ہین والی اللہ المشتکی ؎

کارسازِ ما بفکرِ کارِ ما ÷ فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

قولہ لیکن مولوی احمد علی صاحب کی خاطر اس کی تحقیقات کی گئی تو فقاہت و دہانت و تقوی و عبادت مین البتہ امام ابو حنیفہ کی تعریفین معتبر سندون سے ملتی ہین۔ مگر حدیث کے علم کی بابت معتبر سند کی ساتھ نہ اونکی تعریف ملتی ہے نہ صاحبین یعنی امام ابو یوسف و امام محمد کی بلکہ یہ ملتا ہے کہ امام صاحب اور صاحبین جنکی مجموعہ سے مذہب حنفی قایم ہے بہت ضعیف ہین اور انکی مشہور استاد حماد اور اعمش اور ابراہیم نخعی بہی ضعیف ہین اور حنفی فقہ کی بڑی بڑی مستند اور مشہور کتابین بہی حدیث کے بارے مین اعتماد کے قابل نہین ہین پس اگرچہ تقلیدی مذہب سب ہی ضعیف و کمزور ہین اور ایسا ہونا بہی چاہئی تہا مگر حنفی مذہب نے ضعف اور کمزوری مین جو درجہ پایا ہے وہ دوسرے مذہبون کو نہین ملا ہین گلہ اور شکوہ کی اور برا ماننے کی کچھ بات نہین ہے کیونکہ مین نے کوئی فیصلہ نہین کیا

کوئی علم نہین لگایا صرف وہ بیان کردیا ہی جو کتابون مین لکہا ہوا ہی اگر خفگی کرنے ہو تو اون
کتابون کی مصنفون پر کرین - **اقول** اگر مولوی حمید اللہ صاحب - مولوی احمد علی صاحب
کی خاطر سے یہ تحقیقات نکرتے بلکہ ایمان داری اور اللہ کے واسطے کرتے تو پاسداری
نفس کی نہوتی اور تعصب عداوت کا شعلہ اور ضلالت کے دہوان رہا اندہیریکا پردہ نہ
پڑتا بے شبہ جس جگہ سے امام ابو حنیفہؒ اور اونکے شاگردون کی برائی کی قول نظر آئے
تہے اوپر کے سطر یا نیچے کی سطر مین اونکے علم حدیث و تفسیر حافظہ ثقاہت عدالت
امامت وغیرہ تعریفین ملتین چونکہ خصومت کی نظر اور رہا رنگی خیالات تہی اسلئی اونپر
نظر نہین پڑی - مثلا میزان الاعتدال ذہبی مین امام ابو یوسف کی حق مین فلاس کا قول
صدوق کثیر الغلط دیکہا اور اوسی جگہ عمرو ناقد - ابو حاتم - مزنی - بخاری یحیی بن معین ابن عدی
کی قول - ثبت - ثقہ - حافظ - صاحب سنۃ - یکتب حدیثہ - کثیر الحدیث - لکہی ہوئی
موجود ہین انہین نہ دیکہا - اسیطرح امام اعمش کی نسبت اشا اصدق حدیث اہل الکوفہ - دیکہا
اقوال ابن عیینہ - فلاس یحیی قطان - حربی - وکیع - علی بن مدینی - احمد بن عبدہ کو اور خود
ذہبی کے قول کو ندیکہا جسمین حافظ الحدیث ثقہ - شیخ الاسلام - مصحف صدق - علامۃ
الاسلام - راس العلم - وارعلم الثقات - لکہا ہے ان لفظون سے بڑہکر اور کون سے وہ لفظ
ہین جنسے انکی تعریف ہو اور وہ کون سے سند بہتر ہے جسکو مولوی حمید اللہ صاحب تسلیم کرین
وہ ہے کتاب پہر وہی مصنف ہی جنسے یہ اقوال نقل کئی ہین مگر ضد اونکی اصلاح سے غرض تطبیق
روایات سے مطلب نہ تحقیق سے کام اپنی ذاتی تحقیقات ہین جو کچہ اجادی عجیب حق
پوشی ہے - ناظرین ملاحظہ کرین - امام ابو حنیفہؒ اور اونکی صاحبین اور اونکی استادونکی
تبحر علمی حافظ الحدیث ثقاہت امامت عدالت وغیرہ اوصاف کا اسکے اسقدر تعریفین ہین

کہ جنکا احاطہ مشکل ہے۔ خود ذہبی نے جسکی میزان الاعتدال ہے ایک مجلد کتاب امام ابوحنیفہؒ
کی سوانحات اور اوصاف مین لکھی ہے جسکا پتہ اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ مین دیتا ہے۔
اور ایسے ہی امام صاحب کی اوستاد اعمش کے فضائل مین ذہبی نی کتاب لکھی ہے اور
اپنی تاریخ کبیر مین مفصل حال ارقام کیا جسکو اسطرح کہتا ہے سیرۃ الاعمش لطول شرحہا۔ قطع نظر
اسکی امام بخاری کے اسانید عالیہ یعنی جن اسانید پر اونکو فخر اور ناز ہے اوسمین اعمش ہین جو
مولوی صاحب کی تحقیق مین ضعیف قرار دئی گئی پہر اسپر یہ بہی بڑی کہری اور معصوم صفت
بنکر فرماتے ہین کہ مین نے کوئی فیصلہ نہین کیا صرف وہ بیان کر دیا ہے جو کتابون مین
لکہا ہوا ہے سبحان اللہ اس سے زیادہ اور کیا فیصلہ کرتے اور کیا حکم لگاتے اور فیصلہ
نہین ہے تو اور کیا ہے بلکہ اک طرفہ ایسا فیصلہ کیا کہ دایان بایان کچہہ نہ دیکھا صاف لکہدیا
کہ امام صاحب اور صاحبین جنکی مجموعہ سے مذہب حنفی قائم ہے بہت ضعیف ہین اور انکے
مشہور اوستاد حماد و اعمش بہی ضعیف ہین۔ اور فیصلہ کرکے حکم لگاکی یہ بہی لکہتے ہین کہ اگر
خفگی کرنے ہو تو اونکی کتابون کی مصنفون پر کرین جناب من زیادہ آپ نے میزان الاعتدال
ذہبی سے لیا ہی وہ امام ابوحنیفہؒ کی تعریف لکہتا ہے مقبول کتاب میں علم اور حافظہ کی
بابت اعتراض نہین اور جملہ شاگردون اور اوستادون کی ترجمون مین علم حدیث
اور تفسیر اور فقہ کی تعریف لکہی ہے حافظہ اور ثقاہت مسلم ہے جسکا بیان مفصل کئی
جگہ مذکور ہوا اور حافظہ اور ثقاہت فی الحدیث امام صاحب کی نسبت آگے بہی مع
سند محدثین نقل ہین باقی رہا مذہب سب سے اعلی اور مضبوط پکا حنفی مذہب ہے جسکا ثبوت
معہ سند میں محدثون سے دیا گیا۔ رہیت کتابین وہ بہی جلی قدر مراتب معتبر ہین خروج
بائی بسم اللہ سے تا ملسے تمت سوای قرآن مجید کے کوئی کتاب ایسی نہین جسکے جملہ مسائل

معمول بہا ہون بلکہ قرآن مجید مین بھی آیات منسوخ پر عمل نہین ہوتا جسکی نظیرین موجود مین
سیوطی نے تدریب الراوی مین شیبے نقل کیا ہے انہ قال فی الموطا نیف وسبعون
حدیثا ھل ترک مالک نفسہ العمل وفیہ احادیث ضعیفۃ یعنی موطا مین ستر حدیثون سے زیادہ مین جنپر
امام مالک نے خود عمل کرنا چہوڑ دیا تہا اور بہت سی حدیثین ضعیف ہین ۔ پس کسی مصنف
یا مؤلف کی تحریر خطا ونسیان یا اوسکی قول پر جسکو اپنے نزدیک اوسنے صحیح سمجہا علماؤن نے
کلام کیا ۔ یہ ضرور نہین کہ اوس مصنف کی تحریر کی موافق کل مسائل معمول بہا ہون ۔ یا
اون علماؤنکی کلام کرنے سے وہ ساری کتاب ساقط الاعتبار ہوجاوے اسمین کتب حدیث و
فقہ سب برابر ہین کثرت صحت پر کل کی صحت لیجاتی ہے کثرت کی اعتبار پر قلیل کی عدم صحت
سے اعتبار نہین جاتا مثلا سنن ابن ماجہ صحاح ستہ مین داخل ہے اور بیس حدیثین اسمین موضوع
ہین جنکو محشی اور شارحین نے بتادیا اور ضعیف بہت سے ہین اگر یون کہین کہ جب ایسے نامی گرامی
محدث موضوع حدیثین لکہدین اور ایک دو ہی نہین بلکہ بیس حدیثین تو اسکا کیا اعتبار رہا اور کس
کتاب پر بہروسہ کیا جاوے پہر سنن ابی داود مین نو حدیثین موضوع سنن نسائی مین دس
جامع ترمذی مین تیس ۔ چاہیے یہ بھی قابل اعتبار نہین افسوس در مختار پر موضوع حدیث نقل کرنے مین
بہ زور شور علامہ تفتازانی کے نقل حدیث پر باوجود یکہ اوسکے معنی اور طرق ثابت ہوئی وہوم
واہم کا اعتراض چونکہ مولوی احمد علی صاحب کی خلاف تحقیقات کی تہی اسلیے یہ لاف وگزاف
ہوا برائی خنگون کے واسطے اپنے قطع الف پر راضی ہوگئی سبحان اللہ پس مستند مشہور کتابین
اپنی اپنی درجہ مین سب مستند اور معتبر ہین جنپر تخاریج حدیثین اور ضعیف اقوال پر صحیح اقوال
کی ترجیحین قائم ہوگئین ہین اونکو مستثنی کردینگے اور باقی سب کو معتبر مانینگی پس جو شخص
اپنی جہالت اور بے علمی سے یا عداوت وقساوت قلبی سے بزرگان دین وحامیان شرح

متبین کی اہانت کرے قول مردودہ کتابون سے نکالکر برا کہنے کے لئے وستاویز بناوی عوام کو دہوکہ مین ڈالے یہ ضلالت نہین تو اور کیا ہے اسکا گلا اور شکوہ سوای خدا کے اور کس سے کیا جاوے ہمارا کام دعا مانگنے کا ہے ہم تو اوسکے واسطے یہ دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالے اپنی رحمت سے اوس شخص کا دل صاف کرے راہ راست پر لادے بُرے اعتقادون سے توبہ نصیب کرے بزرگون سے نیک ظن اور خلوص اعتقادی اوسکو عطا کرے آمین ؎

چو بشنوی سخن اہل حق مگو کہ خطاست ❊ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

قولہ البتہ محض لچنپے اسے سے کسی مقتداے دین کو ایسا لفظ کہدینا جو اوسکی شان کے خلاف ہو بزرگون کی توہین یا برا کہنے مین داخل ہے جس کا تہوڑا سا نمونہ آپکو دکہلاتا ہون وہ یہ ہی کہ حماد جو کہ امام صاحب کے اوستاد ہین اون سے میزان الاعتدال جلد اول صفحہ ۲۷۲ مین منقول ہی قال حماد لاھل الکوفۃ ابشروا یا اھل الکوفۃ رأیت عطاء وطاؤسا ومجاھدا فصبیانکم بل صبیان صبیانکم

افقہ منہم ۱۲ یعنے حماد نے کہا کہ اى کوفہ والو تمکو خوشخبری ہو کہ مین نے عطا وطاوس ومجاہد کو دیکہا ہے کہ دین کی سمجھ مین وہ ایسے ہتے کہ تمہاری لڑکے بلکہ لڑکون کے لڑکے اون سے بہتر ہین۔ اور ابراہیم نخعی جو کہ امام صاحب کی اوستادون کے اوستاد ہین اونہون نے ابوہریرہ کو کہدیا کہ فقیہ نہتی دیکہو میزان الاعتدال صفحہ ۳۱ چنانچہ ان دونو صاحبون پر ایسی باتین کہنے سے اوس وقت کے علما نے سخت اعتراض کیا اور خفا ہوگئے دیکہو میزان مذکور جلد اول صفحہ ۲۷۲ و صفحہ ۳۱ اور فی الواقع بات بہی خفا ہونے کی ہی کیونکہ یہ ابوہریرہ رسول اللہ صلعم کے مشہور خادم ہین اور رسول اللہ صلعم کی طرف سے بڑی خصوصیت کے ساتہ علم کی برکت انکو حاصل ہوئی دیکہو مشکوۃ صفحہ ۵۲ بروایت بخاری و مسلم اور مسائل کے

جانتے ہین انکی وہ شان ہے کہ حضرت ابن عباس نے جو کہ فقیہون کی سردار ہین ان سے فتوی لیا ہے
اور انکے فتوی پر عمل کیا ہے دیکھو تلخیص الحبیر ص۲۰ **اقول** مولوی حمید اللہ صاحب کا یہ قول کہ اپنی
رائے سے کسی مقتدای دین کو ایسا لفظ کہدینا جو اوسکی شان کے خلاف ہو بزرگون کی توہین
یا برا کہنے مین داخل ہے۔ اونکا مسلم ہی باوجود اسکی۔ امام المسلمین ابو حنیفہؒ۔ امام ابو یوسفؒ۔
امام محمدؒ۔ امام المسلمین حماد بن ابی سلیمانؒ مصحف الصدق امام اعمشؒ۔ اوستاد الاستاد ابراہیم نخعیؒ
کی شان مین اپنی رای سے بے ثبوت جرحون کو ترجیح دیکر سیئ الحفظ ضعیف۔ کثیر الغلط کثیر الوہم
مفسد الحدیث بے علم۔ وغیرہ الفاظ کہے اور لکھے حالانکہ جن کتابون کے حوالہ دئے اونہین کے
مصنفون نے یا اون سے متقدم یا معاصر یا متاخر نے اوسکی تردید کردی ہے۔ بلکہ خود اوسکی
ناقلین کی نزدیک وہ قول معتبر نہتھے مثلاً نقل قول حافظ ابن عبد البر مالکی ضعیف سی قبل حفظہ
کا جواب خود وہ اپنے قول سے دیتے ہین والذین رووا عن ابیحنیفۃ ووثقوہ واثنوا علیہ اکثر من الذین
تکلموا فیہ اسپر مولوی صاحب نے اپنی بکی دلیل اور غور کی نظر سے خلاف رای ناقلین کہدای نکالی
کہ امام صاحب۔ اور صاحبین جنکی بدولت مذہب حنفی قایم ہوا ہے بہت ضعیف ہین اور اونکے
مشہور اوستاد حماد اور اعمش بھی ضعیف ہین ان بزرگون کی شان کے خلاف الفاظ کہکر بلا دلیل اور
بلا وجہ توہین کی اور برا کہا۔ اور محقق اور رہبری ممدوح بھی بنے رہے قول حماد کو اوسکی مثال کے
نمونہ مین لکھدیا گویا آپ اس سے بالکل بری ہین اس قاعدہ کا الزام اونہین بزرگون کی طرف
راجع ہے۔ اس مہوکے کا کیا ٹھکانا ہے اللہم احفظنا۔ **اب معلوم کرنا چاہئے**۔ کہ زمانہ
حماد۔ عطا۔ طاوس۔ مجاہد کا ایک ہے۔ اور یہ سب تابعین ہین سن وفات عطا کا ۱۱۵ھ طاوس کا
۱۰۶ھ مجاہد کا ۱۰۳ھ حماد کا ۱۲۰ھ ہے۔ جو بزرگی عطا وغیرہ کو ہے وہ ہے حماد کو حاصل ہے اگر حماد
مقتدای دین نہون عطا اور طاوس اور مجاہد مقتدای دین ہون تو اون کی شان کی خلاف لفظ

کہنا بموجب قاعدہ مسلمہ مولوی صاحب کی توہین ہو اور حسب معاصر اور واقف واقعی حالت اور
کیفیت رفتار زمانہ کو بیان کرے وہ اہانت کیسے ہوسکتی ہے قطع نظر اسکے اگر ہم پلہ کوئی معاصر
اپنی برابر کو توہین سے یاد کرے یا اوسکی جرح کرے تو حسب قرینہ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اوسکو
تسلیم نہین کرینگے یہ نہین کہ اوسکی قول سے خفا ہو کر اوسی ہی برا کہنے لگین جیسے مولوی حمید اللہ صاحب
نے کیا چہوٹا موہنہ بڑی بات کیا درجہ حماد کا مولوی صاحب سے ہی کم ہے جو مولوی صاحب تو
خلاف شان بزرگان مقتدای دین کی لفظ کہنی کا حق رکہین اور اوسی توہین اور برائی نسمہین اور
حماد ایک خوشی اور ترقی علم کی بات اہل کو قہ سے کہین اور وہ ہی مقتدای زمانہ مین وہ خلاف
شان ہوجاوی اسی بیباکی کو جو دارقطنی نے بحق مقتدای زمانہ مجتہد و متبوع برحق امام ابوحنیفہ
کے کی ہو علامہ عینی نے وہ مع این رحق التضعیف دراقطنی کی حق مین کہا جس پر مولوی صاحب
کو طیش آیا اور علامہ عینی کے برا کہنے کو دستاویز تلاش کی اور اپنا مسلمہ قاعدہ بہول گئی مولوی صاحب
ہی انصاف کرین اور بہ پابندی قاعدہ مسطورہ غور فرماوین کہ محدث دارقطنی - عالم فاضل حافظ
ثقہ کثیر الحدیث جامع الحدیث سب کچہ ہین مگر مجتہد مطلق امام متبوع مقتدای زمانہ نہین ہین
متعلمین شافعی المذہب مین ضرور اپنی علم و فضل سے امام شافعی کو تفوق دیتی ہین جب تو اونکی
متعلم ہوی اور امام شافعی امام محمد کے تلمذ پر فخر کرتے ہین اور امام صاحب کے عیال مین سب
فقہا کو بتاتے ہین جس سے عالی شان مرتبہ امام ابوحنیفہ کا ثابت ہوتا ہے پس دارقطنی کا
امام صاحب کی شان مین خلاف اونکے مرتبہ کی لفظ کہنا توہین اور برائی نہین تو اور کیا ہے
شرم کا مقام ہے کہ اپنے موہنہ سے جو بات کہین اوسکا لحاظ ہی نرکہین - حماد رح جو بات بغرض
توہین اور خلاف شان نرکہین وہ خلاف شان ہوجاوی اور جو واقعی خلاف شان بات ہو
وہ تحقیقی ہو سبحان اللہ امام المسلمین حماد کی قول کے صداقت اور مطابق واقع کو ملاحظہ کرو

یہہ ہے کہ زمانہ عطاؔ اور طاؔوس اور مجاہدین گو استنباط مسائل فقہی کا سلسلہ شروع ہو گیا
تھا حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ان چار صحابہ
نے استنباط اور اجتہاد سے کام لیا اور مجتہد اور فقیہ کہلائے اور بعد انکے تابعین نے اپنی اپنی
فہم کی مطابق فروع مسائل مین اجتہاد کیا کیونکہ یہ سب تفصیل زبانی تھی یعنی بحیثیت فن جمع نہتھا
اور نہ قیاس کی قواعد مقرر تھے اور نہ تفریع احکام کی اصول منضبط نہ حدیثون مین امتیاز مراتب
تھا صرف فقہ جزئیات مسائل کا نام تھا پھر جب آگے کو ترقی ہوئی اور اسلامی آبادی اور
تعداد اشخاص کی وسعت زیادتی ہوئی بحسب ضرورت واقعات اور معاملات کی کثرت
ہوئی اجمالی احکام کی تفصیل پر گفتگوئین ہوئین - فرض واجب سنت مستحب مکروہ حرام مفسد
مباح کی اقسام قایم ہوئی - اور نو عمر اور کم سن لڑکے اونکو یاد کرکے گفتگو کرنے لگے اور فقہ کی تحریر
و تدوین شروع ہوئی - حماد نے اہل کوفہ کو بشارت سنائی کہ جو تقریرین اور تفریعین جزئیات
فقہ کی اب تمہاری اولاد کر رہی ہے ہمنے عطاؔ اور طاؔوس اور مجاہد کو دیکہا ایسا اون سے
بہی نہین سُنا پس بشارت ہو تمکو ای اہل کوفہ کہ تمہاری بیٹی پوتی اون سے زیادہ فقیہ ہین
چنانچہ مطابق واقع کی ایسا ہوا جیسے امام بخاری امام مسلم وغیرہ محدثین بہ نسبت اپنے اوستادون
بلکہ تابعین اور تبع تابعین کی تعداد حدیث سے زیادہ جاننے والے سمجہے گئے کہ محدث اور
حافظ الحدیث کے واسطے کئی لاکھہ حدیثون کی یاد کی شرط لگائی اور اصطلاح مقرر کی حالانکہ
طاؔوس اور قتادہ اور زہری ابو اسحق وغیرہ کا منبع علم دو دو ہزار حدیثین بتائی گیئن ہین
اوس اصطلاح کی بموجب تو اونکا حافظ کہنا بہے صحیح نہین بلکہ محدث بہی کہنا درست نہین پس
اگر کوئی یہ کہے کہ اہل بخارا و نیشا پور و ترمذ تمکو بشارت ہو کہ تمہارے بیٹے پوتے عطاؔ - طاؔوس
قتادہ - زہری - ابو اسحق - امام مالک سے زیادہ حدیث کے جاننے والے ہین تو کیا اون

لوگون کی جنپر تفوق دیا ہی اہانت ہوگی ہرگز نہین فرق مراتب دوسری چیز ہے پس یہ قول حماد کا جو اپنے قاعدہ کی نمونہ مین مولویصاحب نے پیش کیا ہی وہ صرف ہوگہ دیتا ہے یہ خیال جس قاعدہ پر دیتے ہین منطبق کسی طرح نہین ہوسکتی۔ مین ایک مثال دیتا ہون جو مطابق اس قاعدہ کی ہی۔ محمد بن اسحٰق صاحب المغازی مطلبی مدنی جسکو شعبہ نے امیر المومنین فی الحدیث بتایا اور زہری اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل اور یحییٰ بن سعید نے ثبت اور ثقہ کہا اور امام بخاری اور امام مسلم بھی اونکی ثقاہت کی قائل ہین اور تفسیر اور مغازی اور سیر کا امام کہا۔ اور ان لفظون سے بتایا فلا تجہل امامتہ ایسے مقتدا کی شان مین امام مالک نے کہدیا انما ہو دجال من الدجاجلۃ نحن اخرجناہ من المدینۃ یعنی وہ دجالوںمین سے ایک دجال ہے ہمنے اوسی مدینہ سے نکالدیا اور اس بات پر خفا ہوگئے کہ محمد بن اسحٰق نے یہ کہا کہ حدیثین مالکؒ کی میری پاس لاؤ مین اونکو دیکھون علل احادیث کا مین طبیب ہون جب امام مالکؒ کو یہ خبر پہونچی اونہین دجال بتایا (من تاج المکلل) کتنی بڑی اونکی برائی اور اہانت کی۔ اس قسم کے مضامین دور از کار محض فتنہ انگیزی عوام اور اشتعال خواص مانحن فیہ سے خارج ہین جنکا حاصل کچھہ نہین ع

ہمیشہ دست بسر میزنی چہ شد فیضی ؛ مگر زدست تو کارے دگر نمے آید۔

باقی رہا اعتراض ابراہیم نخعیؒ پر جو کہ امام صاحب کی اوستادونکے اوستاد ہین اونہون نے حضرت ابوہریرہؓ کو کہدیا کہ فقیہ نہین تھے جاننا چاہیئے کہ جملہ صحابہ روایت حدیث مین عدول ہین مراتب علم وفضل مین سب یکسان نہین وفوق کل ذی علم علیم حضرت ابوہریرہؓ خادم رسول اللہ صلعم بڑے عالی درجہ کے صحابی بڑی خصوصیت سے علم رسول صلعم حاصل کیا بڑی محدث تھے جنسے صحاح ستہ مین ۵۳۷۴ حدیثین روایت ہین اس تعداد پر کسی اور صحابی سے محدثین نے روایت نہین کی باوجودیکہ حضرت انس خادم رسول اللہ صلعم کو بھی بڑی

خصوصیت حضرت صلعم سے تہے مگر انکی حدیثین مرویہ ۲۲۸۶ کی تعداد تک پہونچین جو بمقابلہ احادیث
ابی ہریرہؓ بہت کم ہین جن صحابہ نے استنباط تفریع مسائل حمل النظیر علی النظیر قیاس سے کام لیا وہ
فقیہ اور مجتہد کہلائے حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی حضرت عبد اللہ بن عباسؓ مشہور فقیہ کے اجتہاد
اور فتوون سے حرمین کی رہنے والے مستفید ہوئے حضرت علیؓ خلیفہ چہارم حضرت عبد اللہ
بن مسعودؓ کے فقہ اور اجتہاد سے اہل کوفہ شرف اندوز ہوے - یہ چار صحابہ فقہ اور اجتہاد کی
پیشوا تہے باقی دیگر صحابہ حاملان علم رسول صلعم علی قدر مراتب کوئی کم اور کوئی زیادہ تہا اور انمین
کوئی مجتہد اور کوئی نرا محدث تہا - پہر انمین ہی جو درجہ فقاہت حضرت علیؓ اور حضرت عبد اللہ
بن مسعودؓ کو حاصل تہا وہ اور کو نتہا - خود حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ خدا نکرے کہ کوئی مشکل مسئلہ
آجاوے اور حضرت علیؓ موجود نہون اور مقولہ حضرت عمرؓ کا لولا علی لہلک عمر مشہور ہے - اور
عبد اللہ بن عباسؓ کا قول کہ جب ہمکو حضرت علیؓ کا فتوی ملی تو پہر کسی اور سے فتوی لینی کی
ضرورت نہین - اسیطرح عبد اللہ بن مسعودؓ بہی حدیث اور فقہ اور استنباط مسائل و اجتہاد مین
کامل تہے صحیح مسلم مین ابو موسی سے روایت ہی کہ ہم یمن سے آئے اور مدینہ شریف مین ٹہیرے
عبد اللہ بن مسعودؓ کی حاضری جناب رسول اللہ صلعم کے پاس دیکہکر یہ سمجہتے ہتے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ
اہل بیت رسول اللہ صلعم سے ہین " عبد اللہ بن مسعودؓ کا دعوی تہا کہ مین قرآن مجید کا سب سے
زیادہ عالم ہون - اور یہ بہی فرماتے تہے کہ ایک ایک آیت جس محل اور موقع مین اوتری مین سب کو
جانتا ہون اور اگر کوئی مجہسے زیادہ قرآن مجید کا عالم ہو تو مین سفر کرکے اوسکے پاس جاؤن
صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث مین یہ قول موجود ہین چنانچہ شفیق کا قول بروایت مسلم یہ ہے کہ
عبد اللہ کے اس دعوی کا منکر مینی کیسکو نہین پایا اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی شاگرد علقمہؒ اور اسودؒ ہین جنکی
نسبت یہ قول تہا جسنے علقمہ کو دیکہا اوسنے عبد اللہ بن مسعودؓ کو دیکہا انہین علقمہؒ اور اسودؒ کے ہمنشین

ابراہیم نخعیؒ ہین جو اسودؒ اور علقمہؒ سے روایت کرتے ہین اوسکے ہاتھ رہتے ہین اس سند سے بخاری
اور مسلم مین فقیہ العراق اور صیرفی الحدیث کی لقب سے ملقب تھے چونکہ یہ لوگ یعنی تابعین
مبصر اور واقف احوال صحابہ تھی بمقابلہ مشاہیر فقہای صحابہ اگر حضرت ابوہریرہؓ کو یہ کہا کہ یہ
فقیہ نہتی کیا محل اعتراض ہے ہزارون صحابی فقیہ نہتی اور احادیث رسول اللہ صلعم کی حافظ تھے
جو مصداق رب حامل فقہ غیر فقیہ تھے اور فقہای صحابہ اون سے حدیثین دریافت کرتے اور
واقعات پر اس سے فتوی دیتے یہ استفسار کچھ ذات حضرت انسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ
سے مخصوص نتھا بلکہ جس صحابی کو اوس مسئلہ کی علم سے واقف جانتے دریافت کرتے اسیطرح
حضرت ابوہریرہؓ سے عبداللہ بن عباسؓ کا دریافت حدیث کرنا۔ اور اوسکی موافق فتوی دینا
اس سے انکار کون کرسکتا ہے مگر جو فقہای مشہورین صحابہ مین اون مین ابوہریرہؓ اور حضرت
انسؓ نہین ہین اسی کو ابراہیم نخعیؒ نے بتایا ہے جسپر مولوی صاحب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اوسوقت
کے علما اس پر معترض ہوئی اور خفا ہوگئے۔ فی الواقع خفا ہونے کی بات ہے۔ مولویصاحب
کا یہ فیصلہ چہ خوش چرا نباشد کا مضمون ہی۔ اپنی محققی کی داد دیدی گو مطلب سے بمراحل دور ہو
اس عقل سے جو طلانہ دل اوس رشک ماہ کا ∴ ہے یہ قصور بس اوسی بخت سیاہ کا ∴
قولہ اس سے بھی بڑھکر یہ ہے کہ نور الانوار مطبوعہ نولکشور تقطیع کلان صفحہ ۱۵ مین حضرت انس اور
ابوہریرہؓ کو دو نو صحابی کو لکھدیا ہے کہ فقیہ نہین تھی اور اس سے بھی بڑھکر یہ ہے کہ نور الانوار
مذکور صفحہ ۱۵ مین حضرت البصہ بن معبد کو جو کہ صحابی ہین مجہول العدالت لکھدیا ہے **اقول** نور الانوار
مین حضرت انسؓ اور حضرت ابوہریرہ کو یہ نہین لکھا۔ کہ فقیہ نہتی۔ عبارت نور الانوار کے
یہ ہے وان عرف بالعدالۃ والضبط دون الفقہ کانسؓ وابی ھریرۃؓ جسکا خلاصہ
مطلب اوپر سے یہ ہے کہ اگر کوئی صحابی فقہ مین مشہور ہوا اور اجتہاد مین پیشوا ہو جیسے خلفاء

راشدین اور عبداللہ بن عباسؓ و عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ انکی حدیث جو روایت ہوگی وہ حجۃ ہے اور قیاس کو دخل نہ دینگے اور امام مالکؒ کہتی ہین قیاس کرینگے کیونکہ خبر واحد پر قیاس مقدم ہے۔ اور اگر کوئی صحابی عدالت اور حفظ یاد داشت کا ایکا ہو اور اسمین مشہور ہو مگر فقہ مین مشہور نہو جیسے انسؓ اور ابی ہریرہؓ ان سے جو روایت ہو اور موافق قیاس کے ہو عمل کرینگی اس مین حضرت انسؓ و ابی ہریرہؓ کی فقاہت کی نفی کہان کی ہی جو یہ لکھا کہ یہ فقیہ نہین ہتی بمقابلہ مشاہیر فقہای صحابہ انکی فقہ کی عدم شہرت بتائی ہی پہر بہی یہ خیال کیا کہ شاید کوئی بد باطن یہ سمجھے کہ اسقدر بات سے بہی جلیل القدر صحابی کی تحقیر ہوتی ہے یہ لکھا وھذا لیس ازدراء بابی ھریرۃ واستخفافا بہ معاذ اللہ منہ بل بیانا لنکتۃ فی ھذا المقام فتنبہ ۱۲ یعنی اس مقام پر طعن اور حقارت حضرت ابی ہریرہؓ کے نہین ہی معاذ اللہ منہ بلکہ بغرض بیان ایک باریک قاعدہ کی اس مقام پر یہہ ذکر ہوا خبردار۔ پس مولف نور الانوار پناہ خداوندی مین آیا مگر زبان و قلم معترض سے پناہ بنائی اللہ تعالیٰ اوسکو اور ہمکو اوس سے پناہ مین رکہے۔ آمین۔ اب اوس سے بڑہکر دوسرے اعتراض کو جو نور الانوار پر کیا ہے سنئی معروف العدالت صحابی کی واسطے اصولیون نے طالت مجالستہ کی قید لگائی ہے جسکا یہ مطلب ہے کہ ایمان کے ساتہ آنحضرت صلعم کا دیدار شرف صحابیت کے لیے کافی ہی مگر نقل حدیث مین اوسکا یقینی عدول ہونا او سوقت مانا جاویگا کہ آنحضرت صلعم کی مجلسون مین حاضر رہا ہو اور عقاید و شرائع اسلام کو آنحضرت صلعم سے حاصل کیا ہو اگر اسطرح پر شہرت ہوگی تو عدول یا درغیر عدول مین شامل و دیگر عوام کے دیکہنا چاہیئے اور ایک یا دو روایت سے معروف ہونا ثابت نہین ہوتا اب اوسکا یہ قاعدہ نور الانوار مین بتا لیجیے اگر ایسے صحابی سے جسکو شرف رویت آنحضرت صلعم حاصل ہوا اور ایک دو حدیث بہی اون سے روایت ہوئی

اور سلف نے یعنی تابعین اور تبع تابعین نے اونکی حدیث لی اور اوسپر کسیطرح کلام نکیا تو وہ صحابی
ہی معروف العدالت ہوگئی انمین مثال وابصہ بن معبدؓ کے دی - چونکہ ان سے امام بخاری اور
امام مسلم وغیرہ نے حدیث نقل کی ہی پس معروف العدالت ہوگئی مجہول العدالت ہونا جاتا رہا اعتراض
مولوی حمید اللہ صاحب کا باطل ہوا ؎ ہر قدت ہی دشنام ہر ایک بات میں طعن ‹ پہر اسپر یہی کہتا ہے
کہ مین کچہہ نہین کہتا ‹ **قولہ** اور شیخ ابن الہمام رئیس فقہای حنفیہ نے تو سب سے بڑہکر کام کیا ہی
یعنی اپنی کتاب فتح القدیر باب الغنائم مین حضرت امام محمد باقرؒ کی نسبت لکہدیا ہے کہ اونہون نے
جو حضرت علیؓ کا یہ مذہب کہا ہے کہ ذوالقربیٰ کا حصہ غنیمت مین واجب جانتے ہتے تو اون
سے سہو ہوگیا یا اونہون نے اپنا مذہب جاری کرنے کی غرض سے حضرت علیؓ کی ذمہ یہ بات
بنالی ہے - نعوذ باللہ بہلا کون مسلمان گوارا کر سکتا ہی کہ حضرت امام محمد باقر کی نسبت ایسا
ناپاک کلمہ بولا جائے **اقول** مولوی حمید اللہ صاحب نے یہ ایسا بڑہکر کام کیا ہے کہ کوئی
بے دین بہی نہین کر سکتا یعنی شیخ علامہ ابن الہمام پر یہہ تہمت لگائی کہ فتح القدیر باب الغنائم
مین امام محمد باقر کی نسبت ایسا لکہا - اس باب مین اس قول کا پتہ بہی نہین - ایسی ناپاک
بات کو مولوی صاحب کی قلم نے بامداد زبان و دل ہاتہ سے تحریر کیا بہلا کوئی مسلمان گوارا
کر سکتا ہے کہ بزرگان دین و حامیان شرع متین کی نسبت ایسی ناپاک واہی تباہی خیالات
دل مین لاوے یہ مولوی صاحب کے دینداری اور اتباع سنت کا تقاضا ہے کہ بزرگون کے
برا کہنے مین اول سے ہی اول نمبر حاصل کیا شتر بے مہار بے قید ہوکر جو چاہا کہدیا اور کہرے ہنکر
دوسرون پر الزام لگا دیا کہ ہم نہین کہتے حنفی مذہب والے ایسا کہتے ہین ؎
جنون صد آفرین مرحبا شاباش ہے تجہکو ‹ ہجہوڑا نام کو ایک تار بہی تونے گریبان مین
قولہ بات یہ ہے کہ ہارون رشید بادشاہ نے امام ابو یوسف کو قاضی القضاۃ بنایا اور تمام

سلطنت کی قاضی انہین کی منظوری سے مقرر ہوتے تھے اور یہ صرف حنفی مذہب والے کو
قاضی بناتے تھے پھر آگے کو صدہا برس تک عباسیون کی سلطنت مین یہی دستور چلا آیا اور
حنفی مفتیون کی حکومت اور ثروت کی وجہ سے لوگون کی یہ مجال نہ تہی کہ اونپر اعتراض
کرین اسلیے ایسا حال ہوگیا کہ شریعت کی مالک بنگئے جس چیز کو وہ حلال کہدین حلال ہے
اور جسکو حرام کہدین حرام ہے وہ جسکو برا کہدین برا ہے جسکو اچھا کہدین اچھا ہے اور کسیکی
یہ مجال نہین کہ اونکو برا کہہ سکے اگر اتفاق سے کوئی اپنی جان پر کہیل گیا اور سچی بات لکھدی
تو وہ متعصب ہے جاہل ہے گستاخ ہے حاسد ہی بہولے بہالے مولوی اب بہی اوسی
خواب غفلت مین ہین جو زبان درازیان کرتے ہین یہ خبر نہین کہ وہ وقت چلا گیا اب زبردستی
اور دباؤ کا موقع نہین رہا خالی خولی شیخی کام نہین دیسکتی دیکہیے مولوی احمد علی صاحب نے
اس بحث کو چہیڑ دیا اور ایسے شیخی مین آے کہ باوجود منع کرنے کی اس بحث کو ملتوی نہ کہا اس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ مذہب حنفی کا کچا حال ایسا کہلا جسکو دیکہکر ہزارون آدمی حیران ہون گے
کہ ہین اس مذہب کی تو تعریفین کیسی سنتی تہی اور نکلا کیسا اور جتنا مین نے بیان کیا ہے سب
نہین بلکہ غالباً دو تہائی چہوڑ دیا گیا ہے اور بہت کتابین ملتی نہین ورنہ اس سے چوگنا
حال کہلتا **اقول** مولویصاحب کی اس بے دینی محققی پر افسوس ہوتا ہے کہ ہر بات مین
مخبوطانہ نرالا طرز ہے یہ معلوم نہین کہ اسکا انتہا کیا ہوگا جلے ہوے پہپولے کب کی پہوڑے
جاتے ہین جو شان اسلام سے بعید ہین وہ باتین تحریر مین لائی جاتی ہین جسکا جواب لکہتے
ہوے ملال ہوتا ہے کہ اللہ یہ دعوی اسلام اور اتباع سنت اور یہ بیہودہ تقریر و تحقیق
مولویصاحب کی شریعت نے کیسے جائز رکہی جسمین اسلام اور شریعت کی پوری پوری ایسی
توہین اور اہل اسلام کی ایسی تحقیر کہ اس سے بڑھکر اور ہو نہین سکتی اگرچہ ایسی مضامین کا جو

تو تو مین مین دو راز کار اور فضول ہی مگر عوام ناظرین کو کسیقدر آگاہ کر دینا مناسب ہے
تا مولویصاحب کی خلوص اعتقاد اور خیال نیک سے مطلع ہو جادین سو معلوم کرنا چاہیے۔
زمانہ خلافت ہارون رشید کا ۱۷۰ سے شروع ہوا قاضی ابو یوسفؒ کی فروغ سے پہلے پچاس
برس کا زمانہ گذر چکا تہا جسمین امام ابو حنیفہؒ کی مذہب نے قبول عام حاصل کر لیا تہا اور اون کے
بیسیون شاگرد عہدۂ قضا پر مامور ہو چکے تہے جسکی شہادتین اقوال تابعین اور تبع تابعین فقہا
و محدثین مین موجود ہین اور وہ قول اوپر مذکور ہین اس کامیابی کو کسکی طرف منسوب کیا جاوی
اسوقت امام ابو یوسفؒ کی حکومت کہان تہی۔ عبد الله بن مبارک کہتے تہے [۱] من لم ینظر
فی علمہ فہو محروم ناقص اور شافعیؒ کہتے تہے۔ [۲] الناس کلہم عیال ابی حنیفہ ۱۲ اور کنانہؒ لوگون کو
یون رغبت دلاتے تہے علم [۳] ابی حنیفہ کلہ مفہوم مستعمل و علم غیرہ فیہ حشو کثیر اور امام جعفر صادقؒ یون
بشارت دیتے تہے [۴] یسلک الربانیون باب الطریق آلو معاویہؒ اور مذاہب اہل سنت کو مذہب
حنفی کا اسطرح تابع بتلاتے تہے [۵] اذا وافق فتیاہم فتیا ابو حنیفہ سر وا بذلک محمد بن عمر واسطے امام مالکؒ کے
حالت کو اسطرح بیان کرتے [۶] کان مالک بن انس کثیرا ما یقول بقول ابی حنیفہ و یتفقدہ خلف
بن ایوبؒ مذہب حنفی کو جبل حدید کہتے اور ٹہراروں قول اوس زمانہ کی علما فضلا محدثین فقہا
کی اسطرح کی موجود ہین اب ہر ہارون رشید یا امام ابو یوسفؒ کا کیا دباؤ پڑا تہا اور اونکی حکومت اسوقت
کہان تہی۔ جو لوگون کو ایسی باتین کہکر اس مذہب کی طرف رغبت دلائی اور بقول مولوی حمید اللہ صاحب

[۱] جس شخص نے فقہ ابو حنیفہ مین نظر نہ کی وہ محروم ناقص ہے [۲] آدمی سب علم فقہ مین امام ابو حنیفہ کی اولاد مین
[۳] فقہ ابو حنیفہ کا سب سمجھا گیا مستعمل یعنی عمل در آمد مین ہین اور فقہ اور علما کا اوسمین بہت بہرت ہے۔
[۴] اللہ والے تیرے وجہہ سے لئے ابو حنیفہ فراخ چلین گے ۱۲ [۵] جب فتوی ابو حنیفہ کی موافق
اور علما کا فتوی ہوتا تو وہ علما اس بات سے خوش ہوتے [۶] امام مالک بن انس اکثر قول امام ابو حنیفہ پر فتوی دیتے اور اونکی

جب یہہ مذہب باطل تو تہا کیون اوسکی حقیقت ظاہر کی اور کسکی حکومت کا خوف غالب ہوا
رہے خلفائے عباسیہ اونکا خاندان جب تک اوج پر رہا وہ خود مدعی اجتہاد تہے کسی کی
تقلید نہین کرتے تہے اور بعد تنزل کے وہ اس قابل نہین رہی پہر ترویج مذہب حنفیہ مین
زور حکومت کہان سے ہوا قطع نظر اسکے اثر حکومت ہارون رشید سے اگر قاضی ابو یوسف
کو ترویج مذہب مین مدد ملی تو وہ اثر اوسی زمانہ تک محدود تہا دیر پا اور غیر منقطع کامیابی کسنے
پیدا کی علاوہ اسکے اگر یہہ اعتراض صرف حنفی مذہب پر ہے تو بیجا ہے مذاہب اربعہ کی ترویج
مین کسی مقبول عالم یا خلفاے وقت کا کسی مذہب سے متمذہب ہونا القول الناس علی دین ملوکہم
باعث قبول عوام۔ اوس مذہب کا ہوا اور اسی بات کو مورخین نے بزور حکومت یا بشوکت
سلاطین یا بوجہہ حکومت و ثروت لکہا جیسا کہ ترویج مذہب مالکی کی باعث یحیی بن یحیی
مصمودی ہوئی کہ اطراف اندلس مین بعد ؁ کی پہیلا یا چنانچہ تاج المکلل مین لکہا ہے ثم ان
یحیی عاد الی الاندلس وانتہت الیہ الریاسۃ وبہا انتشر مذہب
مالک فی تلک البلاد ۱۲ یعنی یحیی اندلس مین گئی اور ریاست اونکی طرف منتہی ہوئی اور
اسیوجہہ سے مالکی مذہب اون شہرون مین پہیلا۔ اور قول ابن حزم کا یہ نقل کیا۔ ان یحیی
بن یحیی کان مکینا عند السلطان مقبول القول فی القضاء فکان لا یلی
قاضی فی اقطار بلاد الاندلس الا بمشورتہ واختیارہ ولا یشیر
الا باصحابہ ومن کان علی مذہبہ ۱۲ یعنے یحیی بن یحیی بادشاہ کی پاس
رہتے تہے اور قاضیون کی تقرر مین اونکا قول مانا جاتا پس اطراف بلاد اندلس مین کوئی قاضی
انکی بلا اختیار اور بدون انکی مشورہ کے مقرر نہین ہوتا تہا۔ اور یہ اوس شخص کو قاضی مقرر
کرتے جو انکے مذہب کا ہوتا۔ غرض تمام سلطنت کی قاضی یحیی کی منظوری سے مقرر ہوتے تہے

اور یہ صرف مالکی مذہب والے کو قاضی بناتے رہنے پہر آگے کو بعد سنہ ۴۰۷ کی معز بن بادیس نے
بزور حکومت تمام ملک افریقہ مین مالکی مذہب پہیلایا جو آج تک قایم ہے تاریخ خلکان ترجمہ
معز بن بادیس مین دیکہو اور ترویج مذہب شافعی مین بہی اسی طرح کی قول موجود ہین چنانچہ
لکہتے ہین - اذا برع واحد منہم فی العلم تولی القضاء وغیرہ
من الولایات فکانت الولایۃ سببا لتدریسہ واشتغالہ بالعلم ۱۲
یعنی جب کوئی اون سے ماہر علوم ہوا حکومت قضا پر یا اور کسی طرح کی ریاست پر مامور
ہوا پس وہ حکومت اور ریاست اوس مذہب کے درس اور اشتغال علم کا باعث
ہوا اور امام بیہقی نے تو اشاعت مذہب شافعی کا ذمہ لیا تہا چنانچہ امام الحرمین نے کہا
ما من شافعی المذہب الا وللشافعی علیہ منۃ الا احمد البیہقی فان لہ
علی الشافعی منۃ وکان من اکثر الناس نصر المذہب الشافعی ۱۲
ترجمہ بیہقی یعنی ہر مقلد شافعی پر امام شافعی کا احسان ہی مگر احمد بیہقی کا احسان امام شافعی کے
اوپر ہے - اسواسطے کہ بہت زیادہ مددگار لوگون مین بیہقی شافعی المذہب کے تہے اور اطراف
نیشاپور مین اونہون نے مذہب شافعی پہیلایا - اور سنہ ۴۶۰ کے بعد کو عبدالواحد دمشقی نے
بیت المقدس اور دمشق مین رہکر مذہب حنبلی کی ترویج کی انکو لوگ اوس نواح کے باعتبار
علم اور جاہ وثروت کی مانتے تہے اس مذہب کو اختیار کیا چنانچہ لکہا ہے سکن بیت
المقدس فنشر مذہب الامام احمد فیما حولہ ثم اقام بدمشق فنشر المذہب ۱۲
یعنے عبدالواحد دمشقی بیت المقدس مین رہی اور مذہب احمد کو پہیلایا اور تمام اطراف مین مذہب
حنبلی رائج ہوا پہر دمشق مین قیام کیا اور مذہب حنبلی کو رواج دیا - اس سے معلوم ہوا کہ
مفتیان مذاہب اربعہ کی حکومت وثروت وجاہ کی وجہہ سے لوگون کی یہ مجال نہین تہی

کہ انکے فتوں پر اعتراض کرین۔ بیشک وہ لوگ تبلیغ شریعت حقہ کو اپنا فرض منصبی سمجھتے
تہے اور اوسکی ترویج مین کماینبغی کوشش اور سعی مین سرگرم رہتے تہے اگر کوئی بے دین اپر عوام
کو یہہ شبہہ ڈالے کہ وہ لوگ شریعت کے مالک بنگئے تہے جس چیز کو حلال کہدین حلال ہے
اور جسکو حرام کہدین حرام ہے وہ جسکو اچہا کہین اچہا ہے اور برا کہدین برا ہے نعوذ باللہ
مقتدیان صراط مستقیم و حامیان سنت رسول کریم و مبلغان شرع متین و قاضیان حکم کتاب مبین
ایسے نہ تہے کہ کسی چیز کو خلاف حکم خدا حلال کہدین وہ حلال ہوجا اور اپنی اغوای اور خواہش
نفسانی سے جسے حرام کہدین وہ حرام ہوجاوے اور طمع دنیا سے جس چیز کو اچہا کہدین وہ اچہے
ہو اور برا کہین وہ بری ہو اور عقل اور شرع سب دہرا رہے مولوی صاحب مطلق العنان ہوکر
ایسے جوش غضب مین آئے کہ خدا اور رسول کا خوف رہا نہ اہل سلام کی شرم اندہا دہند نفسانیت
کی ایسی چلتی گہمائی کہ اک سرے سے سب کی بہوسی کردی جملہ مذاہب حقہ شرع محمدی کا اجماع
باطل بر تناد یا جناب من بمقابلہ حق و اہل حق کی تہ جب کیکو مجال تہی کہ باطل خیالات و
عقاید کو ظاہر کرسکے اور نہ اب ہی جبتی ضلالت اور گمراہی کا سر اوٹہایا۔ یا تعصب کی
تخم ریزی کی یا جہالت و گستاخی کا جال پہیلایا مگا اوسکا استیصال ہوا قطع و برید کی گئی
بحمد اللہ اب بہی بامداد واللہ متم نورہ اور وانا لہ لحافظون وہ ہی شوکت اور غلبہ اسلام کو ہے
گو اہل ضلالت بہوے بہالے خواب غفلت مین سرشار یہہ سمجہین کہ اب وہ وقت نہین رہا ہمکو
آزادی کا تمغہ ملگیا ہے ہندوستان کی حکومت مین ہم ہرطرح زبان درازیان کرین تو کوئی
ہمین باز نہین دیسکتا اور نہ کوئی روک سکتا ہے اسی خیال مین اور اسی آزادی کے نشہ مین
بزرگان دین و حامیان شرع متین کی اہانت اور مذاہب حقہ کی ابطال مین اقوال ضلالت
تحریر کئے اور سمجہے کہ مین مصنوعی کیا حال کہون تا آدمی حیران ہون۔ اور شدہ شدہ اس ضلالت کا

اسکو کچھہ نمایان ہو یعنی اپنا سا مطلق العنان غیر مقلد لوگون کو بناؤن سو اس اغوا سے بحمد اللہ کچا
حال اہل باطل کا ایسا کھلا کہ ہزارون آدمی دیکھکر حیران ہونگی کہ ہین ہمتو سنتے تھے کہ غیر مقلدین
مدعی اتباع سنت ہین پی سند بات کو قبول نہین کرتے حق کے پابند ہین کیا سنتے تھے اور
نکلے کیسے یعنی حضرات شیعہ نے بعد رحلت جناب رسالت مآب صلعم کے غلبہ اصحاب ثلثہ کا
اسلام مین ایسا بتایا کہ متبع حق سوای پانچ یا سات شخصون کی دنیا مین کوئی نرہا خلفانے
اپنے رای کی موافق جیسے چاہا کیا جسکو حلال بتایا وہ حلال اور جسکو حرام کیا وہ حرام ہوا جو
لوگ حق پر تھے وہ اپنی کمزوری سے کچھہ نہ کر سکے امامت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بہ قبول نہ
کیا خود مالک شریعت بن بیٹھی ۔ مولوی حمید اللہ صاحب نے یہ فرمایا ۔ کہ بعد صحابہ و تابعین
قاضیان و مفتیان ائمہ اربعہ اور علی الخصوص قاضی ابو یوسف نے ایسا غلبہ پایا کہ ساری
شریعت کے مالک بنگئی اور کسیکو مجال نہین رہا ۔ کہ اونپر اعتراض کرین اور اپنی خود اختیاری
سے جیسا چاہا کیا جس چیز کو حلال بتایا وہ حلال ہوی اور جسکو حرام کہا وہ حرام رہے چاہے
خدا و رسول کے نزدیک اونکا حلال کیا ہوا حرام ہو یا حرام کیا ہوا حلال مگر اونکے اچھا برا کہنے
سے ویسا ہوا ۔ چونکہ حضرات شیعہ کا قول یہ بھی ہی کہ غلبہ حکومت خلفائی ثلثہ سے مہدی
آخر الزمان اصلی قرآن شریف لیکر کسی غار مین مخفی ہو گئے اونکی انتظاری ہی کہ جب وہ تشریف
لاوینگے شروع تبلیغ اسلام کی بنیاد اوس روز سے ہو گی اوسوقت تک جو لوگ مذہب خلفای
ثلثہ پر گذری وہ باطل پر رہے انتہائے غلبہ سطوت خلفائی ثلثہ کا وقت ظہور مہدی آخر الزمان
بتایا ۔ مگر مولوی حمید اللہ صاحب نے منتہای غلبہ سطوت امام ابو یوسف وغیرہ کو کچھہ نہ بتایا
اس معنی کو حضرات شیعہ کا قول نمبر اول رہا دوسرے یہ کہ ۔ اصلی قرآن مجید حضرت مہدی
آخر الزمان کی پاس موجود ہے دنیا مین اگر وہ ہوتا ۔ ممکن تہا کہ اوسے پاکر کچھہ لوگ راہ راست

آجاتی اور مصحف عثمانی کی وقعت اور اعتبار نہ رہتا۔ مولوی صاحب کا یہ مقولہ ہی کہ باوجود قرآن
وحدیث کی موجودگی کی پہر بہی کوئی سچی بات اور حق مسئلہ نکہہ سکا اگر کوئی جان پر کہیل گیا اور
سچی بات لکہدی تو وہ متعصب ہی جاہل ہے گستاخ ہے حاسد ہے الزام دیکر مردود بنایا گیا۔
بہلا بموجب قول حضرات شیعہ آیندہ امید تو قوی ہی کہ اہل حق کا بول بالا ہوگا مولوی صاحب
کے قول کے موافق آپکی امید بہی موہوم ہے کیونکہ بہولے بہالے مولوی اب بہی اس خواب غفلت
مین ہین مہدی آخر الزمان تشریف لاکر تبلیغ اوس قرآن مجید کی فرمادینگے جو اونکے پاس ہے
اور حضرت عیسی علیہ السلام پیغمبر ہین وہ بحکم بلغ ما انزل الیک من ربک کی پابند ہونگی یہ سب
لوگ مذاہب اربعہ کی مقلد اور خاصکر حنفی مذہب ادہر مین رہے واہ ری تحقیق نئی مولوی صاحب
کی علم کی نوبہار نے کیا کیا گل کہلائی کوئی بات ہی ٹہکانے نہ لگی جتنا مولوی صاحب نے تحریر
فرمایا تہا غالباً ایک تہائی مضمون ہے جو یہ قلمبند ہوا اور بخوف طوالت دو تہائی چہوڑ دیا ہی
اور بہت کتابین ملین نہین ورنہ تین تہائی ہین چوگنا حال کہلتا نہ معلوم اوسمین اس نوبہار کے
کیسے کیسے گل پہولے ہوتے اور کتنی روشنین چلتین **اب ملاحظہ فرمایئے** دینا مین کسی چیز کی
ترقی یا تو موجد کی کسی خصوصیت اور رسوخ سے ہوتی ہے اور اوس خصوصیت کی وجہ سے
اوسکو محبوب کہتے ہین اور قبول کرتے ہین یا وہ شی اپنی ذات مین خود اچہی ہوتی ہی اور اوسکا
حسن ذاتی باعث قبول عام ہوتا ہے بلکہ اوسکی حسن قبول سے موجد کی عزت وعظمت
لیاقت شوکت لوگون کی دلون مین قایم ہوجاتی ہی اور وہ شی اپنی حسن ذاتی سے موجد کی
عزت بڑہاتی ہی۔ اس قاعدہ پر ہزارون اشیا وجود یہ واعتباریہ کو غور سے دیکہو اور
اسپر فقہاے اربعہ کی فقہ کی قبولیت کو منطبق کرو۔ مثلاً امام مالک رح مدینہ تشریف کے رہنے
والے تہے۔ اور خاندان مین سے اونکے دادا اور چچا شیخ الوقت گذرے تہے اونکی شان

وعظمت لوگون کے دلون مین جاگزین تہی جب اونہون نے حدیث وفقہ مین کمال پیدا کیا تو معتقد
مندون کی عقیدت قوی ہوئی اور اقوال اونکے تسلیم کئے اور اسیطرح امام شافعی کو اون سے
زیادہ خصوصیتین حاصل تہین کہ معظمہ مین پیدا ہوئے دادا انکے علم بردار جنگ بدر مین کفار
کی جانب سی تہے بعد گرفتاری مشرف باسلام ہوکر صحابہ مین داخل ہوئے دوسرے بڑے
بڑہیا خصوصیت باعتبار عزت خاندان یعنی باپ کی طرف سے قریشی مطلبی اور مان کی طرف
سے قریشی ہاشمی تہے۔ جو ہم نسب رسول اللہ صلعم سے اور زیادہ کیا اعزاز ہوسکتا جو اونکی
طرف مرجع عام اور قبول انام مین تردد ہو۔ امام ابوحنیفہؒ مین اس قسم کی کوئی خصوصیت نہ تہی
آبا و اجداد مین کوئی شخص مقتدای وقت نگذرا تہا اور نہ خاندان مین قریشی مطلبی ہاشمی تہے
نہ مکے رہنے والے نہ مدینہ کے بلکہ فارسی النسل اور کوفہ کے باشندے تہے کیسی طرح کی خصوصیت
شرف مکانی یا اقتدای خاندانی کی نہ رکہتے تہے باوجود اسکے تمام ممالک اسلامیہ مین فقہ حنفی
کا شہرہ عام کمال ترقی اور وسعت کے ساتہہ اطراف واکناف مین ہوا جو لوگ مخالف تہے اور
اوسکی حقیقت سے جب واقف ہوئے ہمہ تن اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور مجال سخن نرہا جسکے ہزارون
شہادتین موجود ہین ترجمہ عیسی بن ابان بن صدقہ قاضی ابوموسی کی ترجمہ مین کشف الظنون
اور درر البھیتہ کو دیکہو۔ لکہا ہے۔ قال محمد بن عیسی کان عیسی بن ابان حسن الوجہ
وکان یصلی معنا وکنت ادعوہ الی محمد بن الحسن فیقول ھولآء قوم یخالفون الحدیث
وکان عیسی حسن الحفظ للحدیث فصلی معنا یوما الصبح وکان یوم مجلس محمد فلم افارقہ حتی جلس
فی المجلس فلما فرغ محمد قلت ھذا ابن اخیک ابان بن صدقۃ ومعہ ذکاء ومعرفۃ بالحدیث
وانا ادعوہ الیک فیابی ویقول انا نخالف الحدیث فاقبل علیہ وقال یابنی ما الذی رایتنا
نخالفہ من الحدیث فسالہ عن خمسۃ وعشرین بابا من الحدیث فجعل محمد یجیبہ عنہ

بما فیہا من المنسوخ ویاتی بالشواہد والدلائل فلزم
ابن عیسی محمد بن الحسن لزوماً شدید ۱۲ یعنے محمد بن عیسی نے کہا عیسی بن ابان
خوبصورت آدمی تہے اور ہمارے ساتہ نماز پڑہا کرتے ہین اون سے کہتا کہ امام محمد کے پاس
چلا کرو تاکہ علم فقہ تمہین حاصل ہو اور حقیقت مذہبی مسائل سے واقفیت ہو، وہ کہتے کہ یہ لوگ
یعنی فقہا خلاف حدیث عمل کرتے ہین - اور عیسی علم حدیث کا اچہا حافظ تہا - ایک روز ہمارے
ساتہ اوسنے صبح کی نماز پڑہی اور امام محمد کی مجلس درس کا وہ روز تہا پس مین نے اوسے
نچہوڑا اور اپنے ساتہ درس گاہ امام محمد مین لایا یہانتک کہ وہ بہی مجلس مین بیٹہا جب امام
محمد نے درس سے فراغت پائی مین نے کہا یہ تمہاری بہائی ابان بن صدقہ کا بیٹا تیز طبع
ذہن ہے علم حدیث مین معرفت رکہتا ہے اسکو مین تمہارے پاس حاضر ہونیکو کہتا ہون اور
یہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم لوگ حدیث کے خلاف عمل کرتے ہین - پس امام محمد عیسی کی
طرف متوجہ ہوے اور کہا اے لڑکے تونے ہماری کون بات مخالف حدیث کے دیکہی جو ایسا
تونے کہا پس عیسی نے پچیس بڑے مسئلہ حدیث کی جنہین مذہب حنیفہ کو اوسکا خلاف سمجہتے
تہے پیش کئے امام محمد نے بیٹہکر اونکو ساری جواب دیدیئے اور جو حدیثین اونمین منسوخ تہین بتائین
اور اپنے دلائل اور شواہد مذہب بتائی پس عیسی نے اوس روز سے ملازمت امام محمد کو پابندی
سے اختیار کیا - اس سے یہ بات اچہی طرح معلوم ہوگئی کہ محدثین وفقہای وقت کو جب تک
دلائل مذہب اور حقیقت مسئلہ سے واقفیت نہتی سنی سنائی باتون پر وحشت کرتے رہے
جب حال معلوم ہوا اوسکے تابع اور مقلد ہوے اور اسکا موید امام محمد کردری نے نقل کیا ہے
قال وکیع کان لنا جار من حفاظ الحدیث وکان یقع فی الامام فجری بینہ
وبین زوجتہ کلام فقال لہا ان سالتنی اللیلۃ الطلاق فلم اطلقک فانت طالق

وقالت ان لم اسألك الطلاق فعبيدها احرار ثم ندما فذهبا الی الثوری وابن ابی لیلی فلم یجدا عندهما مخرجا فذهبا طوعا وکرها الی الامام واعلماه بالواقعۃ فقال لها سلیہ الطلاق فسالتہ فقال لہ قل انت طالق ان شئت وقال لها قولی لا اشاء ففعلا فقال برئتما فی یمینکما ولا حنث علیکما وقال للرجل تب الی اللہ فی اکرہ فی قریبۃ الی من حمل الیک العلم فتاب الرجل وکانا بعد ذلک یدعوان للامام فی دبر کل صلوۃ ۱۲

یعنی امام وکیع نے کہا۔ کہ ہماری پڑوس مین ایک حافظ الحدیث امام ابوحنیفہؒ کو برا کہتا تہا اتفاق سے اوسکی اور اوسکی بیوی کی درمیان مین ایک واقعہ پیش آیا اور وہ یہ ہے اوس محدث نے اپنی بیوی کو کہا اگر تو مجھسے آج کی رات طلاق مانگے اور مین تجھے طلاق ندون تو تجہپر طلاق ہے اور محدث کی بیوی نے کہا اگر مین تجھسے طلاق نہ مانگون تو میرے سارے غلام آزاد ہین۔ بعد اسکے دو نون نادم ہوے اور اپنے قول سے سفیان ثوری اور ابن ابی لیلی کے پاس سائل ہوئے کہ ہمین اب کیا کرنا چاہیئے اور اپنے کہنے سے پہر کیا بات لازم آئی پس ثوری اور ابن ابی لیلی نے کہا۔ کہ ہم اسمین کچھ جواب نہین دے سکتے جب محدث صاحب نے کوئی مخرج اپنا نہ پایا طوعا وکرہا امام ابوحنیفہؒ کی پاس حاضر ہوے اور سارا واقعہ حال سے اطلاع دی پس امام صاحب نے محدث کی بیوی سے کہا کہ تو محدث سے طلاق مانگ اوسنے کہا مجھے طلاق دی اور محدث کو کہا کہ تو اسکو اسطرح طلاق دی۔ اگر تو چاہے تجہپر طلاق ہے اور اوس عورت سے کہا کہ تو کہہ مین نہین چاہتی اوسنے ایسا کہا جب یہ دونو اپنے کہنے سے فارغ ہوے امام صاحب نے فرمایا تم دونو اپنی یمین سے بری ہوگئے اور کوئی کفارہ اور گناہ تمپر لازم نہین رہا اور محدث صاحب سے فرمایا کہ تم اللہ کی سامنے توبہ کرو اور جس شخص نے اس واقعہ مین تمکو علمی مدد دی ہے اوسکے

حق مین برانکہو پس محدث صاحب نی توبہ کی اور ہر نماز کے بعد وہ اور اونکی بیوی دونو
امام ابو حنیفہؒ کے واسطے دعا کرتے تہے ۱۲۔ اس سے اچہی طرح معلوم ہوگیا کہ حافظ الحدیث کو
جب تک واقعہ پیش نہ آیا تہا اپنی ذات کو بڑا جانتے تہے امام ابو حنیفہؒ سے نفرت کرتے
اور بُرا کہتے جب اونٹ پہاڑ کے نیچے کو نکلا اوسکی بلندی دیکہکر اپنے دلمین نادم ہوا
سمجہا کہ کوہان شتر اور کوہ دشت کو کیا نسبت ہی۔ یہان تک کہ محدثین اور علمائے زمانہ
نے اس بات کا اقرار کیا کہ جنہنے مذہب حنفی کی کتابون کو نہ دیکہا اوسی لیاقت استنجا کرنیکی
بہی حاصل نہوئی چنانچہ کردری نی۔ محمد بن یزید سے روایت کی ہے قال کنت اختلف الی
عامر فقال نظرت فی کتبہ فقلت انی اطلب الحدیث فما اصنع بہ قال طلبتہ
الاثار سبعین سنۃ فلم احسن الاستنجاء حتی نظرت فی کتبہ کہا مین عامر ہزلی
کے پاس آنا جاتا تہا اونہون نی کہا۔ کیا تونے مذہب حنفی کی کتابون مین نظر کی ہے مین نے
کہا مین حدیث طلب کرتا ہون فقہ کی کتابون مین نظر کرکے کیا کرونگا۔ عامر نے کہا مین نے
ستر برس علم حدیث حاصل کیا مجہے اچہی طرح استنجا کرنا نہ آیا یہانتک کہ مین نے امام ابو حنیفہؒ
کی کتابون مین نظر کی اور موید اسکے عبد اللہ بن ابی لبید کی روایت ہی جو اوسی کتاب میں ہے
قال کنا عند یزید بن ہارون فقال المغیرۃ عن ابراہیم فقال رجل حدثنا عنہ
علیہ السلام فقال یزید یا احمق ہذا تفسیر قولہ علیہ السلام وما تصنع بالحدیث
اذا لم تفہم معناہ ولکن ہمتکم للسماع ولو کانت ہمتکم لنظرتم فی کتب الامام و
اقاویلہ فخجل الرجل واخرجہ ۱۲ یعنی ہم یزید بن ہارون کی پاس تہی مغیرہ نے قول ابراہیم
نخعی کا بیان کیا ایک شخص نے کہا ہمین حدیث رسول اللہ صلعم کی سناؤ یعنی ہمین قول ابراہیم
کا نہین چاہیئے حدیث چاہئے اسپر یزید بن ہارون نے کہا ای احمق یہ قول ابراہیم کا آنحضرت

صاحب کے قول کی تفسیر ہے اور تو حدیث کو کیا کریگا جب تو اوسکے معنی نہین سمجھتا۔ لیکن تمہاری
ہمت حدیث سننے کی ہے علم حاصل کرنیکی نہین ہے اگر تمہاری ہمت علم حاصل کرنے کی ہوتی
تو تم امام صاحب یعنی ابو حنیفہؒ کی کتابون اور اونکے قولون مین نظر کرتے پھر اوس شخص کو جھڑکا
اور مجلس سے نکالدیا اور ابراہیم بن عبد العزیز نے اسطرح روایت کی کہ یزید بن ہارون سے
یہہ پوچھا گیا متی یفتی الرجل قال اذا کان مثل ابیحنیفۃ ثم قال لا اغنی عن النظر
فی کتبہ وعلمہ وبہ یتفقہ الرجل یعنی فتوی کسوقت آدمی دیسکتا ہے کہا جسوقت
مثل امام ابو حنیفہؒ کی ہو۔ پھر کہا ہم کتب مذہب ابو حنیفہؒ اور اونکے علم مین نظر کرنے سے
بے پرواہ نہین ہین کیونکہ اس سے آدمی سمجھدار ہوتا ہے اور محمد بن احمد بن جعد نے اسطرح
روایت کی۔ قال لم یسمع مثلہ فی الفقہ من المتقدمین ثم قال اقاویلہا لا یحبہا
الا ذکی من الرجال ولا یضبطہا الا اولو الفہم منہم۔ یزید بن ہارون حافظ
متقن زاہد نے کہا مثل ابو حنیفہؒ کے علم فقہ مین متقدمین سے کسیکو نہین سنا گیا اور پھر یہ کہا
فقہ کی قولون کو ذہین اور عقلمند ہی دوست رکھتا ہے اور اوسکو یاد نہین رکھتا مگر جو
سمجھدار شخص ہو۔ پس۔ ان اقوال وروایات سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ فقہ امام ابو حنیفہؒ
کا بوجہ حسن ذاتی کی بڑی قوت اور استحکام سے مقبول خواص ہو کر مرجع انام ہوا اور
جسوقت اسکی قبولیت کا دنیا مین آوازہ پھیلا کسی حکومت کا ذریعہ نتھا بلکہ علمار حقیقت
شناس نکتہ بین کی دلون کو اللہ جل وعلا نے اسکے فہم وادراک کی طرف متوجہ کر دیا جس سے
سمجھ گئے کہ مطابق ضرورت کی عبادات ومعاملات شریعت حقہ مین فقہ ابو حنیفہؒ اپنی وسعت
قوانین اور مصالح امور شرعی مین بے مثل ہے کہ اس سے زیادہ دوسرے فقہاون کا فقہ ہو
نہین سکتا اور اس بات کو مقتدای زمانہ اپنی زبان سے کہنے لگے چنانچہ ابو سفیان سعید

بن یحیی حافظ الحدیث واسطی کا قول ہی علامہ کردری نے مناقب میں نقل کیا یقول انہ خبر ہذہ الامۃ تہیأ لہ مالم یتہیأ لاحد من کشف المسائل الصعبۃ وتفسیر الاحادیث المبہمۃ " یعنے کہتا تہا بیشک امام ابو حنیفہ عالم اس امۃ کا جو سامان مشکل مسائل کے حل کرنے اور مبہم احادیث کی تفسیر کرنے مین اسکو حاصل ہوا کسی دوسرے کو میسر نہین آیا - علی بن عاصم نے کہا اتقاویلہ تفسیر العلم من لم ینظر فی اقاویلہ احل بجہلہ الحرام وحرم الحلال واضل الطریق یعنے قول امام ابو حنیفہ کی علم حدیث وقران کی تفسیر ہے جسنے انکے قولون پر نظر نہین کی - اوسنے اپنی جہالت کی حرام کو حلال کیا اور حلال کو حرام اور راہ راست سے بہکا - اور نضر بن محمد نے یہ کہا - ما اظن الا انہ خلق رحمۃ ولولاہو لضاع علم کثیر " بیشک میرا گمان یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے امام ابو حنیفہ کو رحمت پیدا کیا اگر وہ نہوتا تو بہت سا علم گم جاتا - اسیطرح اور بہت اقوال ہین جن سے حسن ذاتی فقہ امام ابو حنیفہ کی ثابت ہی جو باعث قبول ہوا تاریخ ابن خلدون کو دیکھو کہ رواج مذہب کے مورخ نے یہی وجہ لکہی ہے کہ مذہب ابو حنیفہ کی سوا اور مذہب یعنی مالکی شافعی حنبلی وہین ملکون مین رائج ہوئے جہان ملی و ملکی حالات کے اعتبار سے ترقی نہین ہوئی جیسے مذہب مالکی دیار مغرب اندلس مین جہان بدویت غالب تہی رائج ہوا کیونکہ ملکی حال نے وہان ترقی نہین پائی بخلاف ملک عراق کہ وہان کی وسیع ترقی اور ملکی واقعات ومعاملات پر تفریع جزئیات اور نہیز باریک بینی کی ضرورت تہی - غرض سوای عبادات کی معاملات مین شہادت - معاہدہ - تجارت - شرکت - وصیت - وراثت وغیرہ اور ملکی انتظامات مین - تعزیرات - فوجداری - لگان - مالگذاری وغیرہ کی از حد ضرورتین پیش در پیش آئین جسکے واسطے کوئی قانون عام - اور تمثیلات مفروضہ اور نظیر جزئیات وقواعد

کلیہ کا ہونا ضرور تھا اور ایسے فقیہ کی حاجت تھی جو حیثیت شارح اور مفسر اور مقنن کے رکھتا ہو سو اس قابلیت کا مجتہد سوای امام ابو حنیفہؒ کے اوس وسیع دور مین کوئی دوسرا نہین گذرا جسمین یہہ سب امور جمع ہون اگرچہ اس اسلام مین بہت سے علمائے نامور محدث اور مفسر اور بہی بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کی ہوئے لیکن باوجود اسکے مقننانہ حیثیت کی اونکو ہوا بہی نہین لگی تہی اور بہت علمائے مشہور و معروف ایسے بہی گذرے ہین جو مقنن اور واضع قوانین تہو مگر نصوص شرعیہ کی مفسری اور شارحیت سے معرا تہے اللہ جل علی نے یہ دونو قابلیتین امام ابو حنیفہ مین جمع کردی تہین جس سے اعلیٰ درجہ کی تشریع احکام قرآنی چنانچہ توبہ بن سعد کا قول جو علامہ کردری نے لکہا ہے موید اسکی ہے قال لولم یکن بینہ وبین اللہ تعالےٰ امر محکم لم یکن لہ کل ھٰذا التوفیق ۱۲ یعنے امام ابو حنیفہؒ اور اللہ تعالے کے درمیان مین امر محکم نہوتا تو اونکو یہ سب توفیق نہوتی۔ اور عفان بن سیار کا یہ قول ہے قال ابو حنیفۃ مثل الطبیب الحاذق یعرف دواء کل داء ۱۲ یعنے ابو حنیفہؒ مثل طبیب حاذق کی ہر مرض کی دوا پہچانتے ہین۔ اور محمد بن سعدان سے اس طرح روایت ہے قال کنت عند یزید بن ھارون وعندہ یحیی بن معین وعلی بن المدینی واحمد بن حنبل وزھیر بن حرب واخرون اذا ستفتی فقال یزید اذھب الی اھل العلم فقال علی بن المدینی الیسوا عندک فقال اھل العلم اصحاب ابی حنیفۃ وانتم صیادلہ یعنی محمد بن سعدان نے کہا مین یزید بن ہارون کی پاس تہا اور یحیی بن معین اور علی بن مدینی اور امام احمد بن حنبل اور زہیر بن حرب اور بہت سے لوگ اونکے پاس حاضر تہے اوسوقت اونکے پاس ایک شخص استفتا لایا یا خود طالب فتوی ہوا یزید بن ہارون نے کہا تو اہل علم کی پاس جا وہ تجھے فتوی دینگے۔ علی بن مدینی نے کہا کیا یہ لوگ جو تمہاری پاس

موجود ہین اہل علم نہین ہین اُن سے فتویٰ نلیا جاوے - یزید بن ہارون نے کہا اہل علم اصحاب ابوحنیفہؒ ہین اور تم لوگ دوا فروش عطار ہو یعنی تم فتوی کو کیا جانو اور عبداللہ بن مبارک کہتے ہین - قال لیس للعلماء غنیۃ عن ابیحنیفۃ ولو فی تفسیر الحدیث یعنی ہر عالم کو علم ابی حنیفہؒ کی ضرورت ہے اور کوئی عالم اوس سے بے پرواہ نہین ہے اگر اور ہی نہین تو تفسیر حدیث جو ابو حنیفہؒ کی یعنی فقہ ہے اوس سے بے پرواہی نہین ہو سکتے وہ ہر عالم لیتا ہے - جب علماء زمانہ کا بدون علم فقہ ابی حنیفہؒ کی فقہ نہ چلا تو یہی وجہ سلاطین زمانہ جنکی سلطنتین وسیع ہوئین اور دیوانی فوجداری کی معاملات کی ضرورت ہوئی - پیش آئی اور سوای مذہب حنفی کی ان وسیع خیالات کی تفریع جزئیات کو نہ پایا لہذا علماء حنیفہ کو قاضی اور حاکم بنایا اور اس مذہب کو اختیار کرنا پڑا جیسے وکیع نے محدث کا قصہ بیان کیا جسکا ذکر پہلے گذرا کہ چارنا چار امام ابوحنیفہؒ کے پاس آئے اور اونکے فتوی کی پیروی کی حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اپنی نیت خالص سے اللہ کے واسطے ترویج شریعت محمد صلعم اور آسانی امت کی غرض سے فقہ نکالا اور عند اللہ اونکی خلوص پر درجہ جابجا مین پہونچا اوسکی ترویج ہو گئی چنانچہ یحیی بن آدم کا قول ہے انبانا محمد بن نصر انبانا یحیی بن اکثم سمعت یحیی بن آدم یقول کلام ابیحنیفۃ فی الفقہ للہ ولو کان شئی من امر الدنیا لم ینفذ کلامہ یعنی کلام ابوحنیفہؒ کا فقہ مین اللہ کیو اسطے تہا اگر کوئی بات دنیاوی غرض سے اوسمین ملتی تو اونکا کلام جاری ہوتا مین ہوتی ہی مولوی حمید اللہ صاحب اپنی بصیرت علمی سے سبکو سیاہ رو سیاہ باطن سمجھ رہین اور اسکی قائل ہین کہ مذہب حنفی کا رواج قاضی ابو یوسفؒ اور ہارون رشید نے زبردستی مارکوٹ کر اور عوام کو دہمکا کر دیا اور اپنی بے دینی اور نفسانیت سے حرام چیزون کو حلال کر دیا اور حلال کو حرام بتایا اور پہلی کو بری اور بری کو پہلی کہدیا اللہ و رسول کی شریعت کو بگاڑ دیا مالک شریعت آپ بنگئے ہارون رشید کو فرعون یعنی مدعی الوہیت

اور ابو یوسف کو مدعی رسالت بنا دیا گویا یہ شریعت انکی ہی خدا و رسول سے کام نرہا اور
آج تک اوسی کی تائید اور اس جدید شریعت ہارونیہ پر مولوی بہول رہین ہین اور اوسی
خواب و غفلت مین زبان درازیان کرتے ہین یہ خبر نہین کہ وہ وقت چلا گیا اب زبردستی
اور دباؤ کا موقع نہین رہا کیونکہ مولوی حمید اللہ صاحب کی تازہ شریعت کا زمانہ ہے اور شریعت
ہارونیہ منسوخ ہو گئی اب کسی کی شیخی تعالی خوبی کام نہین دیسکتی اسواسطہ اوس مذہب منسوخ
اور باطل کا کچا حال مولوی صاحب نے کہولا۔ اب اس اعتقاد مولویصاحب کو جو شریعت حقہ
اور فقہ حنفی مقبول علماء اہل سنت کی نسبت ہے ناظرین ملاحظہ کرین اور اس مطلب کو عبارت
مولویصاحب سے اچہی طرح مقابلہ کرلین اور سمجھ لین کہ ایسے محقق کی تحقیق کیا فائدہ ہدایت
و ضلالت مین دیتی ہی اور جو ایسا اعتقاد رکہے اور اپنی تحقیق کو حق جانے وہ کون ہے یعنی کس ملت
و مذہب کا اوسکو سمجہا جاوے اور عوام پر اس کا کیا اثر ہے۔ اللھم حفظنا۔ ایک ہم ہی
تری چال سے بستی نہین صنم + پامال کبک ہی تو ہوئی کوہسار مین قولہ پہر مزہ یہ ہے
کہ اس کا جواب کچہہ نہین ہی کیونکہ بنا اس بحث کی میری اس قول پر ہے کہ امام صاحب
کے حافظہ کو بہت سے فقہا و محدثین متقدمین نے ناقص اور حدیث کا علم تہوڑا تبلایا ہے
سو یہ مستند کتابوں سے اور معتمد علما کے اقوال سے ثابت ہو ہی گیا امام صاحب کی بابت
مین اول تو کسی مستند کتاب مین کسی محدث کا یہ قول ہی نہین کہ ان کا حافظہ عمدہ تہا یا حدیث
کی جانچ پرکہ مین بڑا مرتبہ رکہتی تہی اور اگر بفرض محال دو چار قول معتمد مل بہی جائین
تب ہی میری بات کی تردید نہین ہو سکتی کیونکہ بہتون کا ناقص کہنا بدستور قایم رہے گا۔
مگر جواب لکہنے والے سے ہو سکے تو یہ کام ضرور کرین کیونکہ اس سے میرے قول کی تردید
ہو جائیگی۔ کہ اون کی حافظہ عمدہ ہونے پر اور حدیث کے علم مین اعلی مرتبہ حاصل ہونے پر

معتبر شہادتین دو چار ہی نہین - **اقول** الحق یعلوا ولا یعلی - بفضلہ تعالی جملہ عبارت
کتاب پوری اقوال مولوی حمید اللہ صاحب کے تحقیق کے جواب مدلل بعبارت عربی کتب
معتبرہ مقبولہ متقدمین و متاخرین علماء اہل سنت والجماعت حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی
چارون مذہب سے بلکہ جنکو حضرات غیر مقلدین نے اپنا مقتدا مانا اونکی معتبر اقوال سے جید الحفظ
کامل العلم مقتدای اعظم امام ابوحنیفہؒ کا ہونا ثابت کرکے لکہا گیا اگرچہ بخوف طوالت اختصاراً
تحریر مین آیا تاہم مولویصاحب کی اعتراضات کے جواب مین کوئی جزو اعتراض باقی نہین
چھوڑا جسکی تصدیق جو بہ رسالہ ہذا سے بمقابلہ ہر قول کے ہوسکتی ہے - اور جو آنکہین بند
کرکے گمراہی کے راستہ مین حسد اور جہالت کی ٹہوکرون سے مولویصاحب نے ٹہوکرین کہائی
ہین وہ بہی دکہادیا - اور جتنی دعوی مولویصاحب کے تہے اور خاصکر یہ کہ فقہا اور محدثین نے
امام صاحب کو ناقص اور حدیث کا علم تہوڑا تبلایا ہے اور کسی مستند کتاب مین کسی محدث کا یہ
قول ہی نہین کہ انکا حافظ عمدہ تہا یا حدیث کی جانچ پرکہ مین بڑا مرتبہ رکہتے تہے باطل ہین
جنکی تکذیب مستند کتابون اور قول محدثین سے اور خاصکر اونہین کتابون اور مصنفون
کے اقوال سے جنکو مولویصاحب مستند تبلاتے ہین دکہادی اور یہ تبادیا کہ جن قولون کو
مولویصاحب نے اپنے دعوی کی دستاویز تبایا ہے اونکو مولویصاحب سمجھے نہین یا وہ
قول مردود ہین قابل التفات نہین اور یہ قاعدہ بہی کئی جگہ لکہدیا کہ بہتونکا امام صاحب کو اچہا
کہنا حافظ الحدیث جید الحفظ ثقہ کامل العلم مجتہد امام الائمہ تبانا معتبر ہے اور کسی معترض کا
اعتراض اونکے حق مین قبول نہین کیا جاویگا جس سے اچہی طرح اقوال اور اجتہادی جرح
مولویصاحب کی تردید ہوگئی اور کئی جگہ اسکا ذکر مع ثبوت گذرا ہے چونکہ ایک نئی عبارت
سے تجدید اعتراض بغرض الزام مخاصم بطور تعریض طعنہ و شناعت تحریر کی ہے لہذا بمزید

اطمینان ہو یا د رہے کہ شہادات معتبرہ کتب مستندہ سے اس مقام پر بہی لکھی جاتی ہین۔ اخبرنا عمر انبانا مکرم انبانا احمد بن مغلس انبانا نصر بن علی سمعت خالد بن الحارث سمعت شعبۃ کان واللہ حسن الفہم جید الحفظ حتی شنعوا علیہ بما ھو واللہ اعلم بہ منہم وانا اعلم ان لعلم جلیس النعمان کما اعلم ان النہار لہ ضوء یجلو اظلمۃ اللیل

یعنی خالد بن حارث نے کہا مینے سنا شعبہ سے کہا اونہون نے امام ابو حنیفہ قسم اللہ کی اچہی سمجہ والے پکے حافظ کے تہے۔ لوگون نے تفریع مسائل کی وجہہ سے اوپر اعتراض کیا قسم اللہ کی وہ اون سب سے زیادہ عالم ہے اور مین خوب جانتا ہون کہ علم بلا شبہ مصاحب نعمان کا ہے جیسے مین یہ جانتا ہون کہ اندہیرا رات کا دن کی روشنی سے جاتا رہتا ہے۔

انبانا عمر بن ابراہیم المقری انبانا مکرم بن احمد انبانا ابو غسان سمعت اسرائیل یقول کان نعم الرجل نعمان ماکان احفظہ لکل حدیث فیہ فقہ واشد فحصہ عنہ واعلم بما فیہ من الفقہ ۱۲

یعنی ابو غسان نے کہا مینے اسرائیل سے سنا وہ کہتے تہے۔ کیا اچہی شخص نعمان ہے تہے اور کیسے اچہے حافظ جملہ احادیث کی تہے جنمین فقہ ہے اور بہت بڑی چہان بین اوسی سے کرتے تہے اور جو کچہ اون مین فقہ سے مسائل نکلتے اسکی بڑے عالم تہے۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد الہروی سمعت الحسن بن علی سمعت اباغسان مالک بن اسمعیل یقول ابو حنیفہ ثبت عندنا انہ لم یکن احد ینسب الی الورع اورع من ابی حنیفۃ ۱۲

یعنی مالک بن اسمعیل کہتے تہے ابو حنیفہ ثبت یعنی ثقہ اور حافظ ہین ہمارے نزدیک اور جو لوگ پرہیزگاری مین منسوب تہے امام ابو حنیفہ سے زیادہ کوئی پرہیزگار نتہا۔ حدثنا العسکری باسنادہ عن مکی بن ابراہیم قال کان ابو حنیفۃ تقیا زاہدا عالما راغبا فی الآخرۃ

صدوقا للسان احفظ اهل زمانہ مکی بن ابراہیم نے کہا امام ابوحنیفہ متقی ۔ زاہد ۔ عالم ۔ آخرت کی چاہنے والے صدوق اللسان اور بڑی حافظ اہل زمانہ کے تھے ۱۲ حدثنا عبداللہ بن محمد انبانا مکرم انبانا احمد بن عبداللہ بن یونس انبانا الحسن بن صالح قال کان ابوحنیفۃ عارفا بحدیث اهل الکوفۃ وفقہ اهل الکوفۃ شدید الاتباع وکان حافظا لفعل رسول اللہ صلعم ۔

یعنی حسن بن صالح نے کہا امام ابوحنیفہ رح بڑے شناسا اور پہچاننے والے حدیث اہل کوفہ اور فقہ اہل کوفہ کے تھے بڑے متبع سنت اور حافظ حدیث تھے ۔ اخبرنا برھان الدین ابوالحسن علی بن حسین الغزنوی ببغداد انا الحسن بن محمد البلخی انا الشیخ ابومنصور الشحی انا ابوالقاسم التنوخی حدثنی ابی حدثنا ابوبکر انبانا احمد سمعت یحیی بن معین وھو سئل عن ابی حنیفۃ اثقۃ ھو فی الحدیث قال نعم ثقۃ ثقۃ کان واللہ اورع من ان یکذب وھو اجل قدرا من ذلک ۱۲

یعنی احمد نے کہا میں نے سنا یحیی بن معین سے ۔ اور اون سے امام ابوحنیفہ رح کا حال دریافت کیا گیا تھا کہ وہ علم حدیث میں کیسے ہیں کیا ثقہ ہیں یحیی نے کہا ہاں ثقہ ہیں ۔ بتکرار لفظ سے ۔ قسم الہ کی وہ بڑی پرہیزگار شخص تھے جھوٹ نہیں کہہ سکتے اور وہ تو بڑے عالی مرتبہ کے شخص ہیں ۔ اخبرنا عمر انبانا مکرم انبانا محمد بن علی انبانا قاسم المقری واحمد بن عطیۃ والحسن بن فھم قالوا سمعنا یحیی بن معین الفقہاء اربعۃ ابوحنیفۃ وسفیان ومالک والاوزاعی قال احمد بن عطیۃ وسئل ھل حدث سفیان عن ابی حنیفۃ قال نعم کان ابوحنیفۃ رح ثقۃ صدوقا فی الحدیث ماموناعلی دین اللہ تعالی ۱۲

یعنے قاسم مقری احمد بن عطیہ اور حسین بن فہم نے کہا ہم نے یحیی بن معین سے سنا ہے کہتے تھے فقہا چار ہیں ابوحنیفہ ۔ سفیان ۔ مالک ۔ اوزاعی ۔ احمد بن عطیہ نے کہا کہ یحیی بن معین سے دریافت کیا گیا ۔

سفیان نے امام ابوحنیفہؒ سے روایت حدیث کی ہے اوسکا جواب دیا۔ ہان سفیان نے ابوحنیفہ سے روایت کی اور ابوحنیفہ ثقہ صدوق علم حدیث مین اور مامون دین الہیہ مین ہین۔ یہ سات حدیث بسلسلہ سند موفق الدین بن احمد مکی نے جنکی وفات ۵۶۸ھ مین ہوئی اپنی کتاب مین نقل کی ہین حافظ جلال الدین سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ مین انکا ترجمہ لکھا ہے علامہ ابن جوزی کے معاصر اور بواسطہ فضل بن سہل خطیب بغدادی سے روایت کرتے ہین۔ شعبہؒ۔ اسرائیلؒ۔ مالکؒ بن اسمعیلؒ۔ مکی بن ابراہیمؒ حسن بن صالحؒ یحییٰ بن معینؒ۔ کے قولون مین جو مذکور ہوئی بصراحت حافظ اور ثقاہت تبکرار لفظ ثقہ ثقہ۔ ثقہ صدوق اور نیز حافظ اور ثقاہت بلفظ ثبت موجود ہے و عن عبد اللہ بن المبارکؒ قال غلب علی الناس بالحفظ والفقہ والعلم والصیانۃ والدیانۃ وشدۃ الورع ۱۲ یعنے عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہی کہا سب لوگون پر امام ابوحنیفہؒ حافظہ اور فقہ اور علم اور نگاہداشت اور دیانت اور بڑی پرہیزگاری مین غالب ہین یعنی کوئی برابری اونکی نہین کرسکتا عنؒ سفیان بن عیینہ انہ قال کان ابن جریج فقیہ مکۃ بلغنی ان النعمان فقیہ الکوفۃ۔ شدید الورع حافظ الدینہ و علمہ لا یوثر الدنیا علی الاخرۃ ۱۲ سفیان بن عیینہ سے روایت ہی کہا تہے ابن جریج فقیہ مکہ کہتے مجہے خبر پہونچی کہ نعمان فقیہ کوفہ بڑے پرہیزگار حافظ اپنے دین اور علم کی آخرت پر دنیا کے اختیار کرنے والے نہین ہین سفیان بن عیینہ نے قول ابن جریج سے امام صاحب کی پرہیزگاری اور حافظ کی تعریف۔ کی الی دونون روایتون کو علامہ کردری نے کتاب لمناقب مین لکھا ہے۔ پس ان دونو روایتون مین عبد اللہ بن مبارکؒ سفیان بن عینہ ابن جریج فقیہ مکہ امام صاحب کی حافظ کی بصراحت لفظ حافظ بیان کرتے ہین اور جملہ معاصرین تابعین اور تبع تابعین پر امام صاحب کے حافظ کو غلبہ دیتے ہین اور علامہ ذہبی نے تذکرہ مین لکھا کان شعبۃ حسن الرای فیہ جسکا صاف مطلب یہ ہے

یقولؒ

کہ امام صاحب کی ثقاہت اور حافظہ مین اونکو شک نہ تہا اونکے حق مین نیک رای تہی اسی بنا پر
مورخ ابن خلکان نے تاریخ مین لکہا لایشک فی دینہ ولا فی ورعہ وتحفظہ
یعنی امام ابو حنیفہ کی دین داری اور پرہیزگاری اور حافظہ مین کسیطرح کا شک نہین کیا جاتا اور حافظ
ابو المحاسن دمشقی شافعی نے عقود الجمان مین تیئسوان باب صرف ثبوت حافظہ اور بیان حافظ محدث
امام ابو حنیفہ مین لکہا ہے الباب الثالث والعشرون فی بیان کثرۃ حدیثہ وکونہ
من اعیان حفاظ المحدثین یعنی تیئسوان باب اس بیان مین کہ امام ابو حنیفہ کثیر الحدیث اور معتبر
حفاظ محدثین مین ہین - اور اس باب مین آثار واقوال تبع تابعین ومحدثین نقل کئی - اور حافظ
ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان مین قول علی بن مدینی کا اسطرح نقل کیا - وقال علی بن المدینی
روی عنہ الثوری وابن المبارک وحماد بن زید وھشام ووکیع
وعباد بن العوام وجعفر بن عون وھو ثقۃ لا باس بہ ۱۲ یعنی امام ابو حنیفہ
سے سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور حماد بن زید اور ہشام اور وکیع اور عباد بن عوام
اور جعفر بن عون نے روایت کی اور امام صاحب ثقہ ہین لا باس بہ - اور ہمکو ہی سید محمد صدیق
حسن صاحب قنوجی بہوپالی نے تاج المکلل مین لکہا ہے مناقبہ وفضائلہ کثیرۃ وقد
ذکر الخطیب فی تاریخہ منہا شیئا کثیرا ثم عقب ذلک بذکر ما کان الیق بہ
والاضراب عنہ فمثل ھذا الامام لایشک فی دینہ ولا فی ورعہ وتحفظہ
یعنی مناقب اور فضائل امام ابو حنیفہ کے بہت ہین اور خطیب نے اپنی تاریخ مین بہت کچہ لکہا ہے
اور بعد ذکر فضائل ومناقب ایسا ہی ذکر کیا ہے جسکا چہوڑنا اور اوس سے موتہہ پہیرنا لائق ہے
کیونکہ مثل اس امام کے اونکی پرہیزگاری ودین داری اور حافظہ مین شک نہین کیا جاتا ۱۲ اس مورخ
سردار غیر مقلدین نے بہی بصراحت لفظ حافظ ثابت کیا ہے اسیطرح دیگر مورخین اہل اسلام نے

لکہا اور مستند کتب تواریخ اور اسماء الرجال اسکی شاہد ہین - تاریخ بخاری - انساب سمعانی - تاریخ خطیب
معارف ابن قتیبہ - تہذیب الاسماء تذکرة الحفاظ - دول الاسلام - تہذیب التہذیب - تاریخ ابن خلدون
تاریخ ابن خلکان جو آج ان کتابون پر فن رجال کا دار و مدار ہے سب مین ترجمہ امام ابو حنیفہ رح موجود
ہے اور سب مین محامد اور محاسن ثقاہت و جلالت و دیگر واقعات پر گفتگو مین تفصیل مذکور ہین
علاوہ اسکے - امام احمد بن محمد طحاوی - امام محمد بن احمد بن شعیب استاد حاکم - حسین بن علی ابو
عبد اللہ الصیمری تلمیذ دارقطنی علامہ جار اللہ زمخشری - موفق الدین بن احمد مکی - امام عبد اللہ
بن محمد حارثی - امام ظہیر الدین مرغینانی - امام محمد بن محمد کردری - حافظ ابن عبد البر - علامہ ذہبی
محی الدین عبد القادر قرشی تلمیذ تقی الدین سبکی - حافظ جلال الدین سیوطی - حافظ ابن حجر مکی -
وغیرہم نے مستقل کارنامے امام ابو حنیفہ رح کے لکہے اور فضائل و مناقب مین مفصل بحث کین
حتی کہ معترضین کے جوابات قلم بند کئے جو آج ہندوستان مین یہ کتابین موجود ہین اور
اکثر چہپ گئین ہین - اگر ان سب کی عبارتین جمع کی جاوین کئی جلدون کی ضخامت
مین بہی ختم نہو - ؎ این شرح بے نہایت از حسن یار گردم ٭ حرفی است الخ ہزاران کا بدر عبارت آید
معلوم نہین کہ مولوی حمید اللہ صاحب کی وہ کونسی مستند کتابین اور معتبر شہادتین ہین جنکا وجود
نہین اسواسطے یہ خبط درپیش ہے اور تسوید نامہ ہو رہا ہے ؎

بے فہم اگر چشم بدوزد بکتاب ٭ نتواند دید روی معنی در خواب
بے غور کند چہ سخن بے مغزانی ٭ غواصی بحر نیست مقدور حباب

قولہ یا یہ کام کریں کہ امام احمد بن حنبل و امام مالک و شافعی و بخاری مسلم ابو داؤد
ترمذی نسائی علی بن مدینی سفیان ثوری دارقطنی کی نسبت دو چار ہی قول معتمد
محدثین کی مستند کتابون سے دکہلاوین کہ انکا حافظہ ناقص تہا یا حدیث کے علم مین

اعلیٰ مرتبہ نہین رکھتے تے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جب یہ لوگ باوجود اپنے اعتراضون کے معتمد سمجھے گئے ہین تو امام صاحب کو بہی معتمد سمجہنا چاہیئے - **اقول** یہ سفاکی اور بیباکی مولوی حمید اللہ صاحب کی حصہ مین ہے کہ بزرگان دین کی اہانت کرین اور جرح اور عیوب غیر معتبر اور نامسموع اپنی نظر تحقیق مین معتبر مانکر فقہا اور محدثین کی بیخ کنی کرین اور ایسا کوئی مسلمان نہین کر سکتا کہ علمای دین وپیشوایان امت کے نقائص وعیوب لایعنی کو سیکڑون برس بعد جاہلون کے دہوکہ دینے کے واسطے بحوالہ فلان بن فلان جمع کرے اور اوس سے یہ فائدہ نکالے کہ یہ لوگ باوجود ایسے اعتراضون کے معتمد سمجھے گئے ہین اسلئے امام صاحب کو بہی معتمد سمجہنا چاہیئے سبحان اللہ اگر کوئی جاہل اپنی جہل سے نہ سمجھے تو اوسکی سمجہانے کے واسطے عیوب ونقایص بزرگونکی تلاش کرنا اور وہ عیوب اونکے ذات مین قایم رکہکر معتبر ہی تسلیم کرنا عجب العجاب بات ہے پس اگر کوئی جاہل نہ سمجھے وہ جانے اور اوسکا کام - سمجہدار کے لیے یہ بات کافی ہے - کہ امام احمد بن حنبل امام شافعی - امام مالک - جو مجتہدین مطلق اور امام فی المذہب ہین اور غیر مقلدین کا حسد بہی ان سے زیادہ نہین ہی اور محقق صاحب بہی انکے علم وفضل کو مانتے ہین - وہ بہی باوجود اپنے کمال کے امام ابوحنیفہؒ کو اپنا مقتدا اور جس فن کے وہ کامل ہین اوسمین اکمل بتاتے ہین اگر ان حضرات کا مخاصم کے اعتبار و تحقیق مین حافظہ اور ثقاہت کامل ہے جسپر مدعی بنی ہین تو جس فن کے یہ لوگ عالم وفاضل ہین اوسی فن کے امام ابوحنیفہؒ عالم ہین معاصرین امام ابوحنیفہؒ مین سے کسیکا قول نہین کہ امام صاحب علم دین یعنی قرآن وحدیث مین اعلیٰ مرتبہ نہین رکھتے تے بلکہ امام مالک امام احمد بن حنبل علی بن مدینی یحیی بن معین - وغیرہ علما کی نسبت اونہین کی معاصرین اونکو عالمون مین شمار نہین کرتے چنانچہ بکیر بن یحیی نے عبد اللہ بن مبارک کا قول اسطرح نقل کیا ہے - ذکر الامام ابوبکر محمد بن الحسن الجنشمی عن الحسین

بن واقد عن بشر بن یحیی قال قلت لابن المبارکؒ ادخلت رای ابوحنیفہ وسفیان
فی الکتب ولم تدخل رای مالکؒ والاوزاعیؒ قال انی لم اعدھما علماء علماً
من موثق یعنی بشیر بن یحیی نے کہا مینے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا کہ تمنے اپنی کتابون
مین امام ابوحنیفہؒ اور سفیان کے قول داخل کئے اور امام مالک اور اوزاعی کے قول کیون نہین
لکھے اونھون نے جواب مین کہا امام مالک اور اوزاعی کو عالمون مین شمار نہین کرتا اونھون - اور محمد بن
سعدان نے یزید بن ہارون سے روایت کیا کہ مین یزید بن ہارون کی مجلس مین حاضر تھا اور
یحیے بن معین - علی بن مدینی - احمد بن حنبل - زہیر بن حرب وغیرہ محدثین جمع تھے اور یزید بن
ہارون کے سامنے فتوی پیش ہوا اونھون نے کہا اہل علم کے پاس جاؤ علی بن مدینی نے کہا کیا
تمھاری پاس اہل علم نہین ہین اوسکا یہ جواب دیا اھل العلم اصحاب ابیحنیفہ وانتم صیادلۃ
یعنی اہل علم اصحاب ابوحنیفہ ہین اور تم عطار ہو جسکا صاف اور صریح مطلب یہ ہے کہ تم اہل علم
نہین ہو بلکہ مثل عطار کے دوائین جمع کرنے والے ہو اوسکے منافع اور خواص اور ترکیب استعمال
کو کیا جانو جس سے اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ علم محدثین بمنزلہ علم عطار ہے جس سے شناخت
ادویہ اصلی نقلی ہوتی ہے منافع اور خواص اور مختلف تراکیب اور مطابق مرض کے استعمال یہ
طبیب کا کام ہے پس مقابلہ علم عطار اور علم طبیب جزو سے کل کا کرنا عدم فہم پر مبنی ہے اور علم
عطار کو علم طبیب پر تفوق دینا سراسر جہالت ہے - عبداللہ بن مبارک نے امام مالکؒ اور امام اوزاعیؒ
کو عالم نہ بتایا کیا یہ لوگ محدث نہتے یا عبداللہ بن مبارک انکو جانتے نہ تہے یا انکے محدثی سے
انکار تھا نہین بلکہ صرف جامعین حدیث کو اعلی مرتبہ کا عالم نہین جانتے تہے اگرچہ حدیث
دانی مین وہ اعلی مرتبہ کا عالم حافظ کامل سب کچھ ہو مگر جبتک مجتہد نہو عالم نہین باوجودیکہ
امام مالک زمرہ مجتہدین مین ہے لیکن قدر مایہ الاعتزاز مین امام ابوحنیفہؒ اور سفیانؒ کو

عبد اللہ بن مبارک نے عالم بتایا اسیطرح یزید بن ہارون کے قول کو دیکھو امام احمد بن حنبل
باوصف محدث اور مجتہد مشہور ہونیکے اور یحیی بن معین اور علی بن مدینی استاد المحدثین
کسی حالت مین درجہ امام بخاری اور امام مسلم و دیگر محدثین کا درجہ یحیی بن معین اور علی بن
مدینی سے بڑہ نہین سکتا اہل علم یعنی عالم قرار دیئے گئے کیا یزید بن ہارون انکے علم و فضل اور
نقادی سے واقف نہ تہے ضرور جانتے تہے اور کیون نہ جانتے اونکے حاضرین جلسہ تہے اسی وجہ سے
اونکو عطار بتایا اور صاف کہدیا تم اہل علم نہین ہو جب علی بن مدینی اور یحیی بن معین عطار بتائے
گئے تو دیگر محدثین اعلیٰ سے اعلیٰ جو اون دونو سے اعلیٰ نہین ہوسکتے وہ امام ابو حنیفہ سے تفوق کیسے
پاسکتے ہین قطع نظر اسکی جن مجتہدین مطلق پر خیر القرون اور مابعد مین اتفاق عام ہوا اور اونکی
تعداد معینہ پانچ یا چار پر قرار دی گئی اونہین مین سے امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ ہین سوائے
امام مالک کی یہ دونو بعد کے لوگون مین ہین دیکھو امام ابو حنیفہؒ کے کسقدر ثنا کرتے ہین اور جو اونکی
معاصرین تہے اور وہ بہی واقف اور نقاد تہے اونہون نے تعریف مین امام صاحب کی کیا کمی
کی جبیر مخالف کو انکار ہے عبد الرحمن بن مہدی استاد المحدثین کہتی ہین ان ابا حنیفة قاضی
قضاة العلماء ومن قال سوے ھذا فارفعه فی کناسة بنی سلیم یعنے بیشک ابو حنیفہ علماون کی قاضیون
کے قاضی ہین اور جو اسکے سوا کہے اوسکو بنی سلیم کے گہورے پر ڈالو۔ اس سے بڑہکر صریح لفظون
مین اور کیا اعلیٰ مرتبہ علم کا ہوگا کہ امام صاحب کو قاضی القضاة علما کا بتایا اور اوسکی نہ ماننے والے
کی بات کو کوڑہ تجویز کرکے پہینک دینے کو کہا۔ عبد اللہ بن مبارک استاد المحدثین کہتے ہین
ولیس للعلماء غنیة عن ابی حنیفة ولو فی تفسیر الحدیث یعنے کوئی عالم امام صاحب کی قول سے
بے پرواہ نہین ہوسکتا اگر اونکے اجتہادی مسئلہ نہ لین تو تفسیر حدیث یعنی حدیث کا معنی اور
مطلب ضرور لیگا۔ اس سے زیادہ اعلیٰ مرتبہ علم کے اور کیا تعریف ہوگی جسمین صاف بتا دیا کہ

فقیہ ہو یا محدث کوئی بہی امام صاحب کی علم سے بے پرواہ نہین ہو سکتا سب کو آپ کے علم کی حاجت
ہے بلکہ یہ بہی کہا من لم یجالس ابا حنیفۃ ولم ینظر فی علمہ فہو محروم ناقص یعنے جو زمانہ امام صاحب
مین آپ کی مجلس مین نہ بیٹہا اور اونکے علم مین غور نکی وہ علم سے محروم اور اپنے کمال مین ناقص ہا
جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ امام صاحب کی فیض سے جو محروم رہا وہ اعلیٰ مرتبہ علم کا نہین رکہتا شداد
بن حکیم کہتے ہین لولا من اللہ علینا بابی حنیفۃ لم نکن ندری ما نختار وما ناخذ بہ
یعنی ہماری اوپر اللہ کا احسان امام ابو حنیفہ کی وجود علمی سے نہوتا تو ہم نجانتے کہ دین مین کیا بات
اختیار کرین اور کس قول پر فتوے دین - یہ وہ ہے شداد بن حکیم ہین جنکو مولوی حمید اللہ صاحب نے
منجملہ فہرست علماے اہل سنت والجماعت معترضین مسائل امام صاحب مین شمار کیا ہے وہ ایسی
تعریف کرتے ہین کہ اس سے زیادہ اور کوئی تعریف نہین ہو سکتی کہ اگر امام صاحب نہوتے تو ہم
دین کا راستہ ہی نہ جانتے کہ کیا اختیار کرین اور کیا لین اور اسی طرح بہت علما کی اقوال ہین جو
اوپر مذکور ہوئی پس حسب مراتب ہر طرح امام ابو حنیفہ رح کو تفوق علمی ہے اگر مولویصاحب نہ سمجہین
اور علم محدثین کو جو بمقابلہ علم مجتہدین ایک جزو ہے اوسکو پیش نظر رکہین اور کل کی نفی کرین اونکی
خوشی ہے - امام بخاری - امام مسلم - ابو داؤد - نسائی - دار قطنی - بیہقی وغیرہ محدثین جامع احادیث علی قدر
مراتب اپنے فن مین اعلیٰ درجہ کی لوگ تہی مگر مجتہد مطلق نہ تہے - اسلئے اصول مین - یا اصول و فروع دونون مین
کسی نہ کسی مجتہد کے مقلد رہے جسکا ذکر بتفصیل شاہ ولی اللہ صاحب کی تصنیفات مین موجود ہے - پس
ہمین یہ کام کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ انکا حافظہ ناقص تہا یا فلان فلان عیوب تہے اور علم مین
اعلیٰ مرتبہ نہین رکہتے تہے - ایک صاف اور بدیہی بات کو چہوڑکر منقصت شان بزرگان دین کی
توہمات مین لگین سے قیس و فرہاد سے تحقیق تو کرو پہلے عشقبازی کی جو ہم چال و چلن رکہتی ہین نہ باغ
مین اوسکا یہ فیضان قدم ہے کہ طلسم اپنے سایہ مین جو ہر سرو وسمن رکھتے ہین قولہ یا یہ کام

کرین کہ امام صاحب کے سلسلے سے ایک سو حدیثین مرفوع متصل ایسی سندون کی لکھدین جنکو محمد
فقہا محدثین مثل امام مالک و شافعی و احمد بن حنبل و اصحاب ستہ وغیرہ نے صحیح مانا ہو اگر ایسا کرین
تو میرا قول غلط ہو جائیگا کہ امام صاحب کے سلسلے سے ایک سو بھی صحیح حدیثین دنیا مین موجود نہین
اقول مولوی صاحب کا یہ مطالبہ بھی جہل ہے اور قول بھی غلط۔ علم حدیث کے جیسے مدعی بنے ہین
کاش اس علم سے واقف ہوتے ایسا ہرگز نہ کہتے کیونکہ امام صاحب کے سلسلے سے حدیثین
جامعین احادیث نے جمع کرکے مسانید بنادین ہین جیسے امام شافعی امام احمد امام مالک کے اسانید
سے مجموعہ تیار کئے ہین امام صاحب کی بھی ویسی ہی بنائی ہین اور جو درجہ مقبولیت مسند
شافعی اور احمد کا ہے وہ ہی درجہ مسانید امام اعظم کا ہے۔ اگر امام شافعی اور احمد اور امام صاحب
اپنے ہاتھ سے اپنے مسانیدین لکھتے تو بخاری مسلم کو کوئی نہ پوچھتا چونکہ ان لوگون نے اپنے
ہاتھ سے نہین لکھا اسلئے جامعین کے مرتبون پر کتابون کے مرتبہ قائم ہین بخاری ومسلم جملہ جامعین
احادیث مین اول نمبر رہے جیسے مجتہدون مین امام ابو حنیفہ اور امام شافعی ہوئے اسواسطے ان
دونو جامعون کا مرتبہ اعلی رہا اگر کوئی یہ سمجھے کہ امام صاحب کے سلسلے سے احادیث جمع
نہین ہین اور یہ ہدایت کرے کہ اونکی سلسلے سے سو حدیثین جمع کرکے دکھاوین اور بڑی
سینہ زوری سے دعوی کرے وہ اوسکا جہل ہے یا حسد یا اغوای عوام بحمد اللہ جسقدر ضرورت
مسائل شرعی موافق اتباع سنت تھے مع دلایل قرآن و حدیث مذہب حنفی مین موجود ہے
کلام الہی کی تفسیرین۔ کلام رسول کے مجموعہ انکے اصول اور پھر ان دونو کے اصول پر فروع کی
کتابین دنیا مین اس کثرت سے موجود ہین کہ جنکی شمار نہین کچھ تھوڑا سا پتہ تقفعہ کارنامہ مین
علما کے مذکور ہے دیکھ لو ؎ گر نہ بیند بروز شپر چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
اب جدید تحقیقات سلسلہ اسانید حدیث کی ضرورت نہین جو مسائل شرعی مشہور اور

مدون اور معمولہ ہوچکے اونمین شکوک اور اوہام پیدا کرنا گمراہی ہے ابن حزم ظاہری محدث کا

دل بہی یہی ہے جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے اعادہ کی ضرورت نہین ہے ○

ما صاف دلان نہ شک نے شبہہ داریم ✤ نے بحث با ین نہ گفتگو داریم ✤ جز جلوہ او نما یہ طلبید ✤

ما آئینہ ایم و عکس روئے داریم ✤ **قولہ** اگر کسی صاحب نے جواب لکہا اور یہ کام نکلے تو معلوم ہوجائیگا

کہ ان باتون کا جواب کیسکے پاس نہین ہے **اقول** جب یہ کام پہلے سے موجود ہین اور علماء دین

کر چکے تو اب مجیب کو کرنے کی کیا ضرورت ہے اوسکے پتہ بتادی کسی بے بصر کو نظر نہ آوے یہ اوسکا

قصور ہے اوسپر پہر اعتراض کرنا جہالت ہے ○ ان لم یکن للمرء عین صحیحۃ ✤ فلا غرو ان یرتاب

والصبح مسفر - **قولہ** اور یہ بہی کہہ دینا ضروری سمجہتا ہون کہ اگر یہ تینون کام نہو سکے تو ان

بڑے بڑے خطاب یعنی عالم العلما۔ فضل الفضلا۔ خاتم المفسرین۔ فخر المحدثین وغیرہ سے نفرم

کرین - **اقول** جس بات کو مولوی صاحب کہنا ضروری سمجہتے ہین وہ فضول اور بیکار ہے

بحمد اللہ تینون کام علماء حنفیہ پہلے سے کر چکے ہین اور ایسا کیا ہے کہ کسی معترض کا قیامت تک

موہنہ نہین کہ اعتراض کرے عوام کے دہوکہ دینے کے واسطے اگر کوئی اپنی قابلیت سے اعتراض کرے

یہ اوسکی گمراہی ہے۔ جنکو اللہ تعالی نے اپنے اور اپنے رسول کی معرفت و شریعت کا علم دیا ہے

اور انکو اوسکا عامل بنایا ہے وہ بیشک عالم العلما۔ افضل الفضلا۔ خاتم المفسرین۔ فخر المحدثین سب

کچھ ہین جاہل اپنے کو اگر عالم بنادے۔ جہلا مین قاضی رتل لبق بنکر بزرگان دین کی اہانت کرے

جہلاء اہل اسلام کو گمراہ بنادے مذہب مقبولہ مسلمین کو باطل قرار دے اوسی چاہیئے کہ اللہ و رسول

سے شرماوے اور آخرت کی بازپرس سے خوف کرے ○ عقدۂ مانیست در بند کشاد ناخنے

ہمچو گوہر کارہا دارد گرہ در کارہا **قولہ** متقدمین کے زمانہ مین جسکو بیس ہزار حدیثون سے کم یاد

ہوتی تہین اوسکو محدث بہی نہین گنتے تہے دیکہو تدریب الراوی ص۳ امام ہونے کا تو ذکر

املا لگ گیا ہے پس بیس ہزار حدیثون والیکو قلیل الحدیث کہنا صحیح ہے پھر ایسا اندھیر کہ ایک سو
حدیثون کی سند نہ پہونچاوین اور قلیل الحدیث کہنے پر خفا ہون اور کسی محدث پر جرح کرنے کا بھی
کچھ حق نہین ہے کیونکہ جنکی امام اتنے مجروح ہون وہ دوسرون پر کیا جرح کرین **اقول**
مولوی حمید اللہ صاحب نے امام اعظم ابو حنیفہ سے اتنی دشمنی اور حسد بڑھایا کہ صدی اول و دوم کی
جملہ مجتہدین اور محدثین پر ہاتھ صاف کیا جسکا بیان یہ ہے کہ علامہ ذہبی صاحب میزان الاعتدال
نے تذکرۃ الحفاظ مین علی بن مدینی۔ اور احمد بن عبدۃ۔ اور احمد بن حنبل کا قول۔ زہری۔ اور عمر
بن دینار۔ اور قتادہ۔ اور یحیی بن کثیر۔ اور ابو اسحق فزاری۔ اور اعمش کی شان مین دار علم
الثقات نقل کیا یعنی محدثین ثقات کے علم کا گھر ہے اور زہری امام مالک کے اوستاد ہین
اور قتادہ سفیان ثوری کے اوستاد ہین اور اعمش امام ابو حنیفہ کی اوستاد اور ان سب کی
بڑی بڑی تعریفین حدیث دانی کی موجود ہین اور ذہبی نے یہی لکھین ہین۔ باوجود اسکے مبلغ
علم حدیث دو دو ہزار حدیث بتاتین جسکی یہ عبارت ہے ولم یکن عند واحد من ھؤلاء
الا الفین الفین جسکا یہ مطلب ہے کہ ان لوگون کو دو دو ہزار حدیثین یاد تھین۔ پس اس
قاعدہ سے یعنے متقدمین کے زمانہ مین جسکو بیس ہزار حدیثون سے کم یاد ہوتی تھین اونکو محدث
نہین گنتے تھے۔ زہری۔ قتادہ۔ وغیرہ محدث نہین رہے علی بن مدینی وغیرہ نے انہین محدثون کا
گھر بتایا مولوی صاحب نے محدثون کا گھر اوجاڑ دیا جنکو خود معتبر محدث مانا تھا وہ بھی محدث
نہ رہے اس اندھیر کا کیا ٹھکانا کہ امام صاحب کی قلیل الحدیث کی ثبوت مین جملہ متقدمین کو قلیل
الحدیث بلکہ جماعت محدثین سے خارج کر دیا اور جرح کرنیکا حق حاصل کر لیا۔ اور کیون نہو این
کار از تو آید و مردان چنین کنند ﴿ از بسکہ بسود اے تو جان باختہ تنہا۔ کافی نشود دامن
صحرا بکفنہا ٭ از حسرتش آن جان بسلامت نتوان برد ٭ اجفان بتی شمشیر نگاہند جفنہا ٭

قولہ- اب رہے مولوی سید مقصود علی صاحب مؤلف رسالہ نور الایقان سو اونہون نے تمام رسالہ مین امام صاحب کے علم وفضل وتقوی وغیرہ کی تعریفین کچھہ سچی اور کچھہ جھوٹی لکھی ہین سو امام صاحب کے تقوی وغیرہ کو مین مانتا ہون علم وفضل کی بابت جو کچھہ حالات واقعی ہین وہ معتبر سندون کے ساتھہ اس رسالہ مین ایسے بیان ہوگئے ہین جس سے انصاف والے بخوبی جان لینگے کہ مولوی مقصود علی صاحب کی تعریفون مین سچ کتنا ہے اور جھوٹ کتنا ہے -

اقول رسالہ نور الایقان مین علم وفضل وتقوی کی بابت جو کچھہ لکھا ہے وہ سب معتبر قولون سے ثابت ہے جسکی تصدیق رسالہ ہذا مین پوری طور پر جگہ جگہ مذکور ہے اور علم وفضل امام صاحب کا ثبوت معتبر سندون سے لکھا گیا جس سے انصاف والے بخوبی جان لینگے کہ مولوی حمید اللہ صاحب نے دشمنی اور حسد سے کیا کیا جھوٹ کہا ہے اور امام صاحب کی اہانت اور علما حنفیہ کی حقارت مین کیسی کیسی بند غین ضلالت وگمراہی کی باندہی ہین اللہم احفظنا ؎ دیوانگی ودشمنی از بوئی آدمی خیزد ÷ ہر فتنہ کہ مے آید از گوئی تو مے خیزد

قولہ اور بہت حنفی یون کہا کرتے ہین کہ حنفی مذہب کے اچھا ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس مذہب مین ہزارون اولیاء اللہ ہوے ہین اسلیے مختصراً اتنا لکھے دیتا ہون کہ جنکو۔ چارون مذہب والے بڑا ولی مانتے ہین یعنی پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ وہ اس بات کا انکار کرتے ہین کیونکہ کتاب طبقات ابن رجب جلد اول ص۲۰ مین ہے قیل للشیخ الجیلانی ہل کان للہ ولیا علی غیر اعتقاد احمد ابن حنبل قال ماکان وما یکون ۱۲ یعنی جناب پیران پیر رح سے پوچھا گیا کہ حنبلی مذہب والون کے سوا اور مذہب مین بہی کچھہ ولی ہوے ہین یا نہین فرمایا کہ نہ تو ہوئی ہین اور نہ ہونگے اب حنفی صاحبون کو اختیار ہے کہ اپنے آپکو سچا جانین یا جناب پیران پیر کو **اقول** مولوی حمید اللہ صاحب نے

علمائے مجتہدین او محدثین صدی اول وثانی کا فیصلہ کرکے اولیائی امت کی اسطرح خبر دی کہ
سوائے مجددوسے چند نہ کوئی دنیا مین ولی ہوا اور نہ ہو حضرت پیران پیرؒ نے خبر دیدی کہ سوائے
مذہب حنبلی کے لوگونکے نہ ولی ہوے اور نہ قیامت تک ہون - اور یہ ظاہر ہے کہ دنیا مین چار
مذہب مشہور ہین اور انہین چار کے مقلدین ہین جنمین حنبلی مذہب کے لوگ دنیا مین بہت کم
ہین اور باقی تین مذہب والون مین حنفی اور شافعی بہت کثرت سے ہین اور مالکی کم جسکی
کتب تواریخ اور مشاہدہ شاہد ہین پس اس تقدیر پر لازم آتا ہے - کہ حنفی شافعی مالکی مذہب
کے لوگون مین نہ کوئی ولی ہوا اور نہ ہو اس انکار ولایت مین کچھہ خصوصیت حنفی مذہب
والونکی نہین رہی بلکہ شافعی اور مالکی مذہب والے بھی اسمین شامل ہین جس سے معلوم ہوا کہ
ہندوستان مین کیا بلکہ تمام عرب و افریقہ وغیرہ اطراف و بلاد مین کوئی ولی نہین ہوا اور یہ
تذکرہ اور تواریخ اولیا سب غلط ہین - مگر طرفہ یہ ہے کہ فرقہ غیر مقلدین کا بھی کچھہ بول بالا ہوا
کیونکہ یہ کسیکے مقلد نہین ہین اگر حنبلی مذہب ہوتے تو ایک بات بھی تھی - چونکہ خود اس درجہ
ولایت سے محروم ہین اور بے نصیب چاہتے ہین کہ دوسرونکو بھی محروم ظاہر کرین اسلیے قول
حضرت پیران پیر کے یہ معنی لکھی اپنے منہہ سے چاہے میان مٹھو نہین مگر بہر حال مین مجرد کی
قسمت در پیش ہے فضل الٰہی سے اس ہمت مرحوم ہین اور جماعت مذہب حنفی مین لاکھون ولی
ہوئے اور قیامت تک ہونگے حرمان نصیب عدا ہے ایکہزار اولیا کا تذکرہ خاص حنفی مذہب
والونکا منجملہ ہزارونکے بارہ صدی تک ہر صدی مین سو سو ولیونکا ذکر اس عاجز نے لکھکر تیار کیا ہے
انشاء اللہ عنقریب طبع کراکر ہدیہ ناظرین کرونگا اب غیر مقلد صاحبونکو اختیار ہے کہ حضرت
پیران پیر کے قول کی یہی معنی سمجھین جو مولوی صاحب نے کئی ہین یا اصلی معنی - وہ یہ ہین - کہ
فروع مذاہب علیہ مین جیسے چار گروہ حنفی مالکی شافعی حنبلی ہین - اسیطرح اصول عقاید مین تین

فرقہ ہین - اشعری - ماتریدی - حنبلی - اکثر مذہب مالکی اور شافعی کے لوگ عقاید مین مقلد اشعری
ہین اور اکثر حنفی مذہب والے ماتریدی ہین - اور اصحاب ظواہر مقلد مسائل عقاید مین حنبلی ہین
اور اختلاف جملہ عقاید مین اشعری اور ماتریدیونکا بارہ مسئلون مین ہے اور باقی مسائل مین اتفاق
ہے اور اشعری اور حنبلیون مین تین مسئلونکا فرق ہے اس اعتبار پر کل پندرہ مسئلہ باہم مختلف
ان تینون مذہبون مین ہین جنکا ذکر کتب کلامیہ یعنی علم عقاید مین موجود ہے محققین نے ان پندرہ
مسئلونکو اختلاف لفظی قرار دیا ہے اور حقیقت مین باہم سبکو مطابق کیا ہے جس سے یہ معلوم ہوگیا
کہ اشعری ہون یا ماتریدی ہون یا حنبلی عقاید مین سب متفق ہین پس اہل سُنت والجماعت وہ
ہی ہین جو اعتقادات مین ان تینون مذہب کے پیرو ہین مولویصاحب نے ترجمہ علی غیر اعتقاد احمد کا
مذہب عملیہ فرعیہ کیا اور سلب ولایت کی معنی جملہ مذاہب مین نکالے اور بے تکلف نڈر ہوکر
کہدیا کہ سواے مذہب احمد ابن حنبل کے کسی مذہب مین نہ ولی ہوا ہے اور نہ ہو یہ سراسر
بہتان اور طغیان ہے مطلب قول پیران پیر کا یہ نہین ہے جو مولوی صاحب نے تبایا اور
اور اولیاء اللہ کا انکار کیا - اللھم اھدنا

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم ٭ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

واخر دعونا ان الحمد

للہ رب العلمین

تمت

اس کتاب نایاب کی جسقدر جلدین مطلوب ہون دوکان سید محبوب علی تاجر
کتب بازار خیر نگر شہر میرٹھ سے طلب فرماوین ٭

تقریظ مشتمل تاریخ از منشی عبد الصمد خانصاحب کارندہ ریاست شیخ الٰہی بخش صاحب رئیس میرٹھ

الحمد للہ والمنتہ کہ ذو الفقار جواب لاجواب حنفیہ۔ بر رد اعتراضات غیر مقلدین و سر گذشت صاحبان حنفیہ مشتمل بر مضامینکہ موافق احکام سالکان طریقت حقیقی است از حسن تالیف مولوی سید مقصود علی صاحب سلمہ مسمی بہ ذو الفقار آبدار در سنہ ١٣٢٦ بزیور طبع اراستہ مطبوع طبایع حق پسندان شد۔

قطعہ تاریخ

چون مصنف این رسالہ را نوشت ۔۔ راستی در زبدہ ہر کج راہ داد
خواستم تاریخ گویم از طبع ۔۔ گفت ہاتف۔ ذو الفقارِ آبدار

قطعہ تاریخ از حکیم سید سرفراز علی صاحب دام فیضہ

آن مدقق ز حسنِ تنقیدش ۔۔ کرد تحقیقِ تو نزار و خراب
قلب من گفت بہر تاریخش ۔۔ از طبع داد خوب خوب جواب

ایضاً

دیکھا جو اس رسالہ کے الفاظ ہین گہر ۔۔ جانا عمق تو مدح کے بحر امام مین
معنی طراز کلک نے تاریخ کی رقم ۔۔ اقوی لے جواب لکھے ہین فخر ہمام ہین

قطعہ تاریخ از عاجز سید محبوب علی عفی اللہ عنہ

ہے عجب تقریر احسن قول قول ۔۔ ہے یہ بس اقوی جواب لاجواب
کیا ہی تاریخ یہ مصرع بدیع ۔۔ ہے زہے دلکش کتاب مستطاب

دیگر

ہوئی جبکہ تحقیق تنقید سے بس تمام ۔۔ تواریخ سے ہے جمع جسمین مدح امام
تو الہام غیبی سے دل مین یہ القا ہوا ۔۔ ہوئی رد محقق کی تحقیق و قدح ہمام
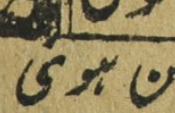
قطعہ تاریخ از راس الشعری جناب محمد میا نصاحب لکھنوی

لکھی مدح نعمان مین نادر کتاب ۔۔ کہ ہر نکتہ سے مشک افگن ہوئی
کہا جسے ہاتف نے تاریخ کہہ ۔۔ مدقق کی تقریر احسن ہوئی

پڑھنے سے پہلے اسکے موافق اس کتاب کو صحیح کر لیجئے

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
رفنگ	انفنگ	۹	۱۸	اور	تعلیقات اور	۶۵	۲
اندارد	اندراند	۱۰	۶	اوقال	وقال	۷۱	۱۴
تعریفن	تعریفین	۱۳	۱۷	مختصر خطیب	مختصر خطیب میں	۷۴	۱۹
اسی	اس	۱۶	۷	اتفاق	اتقان	۷۹	۴
ہوتے	ہونے	؍؍	۱۷	امام محدث	محدث امام	۸۰	۹
ہے	سے	۱۸	۴	نقوی	تقوی	۸۴	۱۶
مقیدین	مفیدین	۱۹	۴	نقہ	فقہ	۸۶	۱۳
الاسنہ	الالسنہ	۲۰	۶	ادیح	ادوح	۹۷	۱۹
تذکرۃ الحافظ	تذکرۃ الحفاظ	؍؍	۷	مقربین	معتبرین	۱۱۱	۶
باپ دادا کے مذہب	باپ دادا کی مذہب	۲۴	۵	یون	لزان	۱۱۲	۵
کند ذہن	کندذہن	۲۸	۱۳	المعروفہ	المعرفۃ	۱۳۳	۱۲
سالت ابی حنیفہ	سالت ابی عن ابی حنیفہ	۳۲	۷	الا عیبا	عیبا	۱۴۰	۱۷
اوقال	وقال	؍؍	۸	ابوحنیفہ	فقہ للوحنیفہ	۱۴۴	۴
ار	اور	۳۷	۱۰	خارجہ بن	خارجہ بن مصعب	۱۴۷	۱۹
بین	ابین	؍؍	۱۹	امام صاحب	امام صاحب کی	۱۵۱	۲
بحیثیت شاگردی امام صاحب کے عبداللہ بن مبارک بھی جاہل نہیں ہے	بحیثیت شاگردی امام صاحب کے عبداللہ بن مبارک بھی جاہل ہیں اور بحیثیت شاگردی سفیان ثوری جاہل نہیں رہتے	۵۰	۴	کتاب الجح	کتاب الحج	۱۵۵	۱۲
				ترعیب	ترتیب	؍؍	۱۷
				بتانا	بتایا	۱۵۶	۳
				علی زہری	زہری	۲۲۴	۳
				حقیت	حقیقت	۲۳۵	۱۲
جریہ	جزیہ	۵۲	۱۱	یا محدث صحیح	یا محدث نہ صحیح	۲۷۲	۱۰
معافی	معانی	؍؍	۱۸	کوئی لکھنے والا	کوئی لکھنے والا	۲۸۴	۱۲
ایمہ اربعہ	ایمہ اربعہ کے	۵۸	۶	عقیقت	حقیقت	۳۰۵	۱
ابی سلیمان	ابی سلیمان کی	۶۵	۲	ہین	میں	۳۱۱	۳
				واقفست	واقفیت	؍؍	۱۲

اعلان

الحمدللہ کہ یہہ گوہر نایاب و در ناب آب و تاب کہ جس مین حامی شریعت برگزیدہ امت تاج اعلام المفسرین فخر حفاظ المحدثین افقہ الدنیا قاضی قضاۃ العلماء امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب پر گفتگو کی گئی ہے اور جسقدر جرحین اور اعتراض امام ابو حنیفہ کے حافظہ اور علم حدیث وغیرہ اوصاف پر مخالفین و حاسدین نے کئے ہین اون تمام بقاعدہ اصول حدیث جواب مدلل دیا گیا ہے۔ اور امام اعظم صاحب کے حافظہ ثقاہت و فقاہت تثبت اتقان کو کتب تواریخ و اسماء الرجال سے باقوال تابعین و تبع تابعین معتبرین ثابت کیا گیا ہے اور مذہب حنفی کی حقانیت اور مضبوطی پر وہ دلائل پیش کیے ہین جو قابل دید ہین پس شائقین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس در یکتا گوہر بے بہا کی جسقدر جلدین مطلوب ہون تاجر سے طلب فرمائین۔

راقم ذیل کے کتب خانہ سے ہر فن کی کتابین مثل حدیث تفسیر فقہ اصول سیر اسماء الرجال قصص وغیرہ بہ کفایت دستیاب ہو سکتی ہین۔ اور بیرونجات کے لوگ ایک کارڈ جوابی بھیجکر بذریعہ ویلیو منگا سکتے ہین۔

المشتہر

سید محبوب علی تاجر کتب شہر میرٹھ۔ بازار خیر نگر دروازہ

(برکت العہد بسیم بی)

(مطبع شمس المطابع میرٹھ مین منشی شمس الدین کے اہتمام سے چھاپا)